نواب عزیز جنگ بہادُر مُولف



آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبہ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ با محاورہ

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد شانزدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت

سرکار آصفیہ

سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۴ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پہ لئے ہوے ہے اور اُس کا آغاز آپ ہی کی مبارک چہل سالہ جوبلی کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نذریعہ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء عیسوی مجھکو اطلاع دیتے مین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُنکو ایسی عالمانہ تالیف مین اُنکی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی وایسراے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جسطرح وہ شائع ہوتی جاے

پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن **حضور پرنور سرکار عالی ادام اللہ اقبالہ** کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی **مؤلف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جسطرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کیجاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر رڈیر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا۔

شکریۂ علمی

(۶) اگرچہ فی زمانا اس کتاب کی ہر ایک جلد کے چارسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ مجموعۂ امداد سے زائد ہے اور چند نسخون کی جلد بندی کا بار بھی اس کے علاوہ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلالحاظ اپنے نفع کے معہ حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور نیز بعض خانگی کتب خانون کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ کثیر جلدون کی کتاب ہے اور **مؤلف** کی ضعیفی کی وجہ سے بکمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون۔ وھو علی کل شیٍٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی (خان بہادر شمس العلما۔ نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ شانزدہمین جلد این کتاب رسید شکرانۂ آقاے ولی نعمت ما سرکار عالی مدظلہ العالی کہ تا پانزدہمی جلد این کتاب در تکملۂ قیمت کاغذ مددے کافی از خزانۂ شاہی عطا فرمود کہ بوسیلۂ آن سلسلۂ این کار جاری ماند۔ حالا قیمت کاغذ روز افزون است و امداد بہر دو سرکار کفایت نمی کند ناچار عوض پانصد نسخہ ہا بر چارصد اکتفا کردیم واے برصد تا قدردانان کہ براے تکمیل سلسلۂ خود گوارا نکردند کہ قیمت مزید کاغذ را ادا کنند۔

(الف) تبیر | الف ـ بقول برہان بروزن تغیر (۱) دہل وکوس ونقارہ وطبل راگویند و (۲)
(ب) تبیرہ | خانۂ را نیز گفته اند که سرگین وپلیدی بادران ریزند وہم او ذکر ب کردہ مرادف الف
بمعنی اوّل گوید وصراحت مزید کند که بقول بعض دہلیست که میان آن باریک وہر دو سرش پہن
می باشد ـ صاحبان جہانگیری وجامع وناصری وسراج ذکر ہر دو بہر دو معنی کردہ (میر معزی ؎)
سوی کیوان رفته از ایوان واز میدان تو ٭ نعرۂ کوس وتبیر وناله چنگ ورباب ٭ (منوچہری ؎)
تبیره زن بزد طبل نخستین ٭ شتربانان ہمی بندند محمل ٭ صاحب سروری ذکر الف کردہ بذیلش
اشارۂ (ب) ہم کردہ بمعنی اوّل قانع وبذکر ب معنی دوم راہم نوشته **مؤلف** عرض کند که خیال ما
این است که الف بمعنی اوّل وب بزیادت ہای نسبت بمعنی دوم که ظرف سرگین وپلیدی ہم مثل ظرف
نقاره واین تصرف محاورہ باشد که ہر دو را بہر دو معنی استعمال کردہ اند وہر دو اسم جامد فارسی
زبان (اردو) الف وب (۱) ڈھول ونقارہ وغیرہ ـ مذکر (۲) وہ ٹب جس میں کچرا کوڑا اسلیے ڈالیں کہ پھینکدیں

تبینه | بقول ناصری بروزن شبینه بمعنی قی واستفراغ (منه ؎) دارم زتبینۂ شبینه ٭ درد کمر وخراش
سینه ٭ صاحب سفرنگ بشرح (سد وسیزدہمین فقرۂ نامۂ شت وخشور زرتشت) ذکر این بہمین معنی
کردہ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) قے ـ مؤنث ـ دیکھو اشکفته ـ

تای فوقانی بابای فارسی

تپ | بقول برہان وجہانگیری وجامع وناصری ورشیدی بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) بمعنی اضطراب
وبیقراری وبی آرامی ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که دراصل این مخفف تاپ است
و (۲) بمعنی گرمی نیز آمدہ چنانکه تپ وتاب گویند وتف لغا مبدل آنست وازین جہته (۳)

مرضی را نیز گویند که بعربی حُمّیٰ خوانند۔ صاحب اکسیر اعظم در جلد چهارمش بر حمیات گوید که ترجمۂ تپ ها ست و این مرض را بفارسی تپ گویند و در اصطلاح اطبّا حرارت غریبی است که در دل مشتعل شود یا در عضوی دیگر افروزد و از انجا بدل آید و از دل بواسطۂ روح و خون بطریق شرائین و عروق در تمامی بدن منتشر گردد و آن را گرم گرداند بحدی که افعال طبیعی را ضرر رساند (الخ) و تدبیر کلی آن تنقیح و عدم تساہل در دفع سبب تپ (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد است و بر تب که بموحّده گذشت اشارۂ این کرده ایم که این مبدّل آنست و بعضی از معاصرین عجم این را اصل دانند و آن را مبدّل این والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) اضطراب۔ مذکر۔ بیقراری۔ بےآرامی مؤنث (۲) تپ۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ بخار۔ حرارت۔ گرمی (۳) تپ۔ بقولہ مؤنث۔ حُمّیٰ۔ وہ حرارت جو مادّہ کی عفونت وغیرہ سے جسم میں پیدا ہو۔

تپاس بقول ناصری واَنند بفتح اوّل پارسی ریاضت است و تپاسی ریاضت کش و رنج کم خوابی و کم خواری بر خود نہادن۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و بست و ہشتمی فقرۂ (دساتیر آسمانی الفرزابادی وخشوران وخشور) ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که تپاس بقول ساطع در سنسکرت بمعنی محنت و مشقت آمده و تپس بمعنی ریاضت و تپسی بمعنی زاہد و مرتاض و تپشی کذلک پس فارسیان ہمین تپاس را تپس را متغیر کرده بمعنی ریاضت استعمال کرده اند (اردو) ریاضت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ زہد۔ نفس کشی۔

تپ استخوان استعمال۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی تپ دق و از کلام ظہوری	سندی آورده که بر (تپ استخوانی) گذشت۔ **مؤلف** عرض کند که (تپ استخوانی) بموحّدہ

دوم بجایش بہ ہمین معنی گذشت کہ مرکب توصیفی است
و این فضولی است کہ محقق بانام ونشان سندش را
بہ تحریف و تبدیل موحدہ بہ بای فارسی درینجا نقل کرد
و از ان این اصطلاح را پیدا کردہ در موضوع تالیف
مختصر خود داخل کرد و این مرکب اضافی بہتر از
آن مرکب توصیفی نیست و محاورۂ فارسی اجازت
نمیدہد کہ ما این را برای تب دق کنایہ قرار دہیم
(اردو) دیکھو تب استخوانی ۔

تپاک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی
بر وزن ہلاک بمعنی تپ است کہ اضطراب وبیقراری
باشد (فخر گرگانی ے) ہمان خون جوشیدہ در
بار تاک ہا کہ از دل برد رنج واز جان تپاک ہا
مؤلف عرض کند کہ این مرکب است از تپ
و آک کہ بمعنی آفت و آسیب گذشت بمعنی آفت
تپ و مراد از اضطراب وبیقراری و تاپاک کہ
بہمین معنی گذشت مزید علیہ این (اردو) دیکھو
تپ ۔ صاحب آصفیہ نے تپاک پر لکھا ہے ۔
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ اضطراب ۔ بیقراری ۔ دھڑکن
اختلاج ۔ بےچینی ۔ جیسے تپاک قلب ۔

تپال بقول رشیدی کہ بدیل تاپال گوید مراد فش
مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست
و آن مزید علیہ این یا این مخفف آن ۔ بعض معاصرین عجم
ہمین را اصل دانند وگویند کہ برای سہولت تلفظ
الف را داخل کنند چنانکہ عادت فارسیان است
(اردو) دیکھو تاپال ۔

تپانچہ بقول برہان وجامع وناصری ومؤید
(۱) ہمان تپانچہ کہ بموحدہ گذشت و (۲) کوہہ
و موجۂ دریا ومعرب این طپانچہ (از ناصری
ے) تپانچہ زد بر رخ خویش زال ومن حیران
ز لبان رستم وقتی کہ زخم زد بہ سپر ہا **مؤلف** عرض
کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبقول بعض
معاصرین عجم اصل این (توانچہ) بہ واو عوض بای
فارسی متحقق شد کہ توان بمعنی طاقت است و چہ
کلمۂ نسبت یا کلمۂ تصغیر معنی لفظی این منسوب بہ طاقت

یا طاقت اندک که در سیلی زدن از طاقت بسیار کار نگیرند اندرین صورت تبانچه که موحده گذشت مبدل توانچه باشد چنانکه آو و آب و تپانچه مبدل تشش بر خلاف خیال ما که بر تبانچه ظاهر کرده ایم (اردو) طمانچہ۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ تھپڑ۔ ہاتھ کا تھپڑ جو کسی کے رخسارے پر لگائیں لطمہ۔ لپڑ۔ رہپٹ۔

تپانیدن بقول موارد بمعنی طپیدن فرمودن می فرماید که کامل التصریف است و مضارع این تپاند **مؤلف** عرض کند که متعدی تپیدن است که می آید بمعنی مبتلای تپیدن کردن کسی را موفق قیاس (اردو) تڑپانا۔ تڑپنا کا متعدی جیسے اُس نے مجھکو تڑپا دیا۔

تپیدن بقول بحر مرادف تبیدن که بموحده گذشت کامل التصریف و مضارع این تپید۔ **مؤلف** عرض کند که حقیقت ماخذ همه را انجا مذکور و درینجا همین قدر کافی است که این مبدل آنست چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبیدن

تپش بقول برهان بفتح اول و کسر ثانی بر وزن تشش (۱) گرما و گرمی را گویند و (۲) مخفف تابش هم که فروغ و نور باشد۔ صاحب جامع اینها را مرادف تب گفته یعنی بر معنی اول قانع۔ صاحب ناصری این را مرادف تبش گوید بمعنی اول۔ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که (۳) بمعنی شپش هم چنانکه در تذکرهٔ نصیرابادی مسطور است در احوال شمس تپشی که چون شپش را در ولایت شیراز تپش گویند و در جامهٔ او شپش بسیار افتاده بود بدین نام موسوم شد **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر تپیدن است که گذشت و همین است حقیقت معنی اول و اصلاً بمعنی تپ نیست که تپ اسم مصدر است و تپش حاصل بالمصدر که معنی مصدری درین است یعنی تپندگی و نسبت معنی دوم ما این را مخفف و مبدل تابش دانیم۔ و مشتاق سند استعمال می باشیم که استعمال این

بدین معنی از نظر ما نگذشت و معنی سوم اتفاق داریم با تحقیق خان آرزو و اشارهٔ این بر تبش هم کرده ایم ظاهراً این مبدل شپش است چنانکه خشن و خست (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تبش (۳) دیکھو شپش۔

تپلیس بقول رشیدی و انند و سراج بالکسر پای تخت گرجستان مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این محقق نشد۔ صاحب ناصری گوید که معرب همین است تفلیس (اردو) تپلیس گرجستان کے پایۂ تخت کا نام ہے۔ مذکر۔

تپنچه بقول برهان و جامع و انند مخفف تپانچه که بعربی لطمه خوانند مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ولیکن معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تپانچه۔

تپنگ بقول ناصری و جامع و سراج مرادف همان تبنگ که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که ما حقیقت این را بتبنگه بیان کرده ایم که بموحده و کاف تازی گذشت و همین اصل است و آنچه بموحده مذکور شد مبدل این (اردو) دیکھو تبنگ۔

تپنکو صاحبان جهانگیری و جامع و سراج ذکر آن کرده اند مؤلف عرض کند که مرادف همان تبنکو که بموحده دوم گذشت و ما حقیقت این تبنکو بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تبنکو

تپنکوز بقول بهار و بحر و انند بفتحتین و نون و کاف تازی و واو مجهول مرد نادان و احمق و بی خبر (ملا فوقی یزدی ـه) تپنکوزی بود زال زمانه بکه دائم می کند نازخرانه مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) نادان احمق۔

تپنگه مرادف همان که به موحده دوم گذشت و ما حقیقت این همه را نجا بیان کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این چنانکه اسب و اسپ (اردو) دیکھو تبنگه۔

تپنگ صاحب برهان ذکر هر دو کرده۔

تپنگو مؤلف عرض کند که همان تبنگ

و تبنگه که بموحده و کاف فارسی گذشت و ما حقیقت این را بر تبنگه بیان کرده ایم که به کاف تازی مذکور شد (اردو) دیکھو تبنگ اور تبنگو۔

تپو بقول انند بحوالهٔ ناصری همان تاپو که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که مخففش (کمال اسمعیل ۵) گرچه گردون مرا هست فضل ای نیست زرد نگانه مرا یک تپو (اردو) تاپو

تپّه بقول برهان و جامع و سراج بفتح اوّل و ثانی مشدّد (۱) کوه پست و پشتهٔ بلند را گویند و (۲) کلاه زنان را نیز گفته اند و آن چیزی باشد محرابی که زنان از کلابتون و مروارید دوزند و از طلا و جواهر نیز سازند و بر پیشانی نصب کنند صاحب ناصری نسبت معنی دوم صراحت مزید کند که کلّه کلاه را که از ماهوت یا شال پشمینه باشد نیز تپّه کلاه گویند بجهته برآمدگی صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۳) کوهسار گفته و صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور با معنی اوّل اتفاق دارد و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم می نماید و معاصرین عجم هم استعمالش کنند و معنی سوم بر سبیل مجاز متعلق همان و بمعنی دوم هم مجاز باشد که بوجه بلندی این کلاه بر سر بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بلند ٹیله۔ مذکر۔ (۲) عورتوں کی ٹوپی۔ مؤنث (۳) کوهسار۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ مذکر۔ پہاڑی ملک یا مقام۔

تپیدن بقول برهان و جامع بر وزن رسیدن (۱) بمعنی بیقراری و اضطراب نمودن و (۲) از جای جستن و (۳) لرزیدن و (۴) کمین کردن می فرمائد که معرّب آن طبیدن باشد با بای ابجد هم او در ملحقات گوید که (۵) بمعنی گرم شدن هم۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی این را با تپ و تپاک نقل کرده بر اضطراب و بی آرامی قانع صاحب بحر ذکر هر پنج معانی کرده گوید که کامل التصریف است و مضارع این تپد صاحب موارد همزبانش و می فرماید که در عرف بطای حطّی نویسند (مخلص کاشی ـلـه) مخلص بزیر تیغ ستم

این قدر متپ ۞ عاشق کسی ندیده چنین اضطراب
کن ۞ (عنصری ۱۵) چو آواز سم ستوران شنید کو
فلاطوس را دل همین برتپید ۞ صاحب نوادر گوید که
معنی پنجم معنی اول را نوشته گوید که این مجاز است
مؤلف عرض کند که وضع شد بترکیب اسم مصدر
تپ و یای معروف و علامت مصدر (دن) و معنی پنجم
اصل است و دیگر همه معانی مجاز آن و تپش که گذشت
حاصل بالمصدر همین. کم غوری برهان است کو
طپیدن را معرب این نوشت (اردو) (۱)
بیقرار ہونا۔ تڑپنا۔ (۲) اچھلنا (۳) لرزنا (۴)
گاڑا بیٹھنا۔ بقول آصفیہ (گاڑا کے ذیل میں) دشمن
کے انتظار میں کمین گاہ میں بیٹھنا۔ (۵) گرم ہونا

تای فوقانی با فوقانی

تتار بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری
و ناصری بر وزن قطار بمعنی تاتار و آن ولایتی
باشد از ترکستان و ترکان آنجا را نیز تتار خوانند
(ابن یمین ۵) چه باد خوش نفس بود این
که شکست ۞ بیکدم قیمت مشک تتاری ۞
خان آرزو در سراج گوید که قومی است مشهور
مؤلف عرض کند که مخفف تاتار است بهر دو
معنیش (اردو) دیکھو تاتار۔

تتارچه بقول برہان و جامع و سروری و موید و سراج و جهانگیر
تتارچه نوعی از تیر باشد و پیکان خاصی هم دارد صاحبان
رشیدی و ناصری ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه
این متحقق نشد و قیاس مقتضی آنست که اینقسم تیر را خصوصیتی با قبیلهٔ تتار
باشد یکی از معاصرین عجم گوید که این قسم از تیرهای معمولی کوچک باشد
والله اعلم (اردو) تتارچہ۔ مذکر۔ فارسی میں تیر کی ایک قسم
کا نام ہے جو مختصر ہوتا ہے۔ شاید ملک تاتار کی صنعت ہو

تتر بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری همان ولایت تاتار (سعدی ۵) تتری
گر کشد مخنث را ۞ تتری را عوض نشاید کشت ۞ خان آرزو در سراج گوید که مخفف تتار است
مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و مخفف تاتار هم توان گفت (اردو) دیکھو تاتار۔

تترا بقول برہان وانند وناصری بروزن صحرا بلغت ژند وپاژند تابستان را گویند کہ مقابل
زمستان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دہوپون کا موسم تابستان (گرمی)

(الف) **تترو** بقول برہان الف بوزن ابلیو و ب بہای ہوز بروزن ... بمعنی ظرافت ولاغ ومسخرگی می فرماید
(ب) **تتروہ** کہ الف بروزن ... ہم آمدہ صاحبان جہانگیری ورشیدی وسروری ذکر این
کردہ اند (حکیم سوزنی ؎) لیکن نباز گردم از شرم مردمان چو کاندر خور نماند و تترو شوخ چشم
(شہاب مہمرہ ؎) گشت آنکہ ہمیشہ پی ہزل تتروہ با انکہ ... اگرچہ گران بود ہمچو کوہ با
صاحبان جامع وناصری بذیل الف اشارہ ب ہم کردہ ۔ خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ
گوید کہ بفتح اول وسکون دوم وفتح رای مہملہ وضم موحدہ وواو مجہول است وباضافہ ہا ہم و
می فرماید آنکہ صاحب برہان بفتحتین نوشتہ صحیح نیست **مؤلف** عرض کند کہ این فیصلہ خان آرزو
نظر برہمین یک شعر سند است کہ ما آن را تسلیم نہ کنیم وازینکہ صاحب جامع مؤید برہان است ما را اتفاق
است باو (اردو) الف وب ۔ ظرافت ۔ مؤنث ۔

تترونتن بقول برہان وناصری (جہانگیری در ملحقات) ومؤارد بروزن پہلو زدن بلغت
ژند وپاژند بمعنی باریدن **مؤلف** عرض کند کہ فارسی قدیم است مرکب از تترون کہ ترشح را گویند
وعلامت مصدر تن (اردو) برسنا ۔ دیکہو باریدن ۔

تترہ بقول برہان وجامع بروزن قطرہ مرادف
تترو صاحب سروری ہم ذکر این کردہ ولیکن از
سند پیش کردہ اش معلوم می شود کہ بہ تشدید فوقانی
دوم ہم آمدہ (سوزنی ؎) لیکن کنم بار دگر گرد با (تو بہیا)
ہمیشہ تتر چو گہ زبیہ باشم گہ زہر بی رشتند و تترہ ہا یکی
از معاصرین عجم گوید کہ در ہمین شعر بجای تترہ تترو

بحذف موحده و واو (اردو) دیکھو تتربو۔	یافته شد مؤلف عرض کند که این مخفف تتربوه است

تتری بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بر وزن سفری (۱) منسوب به ولایت تتر و (۲) بسکون ثانی سماق را گویند و آن چیزی باشد ترش که در آشہا و طعام ها کنند و باین معنی بضم اوّل ہم آمده و بمعنی باین معنی بجای حرف ثانی بای ابجد نوشته اند و (۳) خشخاش را نیز گفته اند۔ صاحبان جہانگیری و جامع و ناصری و سروری بمعنی دوم قانع (حکیم ناصرخسرو ۵۲) خار مار رو تا نگردد دست و انگشتان نگار چو کنی نہال و تخم تتری نیشکر خواہی چشید۔ صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل و دوم کرده۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم و سوم فرموده نقل برہان می کند۔ صاحب محیط بر تتریک گوید که بکسر فوقانی و تشدید تا و فوقانی ثانی و کسر آن اسم سماق است و بر سماق می فرماید که بیونانی روس اقطاو و عرب آن را سماق الدباغین و بفارسی قدیم تمتم و بعامّه تتری و بہندی تنزیک و تتریک و تاتیر گویند و آن ثمر درختی است و بقول شیخ سرد در دوم و خشک در سوم و آن قابض قائم مقام سرکه بلکه لطیف تر از ان و دران جلا و تقویت و ردع است و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان صاحب محیط ہرچه بر خشخاش نوشته ماذکرش بر پوستی کرده ایم۔ **(اردو)** (۱) تاتاری یعنے تاتار سے نسبت رکھنے والا (۲) سماق۔ بقول آصفیه۔ اسم مذکر ایک دوا کا نام جو مسور کے دانه کے برابر قدمین اور ترش مزے مین ہوتی ہے (۳) دیکھو پوستی

تتق بقول برہان و جامع و سروری بضم اوّل و ثانی بر وزن افق چادر و پرده بزرگ را گویند صاحب مؤید گوید که در دستور مسطور است که آنچه پیش تخت عروس وقت جلوه باشد۔ صاحب آنند بحواله کشف گوید که لغت عرب است بمعنی بیان کرده صاحب دستور۔ بہار بحواله کشف

گوید که پرده و نیز آنچه پیش تخت عروس وقت جلوه باشد و بالفظ آویختن و برانداختن و بستن و زدن و کشیدن مستعمل. صاحب غیاث گوید که بقول کشف لغت عربی نیست. صاحب لغات عالمگیری این را ذیل لغات عربی نوشته و صاحب مؤید بذیل لغات فارسی ذکر این کرده. صاحب مدار الافاضل می نویسد که می باید از الفاظ عربی باشد. صاحب کنز که محقق لغات ترکی است ذکر این کرده می طراز د که بمعنی حجاب لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که ما این را لغت فارسی نپنداریم و وجود قاف مؤید خیال ماست عجبی نیست که فارسیان بر سبیل تفریس استعمال این با مصادر فرس و ترکیب فارسی کرده باشند (اردو) چادر. مؤنث بڑا پرده. مذکر. وه پرده جو جلوه کے وقت دولها اور دلهن کے درمیان باندھیں. مذکر۔

تتق آویختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم کردن پرده باشد بمعنی حقیقی (خسرو ـ ۵) تخت زدند و تتق آویختند ۔ عرش دگر بر زمی انگیختند ۔ (اردو) پرده گرانا. پرده چھوڑنا۔

تتق برانداختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی پرده دور کردن و ظاهر کردن چیزی است (جمال اصفهانی ـ ۵) گه ضمیر غیب گوی تو براندازد تتق ۔ بسکه تشویش عروس کلّه خضرا دهد ۔ مخفی مباد که سند بالا متعلّق به

- - - - -

تتق برانداز یدن است و فرق انداختن و انداز یدن معلوم اگرچه محققین مصادر مصدر انداز یدن را ترک کرده کار از انداختن گرفته اند ولیکن اسم این مصدر انداز است و مصدر حقیقی آن انداز یدن و انداخ که اسم مصدر انداختن است مبدل انداز باشد. حیف است که ما مصدر انداز یدن را بجایش ترک کرده ایم و

لہذا درینجا تلافی مافات کردہ ایم (اردو) پردہ
اُٹھانا۔ بقول آصفیہ۔ حجاب دور کرنا۔ بھید کھولنا
(دیکھو پردہ برکشیدن)

تتق برزدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
(تتق برانداختن) است (خسرو سہ) فرش کشیدند
وتتق برزدند ٭ پردہ دہلیز براختر زدند مخفی مباد
کہ مصدر (برزدن) ہم بجایش گذشت و پردہ
برزدن ہم کہ مرادف ہمین است (اردو) دیکھو
تتق برانداختن او پردہ برزدن۔

تتق بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی قائم کردن پردہ باشد و از سندش مصدر
تتق بندیدن پیداست (انوری سہ)
از سیاست آسمان بندد تتق ٭ گرچہ از اندیشہ
سازی بارگاہ ٭ (اردو) پردہ قائم کرنا۔

تتق سپہرگون اصطلاح۔ بقول برہان
و مجمع و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از چادر و پردہ کبود است و (۲)
پیالۂ کبودی را نیز گویند کہ از مینا سازند۔ خان
آرزو در سراج معنی اول را حقیقی گوید **مؤلف**
عرض کند کہ ما اتفاق داریم با او (اردو)
(۱) نیلی چادر۔ مؤنث۔ نیلا پردہ۔ مذکر۔
(۲) نیلا پیالہ۔ مذکر۔

تتق کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ مرادف تتق بستن است (وحشی بافقی
سہ) ظلمت بہ پیش خیمۂ حیوان تتق کشید ٭ رفتیم
و ذوق چشمۂ حیوان گذاشتیم ٭ (اردو)
دیکھو تتق بستن۔

تتق نیلی اصطلاح۔ بقول برہان و انند
و جامع و رشیدی و سراج و (جہانگیری در ملحقات)
(۱) کنایہ از آسمان و (۲) ابر سیاہ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکب توصیفی

(اردو) (۱) دیکھو آسمان ۔ (۲) کالی گھٹا ۔ مؤنث ۔

تتم بقول برہان و جامع و ناصری و جہانگیری بضم اوّل و ثانی و سکون میم بمعنی سماق است که در آش و طعام کنند و بفتح اوّل و ضمّ ثانی نیز همین معنی دارد و بضمّ اول و سکون ثانی هم بنظر آمده صاحبان رشیدی و سراج گویند که جمعی این را لغت ترکی گفته اند و صاحب سروری بحوالۂ صیدنۂ ابی ریحان بیرونی گوید که پارسی است **مؤلف** عرض کند که سماق را در ترکی زبان بقول صاحب لغات ترکی توتوم گویند فارسیان بحذف هر دو واو که علامت ضمّه بقاعدۂ ترکی بود این را مفرس کرده اند ۔ اسم جامد است (اردو) دیکھو تتری کے دوسرے معنے ۔

تتماج بقول ناصری آشی است که از سماق پزند (بسماق اطعمه ۵) نام تتماج بر زبان بردم ہا ماست را آب در دہان آمد ہا می فرماید که این در اصل تتم آش بود و فرماید که بعضی این را ترکی دانند و چنین است صاحب سروری بر آش آرد قانع صاحب مؤید این را بہ جیم فارسی و عربی ہر دو آوردہ **مؤلف** عرض کند که باید که این را بہ ضم اوّل و دوم خوانیم و شک نیست که ماخذ این ہمان است که ذکرش صاحب ناصری کرد شین معجمہ از آش بہ جیم عربی بدل شد چنانکه کاش و کاج و بجیم فارسی هم بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن ۔ قلب اضافت است که از آشِ تتم ۔ تتماش شد و بہ تبدیل تتماج (اردو) سماق کی آش ۔ مؤنث ۔

تتمتا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و فتح ثالث و فوقانی بالف کشیده بلغت زند و پازند خرس را گویند و آن جانوریست صحرائی که آن را گرفته دست آموز کنند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده صاحب محیط بر خرس گوید که اسم فارسی است و بعربی دب و مادۂ آنرا

دبه و فاره گویند وکنیت آن ابوجهیم و بترکی آیو و بهندی ریچهه و بهالو نامند و آن حیوانی
است معروف محیل تر و شدید القوت از حیوانات. کثیر الخوف از انسان و ذکی و قابل تعلیم انسان و به دو
پا استاده نیز راه میرود گرم مزاج و کثیر الرطوبت و گوشت آن لزج و دیرهضم و گوشت و پیه آن
گرم و خشک در اول سوم و خون آن شدید الحرارت. غلیظ الجوهر و پوستین آن بسیار گرم (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو)
ریچهه. هندی. اسم مذکر. خرس. بهالو.

تتمتن بقول برهان و جامع بکسر ثالث و فتح رابع بر وزن صف شکن شغال را گویند که برادر
روباه است و این لغت ژند و پاژند است صاحب ناصری نقل برهان برداشته. صاحب جهانگیری
در ملحقات این را آورده. صاحب محیط بر شغال می فرماید که بکسر اول اسم فارسی زبان و بعربی
ابن آوی و کلب بری نامند و کنیت آن ابودایت و ابوکلیس و ابودال و ابولعب و بشیرازی
توره و بترکی چقال و بهندی گیدڑ حیوانی است صحرائی بقدر سگ. دراز ناخن در ویرانه زمین
را کاویده در آن می ماند و بروز بر نمی آید و بشب اطراف آبادی می گردد و فریاد می کند و خواص
آنست که تعلیق چشم راست آن دفع ضرر چشم بد می کند و چون زبان آن در مکانی نهند خصوصیت
در میان ساکنان او کند خوردن گوشت آن مقوی اعضا و دافع امراض ریحی و بلغمی و مزمن (الخ)
مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و ذکر ایبای
ابهر هم گذشت (اردو) گیدڑ. مذکر. دیکھو ابهر. دکن مین کولا.

تتمهٔ دور زمان اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب کنایه از جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ بہ اضافت تتمہ و مرکب اضافی است (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ مذکر۔

تتہ بقول جامع چو تتہ پست و پائین مقابل اوج و بالا صاحب ناصری این را بہ تشدید و فتح نوشتہ گوید کہ باول مفتوح و مشدد نام شہریست از بلاد سند کہ بہ ہای ہندی تھتہ گویند واز جملہ شہرہای تتہ یکی دیول است کہ حکیم دیولی شاعر از انجا بودہ (امیر خسرو ؎ سروی چو قدت در چمن تتہ نباشد ٭ گل ہمچو رخ خوب تو البتہ نباشد ٭ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ نام این شہر بدین وجہ باشد کہ آبادی آن در پستی واقع باشد و بمعنی اول الذکر اسم جامد فارسی قدیم می نماید (اردو) پست۔ بالا و بلند کا مقابل۔ نیز ایک شہر کا نام جو بلاد سندہ سے ہے۔ مذکر۔

تتی بقول برہان و جامع و ناصری و سراج بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی (۱) صورت ہائی باشد کہ بجہتہ بازی کردن و مشغول شدن اطفال از خمیر نان سازند و بپزند و (۲) کلمہ ہم کہ مرغان را بدان طلبند صاحب رشیدی ذکر معنی اول کردہ گوید کہ مخفف تی تی است و معنی دوم را ہم آوردہ (سنائی ؎ طفل چون زہر مار کم داند ٭ نقش او را تتی تتی خواند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم بمعنی اول و اسم صوت بمعنی دوم است (اردو) (۱) وہ مورت جو لڑکون کے کھیل کے لئے آٹے وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) مرغ کو بلانے کی آواز ہندوستان مین آآ ہے اور تتی نہین کہتے۔

تای فوقانی باجیم تازی

تجا بقول برہان و جامع و ناصری بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ (۱) بمعنی تند و تیز۔ صاحب رشیدی تجا و تجار و تجارہ ہر سہ را مرادف یکدیگری بدین معنی نوشتہ گوید کہ در اکثر فرہنگہا (۲) کرہ اسپی را گویند کہ زین نکردہ باشند خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین می فرماید کہ این مخفف تجار است و تجارہ مزید علیہ تجار از عالم خان و خانہ **مؤلف** عرض کند کہ ما تجار را اصل دانیم و تجا مخففش و در تجارہ ہای نسبت آخرہ کہ منسوب بہ تیزی و تندی ہمان کرہ اسپ است کہ زین نکردہ باشند **(اردو)** (۱) تند۔ تیز (۲) وہ گھوڑا جس پر زین نہ کسے ہوں مذکر

تجار بقول رشیدی مرادف تجا بہر دو معنی و خان آرزو در سراج این را اصل داند و تجا را مخفف این۔ صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل مفتوح در کتاب زند بمعنی رونده و نوندہ و در فرہنگہا بمعنی کرہ اسپی کہ زین نکردہ باشند صاحبان جامع و ناصری تجار را بمعنی مطلق تند و تیز نوشتہ و این را بہر دو معنی تجا آوردہ کہ بجائش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما تحقیقات این تجا عرض کردہ ایم (اردو) بمعنی تجا

تجارت بقول بہار بالکسر بازرگانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل بالمصدر ہم بمعنی بازرگانی و این لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فرس بترکیب فارسی کردہ اند (خواجۂ شیراز سے) بہای بادہ چون لعل چیست جوہر عقل ؎ بیا کہ سود کسی برد کین تجارت کرد ؎ **(اردو)** تجارت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ اور بقول تذکیر و تانیث۔ مؤنث سوداگری۔ **مؤلف** کی راے مین صاحب آصفیہ کا تسامح یا کتابت کی غلطی ہے جو مذکر کہا (تسلیم سے) لے لئے سیکڑون دل غمزہ فروشی کر کے ؎ ان حسینون نے نکالی ہے تجارت اچھی ؎ تجارت کرنا بھی اردو مین مستعمل ہے بمعنے سوداگری اور بیوپار کرنا۔

تجاره بقول برہان و جامع و سروری و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و سراج بروزن شراره ہمان تجار۔ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمدرانجا کردہ ایم (فخر گرگانی ؎) برفت از شہر گرگان یک سوارہ ٭ بزیرش تازی اسپی خوش تجارہ ٭ (اردو) دیکھیے تجار۔

(۳۹۵۴)

(الف) **تجاہل** بقول منتخب لغت عرب است بمعنی خود را نادان نمودن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر و بترکیب خود با مصادر بہمین معنی استعمال کردہ اند واز ہمین مصدر است ----------

(ب) **تجاہل عارفانہ** کہ دانستہ اغماض است و ----------

(ج) **تجاہل کردن** بمعنی دیدہ و دانستہ اغماض کردن (ظہوری ؎) حال زاہد گفت رندی کس ٭ بود از عارفان تجاہل کرد ٭ (اردو) الف تجاہل بقول آصفیہ عربی۔ اپنے تئین نادان ظاہر کرنا۔ انجان بننا۔ ٹالنا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ الف کا ترجمہ جان بوجھکر اغماض ہے (ب) تجاہل عارفانہ۔ بقولہ جان بوجھکر انجان بننا۔ (ج) تجاہل کرنا۔

تجر بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بروزن شرر (۱) خانۂ زمستانی را گویند کہ دران تنور و بخاری باشد و (۲) بزبان قزوین گنجینہ و مخزن۔ صاحب جہانگیری تابخانہ را کہ گذشت مرادف این بمعنی اوّل گوید و ذکر معنی دوم ہم کند (حکیم نزاری ؎) میان این تجر و گنبد فلک فرق است ٭ کہ ہست این بہ ثبات آن ندارد آرامش ٭ چو تاب آتش می در ہوای این پیچید ٭ نیافت خانہ از ان تابخانہ شد نامش ٭ صاحبان جامع و سروری بمعنی اوّل قانع۔ صاحب رشیدی بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل بحوالۂ قاموس گوید کہ تشر بزای فارسی بمعنی اوّل می آید و تجر معرب آن۔

خان آرزو در سراج هم بالش مؤلف عرض کند که معنی دوم مجازی نماید که مقام خزانه هم مثل خانهٔ تابستانی می باشد در زمین (اردو) (۱) دیکھو تابخانہ۔ نگہ (۲) خزانہ کا مقام۔ مذکر۔

تجربه بقول بهار بالفتح آزمودن۔ می فرماید که بالفظ برگرفتن وکردن مستعمل (ملا میرک جان میرکی تخلص ے) بیاد تجربه از سنگ آسیا برگیر٭ که آن دو سنگ دو سنگ اند فرق چون افتاد٭ مؤلف عرض کند که لغت عرب است به تای مدوره آخر و صاحب منتخب ذکر این کرده و فارسیان این را به های هوز آخره بمعنی حاصل بالمصدر یعنی امتحان وآزمایش استعمال کرده اند و با مصادر فرس و بترکیب فارسی هم که در ملحقات می آید (اردو) تجربه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آزمایش۔ جانچ۔ امتحان۔

تجربه برگرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی امتحان کردن وآزمودن و تجربه حاصل کردن است سندش از میرکی ملخی همان که بر تجربه گذشت و ما آن را متعلق باین ندانیم (اردو) تجربه کرنا۔ آزمانا۔ امتحان کرنا۔

تجربه داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی صاحب تجربه بودن (حزین اصفهانی ے) تا آمده ز ایام نخورد دست فریبی٭ دل تجربه داشت ندانم زکجا داشت٭ (اردو) تجربه رکھنا۔ تجربه کار ہونا۔

تجربه کار اصطلاح۔ بقول بحر و بهار بمعنی کار آزموده (صائب ے) مراز تجربه کاران نصیحتی یاد است٭ که توبه نامه بخط شکسته می باید٭ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تجربه کار۔ دیکھو بر کار۔

تجربه کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی امتحان کردن است (ظهوری ــه) زنهار ز فکر صبر زنہار ٭ من تجربہ کردہ ام سکون نیست ٭ (اردو) تجربہ کرنا۔ امتحان کرنا۔ آزمانا۔

تجرّد بالفتحتین وضم رای مهمله بقول منتخب لغت عرب است بمعنی برہنہ شدن وکوشش کردن در کاری **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را بمعنی تنهائی وترک دنیا وقطع علائق استعمال می کنند (ظهوری ــه) در تجرد مسیح مرتبہ باش ٭ ہست کر عالت عیال بلاست ٭ (ولہ ــه) تجرد از گران باران این راہست در ماند ٭ بجرمان حرم سالک اگر احرام بر دارد ٭ (اردو) تجرّد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علیحدگی۔ تنہائی۔ خلوت۔ مجرّد رہنا کا حاصل بالمصدر۔

(الف) **تجرید** بالفتح بقول بہار بمعنی برہنہ کردن و (۲) بمعنی مجرد وبرہنہ مجاز است و (۳) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید بمعنی خالی کردن لفظ از بعضی معنی چنانکہ (صائب ــه) ہرگز شکوفہ ام بہ ثمر بارور نشد ٭ چون صبح گرچہ پیر درین بوستان شدم ٭ می فرماید کہ اگر بارہ ور را از بار خالی نہ کنند لفظ ثمر زائد می افتد (اسیری لاہجی ــه) اولا تجرید شو از ہرچہ ہست ٭ وانگہی از خود بشو یکبارہ دست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از ہمین سند ----------

(ب) **تجرید شدن** بمعنی مجرد شدن وتنہا وگوشہ نشین وبکنج عزلت نشستن پیداست۔ مخفی مباد کہ این لغت عرب است محققین لغات عرب این را بمعنی دوم نیاوردہ اندپس بخیال ما بمعنی دوم مفرس باشد (اردو) تجرید۔ (۱) برہنہ کرنا (۲) برہنہ۔ مجرّد۔ صاحب آصفیہ نے اس کو بمعنی عریانی اور برہنگی لکھا ہے اور یہہ حاصل بالمصدر ہے معنی اول کا (۳) صاحب آصفیہ نے تجرید پر لکھا ہے کہ علم بیان کی ایک صنعت کا نام ہے جس مین زوائدات کو دور کرکے صرف ایک

معنے سے غرض رکہتے ہین جیسے گل جس کے معنے ہین گلاب کا پہول مگر ابتدا ہے مجہ... بمعنی پہول گل

استعمال ہونے لگا مؤنث ۔

تجلّی بفتحتین و تشدید لام مکسور بقول بہار بمعنی جلوہ کردن و فرماید کہ برق از تشبیہات اوست و بالفظ تراویدن و داشتن و دمیدن و شکستن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب بمعنی روشن و آشکارا شدن و جلوہ کردن آوردہ فارسیان این را بمعنی روشنی و فروغ بترکیب فارسی استعمال میکنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) تجلی بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ آشکارا ہونا ۔ روشنی ۔ نور ۔ جلوہ ۔ جھلک ۔ چمک ۔

(الف) **تجلّی افروختن** مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ (حزین اصفہانی سـ) شاخ از شگوفہ صبح تجلی فروز شد ؛ چون زلف یار ظلمت شب تار تار شد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از سندش مصدر (ب) **تجلّی افروز شدن** بمعنی روشن شدن پیداست استعمال این بحذف الف عیبی ندارد کہ افروز و (فروز مخفف آن) ہر دو یکی است و (تجلی افروز) اسم فاعل ترکیبی است ازین سند مصدر الف پیدا کردن عجب است و در سند مذکور استعمال مصدر افروختن ہم نیست بلکہ افروزیدن است پس بخیال ما از سند (تجلی افروز) مصدر (تجلی افروزیدن) قائم کردن ہم درست نباشد باقی حال الف را بمعنی فروغ ظاہر کردن توان گرفت (**اردو**) الف فروغ ظاہر کرنا ۔ (ب) روشن ہونا ۔

تجلّی اوّل اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب توصیفی است (**اردو**) سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم ۔ نذکر ۔

تجلی تراویدن مصدر اصطلاحی جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فروغ ظاہر شدن است (زلالی خوانساری ہ) تجلی می تراود از لب بام کہ ہمہ در عکس ساقی می رود کام ۂ (**اردو**) تجلی ظاہر ہونا ۔ روشنی نظر آنا ۔ تجلی ٹپکنا بھی کہہ سکتے ہین ۔

(الف) **تجلی خاستن** مصدر اصطلاحی

(ب) **تجلی خیز** صاحب آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت ۔ بہار زیر کرب می فرماید کہ معروف **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم الف و ب ہر دو را بر زبان دارند الف بمعنی بلند شدن روشنی و ظاہر شدنش و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن و ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(ج) **تجلی خیز شدن** مرادف الف و د

(د) **تجلی خیز کردن** متعدی آن کہ روشن کردن باشد (ظہوری ہ) زہی طلعت تجلی خیز شد چشم تماشائی ۂ نظرہا جملہ رخشان گشتہ رخسار اینچنین باید ۂ (ولہ ہ) کرد آئینہ را تجلی خیز ۂ از مہ و مہر ساختش لبریز ۂ (**اردو**) الف و ج ۔ روشن ہونا ۔ (ب) روشن (د) روشن کرنا ۔

تجلی داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن بودن است (اثر شیرازی ہ) در دل ہر ذرہ چون دارد تجلی حسن او ۂ ترسم انداز د ہوا لیش بر در دلہا مرا ۂ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر داریدن است (**اردو**) تجلی رکھنا ۔ روشن ہونا ۔

تجلی دمیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن تجلی است (شانی مشہدی ہ) کوی سلمی کہ تجلی دمد از خاک آنجا ۂ طور عشقست و کلیمش من غمناک آنجا ۂ (**اردو**)

تجلّی۔ فروغ۔ روشنی ظاہر ہونا۔

تجلّی زاده اصطلاح۔ بقول بہار واند معروف **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از معشوق باشد یعنی کسی کہ سرتاپا روشن و نورانی باشد۔ (سراج المحققین ؎) نویسم کہ بوصف آن تجلّی زاده مصراعی ؛ برنگ رشتہ ہای شمع سوزد تار سطرہا ؛ (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تجلّی زار اصطلاح۔ بقول بہار واند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از عالم گلزار یعنی جائی کہ دران روشنی بسیار باشد (جامی ؎) غنچہ سان از دست برد غمزۂ خوبان مرا ؛ ہر تجلّی زار چاک سینہ صبح محشر است ؛۔ (اردو) تجلّی زار اُس مقام کو کہہ سکتے ہین جہان بہت روشنی ہو۔ مذکر۔

(الف) **تجلّی ساختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی روشن کردن باشد و از سند پیش کرده اش۔

(ب) **تجلّی ساز** پیداست کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روشن کننده (حزین ؎) دران محفل کہ شمع من تجلّی ساز می آید ؛ اگر طور است چون پروانہ در پرواز می آید ؛ مخفی مباد کہ (سازیدن) مرادف ساختن است کہ بجایش می آید و ب تعلّق باسازیدن دارد نہ ساختن (اردو) الف روشن کرنا (ب) روشن کرنیوالا

(الف) **تجلّی سنج** اصطلاح۔ بہار

(ب) **تجلّی سنج شدن** مذکر الف بر معروف

(ج) **تجلّی سنج کردن** قانع **مؤلف**

(د) **تجلّی سنجیدن** عرض کند کہ اسم

فاعل ترکیبی کنایہ از روشن کننده (ظہوری ؎) عشق ہرجا کہ شد تجلّی سنج ؛ بہ ترازوی طور سنگ نہاد ؛ و (ب و د) بمعنی روشن شدن است و ج متعدی آن بمعنی روشن گردانیدن (والہ ؎) تجلّی سنج خود راہی توان کرد ؛

نگہ میدار میزان دل شب ؎ مخفی مبادکه تجلی صبح از عالم سخن سنج است کشاعر را گفته اند (اردو) الف۔ روشن کرنے والا۔ روشن۔ ب۔ (د) روشن ہو (ج) روشن کرنا۔

تجلی شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش (تجلی شکستن در آئینه) پیداست پس این بمعنی زائل کردن تجلی باشد (ظہوری ؎) تجلی در آئینه جان شکست ؎ اگر نقش با ساده رویان نشست ؎ (اردو) فروغ زائل کرنا۔ روشنی ہٹانا۔

تجلی شہودی اصطلاح۔ بقول انند بفتحتین وتشدید لام ظهور وجود است که مسمّی است باسم النور آن ظہور حق است بصور اسماء در اکوان اسما و صور الهیه اند و آن ظہور بنفس الرحمن است مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی باشد (اردو) تجلی باری تعالیٰ شانہ۔ مؤنث۔

تجلی فروز شدن مصدر اصطلاحی ہمان تجلی افروز شدن است که بجایش گذشت وسند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو تجلی افروز شدن

تجلی قیامت استعمال۔ بہار ذکر این گوید که از اسمای محبوب است وسندش از ملا بخود جامی است (؎) در آتشم نشاند تجلی قیامتی ؎ پہلو بشمع طور زند عکس من در آب ؎ مؤلف عرض کند که از سند بالا قیامت نشاندن بمعنی قیامت قائم کردن است و فاعل آن تجلی پس سند بالا برای تجلی قیامت نیست اگر تجلی قیامت کار گیریم کنایه از آفتاب قیامت توان گرفت مرکب اضافی (اردو) دیکھو آفتاب قیامت۔ مذکر۔

تجلی کده استعمال۔ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مقام تجلی را گویند (خان آرزو ؎) تا دلم گشته تجلی کدهٔ حسن چو شمع ؎ آرزو جز قدمم سجده گہی نیست مرا ؎ (اردو) تجلی کده اس مقام کو کہہ سکتے ہیں

جہان روشنی ہو۔ تجلّی گاہ۔

تجلّی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کندکہ بمعنی پرتو افگندن و ظاہر کردن فروغ است (واله ہروی ؎) بدون پردہ تجلّی چو کرد حضرت حسن ؎ بکفر کفر نیامیخت دین بدین نشکست ؎ (ظہوری ؎) تجلّی کرد بر طور تماشا شعلۂ حسنی ؎ کہ ذکر پرتوش در قصۂ ایمن نمی گنجد ؎ (اردو) تجلّی کرنا۔

تجلّی گاہ استعمال۔ بہار بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان تجلّی کدہ (میرزا محمد زمان راسخ ؎) ہوائی تاخت بر جان آہ گردید ؎ دلی خون شد تجلّی گاہ گردید ؎ (اردو) تجلّی گاہ۔ مؤنث۔ اُس مقام کو کہہ سکتے این جہان تجلّی ہو جیسے خوابگاہ۔

تجلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مشاہدۂ تجلّی کنانیدن کسی را (عرفی ؎) آنکس کہ بہ چراغ در آید بخلوتم ؎ بنمایش تجلّی طور از حریم خویش ؎ (اردو) تجلّی دکھانا۔

(الف) **تجیر** بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی حصار۔ صاحب رہنما بر دیوار پارچہ قانع کہ چارسو باشد و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ تجیر و تجیرہ ہر دو مرادف قنات خیمہ کہ ذکرش بر (ازار خرگاہ) گذشت۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ ہمان غنات **مؤلف** گوید کہ غنات مفرس قنات ترکی است و ما تجیر را اسم جامد فارسی جدید دانیم و تجیرہ کہ می آید مزید علیہ این و صاحب روزنامہ ------

(ب) **تجیر کشیدن** را بمعنی (۱) احاطہ کردن آوردہ ذکر (تجیر کشیدہ) بمعنی احاطہ کردہ می کند **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد و معنی حقیقی این (۲) قنات قائم کردن است (اردو)

(الف) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو از خیمہ (ب) (۱) احاطہ کرنا (۲) قنات کھینچنا یا گھیرنا بقول آصفیہ ۔ پردے کی دیوار کھڑی کرنا خیمہ کے چارونطرف یا صحن مین کپڑے کا پردہ لگانا ۔

تجیرہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار و بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم مرادف ہمان تجیرکہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ آن (اردو) قنات ۔ مؤنث ۔ دیکھو تجیر ۔

فوقانی باحای حطی

تحت بقول منتخب بالفتح لغت عربیست بمعنی زیرکہ مقابل فوق است **مؤلف** عرض کند کہ در بعض مرکبات این بمعنی فارسی استعمال میکنند چنانکہ در تحت القہوہ امی آید (اردو) تحت ۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر نیچے کا حصہ بخلاف فوق ۔ نیچے تلے

تحت الحنک اصطلاح ۔ بقول بہار وبحر و وارستہ بفتح حای دوم و نون نوعی از بندش دستار و آنچنان است کہ زہاد در انتہای بستن عمامہ یک پیچ را از زیر زنخ می گذرانند و این در بعضی از مذاہب مسنون است و چنانکہ بتحریک زیر زنخ (صائب ۵) ہیچکس منکر تحت الحنک واعظ نیست ہا این قدر ہست کہ چسپان تر از ین می باید ہا صاحب تحقیق الاصطلاح می فرماید کہ شعار ارباب عمائم امامیہ است کہ زیر زنخ را گوشۂ دستار بندند ہمین است تحت الحنک **مؤلف** عرض کند کہ بعض معاصرین عجم این مرکب فارسی زبان را استعمال فارسیان دانند (اردو) تحت الحنک ۔ عمامہ بندی کے ایک خاص طریقہ کا نام ہے جس مین ایک پیچ زیر زنخدان بھی ہوتا ہے ۔ مذکر ۔

تحت الشعاع اصطلاح ۔ صاحبان بحرو انند گویند کہ کنایہ از دو روز یا سہ روز کہ در آخر ہر ماہ جرم قمر از غایت باریکی بزیر شعاع شمس از نظر معدوم می گردد ۔ بقول صاحب غیاث این ایام منحوس است **مؤلف** عرض کند کہ

صاحب اند این را استعمال عرب گفته و موضوع صاحب بحر برخلاف آنست (اردو) وہ دو یا تین دن جو آخر ماہ مین واقع ہوتے ہین جن مین چاند کمال باریکی کی وجہ سے شعاع آفتاب مین چھپا رہتا ہے۔ مذکر۔

(الف) **تحت القهوه** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر قدری از طعام کہ پیش از خوردن قهوه خورند از عالم ناشتا شکنی (محمد سعید اشرف سه) زتحت القهوه خواہما آنچنان سیر ہ کہ نتوان کردنا فوقش تصوّر ہ می فرماید کہ ---

(ب) **تحت القهوه کردن** بمعنی خوردن۔ تحت القهوه مستعمل چنانکہ گویند ”شما تحت القهوه کردہ اید“ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (الف) کردہ گوید کہ لفظ عربی است و صاحب انند ہم این را لغت عربی داند **مؤلف** عرض کند کہ تحت درینجا بمعنی قبل است بر سبیل مجاز و (ب) (از قبیل ناشتہ کردن) و استعمال این مرکب با فارسی زبان مخصوص (اردو) الف وہ ناشتا جو کافی پینے سے پہلے کرین (ب) کافی پینے سے پہلے نہار شکنی کرنا۔

تحرمز بقول بہار حرام زادگی می فرماید کہ این تصرف فارسی زبانان متعرب است و در ملحقات برہان ذکر این آمدہ کہ بفتحتین است و ضم میم و گویند کہ این لفظ را فارسیان وضع کردہ اند و از حرام زادہ مشتق صاحبان سروری و مؤید ہم ذکر این فرمودہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مشتق از حرام زادگی نیست بلکہ این اسم جامد فارسی است کہ بصورت مصدر عربی از مادۂ حرام زادہ وضع شدہ بعضی از معاصرین فارسی دان گویند کہ این ظرافت است و نباید ما را استعمال این کردن گو ہم کہ چنین گفتن حماقت است معاصرین عجم استعمال این قسم الفاظ را غلط ندانند و تفرلس ہمین است (اردو) حرام زادگی۔ مؤنث۔

(الف) **تحریر** بقول بهار و وارسته بمعنی (۱) نوشتن می فرمایند که فارسیان (۲) بمعنی خطوطی استعمال کنند که بر گرد دیگر کاغذ و تصاویر کشند (سالک یزدی ع) مانی از شرم رخت تصویر نتواند کشید ٭ ور کشد همچون خطت تحریر نتواند کشید ٭ (محتشم کاشی ع) تا خطت یافته تحریر رخ ساده رخان ٭ پیش رخسار تو نقشی است که بی تحریر است ٭ بهار صراحت مزید کند که بالفظ شدن و کردن و کشیدن مستعمل و گوید که (۳) بمعنی پیچیده آواز کشیدن موسیقیان است (ظهوری ع) از نغمهٔ شاه زهره کیج افتادست ٭ اینجا نغمات جمله هیچ افتادست ٭ هر غوله شود صدا ز تحریر کشش ٭ زان رو ره گوش پیچ پیچ افتادست ٭ **مؤلف** عرض کند که لغت عربست بمعنی اول معنی کتابت و بمعنی دوم و سوم مفرس باشد و معنی دوم مجاز معنی اول طرز تحقیق بهار نسبت معنی سوم خوش نمی نماید بلکه معنی سوم کشش است که فارسیان استعمال جمع آن هم بقاعدهٔ عربی کرده اند و خان آرزو در چراغ هدایت ذکر معنی دوم کرده و صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی سوم فرموده (اردو) تحریر بقول آصفیه مؤنث (۱) کتابت (۲) ہلکی لکیر وہ باریک خط جو موقلم سے نقوش و تصاویر وغیرہ پر کھینچ دیتے ہیں یا مطلق لکیر یا مطلق خط (۳) آہنگ۔ دیکھو آہنج کے پانچویں معنے۔

تحریر ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تحریر کشیدن است بمعنی دوم تحریر (نثر ظهوری) اگر از تحریک باد موجهٔ آب بهجای نگارین تحریر ریز است " (اردو) دیکھو تحریر کشیدن۔

تحریر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نوشته شدن و رقم یافتن و رقم شدن است لازم تحریر کردن که می آید معاصرین عجم بر زبان دارند گویند که نامه بنام نامی شان

تحریر شد (اردو) لکھا جانا۔

تحریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نوشتن است (سنجر کاشی ؎) نیاز نامہ فرستاده ام بدین مضمون ؎ چنین بخون دل و دیده کرده ام تحریر ؎ (اردو) تحریر کرنا۔ لکھنا۔ رقم کرنا۔

تحریر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی جدول وخط کشیدن بر صفحات کتابت یا اطراف نقش وتصویر سند این بر لفظ تحریر گذشت (اردو) تحریر کھینچنا۔ کسی تصویر یا کتابت کے صفحہ کے اطراف جدول کھینچنا۔

تحریر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مراد تحریر شدن است (نثر ظفیرای بدخشانی) رساله در حل معما تحریر یافته و بشجره مبارکه موسوم گشته ؎ (اردو) تحریر پانا۔ تحریر کیا جانا۔ تحریر ہونا۔ لکھا جانا۔

(الف) **تحریک** استعمال۔ ب۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی
(ب) **تحریک کردن** حکم دادن **مؤلف** عرض کند که الف لغت عربست و بقول منتخب بمعنی جنبانیدن۔ فارسیان این را بمعنی سلسله جنبانی چیزی استعمال کنند و با مصادر خود هم ترکیب فارسی (ظهوری الف) جور بیگانه جور بود آری ؎ به تحریک آشنا می کرد ؎ و استعمال ب بر سبیل مجاز است و معنی حقیقی آن سلسله جنبانی کردن (اردو) الف تحریک۔ مؤنث۔ سلسله جنبانی (ب) تحریک کرنا۔ سلسلہ جنبانی کرنا۔ حکم دینا۔

تحسین بقول بہار آراستن و نیک شمردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ فارسیان استعمال این بمعنی آفرین و مرحبا می کنند و با مصادر فارسی ترکیب

هم چنانکه در ملحقات می آید (صائب ـــه) صائب دو چیز می شکند قدر شعر را ٭ تحسین بیوقوف و سکوت سخن شناس ٭ (ظهوری ـــه) گردون زره ز بیم ظهوری بسر کشید ٭ بر زه دهان تیر به تحسین شست ماست ٭ (اردو) تحسین ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث ـ آفرین ـ مرحبا

تحسین برآمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بلند شدن صدای تحسین و آفرین باشد (ضیای فارسی ـــه) دوش بر چرخ عطارد گر از شعر تو خواند ٭ که به یکبار برآمد ز کواکب تحسین ٭ (اردو) صدای تحسین و آفرین بلند ہونا ـ

(۴۵۵۴)

تحسین خواستن استعمال ـ بمعنی حقیقی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ـــه) از تو تحسین صبر می خواهم ٭ شکوه از اضطراب ما غلط است ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق است با مصدر خواهیدن که بجالش می آید و آن مرادف خواستن ـ (اردو) تحسین و آفرین چاہنا ـ

تحسین داشتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قابل تحسین بودن است (اسیر شهرستانی ـــه) بصف آرائی میدان محبت نازم ٭ کشته و مرده این معرکه تحسین دارد ٭ (اردو) قابل تحسین و آفرین ہونا ـ

(۴۵۵۵)

تحسین شنیدن استعمال ـ بمعنی حقیقی یعنی تحسین و آفرین سماعت کردن ٭ مورد تحسین شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ـــه) ظهوری شهرهٔ شهر است در حسن او آری ٭ اگر دشمن از و تحسین شنیدست آفرین کردست ٭ (اردو) تحسین و آفرین سننا

تحسین کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کندکہ بمعنی آفرین گفتن وتعریف کردن (صائب ؎) رتبۂ فکر ترا صائب عروجی دیگر است ؎ می کند تحسین خود هرکس کند تحسین ترا ؎ (اردو) تحسین کرنا. آفرین کہنا. تعریف کرنا. واہ واکہنا. سراہنا

(الف) **تحصیل** بقول منتخب لغت عرب است بالفتح وکسر صاد مهمله بمعنی جمع کردن وحاصل کردن چیزی برآوردن **مؤلف** عرض کند که فارسیان بمعنی جمع ومحاصل وحاصل استعمال این می کنند وبامصادر فارسی ہم مرکب می سازند که در ملحقات می آید. بهار ذکر این بمعنی آماده کردن کرده ونذکر

(ب) **تحصیل دار** از شفیع اثر سندی آورده از معنی ساکت (ص) تا برون از دیر آئی سجده اش خورشید را ؎ صبح صادق بر سرش استاد چون تحصیلدار ؎ صاحب آنند نقل نگاه بهار. بخیال ما (ب) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی جمع کننده ومحاصل وصول کننده (اردو) (الف) تحصیل. بقول آصفیہ. عربی. اسم مؤنث. خراج. محصول **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ جمع اور محاصل اور حاصل (ب) تحصیلدار. بقولہ. اسم مذکر. محصل. وصول کرنے والا. وہ سرکاری عہده دار جو زمین کی مالگذاری اور محاصل وصول کرتا ہے۔

تحصیل داشتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت واز کلام اثر شیرازی که بر تحصیل دار. گذشت سند این آورده **مؤلف** عرض کند که تسامح اوست که داریدن و داشتن دو مصادر مرادف یکدیگر است وتحصیل دار متعلق بمصدر داریدن نه داشتن وتحصیل داشتن بمعنی جمع داشتن است وبس (اردو) جمع رکھنا. محاصل وصول شده رکھنا۔

(الف) **تحصیل فرمودن** استعمال. صاحب

(ب) **تحصیل کردن** آصفی ذکر ہر سہ

(ج) **تحصیل نمودن** کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف و ب و ج بمعنی حاصل کردن است (ناظم هروی ے) ز شاه مصر کرم هر طلب معقود ؎ سفارش نامه ها تحصیل فرمود ؎ (صائب ے) چون لاله درین منبر چمن داغ جگر سوز ؎ تحصیل بخونابهٔ بسیار توان کرد ؎ (نثر حزین اصفهانی) در مبادی احوال مدرسه نشینی اختیار و قلیل تحصیلی نموده ؎ (اردو) الف حاصل فرمانا ب و ج حاصل کرنا

تحصین بقول صاحب بول چال بحواله صاحب عجم بمعنی مورچال و حصار **مؤلف** عرض کند که در عربی زبان بقول منتخب بالفتح وکسر صاد مهمله بمعنی باره برآوردن گرد شهر است پس استعمال معاصرین برای مورچال بسبیل تفریس می نماید. مورچال در فارسی زبان مغاکی را گویند که بجهتهٔ گرفتن قلعه ها در اطراف آن کنند و نیز حصار (اردو) مورچا بقول آصفیه. مذکر. وه گڈها جو قلعه کے چارون طرف کهود دیتے ہین. کهائی. خندق. حصار.

تحفه بقول بهار بالضم (۱) ارمغان و تحائف جمع آن و بزرگوار از صفات اوست. می فرماید که با لفظ بستن بمعنی تحفه ترتیب دادن مستعمل. خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که لفظ عربست و (۲) بمعنی غریب و عجیب مجاز آن چنانکه گویند ؎ فلان چیز تحفه است ؎ و (۳) بمعنی تحفگی هم **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است به تای مدوّره فارسیان بقاعدهٔ خود استعمال این به های هوز آخره می کنند و با مصادر خود بترکیب فارسی استعمال می نمایند که در ملحقات می آید و هیچ تخصیص مصدر بستن با او نیست (ظهوری ے) بر کمر تحفهٔ جان قاصد دل گشته روان ؎ ایمن از راه زبان باد فرستاده ما ؎ (سلیم ے) باغبان خلد از گلزار ما گل می برد ؎ همچو تخم گل به تحفه تخم بلبل می برد ؎ مخفی مباد که معنی دوم بسیار خوب است که اکثر تحفه و ارمغان

خوش و خوب می باشد (اردو) تحفہ (۱) بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ ارمغان۔ ہدیہ۔ سوغات (۲) عجیب۔ انوکھا۔ طرفہ۔ عمدہ۔ بہتر۔ اچھا۔ نفیس۔ نادر (۳) تحفگی بقولہ اسم مؤنث۔ عمدگی خوبی لیکن معنی سوم کا خالص ترجمہ۔ تحفہ دینا ہے بمعنی حاصل بالمصدر۔

تحفہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف آوردن ارمغان کہ در مدہ وہ گذشت (عرفی ؎) کنون کہ معرفت حاصل است زود بیار ؎ باستقامت آن کحل تحفہ مقدور ؎ (اردو) تحفہ لانا۔ دیکھو آوردن ارمغان۔

تحفہ بر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن تحفہ و ارمغان است (ناظم ہروی ؎) برداشت تحفہ مشت غباری ز خاک ما ؎ آن خود گذشتہ کہ بہ کوی فنا گذشت ؎ (اردو) تحفہ قبول کرنا۔ تحفہ لینا۔

تحفہ بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بردن ارمغان باشد (کاتبی نیشاپوری ؎) سوی آن تحفہ ہمی جان زمن ای باد ببر ؎ نیست چیزی دگرم ہر چہ خداداد ببر ؎ (اردو) تحفہ لے جانا۔

تحفہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ تحفہ ترتیب دادن باشد **مؤلف** عرض کند کہ تحفہ قرار دادن و درست کردن است (والہ ہروی ؎) تحفہ ز جان لبستہ ام نثار ہری ؎ را ؎ وز دم روح القدس بہار ہری را ؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔ تحفہ تیار کرنا۔

تحفہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی تحفہ قرار یافتن است

(نظیری نیشاپوری ؎) دل شکستہ بود تحفۂ عزیزیہ
مائی کہ نگین ملک توان ساخت ز آبگینہ ما ٭ (اردو)
تحفہ ہونا تحفہ قرار پانا۔

(الف) تحفہ پذیر | استعمال۔ ب معنی
(ب) تحفہ پذیرفتن | حقیقی یعنی قبول کردن
تحفہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری ؎) عشق اگر تحفہ پذیر است دل و جانی
ہست ٭ شوق اگر بر سر لطف است گریبانی ہست
مخفی مبادکہ (الف) درین شعر اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی قبول کنندہ تحفہ (اردو) الف
تحفہ قبول کرنے والا (ب) تحفہ قبول کرنا۔

(۳۵۵۲)

تحفہ خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی حقیقی خواہش ارمغان کردن (اثیر
اخسیکتی ؎) تحفہ می خواست عقت گفتمش ٭
نیست حالی جز بجانم دسترس ٭ (اردو) تحفہ چاہنا

تحفہ دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی پیش کردن تحفہ (حافظ شیراز ؎) بروای
زاہد و بر دردکشان خردہ مگیر ٭ کہ ندادند جز این
تحفہ بما روز الست ٭ (اردو) تحفہ دینا۔

تحفہ داشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است (شفائی اصفہانی ؎) بہتر
ز آفتاب فلک تحفہ نداشت ٭ دادش بخاک پای
تو و توتیا گرفت ٭ (اردو) تحفہ رکھنا۔

(۳۵۵۴)

تحفہ شدن | استعمال۔ بمعنی قرار یافتن تحفہ
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (ظہوری
؎) شکر فرصت فوت می گردد مزن بر انتقام ٭
حیلۂ تقصیرات باید تحفۂ نسیان شود ٭ (اردو)
تحفہ ہونا۔

تحفہ فرستادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی است (مولوی رومی ؎)

خاک سکان درت تحفه فرستم بچشم ٭ تا ببرم
زیر خاک بهر مباهات را ٭ (اردو) تحفه بهیجنا۔

تحفه کردن اصطلاح۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که تحفه
قرار دادن است (عرفی سه) می خواست تحفه
گاه تو کند باغ خلد را ٭ از روی همت تو حیا کرد و زد
نگو (اردو) تحفه قرار دینا۔

تحفه کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
پیش کردن تحفه باشد (ظهوری سه) کشید از تحفه
های مصر خیدان ٭ که شد گنجینه دار عقل حیران
٭ (اردو) تحفه پیش کرنا۔

تحفه گردیدن استعمال۔ مرادف تحفه شدن
است مؤلف عرض کند که مؤلف قیاس (ظهوری سه)
گر تحفه زیر چشم تو گردد ٭ همه جا شنیها ز شکر
گرفتند ٭ (اردو) دیکهو تحفه شدن۔

تحقیق بقول بهار و منتخب درست و راست کردن مؤلف عرض کند که لغت عرب است
بالفتح و کسر قاف۔ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر مرکب میکنند با مصادر فرس که در
ملحقات می آید (ظهوری سه) در ره شرح عشق می پویم ٭ برده تحقیق پی بمذهب ما ٭ او له
سه) در دم نگذاشت رازی بر لبم حرفی نماند ٭ زین همه تحقیق بیزارم که محرم عاشقست ٭
(اردو) تحقیق۔ بقول آصفیه۔ مؤنث۔ جانچ۔ تحقیقات میں۔ تلاش۔ درست۔ راست۔

تحقیق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که واقف بحقیقت بودن (حسابی نطری
سه) شب او بود دست و غیر و صحبت می
خلوت خالی ٭ من این تحقیق حال از پی بصحبت
برده دارم ٭ (اردو) حقیقت حال سے
واقف ہونا۔

تحقیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که به حقیقت رسیدن است (حافظ شیرازی ره)
جهان و کار جهان جمله هیچ در هیچ است
هزار بار من این نکته کرده ام تحقیق
(اردو) تحقیق کرنا.

تحکم بقول بهار بمعنی حکومت نمودن بر کسی می فرماید که بالفظ بردن و کردن مستعمل. مؤلف عرض کند لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم کاف مشدد. فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفته با مصادر خود مرکب کرده بمعنی مصدری استعمال می کنند و سند این در ملحقات می آید (اردو) تحکم بقول آصفیه عربی. اسم مذکر. زبردستی کی حکومت. دعوی. زبردستی.

تحکم بردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی حکم قبول کردن و مورد تحکم شدن و اطاعت کردن (سعدی شیرازی ره)
سخت است پس از جاه تحکم بردن
خو کرده بناز جور مردم بردن
(اردو) حکم کی تعمیل کرنا. اطاعت کرنا.

تحکم کردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که متعدی مصدر گذشته بمعنی حکومت کردن و تحکم دادن (سعدی ره)
تحکم کند سیر بر بوی گل
(اردو) حکومت کرنا. تحکم کرنا بھی بولتے سنتے ہیں.

تحکم کشیدن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که اطاعت کردن و مورد حکومت شدن مرادف تحکم بردن است (ناظم هروی ره)
تحکم تا کی از زیبا کشد سنگ
تحمل بیش از این تنگ آورد تنگ
(اردو) دیکھو تحکم بردن.

(الف) **تحلیل قسم** اصطلاح. بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات کار کردن بقدر حلال کردن قسم و این را در محل تقلیل فعل استعمال کنند مثل حلبه خطیب و استعمال این در اشعار

عربی بسیار و در فارسی هم آمد (میر آزاد بلگرامی سه) قد تحلیل کردن سوگند ہ بر کف دست او قرار درم ہ مؤلف عرض کند که محقق نازک خیال از کلام جد ماجد خود سندی که آورده ازان اخذ اصطلاح درست نکرد از همین سند شاعر هندی نژاد ...

(ب) **تحلیل کردان سوگند** پیداست قسم را بجای سوگند نشاندن عیبی ندارد که مراد سوگند است ولیکن الف از شعر میر آزاد می بر آید (اردو) قسم کو حلال کرنا یعنے بر کام کے لئے قسم کھائی ہے اس کو ہاتھ لگانا۔

تحمل بقول آصفی و منتخب لغت عرب است بمعنی بر خود رنج و مشقت نهادن و ارتعاش ... برداشتن مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی برداشت می کنند و استعمال این با مصادر فرس چنانکه در ملحقات می آید (ظهوری سه) بر شعلهٔ نشاه نکردیم جان سپند ... سوخت بر تحمل ما اضطراب را ہ (اردو) تحمل۔ بقول آصفیه۔ عربی اسم مذکر۔ برداشت صبر شکیبائی۔

تحمل آزمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که امتحان صبر و شکیب کردن است (محتشم کاشی سه) تحمل بجفا آزمود تا می خواست ہ وگر غلط نکنم خواهد آزمود هنوز ہ (اردو) صبر و تحمل کو آزمانا۔ امتحان کرنا۔

تحمل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که صبر و شکیب حاصل بودن است (عصمت بخاری سه) نگاهش از و دیدن باده ... گر شکست دید چاره را تحمل باد کرامات ... ہ (اردو) تحمل ہونا۔ صبر و تحمل ہونا۔ برداشت ہونا۔

تحمّل داشتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. **مؤلّف** عرض کند که بمعنی متحمّل بودن و از صفت شکیبائی متصف بودن (عرفی شیرازی ﷺ) پیش از وجود صلب فلک بود ذات تو ہا کی داشتنی تحمّل بارگران علم ہا (اردو) متحمّل ہونا۔

تحمّل کردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی صبر و شکیبائی کردن است (حافظ شیرازی ﷺ) ساغر ما که حریفان دگر می نوشند ہا ما تحمّل نکنیم از تو روا می داری ہا (اردو) تحمّل کرنا بمعنی صبر کرنا۔ برداشت کرنا۔

تحمیق بقول بہار کسی را احمق خواندن۔ فرماید که بالفظ کردن مستعمل (خواجه شیراز ﷺ) نجنده گفت که حافظ غلام طبع توام ہا ببین که تا بچه حدّم همی کند تحمیق ہا **مؤلّف** عرض کند که بالفتح و کسر میم بقول انند لغت عرب است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر گرفته با مصدر کردن بمعنی مصدری استعمال کردند (اردو) احمق بنانا جیسے ؎ وہ مجھکو احمق بناتے ہین۔

تحویل بقول آصفی سپردن و اظهار کردن. صاحب منتخب این را بمعنی برگردیدن و برگردانیدن آورده. صاحب غیاث بحواله کشف اللغات بمعنی سپردن و حواله نمودن و داخل شدن هم نوشته **مؤلّف** عرض کند که فارسیان این را بالفتح و کسر واو بمعنی تفویض و سپردگی استعمال کرده با مصادر فرس هم مرکب سازند که در ملحقات می آید (ظهوری ﷺ) تحویل دل است صبر و طاقت ہا خرجش بحساب بی حساب است ہا (اردو) تحویل۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ سپردگی۔ ودیعت۔ حوالگی۔ امانت۔

(۳۴۵۹)

تحویل باشیدن استعمال ـ بمعنی سپرد بودن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و باشیدن بجایش گذشت (ظہوری ؎) ہر دم کند مسیحا جانی بجسم خود نقل ٭ روزی که عقل جیبش تحویل باد باشد ٭ (اردو) سپرد کیا جانا ـ تحویل میں ہونا جیسا "یہہ مال ان کے تحویل میں ہے وہ اس کے ذمہ دار ہیں"

تحویلدار اصطلاح ـ بقول بحر و بہار و انند آنکه چیزی تحویل او کنند ـ صاحب آصفی مصدر (تحویل داشتن) را به حوالۂ تحویلدار قائم کرده **مؤلف** گوید که تسامح اوست تحویلدار اسم فاعل ترکیبی است و تحویلداشتن محاورۂ زبان نیست و نه دار امر حاضر مصدر داشتن بلکه متعلق به داریدن بالجمله تحویلدار بر زبان معاصرین عجم بمعنی خزانه دار و خزانچی مستعمل است و بلحاظ ہمین تخصیص ما استعمال این را بغرض می گوئیم (اردو) تحویلدار بقول آصفیہ ـ اسم مذکر ـ بمعنی خزانچی اور فوطہ دار ـ

(۳۴۶۰)

تحویل شدن استعمال ـ بمعنی سپرد شدن است **مؤلف** عرض کند که لازم تحویل کردن (ظہوری ؎) خرج کردم صبر و آرامی که داشت ٭ تحویل دل ٭ باقی نگذاشتم از فاضلم دفتر را ٭ (اردو) تفویض ہونا ـ حوالہ کیا جانا ـ سپرد ہونا ـ

تحویل کردن چیزی مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر (۱) معروف و (۲) اظہار کردن چیزی (ملا سعیحی ؎) صحت ذات ترا بہر تصدق ہر روز ٭ خازن بخورشید کند زر تحویل ٭ (تاثیر ؎) تا ز تحویل کند آنکه بعاشق شب و روز ٭ چه حسابست که ہرگز نگرفتش بحساب ٭ بہار ذکر (تحویل کردن) ہر دو معنی کرده و نسبت معنی اول می فرماید که سپردن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (اردو) (۱) تحویل کرنا (۲) کسی چیز کو ظاہر کرنا ـ

تخ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اول و سکون ثانی ثفل کنجد روغن کشیدہ را گویند صاحب مؤید گوید کہ کنجارہ کہ بہندی کھلی نامند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) کھلی مؤنث ۔ دیکھو تریشہ ۔

(الف) **تخار** بقول ناصری و مفتاح اسم نام پادشاہ دہستان کہ بلخ و بامیان باشد و او از مبارزان لشکر کیخسرو بودہ ۔

(ب) **تخارستان** معرب این طخارستان است علیا و سفلی دارد در جانب شرقی بلخ و غربی جیحون و از تخارستان علیا تا بلخ سی فرسنگ و تخارستان سفلی در شرقی تخارستان علیا و ایضاً در غربی جیحون و پای تخت تخارستان شہر طالقان و دیگری اندراب و سمنگان میباشد و حد شرقی آن بہ بدخشان متصل می شود و قہندر نام شہر کہنہ کہ کہن دز را معرب کردہ قہندز گویند مؤلف عرض کند کہ الف علم است و ب موسوم بہ الف (اردو) الف تخار دہستان کے بادشاہ کا نام (ب) تخارستان ایک ملک کا نام ۔ مذکر ۔

تخت بقول بہار (۱) بمعنی اریکہ می فرماید کہ بدین معنی مشترک در عربی و بہ تخت نشاندن و نشاندن محاورہ مقرر یست ۔ صراحت مزید کند کہ (۲) مخفف تختہ کہ شالہا و دیباہا و امثال آن دران نہادہ اطراف آن را بطناب محکم بر بندند تا از صدمت چین و شکنج محفوظ باشد و نیز (۳) کنایہ از حوضہ پیل و عماری ۔ ابو طالب کلیم ۔ تخت نی خرم گلستانی زمرد سبزہ اش کو آتش الماس است در گل اصل است تیغم گوہر است ۔ (نظامی) ز گنجینہ ما تہی کرد رخت ۔ بد زد از درج پر بودہ و باز تخت ۔ (و لہ) یکی پیل با تخت و بر گستوان ۔ با بلند و قوی

سخت استخوان ہے و ارستہ ذکر معنی اوّل گوید که (۴) چاق شدن دماغ از نشه (محسن تاثیر سے)
چو نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ✿ که شاہ بیت بلند تو بابِ اورنگ است ✿ خان آرزو در
چراغ ہدایت گوید که لفظ عربی است بمعنی سریر و فارسیان بکمال رسیدن دماغ سلطان را در نشه
افیون خصوصاً آرند چنانکه گویند افیون فلانی تخت شده و ہمان سند تاثیر را درینجا نقل می کند که
بالا گذشت صاحب جامع بر معروف قانع که مقصودش غیر از معنی اوّل نباشد. صاحب سراج اللغات
این را بمعنی اوّل معرّب داند و می فرماید که لغت فارسی است بمعنی لوح و سریر. صاحب فرہنگ
که یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت معنی اوّل گوید که سندلی فراخ و بلندی که پادشاہان سر بر
بران نشینند و می فرماید که اینکه برخی آن را تازی ہم دانسته اند درست نیست زیرا که تخت
چہم در پارسی پیش از آمیزش زبان فارسی بود با تازی و اگر تازیان آن را بہمین چہم بکار برده
باشند ہم پروائی نیست پایانش اینکه آن را مانند آدم و زمان و دولت و کرسی و بسیاری از دیگر
نامہا ہمان گونه که بوده است بکار آورده اند. بتازی آن را (اریکه و عرش و سریر) نامی نامند
و در فرہنگ تازی بچیم جامه دان یا ہر چه دران رخت نہاده شود. صاحب روزنامه که از سفرنامه
ناصر الدین شاه قاچار گوید که (۵) پلنگ بیمار را نام است. صاحب رہنما بر مطلق پلنگ قانع و
تخصیص بیمار نمی کند و ماخذش ہم ہمان سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار. **مؤلف** عرض کند
که شک نیست که این مخفف تخته بمعنی پنجم حقیقی است و بدین معنی اسم جامد فارسی زبان مطلق پلنگی
آنکه برای نشستن و استراحت کردن از تخته پای چوب سازند و معنی اوّل برای تخت شاہی مجاز
و معنی سوم ہم مجاز باشد که اشارۀ میل و قرینه لازم است چنانکه برای معنی اوّل ہم قرینه و

اشارۂ تخت شاہی مشہور است ومعنی چہارم فضولی وارستہ وخان آرزوست کہ ہر دو غور بر
معنی شعر تاثیر نکردہ اند وحقیقت این بر (تخت تریاک) عرض کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است
کہ معنی چہارم بر سبیل مجاز بلندی وعروج باشد وبلند ہم مخفی مباد کہ معاصرین عجم این را (۶) معنی
صندوق ہم استعمال کردہ اند واین ہم مجاز است کہ بر (تخت بستہ) می آید **(اردو)** (۱) تخت
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سریر۔ دیہیم۔ بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی (۲) وہ تختہ جو قیمتی
کپڑون جیسے شال وغیرہ کو اُس پر لپیٹین یا اُن پہ باندہ دین۔ مذکر (۳) عماری۔ مؤنث۔ (۴)
بلندی۔ مؤنث۔ بلند (۵) تخت۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ چوکی۔ سنگھاسن۔ پلنگ جسکو دکن مین
تخت پلنگ کہتے مین (۶) صندوق۔ مذکر۔

الف) **تخت آبنوس** اصطلاح۔ الف
(ب) **تخت آبنوسی** بقول خان آرزو
در سراج کنایہ از شب۔ صاحب برہان ب را
بہمین معنی آوردہ صاحبان بحر وبہار وناصری
(در ملحقات) وجامع ورشیدی وجہانگیری۔
(در ملحقات) متفق با برہان **مؤلف** عرض کند
کہ الف مرکب اضافی است وب مرکب توصیفی
و نظر بر اتفاق ہمہ محققین (ب) را صحیح دانیم
اگرچہ از الف ہم ہمین معنی حاصل می شود و
ایجاد ارد کہ در کتابت الف تحتانی ترک شدہ باشد
یا ایجاد خان آرزو **(اردو)** رات۔ مؤنث۔ شب

تخت آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ حاصل کردن تخت وتاج است۔
(قاسمی گونابادی ؎) بکوشش گرفتند شاہان
خراج بزر ناورد کس تخت وتاج۔
(اردو) تخت وتاج حاصل کرنا۔ بادشاہی
ساتھ لانا۔

تخت اردشیر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع و سروری و ناصری و رشیدی و سراج نام نوائیست از موسیقی (منوچہری ؎) بربید عندلیب زند بند شہریار ؂ بر سر زند وا فراز زند تخت اردشیر ؂ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بقول بعض معاصرین نخود و شاگرد عجم این نوا مخصوص بود باربد را اردشیر کہ چون او بر تخت جلوس می کرد نواختہ می شد (اردو) ایک خاص راگ یا باجے کا نام تخت اردشیر ہے جو تخت کے روبرو گایا اور بجایا جاتا تھا۔ مذکر۔

تخت بباز و نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب آصفی تخت نہادن بمعنی بار کردن تخت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن تخت بہ زور بازو (حافظ شیراز ؎) مالک عافیت نہ بہ لشکر گرفتہ ایم ؂ ما تخت سلطنت نہ بباز و نہادہ ایم ؂ (اردو) زور بازو سے تخت قائم کرنا جنگ کر کے پادشاہت حاصل کرنا۔

تخت تبارک بر نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعظیم تخت شاہی کردن (ارشدی سمرقندی ؎) آسمان مر تخت آن شہ را تبارک بر نہد ؂ گہ بخدمت پیش این شہ بر زمین بنہد جبین ؂ (اردو) تخت کو سر آنکھوں پر رکھنا تخت کی تعظیم کرنا۔

تخت بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عطا کردن شاہی و حکومت باشد (نظامی ؎) در آن خانہ کہ بود امروز رختش ؂ بصاحب خانہ بخشیدند تختش ؂ (اردو) تخت عطا کرنا۔ حکومت عطا کرنا۔

تخت برداشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حامل تخت شدن و خدمت اطاعت

کردن (حسن غزنوی ۵) خورشید کہ زہرہ
تخت او بہ دارد ؎ ہمنام تراچہ تاج بر سر دارد
ہو (اردو) خدمت کرنا۔ اطاعت کرنا۔

تخت بستہ | اصطلاح۔ صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ
بمعنی صندوق مقفل است **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب توصیفی است و این تصرف صاحب
عجم است کہ تخت را بمعنی صندوق استعمال کردہ
واشارۂ این بمعنی ششم تخت مذکور (اردو)
مقفل صندوق۔ بند صندوق۔ صندوق بستہ۔ مذکر

تختپوش | اصطلاح۔ بقول بہار و انند (۱)
پوششی باشد از قماشہ (ملا طغرا در رسالۂ [illegible]
آوردہ) اگر بمقتضای فرمان تخت پوش از
دارائی سفیدی بود بہ آب جواہر الوان چون
شال گلبندی گوناگون می نمود ؎ صاحب
سواء السبیل این را بمعنی چہارم مترادف
گفتہ می فرماید کہ (۲) بمعنی مکانی کہ از خانہ برای
نشست مردان مخصوص باشد **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی اول اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ از
پارچۂ زرین و ریشمی قیمتی کہ بر تخت شاہان می
گسترانیدند و بمعنی دوم حصۂ مکانی را نام است
کہ دیوارہای تختہ دارد برای علیحدگی مقام مردان
از زنان و بدین معنی اسم مفعول ترکیبی است۔
(اردو) (۱) زرین و ریشمی قیمتی کپڑا جو
تخت شاہی پر اُڑھایا جاتا تھا۔ مذکر (۲) مکان
کا وہ حصہ جو تختے کی دیوار سے مردون کے لئے
جدا کیا گیا ہو۔ مذکر۔

تخت تریاک | اصطلاح۔ بقول بحر عروج
نشۂ تریاک **مؤلف** عرض کند کہ دیگری از
محققین زباندان و اہل زبان ذکر این نکرد
مرکب اضافی است و کنایۂ موافق قیاس۔
فارسیان گویند (دماغت تخت نیست) یعنی
دماغت بلند نیست و ازین بلندی دماغ معنی
عام عالی دماغی مراد است و معنی خاص عروج

تشنه چنانکه تاثیر در کلام خود استعمال کرده و نقش
بمعنی چهارم (تخت) کرده ایم همین را خان
آرزو در انجا به تعریف خویش نه نوشته که اشارۀ
آن همه را بجا کرده ایم پس بلحاظ معنی چهارم تخت
عروج نشه را (تخت تریاک) گفتن می توان
که موافق قیاس است (اردو) عروج نشه

تخت جمشید اصطلاح - بقول ناصری از
آثار قدیم پادشاهان ایران است که در شهر قدیم
که استخری نامیدند و اکنون جز قلعۀ خراب و نامی
کهن از آن نمانده ساخته شده مجملی از بیان آن
آثار اینکه جمشید بپای کوهی دکه ساخته مربع و از
سنگ سیاه بنیاد نهاده و طرف شرقی آن بکوه
پیوسته و سه طرف دیگر بجانب صحرای وسیع گشاده
است ارتفاع سطح آن دکه قریب سی گز سنگهائی
که در انجا بکار رفته بطول دو سه گز است و از
دو طرف این دکه دو راه که نردبان دار پله
است بسنگهای عریض و طویل در آن انداخته
و صورت های غریب در آن منقش کرده گویند بربالای
ستون هائی که هنوز بعضی از انها بر پاست و بجای
گز طول دارد عمارت نشست گاه جمشید بوده .
و آن را چهل ستون می نامیده اند هر ستونی از
سه پارچه سنگ سفید بوده و چنان متصل است
که بدقت نظر درز آن پیدا نمی شود و بر آن سنگهای
صلب چنان نقاریها کرده اند که بر چوب نتوان
و صورت جانوران غریب بر سنگها در کمال خوبی و
استادی ساخته اند و صورت جمشید را در چند جا
بطورهای مختلف بر سنگ منقور و منقوش کرده اند
معلوم می شود که جمشید با مجمر آتش در برابر خورشید
ایستاده بقانون خود عبادت می کند و در دستی
کمانی دارد و بالای سر منار بشکل اشتر و کرگدن کشیده اند
و در بعضی جا صورت جمشید است که بدستی شاخ
کرگدن گرفته و بدستی خنجر بشکم آن فرو برده و صورت
شدلی و گاو و عراده و شتر و اسپ که بار بقطار
می برند کشیده اند و شکل دانه غریب کشیده اند

که با این هیئت جانوری دیده وشنیده نگردیده و
خانهٔ دران بنهادند برکوه ساخته یعنی سنگ را تراشیده اند
کعبهٔ زردشت بوده بعد از جمشید پادشاهان
فرس آن بنا را زینت و وسعت داده عزیز می داشتند
همای چهر آزاد در انجامی زیست چون اسکندر
ایران بگرفت از عداوتی که داشت بخواست
که چنین آثاری بزرگ از ملوک ایران بماند بسوخت
وخراب کردن آن امر کرد هنوز سیزده منارهٔ از
چهل ستون آن برپاست می فرماید که وقتی در انجا
نسبی توقف افتاد واشعار عبرت انگیز منظوم شد
زیراکه شهری که بیست وپنج میل طول آن بوده
که تخت جمشید دران است واکنون بجز این احجار
ازان شهر اثری باقی نمانده است وبرخی نوشته اند
این شهر از حد خفرک الی نهایت رامجرد چهارده
فرسخ طولاً ودو فرسخ عرضاً بوده والله اعلم ۔
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی
دار السلطنت جمشید **(اردو)** تخت جمشید
نذکر جمشید کا دار السلطنت ۔

تخت حاسبان اصطلاح ۔ بقول بہار و
رشیدی وانند تخته را گویند که محاسبان خاک بران
ریخته بمیل آهنین یا چوبی حساب بران نویسند
(خاقانی رع) زخاک پای مردان کن چو تخت حاسبان
تاجت ۔ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی
است **(اردو)** اس تختہ کا نام ہے جس پر
محاسب مٹی بچھا کر لکڑی یا لوہے کے ٹکڑے سے
اس پر حساب لکھتے ہیں ۔ نذکر ۔

تخت حساب اصطلاح ۔ بقول انند و
غیاث بمعنی تخته حاسبان تخته ایست که بران خاک اندخته
نقوش حساب طالع درست کنند **مؤلف** عرض
کند که مرکب اضافی ومرادف همان تخت حاسبان
(اردو) دیکھو تخت حاسبان ۔

تخت حیران اصطلاح ۔ بقول بہار وعجم
نام کوه در حوالی تفت که جائی است در یزد
(محسن تاثیر رع) از لاله وگل چو طفل معجم بابا خندان

ہمیشہ خرم ٭ قرص مہ و خور کہ بر تر آمد ٭ از کوہ
تنور او بر آمد ٭ ہر جا جبلی ست تا بدخشان ٭
از جبر تیان تخت حیران ٭ خان آرزو در چراغ
ہدایت ذکر این بحوالہٴ مثنوی محسن تاثیر کردہ **مولف**
عرض کند کہ بعض معاصرین عجم گویند کہ کسی کہ برین کوہ
فراز آید از عجائبات آن مقام حیران می ماند
ازینجاست کہ بدین اسم موسوم شد واللہ اعلم
(**اردو**) تخت حیران ایک پہاڑ کا نام ہے جو جوار
تفت مین واقع ہے ۔ مذکر ۔

تخت خانہ اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) معروف
و (۲) نام قہوہ خانہٴ در صفاہان (نظامی ص)
سو تخت خانہ زمین در نوشت ٭ بہ بالا شدن زاسمان
برگذشت ٭ صاحب انند بذکر ہر دو معنی نسبت معنی
اول صراحت مزید کند کہ مرادف تختگاہ **مولف**
عرض کند کہ بمعنی اول قلب اضافت خانہٴ تخت
کہ تختگاہ سلاطین باشد و یا ی تخت و بمعنی دوم بقول
معاصرین عجم ازین شہرت دارد کہ خانہٴ چوبین
بود و تخت مخفف تختہ (**اردو**) (۱) دیکھو تختگاہ
مذکر (۲) تخت خانہ ۔ مذکر ۔ ایک قہوہ خانہ کا نام
جو اصفہان مین واقع تھا ۔

تخت خسرو اصطلاح ۔ بقول ناصری و انند
نام تخت پرویز کہ طاق مانند بود و مانند آسمان از
صور بروج و کواکب دران منقش یافتہ بود ۔
مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی
حقیقی (**اردو**) خسرو پرویز کا تخت ۔ مذکر ۔

تخت خوابی اصطلاح ۔ بقول روزنامہ
بحوالہٴ سفرنامہٴ ناصر الدین شاہ قاچار ۔ پلنگ
مولف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت
پلنگ بمعنی ششم گذشت (**اردو**) دیکھو
پلنگ کے چھٹے معنے ۔ مذکر ۔

تخت خورشید بر سر ضرغام اصطلاح
بقول ملحقات برہان و بحر کنایہ از بودن آفتاب
در برج اسد ۔ صاحب موید تعریف خوشی کردہ
ای آفتاب در برج اسد **مولف** عرض کند کہ

تعریف مؤید بهتر از دیگر محققین که آفتاب را نام
است که در برج اسد باشد و کنایه ایست لطیف
و موافق قیاس (اردو) آفتاب جو برج اسد
مین ہو - مذکر -

تخت دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
کردن و عطا کردن تخت باشد (نظامی ؎)
که چون شد ماه کسری در سیاهی * به هرمز داد تخت
پادشاهی * (اردو) تخت دینا - تخت عطا کرنا -

تخت دار اصطلاح - بقول برہان و ناصری
و بہار و سراج بر وزن بختیار (۱) جامهٔ سیاه
و سفید و (۲) جامهٔ خواب و معرب آن دخدار
است صاحب بحر گوید که جامهٔ سیاه و سفید جامهٔ
خواب - صاحب جہانگیری باتفاق برہان نسبت
معنی دوم صراحت فرماید که ہمان جامهٔ خاک
که بر بالای تخت گسترانند صاحب جامع ہمزبان جہانگیری
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم نام
پلنگ پوش و این اکثر رنگین باشد بالوان مختلفه و سیاه و سپید
و معنی اول بر سبیل مجاز مطلقاً (اردو) (۱) وه کپڑا جو سپید
اور کالا ہو یعنے یہہ دونون رنگ اس مین ہون مذکر
(۲) پلنگ پوش وه کپڑا جو پلنگ پر بچھاتے ہین - مذکر -

تخت داشتن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که صاحب تخت و تاج بودن (نظامی ؎)
گر ایشان داشتندی تخت یا تاج * تو تاج و
تخت می بخشی به محتاج * (اردو) صاحب
تخت و تاج ہونا -

تخت داؤد اصطلاح - بقول بہار مرادف
(تخت حیران) که گذشت (محسن تاثیر ؎)
نه منظر و اختران سعود * او رنگ نشین تخت
داؤد * صاحب بحر ذکر ہر دو یکجا کرده گوید که
نام دو کوه است در حوالی تفت - خان آرزو
در چراغ هدایت ہمزبان بحر **مؤلف** عرض کند
که ظاہر امرکب اضافی است ولیکن وجه تسمیهٔ

این بوضوح نه پیوست (اردو) تخت داؤد
ایک پہاڑ کا نام ہے جو حوالی تفت مین واقع ہے۔ مذکر
تخت روان اصطلاح۔ بقول برہان و
جامع و بحر و مؤید (۱) کنایه از آسمان و (۲)
تخت حضرت سلیمان (۳) اسپ روندۂ
خوش راه (۴) چہار ستارۂ نعش از بنات
النعش صاحب رشیدی معنی چہارم را ترک
کرده صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
صاحب سواء السبیل (تخطروان) را که بمعنی
حقّی سوم است معرب تخت روان گوید که بمعنی
(۵) قسمی از ہودہ که بران زنان پرده نشین
سوار شوند و (۶) نوعی از سواری است که عروس
را بران نشانند و (۷) حجله را نیز گویند۔ بہار
گوید که (۸) تختی که در سواری پادشاہان باشد
که در ہند کہاران بر دوش بردارند و در
ولایت بر دو شتر راہوار تعبیه کنند۔
(میر معز فطرت شعر) شه اقلیم فقرم بیخودی تخت
روان من بس است چون فرہاد مزدورم نه چون مجنون
ز بیتابی است ہم ... ذکر معنی اول و دوم ہم کرده
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم
و سوم کرده گوید که صاحب برہان ذکر معنی
چہارم ہم کرده و نذکر معنی ہشتم می طرازد که
این تصنع مخصوص پادشاہان ہند است و تنہا ان
دیگر نباشد **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی
است و بہمه معانی کنایۂ لطیف (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو تخت سلیمان
مذکر (۳) وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو
مذکر (۴) بنات النعش کے چار ستارے۔ مذکر
(۵) عماری۔ مؤنث۔ (۶) وہ پردہ دار تخت
جس پر اہل عجم دلہن کو سوار کرتے ہین (۷)
کا وہ پلنگ جسکو مسہری سے آراستہ کرتے ہین
جس کو فارسیون نے حجله وسبی کہا ہے (۸)
وہ تخت جس پر بادشاہ سوار ہوتے ہین اور
ہندمین اسکو کہار اُٹھاتے ہین اور عجم مین دو

ادنھون کے درمیان لٹکایا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے تخت روان پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ مذکر ہوا دار۔ وہ تخت جس پہ بادشاہ سوار ہوکر نکلتے ہے

تخت رونده اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از آسمان و تخت سلیمان و اسپ خوش رفتار۔ صاحب بحر باتفاق برہان شتر ہم گوید۔ صاحبان جامع و ناصری و بہار این را مرادف تخت روان گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است کہ آن مرکب از اسم حال است و این مرکب از اسم فاعل (خواجہ نظامی سے) بفیروزرائی شہ نیک بخت ٭ بہ تخت رونده بر آمد ز تخت ٭ رونده یکی تخت شاہنشہی ٭ کو نشیننده از پویہ بی آگہی ٭ سبق برده از آہوان در شتاب ٭ بگرمی چو آتش بہ نرمی چو آب ٭ خان آرزو در سراج این را مخصوص کند با ہر سہ معنی اوّل الذکر تخت روان و بخیال ما شامل بر ہمہ معانیش (اردو) دیکھیے تخت روان۔

تخت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی تخت گستردن (خواجہ شیراز سے) تخت زرّین زد است گل بچمن ٭ راح چون لعل آتشین در یاب ٭ (ظہوری سے) عشق جائیکہ تخت قدر زند ٭ عقل را پایۂ تعقّل نیست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تخت بچھانا

تخت ستان استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقابل (تاج ده) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی تخت و تاج حاصل کننده و تخت و تاج دیگرے زائل کننده (خسرو سے) گرچہ کہ سلطان جہانم بملک ٭ تاج ده و تخت ستانم بملک ٭ (اردو) تخت و تاج حاصل کرنے والا اور کسی اور سے زائل کرنے والا۔

تخت سراج اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار بفتح سین بی نقطہ و رای قرشت بالف کشیده بجیم زده نام مدرسۂ شیخ ابو اسحق کازرونی

است گویند شیخ دران مدرسه چراغی بدست خود روشن کرده اند واکنون چهار صد سال زیاده بران شد آن چراغ همچنان افروخته است صاحب رشیدی گوید که این چراغ تا چهار صد سال روشن بود خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید که اگر همان چراغ هیئت مجموعی است از کرامات آن شیخ بزرگوار است واگر چراغ همان است و وروغن وفتیله پیش از تمامی نو کرده باشند از برکات شیخ است (قدس سره العزیز) **مؤلف** عرض کند که ماشاء الله چه خوش تحقیق صاحب سراج اللغات است نسبت تخت سراج نمی داند که مرکب اضافی است بمعنی اول (۱) این بکنایه مقبول شمعدان توان گرفت ومعنی مجازی این (۲) نام مدرسهٔ مذکور واگر وجود چراغ تا بحال یا تا چهار صد سال دران باشد کراماتی نیست بلکه نشان حکمت شیخ است که از فلز (ریڈیم) ساخته باشد و ریڈیم بدال هندی لغت انگلیسی است گوئیا که یک ذرهٔ آن مثل چراغ دائما روشن باشد

(اردو) (۱) شمعدان ـ مذکر (۲) شیخ ابواسحق کازرونی کا قائم کیا ہوا مدرسہ تخت سراج سے موسوم تھا ـ مذکر ـ

(الف) تخت سلیمان
(ب) تخت سلیمانی

استعمال ـ بقول بهار (الف) نام کوهی در وسط کشمیر که تخت حضرت سلیمان دران جا فرود آمده والحال مردم برای زیارت آن می روند و (ب) تختی که حضرت سلیمان بران نشسته در هوا می رفتند (محمد قلی سلیم ـ) از هجوم مرغ دلها نیست ره در کوی عشق ما آخر این سپاه بر تخت سلیمانی نشست ما صاحب انند نقلش بر داشته **مؤلف** عرض کند که الف مرکب اضافی است بمعنی حقیقی تختی که سلیمان بران می نشست و در هوا پروازی کرد و ب مرکب توصیفی به یای نسبت یعنی منسوب به تخت سلیمان و کنایه از کوه مذکور وجا دارد که هر دو بمعنی دوم باشد ومعنی اول را خصوصیت است

باد ب می دانیم که هر دو محققین بالا بر قواعد فرس
توجه نه گماشته اند و معانی بیان کردهٔ شان مسلّم
مشتاق سند استعمال معنی اول می باشیم که معاصرین
عجم ازین ساکت و محققین زباندان و اہل زبان
ہم الف را بمعنی اول ترک کردہ اند (اردو)
صاحب آصفیہ نے دونوں کے مقابلہ میں لکھا
فارسی اسم مذکر (۱) ایک پہاڑ کا نام جو علاقہ
کشمیر میں واقع ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں
حضرت سلیمان کا تخت ٹھہرا تھا (۲) وہ تخت
جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھکر اڑا کرتے
تھے) اگر آپ کے بیان کو دونوں کے متعلق الف و ب
نشر مرتب قرار دیں تو ہماری تعریف سے موافق
ہے یعنی الف بمعنی دوم و ب بمعنی اول۔

(الف) تخت شدن افیون	مصادر
(ب) تخت شدن تریاک	اصطلاحی
(ج) تخت شدن دماغ	بہار ہند کر

الف و ب گوید کہ کنایہ از کمال نشہ مند شدن
بہ اینہا چنانکہ گویند بابا افیون فلانی تخت شدہ (محمد
قلی سلیم ؎) گل از بستان کشیدہ سوی او رخت
شقایق را درو تریاک بر تخت ؛ (ظہوری ؎)
این نشہ کسی کہ یافت صاحب تخت است ؛
بر مرہم دلان جدائی او سخت است ؛ شاہنشہ
نشہ ام اگر نیست چرا ؛ گویند کہ ہے فلونیا بر تخت
بہار گر ج می فرماید کہ چاق شدن دماغ از نشہ و
مطلق رسیدن دماغ (میرزا محسن تاثیر ؎) چو
نیست تخت دماغت سخن مگو تاثیر ؛ کہ شاہ بیت
بلند تو باب اورنگ است ؛ صاحب انند برای
الف و ب اسناد ذیل آوردہ (میرزا عبد الغنی
قبول ؎) نہ نوشتم تا شراب از عیش دوران بی
نصیبم من ؛ دماغم تخت در وقتی کہ شد اورنگ
زیبم من ؛ (اسمعیل ایما ؎) از محتسب نداریم
مانند میکشان باک ؛ داریم پادشاہی چون تخت
گشت تریاک ؛ مؤلف عرض کند کہ ہر سہ سند
بہار بکار ہر سہ مصدر ربطی خورد و سند اسمعیل ایما

(تخت گشتن تریاک) من وجہ متعلق بہ الف و ب
کہ افیون و تریاک ہر دو یکی است و شدن و گشتن
مرادف یکدیگر و سند عبدالغنی قبول (ج) راست
بالجملہ الف و ب حاکم شدن تریاک بر دماغ و اثر
کردن نشۂ آن بر دماغ باشد و ج بلند شدن
دماغ از نشہ و متاثر شدن دماغ ازان (اردو)
الف و ب افیون کا اثر دماغ پر ہونا (ج) دماغ
نشہ سے متاثر ہونا۔

(الف) تخت طاقدیس اصطلاح۔
(ب) تخت طاقدیسی الف بقول بہار
و رشیدی (۱) تخت کیخسرو کہ بصورت بروج
و کواکب منقش بود و (۲) نام نوائی از نواہای
باربدی (حکیم سوزنی ؒ) بزیر تختہ خواہد بود
جایم ؒ اگر سلطان تخت طاقدیسم ؒ صاحب
بحر الف و ب را مرادف یکدیگر بہر دو معنی بالا
گفتہ و بصراحت فرید معنی دوم گوید کہ نام لحن
بنجم از سی لحن باربد و نام نوائی از موسیقی۔ خان آرزو
در سراج بذکر الف گوید کہ بقول علی قوسی تخت
پرویز و لیکن تحقیق آنست کہ علم تخت او ست
اما نسبت بہ طاقدیس آنچہ بخاطر می رسد آنست کہ
چون تخت مذکور در خانۂ کسری مقابل طاق کسری
واقع شدہ بود و در رفعت و علو قدر طاقدیس گفتند
یعنی طاق مانند چہ دیس بلغت فارسی بمعنی مانند
است چنانچہ بیاید (الخ) صاحبان برہان و
جامع ہر دو معنی بالا را متعلق بہ ب کردہ ذکر
الف نکردہ اند۔ صاحب سروری بذکر ب
بر معنی دوم تابع (نظامی ؒ) چو تخت طاقدیسی
ساز کردی ؒ بہشت از طاقہا آواز کردی ؒ
مؤلف عرض کند کہ الف مرکب اضافی باشد
و ب مرکب توصیفی است و ہر دو شامل بہر دو
معنی و طاقدیس بمعنی طاق مانند و از ینکہ این
تخت ہمچو طاقی می نمود فارسیان این را بدین
اسم موسوم کردند و ہمین اسم نوائی را شاید کہ
تخت نواختہ می شد بعض معاصرین عجم گویند کہ بجا

این نوای خاص برای تخت بود که غیر از دربار
جائی دیگر نواخته نمی شد (اردو) الف وب
(۱) تخت کیخسرو - مذکر (۲) ایک خاص راگ جو
اس تخت کے آگے دربار شاہی میں گایا جاتا تھا۔ مذکر

تخت طاؤسی اصطلاح - بقول بہار و
انند نام تختی که بامر صاحبقران ثانی شہاب الدین
محمد شاہجہان پادشاہ غازی مرتب شد و صورت
طاؤس مرصع بجواہر بران تعبیه بود و بتاریخ ۲۷
صفر ۱۱۵۱ھ نادر شاہ که از ایران بغصب ہند
آمده بود از قلعهٔ دار الخلافهٔ شاہجہان آباد با
تخت ہا و جواہر و خزائن و نفائس و تحائف
این دیار متصرف شد چنانچه عبارت (غصب ہند)
مادهٔ تاریخ این قضیه است (خان آرزو
ــه) دگر چه حاجت کیخسروی و طاؤسی است
که عشق را دل بی داغ تخت طاؤسی است
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) تخت طاؤس - بقول آصفیه
اسم مذکر - اس تخت کا جسے شاہجہان نے اپنے
ایجاد سے چھ کرور روپیہ لگا کر بنوایا تھا اسکے
اوپر ایک مرصع مور پنکھ پھیلاے ہوے کھڑا
تھا - اس تخت کو ۱۱۵۱ھ میں ہندوستان سے
نادر شاہ لوٹ کر لیگیا -

تخت عاج اصطلاح - بقول بحر (۱) روز
و (۲) سرین - صاحب مؤید گوید که بمعنی حقیقی
(۳) تخت دندان پیل است و صراحت مزید
کند که بمعنی اول و دوم کنایه باشد و می فرماید
که (۴) شرمگاه هم - صاحب انند همزبانش مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و معنی اول و
دوم و چہارم کنایه موافق قیاس و لطیف و
بخیال ما در معنی دوم و چہارم اینقدر اضافه
لازم است که سپید باشد (اردو) (۱)
دن - مذکر (۲) سرین - بقول آصفیه - فارسی
اسم مذکر - چوتڑ (۳) ہاتھی دانت کا تخت -
مذکر (۴) شرمگاه - بقوله - فارسی - اسم مؤنث

جاے ستر عورت۔ اندام نہانی۔

تخت فیروزہ اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و (ناصری در ملحقات) و جامع (۱) کنایہ از آسمان و (۲) تخت کیخسرو را نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (**اردو**) (۱) دیکھو آسمان (۲) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تخت قباد استعمال۔ بمعنی تخت شاہ قباد یا تخت پادشاہ عظیم الشان (ظہوری ے) خواہم سری نہادن روزی بر آستانش ٭ گر زیر پای بختم تخت قباد باشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ قباد بالضم نام یکی از پادشاہان کیان و نام پدر نوشیروان و ہر پادشاہ عظیم الشان را گویند (**اردو**) تخت قباد بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **تخت کشادن** مصادر اصطلاحی
(ب) **تخت کشودن** صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند ہوگا از معزّی نیشاپوری آوردہ برای الف است کہ مرادف (تخت کشیدن) باشد (ے) ابر بفشاند ہمی از شاخہا گنج درم ٭ باد بکشاید ہمی در باغہا تخت حریر ٭ (**اردو**) دیکھو تخت کشیدن

تخت کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند بمعنی تخت گستردن (میر معزی ے) وقت آن آمد کہ فرمائی کشیدن بامداد ٭ تخت زیر گلستان و رخت زیر لالہ زار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ کشیدن بمعنی دراز کردن می آید (**اردو**) تخت بچھانا۔ قائم کرنا۔

(الف) **تخت کے** استعمال۔ صاحبان
(ب) **تخت کیخسرو** رشیدی و سراج بر (ب) گویند کہ کنایہ از آسمان است **مؤلف** عرض کند کہ الف مخفف ب و ہر دو بمعنی حقیقی مرکب اضافی و ب را بقول محققین بالا بمعنی آسمان گرفتن خلاف قیاس۔ تخت فیروزہ بمعنی تخت کیخسرو و آسمان بجا لیکن گذشت صاحب رشیدی ب را

تخت تعریف (تخت فیروزه) قائم کرده تسامح
کاتبین واو عطف را ترک کرده مخرب تعریف شده
خان آرزو در سراج از همین کتابت رشیدی سکندر
خورد (اردو) کیخسرو کا تخت۔ مذکر۔

تختگاه استعمال۔ بقول بحر (۱) نام قهوه خانه
ایست در صفاهان۔ بهار گوید که (۲) مراد
تخت خانه یعنی مقام تخت۔ بمعنی اول هم (میرزا
صادق دست غیب ـه) گردد چون شوق
خضر راست پهنماید راه تختگاه ست * وارسته
بر معنی اول قانع وسند بالا را متعلق داند باو
صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود ذکر
معنی اول نکرده و نسبت معنی دوم گوید که شهری را
گویند که پادشاه یک کشور در انجا بود و باش می نماید
و از ان رو که آن شهر آرامش جای تخت شاهی
است آن را تختگاه و پای تخت نیز می نامند مؤلف
عرض کند که ما سند بالا را متعلق بمعنی دوم دانیم
و برای معنی اول مشتاق سند دیگر می باشیم که محققین
اهل زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم هم از
معنی اول بی خبر (اردو) دیکھو تخت خانه۔

(الف) **تخت گرفتن** استعمال۔ صاحب
(ب) **تخت گیر** آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حاصل کردن تخت است (ابوحنیفه غزنوی ـه)
دشمن تو گر بجنگ رخت تو بگرفت * دیو گرفت
از تخت تخت سلیمان * صاحبان بحر و بهار
و آنند نسبت ب گویند که بمعنی پادشاه است
ما می گوییم که اسم فاعل ترکیبی است (نظامی
ـه) سپه را اندر انجا به تخت و سریر * که تا بیند
آن تخت را تخت گیر * (اردو) الف تخت
حاصل کرنا۔ (ب) پادشاه۔ مذکر۔ به ترکیب
فارسی تخت گیر کهه سکتے هین۔

تخت لگن اصطلاح۔ یعنی لگنی که در ان
شمع افروزند مؤلف عرض کند که موافق قیاس ترکیب
اضافی (ظهوری ـه) نمید هند به پروانه تا ...

(۳۶۲)

شب پُشبی کہ شمع بہ تخت لگن نمی آید ۔ (اردو)
وہ شمعدان جس کے نیچے لگن ہو ۔

تخت محاسبان شود مقولہ ۔ بقول آنند بحوالۂ مؤید ۔ ای خاک بر سر افتد و گریہ آلود شود و صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین عجم گوید کہ (تخت محاسبان) تختی را گویند کہ خاک بران گستردہ از قلم میل آہنی کار گیرند فارسیان چون کسی را نفرین کنند و دعا بد دہند گویند کہ تخت محاسبان شود یعنی بر سرت خاک افتد و برباد شود و در خاک رود (اردو) مٹی میں ملے ۔ خاک پڑے ۔

تخت مہتابی اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار و آنند چبوترہ کہ برای سیر مہتاب سازند و تنہا مہتابی و ماہتابی نیز گویند (میر صیدی سہ) تخت مہتابی حوضش کہ مربع شدہ است ۔ ربع مسکون زمین را خلف اولاد است ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی (اردو) مہتابی ۔ بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔ ایک اونچا بڑا کھلا ہوا کٹہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ میں چاندنی کی بہار دیکھنے کے واسطے بنا دیتے ہیں یا صحن چبوترے کے آگے جو بیچ میں نکلا ہوا اونچا ہوتا ہے (نصیر سہ) شوق گر قلیان کشی کا ہے تو مہتابی پہ بیٹھ ۔ اے مرے سلطان خوبان شب کو کرو قسمیت ہے

تخت میل اصطلاح ۔ بقول بہار تختہ محاسبان و بقول بحر تختۂ محاسبان کہ خاک بران ریختہ بمیل آہنی یا چوبی حساب بران نویسند ۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مرادف تخت محاسبان است (اردو) دیکھو تخت حاسبان

تخت مینا اصطلاح ۔ بقول خان آرزو در سراج کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است و تختۂ مینا کہ بہمین معنی می آید مزید علیہ آنست (اردو) دیکھو آسمان ۔ مذکر ۔

تخختن | بالضم مصدریست مخفف توختن که اشارۀ این بر اسم مفعول این می آید بمعنی ادا کردن قرض و دین و امانت باشد و صراحت مانند بر توختن کنیم اگرچه توختن بر معانی متعدده مستعمل و لیکن این بعد تخفیف مخصوص شد بایک معنی بالا (اردو) ادا کرنا قرض ہو یا امانت۔

تخت نشین | اصطلاح۔ بقول سند بحوالۀ فرہنگ فرنگ۔ از عالم سند نشین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی نشیننده بر تخت و کنایه از پادشاه و صاحب جہانگیری در تحفات ذکر جمع این تخت نشینان کرده (اردو) تخت نشین مذکر بادشاہ۔

تخت نشینان خاک | اصطلاح۔ بقول برہان و ہفت و مؤید (۱) کنایه از پادشاهان و (۲) ارواح و (۳) اهل سلوک و (۴) ساکنان زمین۔ صاحبان جامع و رشیدی و سراج معنی چہارم را ترک کرده اند **مؤلف** عرض کند که معنی چہارم قریب بمعنی حقیقی که تشبیه خاک را بتخت آورده و معنی اول کنایه غیر مطبوع و معانی دوم و سوم موافق قیاس۔ (اردو) (۱) شاہ۔ مذکر (۲) ارواح۔ مؤنث (۳) اہل سلوک (۴) زمین پر بیٹھنے والے۔

تخت نشینی | اصطلاح۔ بقول فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود روزیست که پادشاه تازه بر تخت می نشیند (جلوس سلطنت) و نشست جشن **مؤلف** عرض کند که بیای مصدری موافق قیاس (اردو) تخت نشینی۔ بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث۔ راج تلک۔ راج گدی۔ تخت سلطنت پر بیٹھنا۔ (حاصل بالمصدر)۔

تخت نهادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار بمعنی گستردن و بصلۀ بر کنایه از بار کردن تخت (خواجه شیراز ره) ما ملک عافیت نه بلشکر گرفته ایم ٭ ما تخت سلطنت نه ببازو نهاده ایم ٭ (خواجه نظامی ره) چو بر پشت پیلان نهم تخت عاج ٭ ز هندوستان آورندم خراج ٭ صاحب بحر بر تخت گستردن قانع **مؤلف** عرض کند که

ما اتفاق داریم با او وہیچ فرق در ہر دو معنی با لا نیست (اردو) تخت بچھانا۔ تخت رکھنا۔

تخت و رسبتن مصدر اصطلاحی۔ بقول فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود بمعنی کامیاب و نیک بخت شدن است در کاری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس نیست خیال داریم کہ اصل این (تخت دربستن) بہ دال مہملہ باشد غلطی کتابت و تسامح محقق این را بہ واو چہارم قائم کرد باین حال بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و این را غلط پندارند (اردو) کامیاب ہونا۔ نیک بخت ہونا۔

تخت و رخت اصطلاح۔ بقول ہفت بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار پلنگ و (فرش آن یعنی بالین) **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پلنگ اور بچھونا۔

تختہ بقول برہان بضم اول و فتح ثالث (۱) مخفف توختہ کہ بمعنی ادا کردہ و گذاردہ باشد اعم از قرض و دین و امانت و نماز۔ صاحب جامع بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بفتحتین معروف بہار بذیل تخت۔ ذکر این کردہ گوید کہ ہمین اصل است و تخت مخفف این معنی دوم ش۔ خان آرزو در سراج بر معنی اول قناعت کردہ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۳) فرش سنگ باشد۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود بصراحت معنی دوم گوید کہ بہ پارۂ چوب ہمین را گویند و آن در کمتری از جاہا و کارہاست کہ انباز باشد و (۴) نیز بعجم آن چوب یا چارچوبہ ایست کہ مردہ را بران نہادہ بگورستان می برند می فرماید کہ تازیان ہم این را تختج گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول اسم مفعول تختن است کہ گذشت و معنی دوم اسم جامد فارسی زبان و معنی چہارم مجاز ہمین معنی دوم و معنی سوم ایجاد معاصرین عجم و ما این را ہم اسم جامد دانیم و مجاز معنی دوم کہ

فرش سنگ ہم در عرض و طول اش مثل تختہ می باشد (اردو) (۱) ادا کیا ہوا (۲) تختہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پٹڑا۔ لکڑی کا سطح چوڑا چپٹا ہوا ٹکڑا۔ پارچہ چوب (۳) فرش سنگ۔ مذکر۔ (۴) جنازہ۔ بقول آصفیہ تختۂ تابوت۔ مذکر۔

تختۂ آسیا اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان وبحر (۱) چوبی کہ آہن گاو را بران نصب کنند بجہت شیار کردن زمین **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ہر دو محققین معنی بالا مذکر کردہ اسم و این معنی بر خلاف قیاس و مجاز معنی دوم گیریم و (۲) تختۂ کہ آسیا بران قائم کنند مرکب اضافی است (اردو) (۱) وہ لکڑی یا تختہ جس پر آہن جفت قائم کرتے ہیں۔ دیکھو آہن جفت مذکر۔ ہل بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر قلبہ زمین جوتنے کا آلہ۔ دیکھو آماج کے تیسرے معنے۔ (۲) وہ تختہ جس پر چکی قائم کرتے ہیں۔ مذکر۔

تختۂ استرش اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان تختۂ چوبی کہ گاو آہن را بدان محکم کنند بجہت شیار کردن زمین۔ صاحب بحر تہ بالش و گوید بضم ہمزہ و فتح رای مہملہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و استرش بمعنی آہن جفت است کہ آہن گاو و پیش بیالش گذشت بالجملہ این مراد ف (تختۂ آسیا) بمعنی اول اوست۔ صاحب مؤید صراحت فرماید کہ بہندی آن را ہل نامند واسترش را پہال (اردو) دیکھو تختۂ آسیا کے پہلے معنے۔

تختۂ اول اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و بہار و سراج (۱) کنایہ از لوح محفوظ است و (۲) تختۂ اطفال کہ بران الف و با و تا نویسند (خواجہ نظامی ؏ تختۂ اول کہ الف نقش بست ✿ بر در محجوبہ احمد نشست) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و بہر دو معنی موافق قیاس (اردو) (۱) لوح محفوظ۔ مؤنث (دیکھو ام الکتاب)

(۲) تختی۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ تختہ مشق۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے۔ وہ چھوٹا سا تختہ جس پر کھریا لگا کر لڑکوں کو الف با تا کی مشق کے لئے دیا جاتا ہے جو مشق کے بعد اسکی کھریا کو دھو دیتے ہیں اور پھر نئی کھریا چڑھا کر کام کرتے ہیں

تختہ برداشتن از دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند معنی وا کردن (حسین ثنائی سے) تو بزم ساز بعشرت کہ صبح با فروش ہلالی۔ صبوح تو این تختہ از دکان برداشت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ در ایران ہمچون دکن رسم است کہ در دکانہا از تختہ ہای متعدد دہانہ ہمچون خواہند دکان را بند کنند تختہ را قائم کردہ در وسط آن یک سیخ آہنی طویل بگذارند و در وسط آن قفل اندازند وچون خواہند کہ دکان را بکشایند تختہ ہا از جای خودش بردارند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) دکان کھولنا۔

تختہ بر سر شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند معنی خراب و رسوا کردن (محمد قلی سلیم سے) ہر جا کرشمۂ شیوۂ تعلیم سر کند ۔ ہم شاگرد تختہ بسر استاد بشکند ۔ (سالک یزدی سے) خرد شمار کہ تا قطرۂ طوفان زا ہیم ز تختہ بر سر شکند شورش مادر یا را ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو سند بالا متعلق بہ مصدر شکنیدن است نہ شکستن و فرق شکستن و شکنیدن بجایش می آید و این مصدر اصطلاحی مخصوص است از از اطفال زیر تعلیم کہ تختہ مشق در دست دارند و از ہر دو سند ہم اشارۂ آن پیدا است اگر برای غیر اطفال استعمال این شود آن را مجاز دانیم و تعمیم بیان کردۂ بہار را نمی پسندیدیم معاصرین عجم گویند کہ در استعمال این مصدر برای غیر الاطفال ہم اشارۂ مجازی اطفال در آن لازم است (اردو) خراب کرنا۔ رسوا کرنا۔ تختی سر پر توڑنا یعنی کسی شریر لڑکے کا تختی سے استاد پر حملہ کرنا۔

(الف) تخته بر سر کسی زدن | مصادر اصطلاحی
(ب) تخته بر سر کسی شکستن | بهار ذکر الف
کرده و نوارسته و بحر (ب) را آورده مؤلف
عرض کند که ما صراحت معنی الف به اصطلاح گذشته
کرده و سند (ب) هم همدر آنجا مذکور و چنان ما
هم همان که گذشت (خواجه آصفی ۵) لوح قبرم
که می کند فرهاد به می زند تخته بر سر استاد به ۔
(اردو) دیکھو تخته بر سر شکستن ۔

(الف) تخته بستن | مصدر اصطلاحی بمعنا
(ب) تخته بسته | آصفی ذکر الف کرده
از معنی ساکت و صاحب رهنما بحواله سفر نامه
ناصر الدین شاه قاچار ذکر (ب) کرده گوید که
بند میز مؤلف عرض کند که این تخت چوبی است
که چهار پایه دارد و بالای آن سطح صاف و پاک
از تخته های چوبی که اهل ولایت قریب انوشته
کار خط و کتابت و مطالعه کتب و امثال آن
بالای آن طعام گذاشته تناول می کنند که میز هم
باشندش بکسر اول چنانکه می آید و بائین معنی این
خانه ها هم می باشد ۔ ناصر عجم همین میز خانه دار
را چون بند باشد تخته بند نام کردند نسبت الف
عرض می شود که این مرادف (تخته بندیدن) است
که می آید ۔ صاحب آصفی بندی که این را ستند
می کند آن هم متعلق به (تخته بندیدن) است
(اردو) (الف) دیکھو تخته بندیدن (ب)
بند میز ۔ مذکر ۔ وہ میز جس کے خانے بند ہوں

(الف) تخته بند | اصطلاح ۔ بقول برهان
(۱) پارچه را گویند که چون کسی را دست شکند یا
از جا بدر رود تخته ها بران نصب کنند و آن پارچه
را بران تخته ها و دست شکسته پیچند و (۲) محبوس
و در بند افتاده را نیز گویند ۔ صاحب جامع فرهنگ
که دست شکسته را با تخته بستن و بمعنی محبوس ۔
صاحب سروری در ملحقات گوید که عضو شکسته
را گویند که تخته بند کنند و کنایه از حبس کردن
(انوری ۵۲) در احسان بگو که بند کنند به

بوالحسن را چو تخته بند کنند ؎ صاحبان ناصری و
رشیدی هم همین قسم تعریف بهر دو معنی کرده خان
آرزو در سراج بر نقل قول محققین قانع. صاحب
بحر نسبت معنی اول گوید که پارچه که بر دست شکست
پیچند و نسبت معنی دوم می نویسد که محبوس و کنایه
از انست که سراپای عاصی در تخته کشند مؤلف
عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اول
که قماش کم عرض و طولانی دراز را نام است تا
بر دست شکسته بالای پارچه های چوبین می پیچند
برای اینکه پارچه تخته ها دست را راست دارد
و خود را بجای خود هم قائم - که آن را در هندی
پٹی و در انگلیسی بانڈیج گویند و بمعنی دوم اسم
مفعول ترکیبی است که کسی که تعزیر آید در تخته ها بند
است آن را تخته بند نامند یعنی بسته شده در
تخته ها و بر سبیل مجاز محبوس را هم نام است
و (۳) بمعنی مطلق بند کرده شده چنانکه بهار ذیل
الف آورده (فقرهٔ ملا نصیرای همدانی در خطبهٔ خطاب
دکان خود فرشی در بازار تا تخته بند است ؎
یعنی بند کرده شده و استعمال ----

(ب) **تخته بند کردن** (۱) بمعنی تعزیر دادن
بشکنجه تخته هاست چنانکه در سند انوری گذشت
و همین مصدر (۲) بمعنی عام هم می آید یعنی چیزی
را از تخته ها بند کردن چنانکه ----

(ج) **تخته بند کردن دکان** - بقول بحر بمعنی

(د) **تخته بند گذاشتن دکان** - بند کردن دکان
(شوکت ۵۲) از چین زلف او صد کاروان
مشک می آید ؎ کنسیدای زلف خوبان تخته بند
از شانه دکان را ؎ و هم او گوید که (تخته بند شانه دکان)
لازم (ج) باشد و بهار ذیل الف

(ه) **تخته بند گردانیدن** - را هم به همین معنی
دوم ب آورده (فقرهٔ میرزا صائب در رسته عامه
فرمان عدم مزاحمت شراب) جا جا را تخته بند
گردانیدند (اردو) الف (۱) پٹی - بقول
آصفیه - هندی - اسم مؤنث - زخم بند - وه کپڑا

جو زخم یا غم پیدا ہو جاتا ہے ۔ بند میں **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ انگریزی میں بیانڈیج یہی ہے (۲) تختہ بند ۔ فارسی میں وہ شخص جو سزائے تختہ بندی میں بند کیا گیا ہو ۔ ایران میں بعض خاص مجرمین کو تختہ بندی کی سزا دیجاتی تھی یعنے اون کو سیدھا کھڑا کر کے دونوں جانب سے تختہ بند کردیتے تھے کہ وہ ہل نہ سکے اور اسی حالت میں اُسکی موت واقع ہوتی تھی ۔ قیدی ۔ محبوس (۳) بند کیا ہوا (ب) (۱) انسان کو تختہ بند کرنا یعنے تختہ بندی کی سزا دینا ۔ (۲) کسی اور چیز کو تختوں سے بند کرنا ۔ (ج اور د) دکان کو بند کرنا (ہ) بند کرنا ۔ تیار کرنا ۔

تختہ بندیدن استعمال ۔ مرادف تختہ بستن است کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تعریف بستن و بندیدن بجایش مذکور و این بمعنی حقیقی کہ بستن چیزی بواسطۂ تختہ ہا ست و (تختہ بند) کہ گذشت تعلق دارد بہمین (اردو) تختہ باندھنا

تختہ پل استعمال ۔ بقول بہار و آنند بضم بای فارسی پلی کہ از تختہ ہا بر خندق قلعہ سازند تا در قلعہ آمد و رفت واقع شود (حکیم زلالی ؎) قلعۂ قہقہہ دہان کردہ ، تختہ پل بر درش زبان کردہ ، **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت پل تختہ و این پلی باشد کہ ہر وقت کہ خواہند بوسیلۂ چرخ آہنی از رود یا خندق می بردارند و باز می گذارند (اردو) تختہ کا پل ۔ مذکر ۔

تختہ پوست اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و وارستہ ہمان پوست تختہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر آنجا موجود (ابونصر نصیرای بدخشانی ؎) با کلاہ نمد بہ تختۂ پوست شہریاریم و تاج و تخت اینست ، (اردو) دیکھو پوست تختہ ۔

تختہ تابوت اصطلاح ۔ بقول آنند معروف (شیخ شیراز ؎) ترا بہ تختۂ تابوت ہم کشند روزی ، اگر خزانہ و لشکر ہزار خواہد بود

مؤلف عرض کند کہ این ہمانست کہ بمعنی چہارم تختہ گذشت مرکب اضافی است (اردو) جنازہ۔ مذکر۔ دیکھو تختہ کے چوتھے معنے۔

تختہ تخت یا تختہ تابوت مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ومحبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان در بی ثباتی دنیا استعمال این مثل کنند یعنی ہمان تختہ است کہ گاہی بہ تخت است وگاہی بہ تابوت (اردو) دکن میں کہتے ہیں " پلنگ پر سوئے یا سلاکر روئے " یہہ کہاوت قریب قریب اسی فارسی مثل کے مطابق ہے معنے پلنگ وہی ہے جس پر آرام کرتے ہیں یا لاش کو اس پر لیجاتے ہیں۔

تختہ تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر وارستہ وبہار اوحی کہ اطفال بران مشق کنند (خواجہ آصفی ؎) ما را سر تعلیم خرد نیست برین در ٭ پا از سر ہوس تختۂ تعلیم نہادیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است ومرادف تختۂ اول بمعنی دویمش موافق قیاس (اردو) دیکھو تختۂ اول کے دوسرے معنے۔

تختۂ جوہری اصطلاح۔ بقول بحر وملحقات برہان (۱) رنگ سبز وکبود و (۲) کنایہ از رنگہای نیز۔ **مؤلف** عرض کند کہ جوہری بر تختہ جملہ اقسام نگہای جواہر درست می کند برای مبصرین وخریداران وہمین تختہ را فارسیان بر سبیل مجاز بدین دو معنی استعمال کردہ اند وبہر دو معنی کنایہ باشد ومعنی اول ازینکہ اکثر بر تختۂ جوہری جواہر سبز وکبود رنگ می باشد (اردو) (۱) سبز اور کبود رنگ۔ مذکر۔ (۲) رنگ برنگ۔

(الف) تختۂ حاسبان (ب) تختۂ حساب شناسان اصطلاح۔ خان آرزو در سراج بذیل تختۂ محاسبان آگوید کہ مرادفش۔ صاحب انند بحوالۂ مؤید نسبت (ب) نیز بگوید کہ ای تختہ حساب کہ آن را تختۂ خاک ہم گویند وہم او بر تختۂ خاک گوید کہ تختۂ

محاسبان و زمین مؤلف عرض کند که همان (تختهٔ محاسبان) که گذشت (اردو) دیکھو تختہ حساب۔

تختۂ حمّام | اصطلاح۔ بقول بحر و وارستہ و بہار و آنند سنگی که در حمام برای ادای نماز گذارند (محسن تاثیر ؎) ہر جا ز ری را که عادت کرده با سوز جگر ہا تختہ اش جز تختۂ حمام نتواند شدن ہا مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) وہ تختہ جو حمام مین ادای نماز کے لئے بچھا رہتا ہے۔ مذکر۔

تختۂ خاک | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و مؤید و آنند (۱) زمین و (۲) تختۂ محاسبان صاحب بحر بذکر معنی اول گوید که (۳) قالب انسان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و معنی کنایہ ایست لطیف و موافق قیاس بہر دو معنی اول و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازان ساکت و لطافت ہم ندارد (اردو) (۱) زمین مؤنث (۲) دیکھو تختہ حساب (۳) قالب انسانی۔

(الف) **تختۂ در** | استعمال۔ بقول بہار و آنند معروف و ہمچنین بقول ہر دو

(ب) **تختۂ دکان** | مؤلف عرض کند که الف بمعنی یک پارہ در و ب یکی ازان تختہ ہا که دکان را ازان بندند و کشایند (صائب ؎) صائب ز گفتگوی تو گرم است بزم عشق ہا خاموشی تو تختۂ دکان آتش است ہا (اردو) الف پٹ۔ بقول آصفیہ تختۂ در کواڑ (ب) دکان کا پٹ۔ دکان کا تختہ۔ ان تختون مین سے ایک جن سے دکان بند کرتے ہین۔ مذکر۔

تختۂ رقوم | اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقات برہان تختۂ رمال و منجم۔ صاحب مؤید مطبوعہ صراحت مزید کند که منجمان بران پانسہ انداختہ حساب اشکال کنند مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و موافق قیاس۔ صاحبان مؤید قلمی این صراحت را نہ نوشتہ اند و تصرف مطبع معلوم می شود و غلط می نماید که پانسہ اندازی

کار منجم نیست بلکہ کار رمال است (اردو) تختۂ رقوم۔ اُس تختہ کا نام ہے جس پر منجمین اپنا حساب لکھتے ہین۔

تختہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان وبحر وسروری وجامع (۱) کنایہ از پنبہ راحلاجی کردن باشد کہ بتازی ندف گویند بہار گوید کہ تخمینا تصحیف تختہ زدن بیای فارسی است چرا کہ پختہ بمعنی پنبہ آمدہ۔ صاحب مؤید بذکر معنی بالا حوالہ قنیہ گوید کہ (۲) آگندن قبا وامثال آن محاوج خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل این تعریف (تختہ زدن ترسا) کردہ کہ بجایش می آید **مؤلف** عرض کند کہ در حلاجی از دستۂ آلۂ معروف بر تختہ آلہ می زنند پس وجہی نیست کہ برخلاف زبان وتحقیق محققین اہل زبان تصرف در لغظ کنیم۔ صاحب آصفی گوید کہ (۳) بمعنی تخت گستردن است وما بدون سند استعمال این راتسلیم نکنیم (اردو) (۱) دُھنکنا۔ دُھنا۔ دیکھو نخیدن (۲) قبا یا جامہ مین روئی بھرنا (۳) تخت بچھانا۔

تختہ زدن ترسا مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار آنست کہ ترسایان وقت سحر در معبد خود تختہ بر تختہ میزنند۔ صاحب بحر بذیل تختہ زدن ذکر این کردہ وخان آرزو در چراغ ہدایت ہم۔ (میر نجات ؎) ہست آواز شلنگ تو باین زیبائی ✦ کہ زند تختہ بہنگام سحر ترسائی ✦ **مؤلف** عرض کند کہ ترکیب اضافی موافق قیاس (اردو)۔ ترساؤن کا عبادت مین تختہ تختہ پہ مارنا۔

تختہ زدن دکان مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر وانند کنایہ از بند کردن دکان (مخلص کاشی ؎) صرفہ نتوان برد از کاری کہ شد بسیار دست ✦ تختہ زد زاہد دکان شید در ماہ صیام ✦ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ تختہ ہای متعددہ عوض در بہ دکان می باشد کہ دکاندار در بست وکشاد دکان ازان کار می گیرد (اردو) دکان بند کرنا۔

تختهٔ زرنیخ اصطلاح ـ بقول برهان وبحر وجامع کنایه از انگشت وزغال افروخته. **مؤلف** گوید که مرکب اضافی است وزرنیخ جوهریست کانی که ذکرش برایه‌ساییتون گذشت پس زغال افروخته را بنظر بر فروغ آن تختهٔ زرنیخ گفتن کنایهٔ لطیف است (**اردو**) روشن کوئیے سلگے ہوے کوئیلے ـ

تختهٔ زنگار اصطلاح ـ تختهٔ سبز را گویند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی که زنگار بقول بهار بمعنی سبزه وسبزی می آید (ظهوری ؎) دارم غم پیکان او می برد زنگ سینه ام ٭ چون صیقل آن سازم نشان این تختهٔ زنگار را ٭ (وله ؎) صیقلی بود از نگاه آئینه روشندلان ٭ سینهٔ تاریک جانان تختهٔ زنگار بود ٭ (**اردو**) سبز تخته ـ مذکر ـ

تختهٔ سالخورد اصطلاح ـ بقول برهان و بحر وجامع وبهار و (ناصری وجهانگیری در ملحقات) ورشیدی وسراج کنایه از حکایات گذشته (خواجه نظامی ؎) گذارندهٔ تختهٔ سالخورد ٭ چنین درکشد نقش بر لاجورد ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این تختهٔ کهنه و کنایه از تختهٔ کاغذ یا تختهٔ چوبی که بران یادداشت روزمرهٔ سلف تحریر می کردند که بسبیل تاریخ محفوظ می ماند ـ (**اردو**) گذشته حکایات ـ مذکر ـ

تختهٔ سنگ اصطلاح ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که با همزهٔ ملینهٔ اضافت می آید و ذکر معنی این نکرد **مؤلف** عرض کند که بمعنی تخت سنگی است که بر روشهای باغها برای نشستن درست می کنند (وحید قزوینی ؎) در عرصهٔ باغ تختهٔ سنگی ٭ افتاده چو پشته در النگی ٭ (**اردو**) پتھر کا تخت ـ مذکر ـ

تخته شدن دکان مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر وبهار وانند بمعنی بند شدن دکان **مؤلف** عرض کند که لازم (تخته کردن دکان) است (صائب ؎) جوهر آئینهٔ ما گر نماید خویش را

تختہ از بال و پر طوطی شود دکان ما ۔ (اردو) دکان بند ہونا ۔

تختہ شدن یاقوت مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ و بحر و بہار سطح و ہموار شدن سنگ (محسن تاثیر ؎) مفتون راہ و رسم ہنر و رنہ می‌شود ۔ یاقوت اگرچہ تختہ شود دُر نمی شود ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بر سبیل مجاز و کنایت لطیف (اردو) یاقوت کا سطح ہونا ۔ اُس تختی کی شکل میں پھیلا ہوا ہونا ۔

(الف) **تختۂ شلنگ** اصطلاح ۔ بقول بحر ورزش کشتی گیران است کہ ہفت ہشت تختہ بلند قائم کردہ و زنگہا بستہ بوضع معہود بران شلنگ زنند **مؤلف** عرض کند کہ شلنگ بفتحتین و سکون نون معجمہ و لام مفتوح بمعنی جستن و پا فشاندن شاطران و کشتی گیران است بہ نہجی کہ پاشنہ پای ایشان بہ سرین ایشان می رسد (کذا فی البحر) وہم او ......

(ب) **تختۂ شلنگ زدن** را بی اضافت آوردہ کہ بمعنی جست کردن بقاعدۂ مذکور است (میر نجات ؎) دل دگر گرم طپیدن شدہ در سینۂ تنگ ۔ می زند آن بت طناز نگر تختہ شلنگ ۔ وارستہ و بہار و خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر (ب) کردہ اند و بخیال ما حق آنست کہ اصل این (شلنگ تختہ زدن) باضافت شلنگ ہست و بقلب اضافت ہم مستعمل (خان خالص ؎) چنین کہ در پی مردم شلنگ تختہ خواہی زد ۔ اگر کنی آخر تو کشتی گیر خواہی شد (اردو) الف کشتی گیرون اور پہلوانون کی جست اور چھلانگ جو تختے کھڑا کر کے اُس پر سے چھلانگ مارتے ہین ۔ مؤنث ۔ (ب) استادہ تختون پر سے چھلانگ مارنا یہ فوجیون اور پہلوانون کی ایک ورزش ہے

تختۂ شیار اصطلاح ۔ بقول مؤید بمعنی تختہ کہ بر سر آن آہن باشد (کذا فی زفانگویا) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است ۔ ہمان قلبہ کہ بر تختۂ آسیا گذشت (اردو) دیکھو تختۂ آسیا ۔

تختۂ عاج | اصطلاح۔ بقول بحر و ملحقات بہار مرادف تخت عاج **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و بہ ترسیم تعریفش خیال خود را معاون نمایہ کردہ ایم (اردو) دیکھو تخت عاج۔

تختۂ قماش | اصطلاح۔ بقول بہار آنچہ از دو تختۂ چوب سازند و دران قماشہا را نگاہ دارند و باز بہ طناب محکم بندند **مؤلف** عرض کند کہ بعض اقسام قماش ریشمی را بر یک تختہ پیچند و برای قماش ریشمی دو تختہ از دو جانب طاقہ قائم کنند بالای آن طناب کشند تا گرم تا دل ریشش نخورد (محسن تاثیر ؎) افتادہ ام بہ بند نگہداری عیال ؎ چون تختۂ قماش کہ بندند با طناب ؎ (اردو) وہ تختہ جس پر ریشمی کپڑا لپیٹا جاتا ہے یا اونی طاقون کی دو جانب رکھتے ہیں تا کہ کیڑے سے محفوظ رہے۔ مذکر۔

تختۂ قناد | اصطلاح۔ بقول بہار و انند بالفتح تختۂ کہ قناد و حلوائی شیرینی ہا بران چینند **مؤلف** عرض کند کہ قناد بہ تشدید نون۔ حلوائی را نام است و این مرکب اضافی است (ابونصیر نصیرای بدخشانی ؎) گلرخ غنچہ دہان من بگل شد خندہ زن ؎ از شکر ریزی چمن را تختۂ قناد کرد ؎ (اردو) وہ تختہ جو حلوائی کی دوکان کے آگے بچھایا جاتا ہے جس پر مٹھائی چنی جاتی ہے مذکر۔

تختۂ قیمہ | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند تختۂ چوبی کہ گوشت را بران ببرند و قیمہ کنند (وحید ؎) دلم دائم از وی سراسیمہ است ؎ از و سینہ ام تختۂ قیمہ است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و این پارۂ تنۂ درختی باشد خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کردہ (اردو) کندہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ قیمہ کوٹنے کی لکڑی۔

تختہ کردن دکان | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند بمعنی بند کردن دکان مرادف (تختہ زدن دکان) **مؤلف** عرض کند کہ صراحت

کافی ہمدر انجا کرده ایم (محمد سعید اشرف ۵)
تا قدت نرخ ناز کرده بلند٭ تختہ کرد دست سرو
دکان را٭ مخفی مباد که از سند بالا (تختہ کردن
دکان را) پیداست. عیبی ندارد (اردو)
دکان بند کرنا۔

(الف) **تختہ کلاہ** اصطلاح۔ بقول بہار
و بحر (۱) کلاہ چوبینی که رنگہا دان بندند و بر سر
مجرمان گذارند و رسوا کنند که آن را کلاہ تختہ و کلاہ رنگلہ
نیز گویند (ملا شا لیف ۵) از که آموختی این عمل
کز اسپ کسان ٭ تو کنی نعل و مرا تختہ کلہ فرمائی
مؤلف عرض کند که از سند بالا ------

(ب) **تختہ کلہ فرمودن** بمعنی رسوا کردن
پیداست پس الف بمعنی رسوا باشد و مجازاً (۲)
بمعنی رسوائی ہم. بہار ذکر این کرده ولیکن تعریف
خوشی نکرد (محمد سعید اشرف ۵۲) نازند شہان
اگرچه بر تخت و کلاہ ٭ در مذہب ما تختہ کلاہ است
است اینجا ٭ مخفی مباد که کلہ مخفف کلاہ است
و در سند اول استعمال ہمین مخفف (اردو)
(الف) (۱) رسوا (۲) رسوائی۔ مؤنث (ب)
رسوا کرنا۔ رسوائی کرنا۔

تختہ گردن اصطلاح۔ بقول بحر و انند
مرکب تختہ گردن که عنان بر ابر نتابد **مؤلف**
عرض کند که بمعنی سخت گردن دارنده که پروای
لگام نکند اسم فاعل ترکیبی است استعمال این
اکثر بصفت اسپ می شود و معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) سخت گردن۔ شریر گھوڑا
منہ زور گھوڑا۔

تختہ گوی اصطلاح۔ بقول بحر چوگان که سر
آن مانند چمچه باشد و بدان گوی بازند **مؤلف**
عرض کند که تشبیه کفگیر به از چمچه می نماید و فک
اضافت (تختہ گوی) است که مرکب اضافی است
چوگان را نامند و حالا بر زبان معاصرین
عجم ہمین چوگان است. صاحب ملحقات برہان
این را (تختہ گوئی) به دو تحتانی نوشته خیال ما

این است که غلطی کتابت راه یافته یا یای وحدت را داخل اصطلاح دانست ـ تسامح اوست

(اردو) چوگان ـ بقول آصفیه فارسی ـ اسم مذکر ـ گیند کا بلا گلی کا ڈنڈا وہ ڈنڈا جس کے سرے کی طرف سے کج ہو ـ

تخته گوی بازی اصطلاح ـ بقول [illegible] با جیم و شین معجم فارسی ترجمه صولجان عربی و آن چوبکی است که خواطیان راست می کنند و رشته در میان چیده بچه گان در زمین زننده گیرد و آواز کند لئو و صنوبره نامند (کذا فی الصفیه) واقول این تقریر را لفظ (تخته آلی) است زیرا چه لتو گردی شود ـ مؤلف عرض کند که ایچه خود نمی داند که چه چیز است و ما حق نیابد قصه ایشان را براه غلطی به داین همان (تخته گوی) باشد که گذشت و لفظ بازی بران اضافه شد و شیرین این را برشته های سخت شکل تار عنکبوت می بافند که تار و پودش دور دور می باشد که شبکه ها ظاهر می شود تا گوی منتظر می ماند ـ محقق با نام و نشان این را مشاهده نکرده باشد از ینجاست که ذکر این سکندری نکرده و معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) دیکھو تخته گوی ـ

تخت هلاکو اصطلاح ـ بقول ناصری [illegible] است از دریند با کوبه تا بغداد دو از [illegible] تا سرحد روم و در حقیقت بایستی مراغه را بدین نام خوانند زیرا که تختگاه هلاکو خان بوده و در آنجا رحلت نموده و قبرش در میان دو آب [illegible] است ـ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) تخت هلاکو ـ مذکر ـ اس ملک کا نام ہے جو دربند باکوبہ سے بغداد تک اور ہمدان سے سرحد روم تک واقع ہے ـ

تخته هی اسپان اصطلاح ـ بقول لمعات سرهان و بحر (۱) کنایه از زمین است ـ بهار گوید که (۲) مرادف همان تخت عاسیان و کنایه از زمین ـ صاحبان رشیدی و سراج هم همین

گفته اند **مؤلف** عرض کند که ما این را مرادف ش دانیم و معنی اول را خلاف قیاس پنداریم و از اینکه محققین زباندان اعنی سروری و ناصری و جامع از معنی دوم ساکت اند بدون سند استعمال معنی اول را تسلیم نکنیم (اردو) (۱) زمین۔ مؤنث (۲) دیکھو تختۂ حاسبان اور تخت محاسبان ۔

تختۂ محاسبان شود مقوله۔ بقول ملحقات بهار و بحر خاک بر سر افتد و گرد آلود شود **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون کسی را بد دعا دهند همین مقوله را استعمال می نمایند که موافق قیاس است (اردو) تم پر خاک پڑے ۔

(الف) **تختۂ مشق** اصطلاح۔ بقول بهار و مؤید به اضافت و بی اضافت (۱) تخته که اطفال بر آن مشق کنند و (۲) هر چیزی که بسیار به استعمال آید (صائب ۵۲) لوح دلی که آئینۂ راز عالم است ٭ حیف است حیف تختۂ مشق هوس کنی ٭ (محسن تاثیر ۵) بی ستون آینۂ صورت احوال من است ٭ تختۂ مشق جنونانه اعمال من است ٭ **مؤلف** عرض کند که از سند اول ......

(ب) **تختۂ مشق کردن** بمعنی تختۂ مشق قرار دادن پیداست (اردو) الف تختۂ مشق۔ بقول آصفیه (۱) وه تختی جس پر لڑکے مشق کرتے ہیں لکھنے کی پٹی۔ لوح (۲) وه چیز جو بہت استعمال میں آئے (باضافت و بے اضافت) (ب) تختۂ مشق بنانا ۔

تختۂ میل اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج (ذیل تختۂ محاسبان) همان تختۂ محاسبان **مؤلف** عرض کند که از بس که کتابت بر خاک این تخته از میل آهنی می شود این را بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو تختۂ محاسبان ۔

تختۂ مینا اصطلاح۔ بقول بهار و بحر عجم و ناصری و جهانگیری در ملحقات) کنایه از آسمان است **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی موافق قیاس باشد (اردو) دیکھو آسمان مذکر

(الف) **تختهٔ نرد** اصطلاح. بقول بحر تخته که بر آن ... بازی نرد بازند و هم او بر ...

(ب) **تختهٔ نرد آبنوسی** گوید که (۱) فلک البروج است صاحب ملحقات برهان (ب) را آورده صاحب رشیدی گوید که تنگ است خان آرزو در سراج (ب) را بحذف تحتانی آخره (تختهٔ نرد آبنوس) نوشته بذکر معنی اوّل گوید که (۲) کنایه از شب نیز **مؤلف** عرض کند که (ب) مرکب توصیفی است و بقول خان آرزو مرکب اضافی معنی دوم هم موافق قیاس **(اردو)** (الف) وہ بساط تختہ جس پر نرد کھیلیں۔ مذکر۔ (ب) (۱) آسمان۔ مذکر (۲) رات۔ مؤنث

تختهٔ یخ اصطلاح. بقول بهار پارچهٔ یخ که از کمال برودت هوا در حوض یا رودها می بندد و بغایت شفاف می باشد مانند آئینهٔ قدنما (یحیی شیرازی ؎) وه چه رخصت اینکه چو در تاب شد بلا آیینه ؛ چون تختهٔ یخ آب شد ؛ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است **(اردو)** یخ کا ٹکڑا۔ مذکر۔

تجخّم بقول برهان و جهانگیری بفتح اوّل و ضم جیم بر وزن انجم (۱) بمعنی حریص و بقول جامع (۲) صاحب شجر. صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که به حای مهمله صحیح نه به خای معجمه و لغت عرب است نه فارسی (خاقانی ؎) نامم همای دولت و شهباز خضر تست ؛ نه کرکس قرنجه و نی زاغ تجخم است ؛ (وله ؎) پیش دل شان سپهر و انجم ؛ این بوده و رنج و آن تجخّم ؛ صاحب رشیدی اشاره می کند به شعر دوم خاقانی که ازان فتح دوم و تشدید جیم عربی هم ظاهر است. خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که میتواند که از عالم پر و قز بود که مشدد و مخفف هر دو آمده الّا آنکه مشدد را مخفف کرده اند چنانکه ضابطهٔ فارسیان است که در الفاظ عربیه نیز چنین تصرف

کنند پس قول جهانگیری خطا نبود مؤلف عرض کند که تحجم به حای مهمله دوم در عربی زبان بمعنی برآمدگی پستان و هر چیز نوشته پس بی غوری صاحب ناصری است که ایراد درین لغت می کند ما باعتبار صاحب جامع که محقق اہل زبانست و باعتماد دیگر محققین تحقیق پسند این را لغت فارسی زبان دانیم اگر در عربی زبان به حای مهمله عوض خای معجمه بهمین معنی می بود دران حالت ما این را معرّب می گفتیم برسبیل تبدیل (اردو) (۱) حریص (۲) صاحب شر۔

تخره | خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی گوید که مخفف تسخره بمعنی تمسخر است و می فرماید که عربی الاصل بود که فارسیان دران متصرف کرده باشند دیگر ہمہ محققین ازین لغت ساکت مؤلف گوید که اگر سند استعمال این پیش شود ما این را اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت محض بیان محقق بالا برای این کفایت نمی کند (اردو) تمسخر۔ مذکر ٹھٹول ظرافت۔

تخس | بقول برہان و سروری و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی بر وزن عسس تافتن دل باشد از غم و الم و بعض می فرمایند که بسکون ثانی هم گفته اند و به این معنی بجای حرف اول بای ابجد هم بنظر آمده مؤلف عرض کند که همین لغت بموحده بمعنی پژمرده بر نشان اوّلش و بمعنی گداز و رنج بر نشان سومش گذشت و صراحت ماخذش همدرانجا مذکور پس این را مبدّلش دانیم چنانکه تبکوب و تبکوت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے اور تیسرے معنے۔

تخش | بقول برہان بفتح اول بر وزن رخش بمعنی (۱) بالا و صدر مجلس و (۲) نوعی از تیر هم و (۳) تیر آتشبازی را نیز گفته اند و بقول البعض (۴) نوعی از کمانست که تیر بسیار کوچکی دارد۔ صاحب جامع گوید که تخشیدن بمعنی در صدر نشستن می آید پس صدر مجلس را تخش گویند و ذکر دیگر

معانی هم کرده صاحب ناصری معنی چهارم را ترک کرده صاحبان رشیدی و سروری بر معنی چهارم
قناعت کرده و نسبت معنی اوّل همین قدر گویند که کسی که بالا نشست می گویند که تخشید خان آرزو
در سراج می طرازد که صحیح آنست که تخشیدن بمعنی بالانشستن آمده و تیر آتشبازی را بهمین نسبت
تیرتخش گویند که در هوا بسیار بلند رود و ظاهرا ناوک را نیز تخش گفته باشند که تیر آن در هوا بلند
رود اگرچه انداختن تیر ناوک در هوا رسم نیست [illegible] بر دارش بهار [illegible] معنی چهارم گوید که
گویند تخش بان که در جنگ های هند سر دهند و آن آهنی باشد مجوّف که از باروت پر کرده آتش
دران زنند و جانب خصم در هوا اندازند مقصود بهار درینجا از معنی سوم است (طاهر وحید
سه) تو گوئی چو شد تیرتخش بلند * که کرده است این ریشه در خاک بند * وارسته متتبع با
بهار که خود بهار نقاش بر داشته. صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی سوم قانع (ظهوری سه
تعطری که عطار گیسو دهد * به تیری که از تخش ابرو جهد) (قاطع سه) [illegible] تیر زنده رخش
[illegible] بد السان که تیر از کمانهای تخش * مؤلف [illegible] معاصرین سالخورده عجم ام
[illegible] فارسی زبان است که بمعنی تیریست [illegible] بدست آن را بطرزی
می زنند که اوّل بالا می رود و باز به سر نشانه می افتد [illegible] است و معنی سوم مجاز آن
این تیر آتشبازی همانست که آن را در هند بان گویند و معنی چهارم مجازش که کمان تیر را هم تخش
گفتند که خم آن مثل تیرتخش باشد و معنی اوّل هم مجاز معنی دوم که صدرنشین هم بلندی دارد چنانکه
تیرتخش اوّل بلند می شود و این بمعنی اوّل اسم مصدر تخشیدن است که [illegible]
بعض معاصرین عجم این را بمعنی چهارم اسم جامد دانند و معنی دوم را مجاز از [illegible] تیرتخش بتشبیه [illegible]

است و معنی سوم ہم مجازش کہ تیر آتشبازی معنی بان ہم خمیدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) صدرنشین ۔ میرمجلس ۔ پریسیڈنٹ (۲) وہ تیر جس کو فارسیون نے تیرتخش کہا ہے جو کسی قدر خمدار ہوتا ہے اور بلند ہو کر نشانہ کے سر پر بیٹھتا ہے ۔ مذکر (۳) بان ۔ مؤنث ۔ بقول آصفیہ وہ تیر جو از قسم ہوائی ہے جو اگلے زمانہ کی لڑائیون مین دشمن پر چھوڑا کرتے تھے (۴) کمان ۔ مؤنث دیکھو افعی قربان ۔

تخشا بقول برہان و جہانگیری و جامع بہ فتح اول بر وزن احشا بمعنی سعی کنندہ و کوشندہ (زراتشت بہرام یزدی ؎) بگو تخشا بکار تو نہ پیوست ہا ہمی باشید و می دارید پیوست ہا صاحب نوادر ذکر این بذیل مصدر تخشائیدن کردہ گوید کہ این مجاز است چراکہ در بالا روی سعی را دخل تمام است **مؤلف** عرض کند کہ درست گوید ولیکن از حقیقت چرا خبر نمی دہد کہ این اسم مرکب است با امر حاضرش تخش و الف فاعلی کہ افادہ اسم فاعل کند چنانکہ دانا و بینا و جویا و پویا و این اصلاً اسم جامد نیست بلکہ بقاعدہ فارسی لفظی است کہ از مشتقات مصدر پیدا شد (اردو) کوشش کرنے والا ۔ ساعی ۔ سعی کرنے والا ۔

(الف) تخشید الف بقول برہان بر وزن بخشید بمعنی بالا نشست

(ب) تخشیدن چہ تخش بمعنی بالا و صدر مجلس ہم آمدہ و ہم او نسبت ب گوید کہ بر وزن بخشیدن بمعنی بالا نشستن صاحبان ناصری و بحر تخشیدہ و انند و موارد و نوادر ذکر ب کردہ اند صاحب بحر صراحت کند کہ کامل التصریف است و مضارع این تخشد و صاحب موارد می فرماید کہ حاصل بالمصدر این تخش **مؤلف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق ب و ب مرکب از تخش کہ اسم مصدر است و یای معروف و علامت مصدر دن ۔ برہان الف را

اسم جامد دانست غلط کرد (اردو) الف بلندی پر بیٹھا (ب) بلندی پہ بیٹھنا۔

تخفیف بقول بہار سبک کردن می فرماید کہ با لفظ دادن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح۔ فارسیان استعمال این بمعنی سبک با مصادر و ترکیب فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تخفیف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کمی۔

تخفیف تصدیع استعمال۔ بقول بہار مرادف تخفیف زحمت **مؤلف** عرض کند کہ استعمال این در فارسی زبان بسیار کم است۔ البتہ تخفیف زحمت بر زبان است بمعنی کمی زحمت (اردو) تخفیف تصدیع۔ تخفیف زحمت دونوں دکن میں مستعمل ہیں بمعنی حقیقی یعنے تکلیف کی کمی۔

تخفیف دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سبک کردن و آسانی پیدا کردن است (طالب آملی ؎) حدیث عشق دراز است و یار نازک طبع ٭ دماغ دردسرش نیست می دہم تخفیف ٭ (اردو) ہلکا کرنا۔ بار گھٹانا۔ آسان کرنا۔

(الف) تخفیف زحمت کردن
(ب) تخفیف کردن استعمال صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردۂ اش الف پیدا است از ینجاست کہ ما او را جا دادہ ایم کہ بمعنی زحمت کم کردن است و ب ہم بمعنی کم کردن مستعمل۔ (حافظ شیرازی ؎) خاک کویت بر نتابد زحمت ما بیش ازین ٭ لطفہا کردی بتا تخفیف زحمت می کنم ٭ (اردو) الف۔ تخفیف زحمت کرنا تکلیف کو کم کرنا۔ ب کم کرنا تخفیف کرنا ہلکا کرنا۔

تخفیفہ بقول بہار دستارہ کوچکی کہ ہنگام خواب و خلوت بسر پیچند نسبت بعمامہ سبک باشد (محسن تاثیر ؎) اگر خفت نمی آرد بسر ترک ادب کردن

(ز) چیرا بر سر نهد تخفیفه هر کس بی تکلف شد (مخلص
کاشی ۵) کجاست راحت تخفیفه وسبک روی
(ز) علاقه نیست بدستار اعتبار مرا (خان آرزو در
چراغ هدایت گوید که لغت عربست صاحب
تحقیق الاصطلاحات گوید که یای نسبت با
غنا تخفیف مرکب کردند **مؤلف** عرض کند
اند که استعمال این بهمین معنی در عربی یافته
نشد این را مفرس دانیم **(اردو)** وہ چھوٹا
رومال جو عمامہ سے چھوٹا ہوتا ہے جسکو خلوت میں سوتے
وقت سر میں لپیٹ لیتے ہیں۔ مذکر۔

تخلص خان آرزو در چراغ هدایت گوید که (۱) لفظی که شاعر برای خود مقرر کند و (۲) بیتی که شاعر تخلص خود در آن کند (کمال خجندی) تخلص های تو لبس نامدار است (**مؤلف** عرض کند که صاحب انندراج فرماید که عربی است و در اصطلاح شعرا (۳) نام ممدوح آوردن است (کذا فی الجامع الصنائع) اما در اساس الفضلا که تصنیف قاضی شهاب الدین باشد مندرج است که حسن تخلص آنست که خروج از غزل و دخول در مدح به احسن وجه باشد و درین معنی لغوی مرعی می شود زیرا چه رستن از غزل است **مؤلف** عرض کند که در عربی زبان مطلق بمعنی رسیدن است و معنی اول یافته نمی شود معلوم می شود که مفرس است و فارسیان بمعنی اول استعمال کرده اند و بمعنی دوم مقطع مستعمل است نه تخلص و بمعنی سوم استعمال عرب است نه فارسی **(اردو)** تخلص۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر (۱) شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام جو شعر میں ڈالا جاتا ہے۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے یہ شاعر کا وہ مختصر اور فرضی نام ہے جسکو شاعر اپنے اشعار میں اپنے آپ کو اس نام سے موسوم کرتا ہے (۲) مقطع۔ بقولہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔

غزل یا قصیدہ کا آخری شعر جس مین شاعر کا تخلّص واقع ہو۔ قدما شعر اوّل مین بھی تخلّص ڈالدیا کرتے تھے کبھی فارسی اور اردو مین مطلع کو بھی مقطع بنا ڈالتے ہین **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ مطلع کی کیا خصوصیت ہے درمیان اشعار کسی ایک شعر مین بھی تخلّص لایا جاسکتا ہے لیکن اُسکو مقطع نہین کہہ سکتے اور نہ اُس مطلع کا نام مقطع جس مین تخلّص ہو (۴) ممدوح کا نام جو اشعار مین لایا جاتا ہے عربی مین تخلّص کہا جاتا ہے مگر فارسی اور اردو مین ان معنون مین مستعمل نہین ہے

تخلّف بقول بہار واپس استادن از چیزی **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب واپس ماندن۔ فارسیان این را بمعنی رسائی نہ شدن و پست ہمتی و عدم الیفا بالمصادر فارسی استعمال کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) رسائی نہ ہونا کا حاصل بالمصدر یعنی عدم رسائی مؤنث۔ پست ہمتی۔ مؤنث۔ عدم الیفا۔ مذکر۔ وعدہ خلافی مؤنث۔

تخلّف افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش معنی رسائی نشدن پیداست (علی خراسانی ۵) بود این نکتہ بہ روشن کہ درباب جناب تو ز تخلّف ہ تا ابد افتاد در اقوال النسانی ہ (اردو) رسائی نہ ہونا

تخلّف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش بمعنی پست ہمت شدن پیداست (علی خراسانی ۵) بر چہرہ ما خاک در دوست گواہ است ہ کز طاعت ما خانہ نکردیم تخلّف ہ (اردو) پست ہمت ہونا۔ انکار کرنا۔

تخلّف ورزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش پیداست

آرزوی ما کہ با وا نیم نیست۔ (اردو) وفا نکرنا۔	کہ بمعنی وفا نکردن است (خان آرزو) می کند وعدہ با غیار وتخلف ورزد با چہ کند

تخلہ بقول برہان و جامع و رشیدی و جہانگیری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی بمعنی (۱) نعلین و (۲) عصا و (۳) ریزہ و خردۂ ہر چیز۔ صاحبان سروری و ناصری و مؤید بر معنی اوّل و دوم قانع (شمس فخری ما) ایا شاہی کہ ہر سائل کہ آید۔ بدرگاہ تو بی دستار و تخلہ۔ (انجیک ۵) اندر فضائل تو قلم گوئی۔ چو ان تخلۂ کلیم ہمی بر شد۔ خان آرزو در سراج متفق با برہان و عرض کند کہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است۔ اسم جامد فارسی قدیم دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) (۱) نعلین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ دو نون جوتیان۔ جوتون کا جوڑا (۲) عصا بقولہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لاٹھی۔ سونٹا۔ چوب دستی۔ دیکھو بازر (۳) ہر چیز کا خردہ۔ ریزہ۔ مذکر۔

تخم بقول برہان بضم اوّل و فتح ثانی و سکون میم (۱) پارچہ باشد کہ نشارچینان بر سر چوب بندند و بدان از ہوا نثار بربایند و بسکون ثانی (۲) دانہ و اصل ہر چیز و (۳) مرغی را نیز گویند بعربی بیضہ خوانند و (۴) مطلق بیضہ را نیز گفتہ اند اعم از ماکیان و غیر ماکیان و (۵) بمعنی منی و آب پشت ہم ہست کہ مادۂ وجود حیوانات است و (۶) بمعنی اصل و نسب و نژاد نیز آمدہ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی اوّل قناعت کردہ اند۔ صاحب جامع بذکر ہمہ معانی نسبت معنی چہارم تخصیص بیضۂ مرغ کند و معنی دوم بخصوصیت بیان نکرد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل و دوم معنی چہارم را مخصوص با مرغ کردہ و ذکر معنی ششم ہم فرمودہ صاحب مؤید

اشارهٔ معنی دوم کرده گوید که آن اصل هر چیز است و نیز (۷) اولاً صاحب فدائی می فرماید که دانه
هر چیز که بکارند و سبز شود و خوشه ها یا میوه ها بر آرد و آنچه بتازی بیضه خوانند و آن را خاگ هم نامند
و تخم کبوتر و گنجشک و مانند آن و (۸) خایهٔ مردم نیز (شمس فخری ؎) بگه آنگاه شاه زر بخشد که چرخ
سازد ز مرطا بر تخم خ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اصل و نژاد است و مطلق بیضه و اغلب
که این هر دو در اصل مجاز بود که شهرت گرفته چه تخم در اصل دانه را گویند و بدکه بمعنی اوّل می فرماید
که این تصحیف تخم است صاحب محیط بر تخم می فرماید که اسم فارسی بزر است و بعض طیور را نیز شامل
و سریک بمقام خود مسطور چنانچه در بزر نیز ایما رفته مؤلف عرض کند که حقیقت بیضه بجایش مذکور
بهار گوید که اصل و نژاد و تخم غله و درخت چون تخم کدو و تخم ریحان و تخم گل و تخم سنبل و
امثال آن و بمعنی بیضهٔ مرغ و نطفه مجاز است و با لفظ افگندن و بالیدن و بر خاک افشاندن
و پریشان کردن و در خاک کردن و دمیدن و سبز شدن و فرو کردن و کاشتن و کردن و نهادن
مستعمل ما می گوئیم بمعنی اوّل تخم به بای فارسی اصل است چنانکه اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم
و صراحت ماخذ بر تخم گذشت و این را مبدّل تخم دانیم و همین مثال اوّل این تبدیل است و
بمعنی دوم اصل دیگر همه معانی مجاز و اسم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجازش که آن را تخمه هم نامند
که این مرض پیدا می شود از آنکه تخم در غذای غیر پخته هضم نمی شود و تخمه عائد می گردد ما این را بدین معنی
مخفف تخمه دانیم و تخمه بقول صاحب منتخب در عربی زبان بمعنی مطلق ناگواری طعام است صاحبان
انند و غیاث تخمه را بمعنی بدهضمی طعام از امتلا لغت عرب گویند و معنی چهارم و پنجم و ششم و هفتم
و هشتم همه مجاز معنی دوم موافق قیاس است و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید (اردو)

(۱) دیکھو تخم (۲) دیکھو بزر (۳) تخمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی قے جو بدہضمی یا فساد غذا سے ہو جاتی ہے اس میں اور ہیضہ میں یہہ فرق ہے کہ ہیضہ اخلاط غذا میں فساد ہو کر ہوتا ہے اور تخمہ غذا کے فساد سے (۴) تخم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بیضہ۔ انڈا (۵) منی بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث۔ آب پشت۔ آدمی کا بیج۔ نطفہ۔ وہ سفید مادہ جو آدمی کے عضو تناسل سے بروقت جماع خارج ہوتا ہے اور اُس سے حمل قرار پاتا ہے (۶) تخم۔ بقولہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نسل (۷) تخم۔ بقولہ مذکر۔ اولاد (۸) تخم۔ مذکر۔ بقولہ۔ خایہ۔

تخمار بقول برہان و جامع بضم اوّل بر وزن بلغار تیری ست کہ پیکان ندارد و بجاے پیکان گرہی دارد صاحب رشیدی گوید کہ این را تخمار و تکہ ہم گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ بجای پیکان گرہی دارد بہ شکل تخم کبوتر و ازان او را تخمار گویند و تکار ہم منسوب بہ تخمہ و گوید کہ در بہار عجم آوردہ و در فرہنگہا نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو ماخذ بیان کردۂ صاحب ناصری موافق قیاس و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (**اردو**) تخمار یا تکار۔ تیر کی ایک قسم کا نام ہے جس میں پیکان کے عوض ایک گرہ ہوتی ہے۔ مذکر۔

تخم افشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بوئیدن و کاشتن تخم باشد در خاک (صائب ؎) ہر کسی تخمی بخاک افشاند و ما دیوانگان ٭ دانۂ زنجیر در دامان صحرا کاشتیم ٭ (ظہوری ؎) شراب از خوی بر ویش تخم افشاند ٭ توان خورشید از رویش درو کرد ٭ (**اردو**) بیج بونا دکن میں بیج چھڑکنا بھی کہتے ہیں۔

تخم افگندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف تخم افشاندن است

مؤلف عرض کند که صراحت معنی همدر انجا کرده ایم (ثنائی مشهدی ؎) اسکه با من سازگاری کردن از درد خویش ہا تخم خواب اندر دماغ پاسبان افگنده ام ہا (اردو) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخماق بقول بہار بصیغہ بہرد و قاف افزار چوبی که بر سر میخ زنند تا میخ در زمین خوب فرو رود و استوار باشد (میر یحیی کاشی ؎) اوّل با عشق زنی دم زد ہا پس صدمۂ تخماق قفای ہم ہم تا بند نگردد بزمین اوّل میخ ہا تخماق بہ فرقش نتوان محکم زد ہا مؤلف عرض کند که تخماق بہمین معنی لغت ترکی است (کذا فی لغات ترکی) فارسیان بحذف واو و تبدیل قاف [illegible] (چنانکه برق و برنخ) این را مفرس کردہ بالضم خواندہ اند (اردو) دیکھو [illegible] ہی میں ۔ صاحب آصفیہ نے موگری پر فرمایا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ زمین کوٹنے کا چوبین آلہ ۔ مینخکوب بھی اردو میں مستعمل ہے ۔

تخم انداختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید که مرادف تخم افشاندن ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (نوعی جنوشانی ؎) قطرۂ ہر خاک دل از آب پاک انداختم ہا تخم پاکی یافتم ہر جای پاک انداختم ہا (اردو) دیکھو تخم افشاندن ۔

تخم اہر اصطلاح ۔ بقول محیط اسم لسان العصافیر است مؤلف عرض کند که بر لسان العصافیر ہرچہ نوشتہ ما نقلش بر [illegible] کردہ ایم (اردو) دیکھو [illegible] ۔

(الف) تخم باختن مصدر اصطلاحی ۔ بقول صاحب آصفی بحوالۂ وارستہ [illegible] روز وعید بہ بیضہ ہای رنگین بازی کردن [illegible] این از طغرای مشہدی شعری آوردہ [illegible]

(ب) تخم بازی پیداست (؎) [illegible] ہنگامہ سازی کند ہا نہ روی طرب تخم بازی

کند، مؤلف عرض کند که وارسته ذکر تخم بازی
به همین معنی کرده و صاحبان بحر و بہار ہم این را
آورده اند ما می گوئیم که اگر از ب خواهیم که مصدر قائم
کنیم الف درست نباشد بلکه ------
(ج) **تخم بازیدن** | مصدر آنست و از سند و از سند
بالا مصدر مرکب ----
(د) **تخم بازی کردن** | پیداست که صاحب
بحر ذکرش باین معنی کرده و ب حاصل بالمصدر
(ج) است و بس (اردو) الف و ج و د
لڑکوں کا نوروز کے دن انڈوں سے کھیلنا
(ب) اسی کھیل کو فارسیوں نے تخم بازی کہا ہے
تخم بالیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی گوید که بمعنی سبز شدن تخم است مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این کلان شدن تخم از بالیدگی
است و کنایه باشد از پیدا شدن درخت از و
(صائب ؎) درگذر زین عالم پر شور و شر
صائب که تخم ها در زمین شور بالیدن نمیداند

بیت ؎ (اردو) پیڑ اُگنا زمین سے پھوٹنا
تخم بخاک فرو کردن | مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی (تخم بر خاک فرو کردن) را نوشته
گوید که بمعنی کاشتن تخم است مؤلف عرض کند
که از سندش مصدری که پیدا می شود موافق تحقیق
آن را قائم کرده ایم صله بر را هیچ تعلق نیست
(کلیم همدانی ؎) دهقان ز بهر ... [illegible]
نهال تاک ... تخم کردی فرو ... [illegible]
(اردو) تخم بونا -
تخم برچیدن | مصدر اصطلاحی - بقول
آصفی برداشتن آن مؤلف عرض کند که ... [illegible]
از حاصل کردن تخم است (عرفی ؎) ... [illegible]
از برچیدی ... بمعنی عطا فرستادی ... (اردو)
تخم حاصل کرنا -
(الف) **تخم بر خاک افشاندن** | استعمال -
(ب) **تخم بر خاک ریختن** | صاحب آصفی
ذکر هر دو بمعنی کاشتن تخم کرده سند الف بر تخم

افشاندن گذشت (دانش مشهدی ؎) شنیده‌ام که دیگر گردش افلاک ریخت، دانه‌های اشک بلبل تخم گل بر خاک ریخت، مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بیج بونا۔

تخم برخیزیدن استعمال۔ مرادف تخم برخاستن یعنی پیدا شدن درخت از زمین (ظهوری ؎) کجا بر سینهٔ آلوده داغش می‌شود عرمن، که تخم گندم خوئی از زمین پاک برخیزد، مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) بیج اگنا دکن میں سولا نکلنا کہتے ہیں۔

تخم بنگ استعمال۔ بقول برهان آنست که بعربی بذر البنج نام است و آن را خداع الرجال نیز گویند و آن سه نوع می‌باشد سفید و سیاه و سرخ و بهترین آن سفید۔ بعد از ان سرخ و سیاه و آن زهر است و سرد و خشک در سیم۔ مؤلف گوید که صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بذر البنج برای هتوز حوالهٔ بنج می‌دهد و بذیل بنج می‌فرماید که بر شاخهای آن ثمر در غلاف شبیه به گل انار در شکل و آن مملو از تخم شبیه به تخم کشوت و غیر مدوّر و آن سه نوع است سیاه و سرخ و سپید و قوت تخم آن تا یکسال باقی می‌ماند و آن مختلف الطبع است چنانچه سیاه آن سرد و خشک در آخر سوم و سرخ آن در اوّل سوم و سفید آن کمتر و جمیع اقسام آن مخدّر منوّم مجفّف مسکن اوجاع ضرباتی و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) بنگ کے بیج مذکر۔

تخم پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی گوید که بمعنی تخم افشاندن باشد مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اوحدی کرمانی ؎) در بوم بر زمانه جنت، تخم گل آفتاب پاشید (اردو) دیکھو تخم افشاندن۔

تخم ترشه اصطلاح۔ صاحب محیط گوید که بفارسی تخم حماض را نام است و بر حماض گوید که بفارسی ترشه مؤلف عرض کند که صراحت

ترشہ بجایش می آید (اردو) دیکھو ترشہ یہہ
اُس کے بیج ہیں۔ مذکر۔

تخم تونر اصطلاح۔ بقول محیط دوائی است ہندی
بشکل کبابۂ خندان در مزاج گرم وخشک۔ نافع ریاح
و درد شکم واہل ہند عرق این می کشند و بہ استعمال
می آرند و در مطبوخات نیز و اگر بقدر چار دام
گرفتہ در یک آثار آب بجوشانند کہ سوم حصہ بماند
وصاف کردہ مضمضہ نمایند نافع درد دندان
است مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ خود
محیط صراحت این نکرد کہ چہ چیز است و نام این بنگیر استہ
ہم نہ نوشت۔ جز این چارہ نیست کہ برین قناعت
کنیم (اردو) تونر کے بیج۔ افسوس ہے کہ
تونر کا مشہور نام معلوم نہ ہوسکا۔ تخم تونر مذکر۔

تخم جاروب اصطلاح۔ بقول برہان
و رشیدی و سراج دوائی است کہ آن را برقوعی
اطریلال خوانند صاحب جامع بر نام دوائی قانع
مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط ہر چہ نسبت
اطریلال نوشتہ ما ذکرش در مقصورہ کردہ ایم
و برخی ازان بر اطریلال در ممدودہ حیف است
کہ وجہ تسمیہ این متحقق نشد کہ چرا فارسیان
این را تخم جاروب گفتند (اردو) دیکھو اطریلال

تخم جہود اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و
جامع و سراج کنایہ از پراگندہ و پریشان۔
بہار گوید کہ وجہ این بر فقیر ظاہر نیست
مؤلف عرض کند کہ صاحب اند صراحت کافی بر
جہود کردہ گوید کہ جہود نام درختی است بلند
و بالا۔ کہ بہندی تاڑ نامند و چون میوۂ او پختہ
گردد از میان بتر قد چنانکہ خستہ او بغایت متفرق
و پراگندہ شود بحدیکہ اگر بخواہند کہ آن را در یا بند
یکا یک بیابند ازینجاست کہ فارسیان تخم
جہود پراگندہ و پریشان را گفتند (اردو)
پراگندہ و پریشان۔

تخم چیزی برافتادن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و وارستہ بمعنی نابود و معدوم شدن

آن بحیثیتی که نام ونشان ازو نماند (طغرا ے)
تا کف کشودیم بر شاخ عشرت ۞ شد تخم نخلی گل
تخمش بر افتاده ۞ **مؤلف** عرض کند که کنایه
ایست موافق قیاس و ما این اصطلاح را
مخصوص به نباتات دانیم و سند بالا هم تقاضای
آن نمی کند اگر سندی دیگر بتعمیم معنی بدست
آید لایق اعتبار است باید تحقیق از اہل زبان و
سامعین عجم بر زبان ندارند (اردو) نابود
ہو جانا ۔ نام ونشان نہ رہنا ۔ مٹ جانا ۔

تخم حرام اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار ۔
حرام زاده و ولد الزنا (محسن تاثیر ے)
... نشستن کافتی تو زبام آخر ۞ گیرد
... ازو این تخم حرام آخر ۞ خان آرزو
در چراغ ہدایت ذکر این کرده **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی بمعنی نسل حرام دانند
(اردو) حرام زاده ۔ ولد الزنا ۔ دیکھو
بچہ کہ ۔ اسم مذکر ۔

تخم خلال اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع
و رشیدی و سراج و محیط ہمان تخم جاروب
که گذشت **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه
این ہم بوضوح نه پیوست والله اعلم و اشارهٔ
این بر اطریلال بقول محیط گذشت (اردو)
دیکھو تخم جاروب اور اطریلال ۔

تخم خلیل اصطلاح ۔ بقول برہان بکسر
خا و تحتانی مجہول تخمیست بمقدار تخم کرفس
و بشکل و اندام زیره دارد و کبود رنگ مایل باشد
و در غایت تلخی بود و نبات آن را بعربی رجل
الغراب و عش الشیاطین نامند **مؤلف** عرض
کند که اشارهٔ این بقول محیط بر اطریلال کرده ایم
(اردو) دیکھو اطریلال ۔

تخمدان اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع
و بحر زمینی را گویند که در ان شاخہای درختان
فرو برده باشند یا چیزی کاشته باشند که بعد از آن
سبز شدن بجای دیگر نقل کنند و ارسته صراحت

کند کہ این زبان اہل شیراز است (میر نجات ع) چشمم مباد قدّ تو ای سرو خوش خرام ٭ اگرچہ تخمدان نہال صنوبر است ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت و سراج ہم ذکر این کردہ (تاثیر ع) ربیع اہل ممسک چون زمین تخمدان باشد ٭ کہ کمال او آخر نصیب دیگران باشد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد (**اردو**) وہ زمین جس میں درختون کی شاخین داب دین یا تخم بوئین جن کی جڑین پیدا ہونے یا پھٹکنے پر دوسری زمین مین منتقل کرتے ہین ۔ مؤنث ۔

تخم در خاک کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی تخم کاشتن است (صائب ع) این تخم توبہ را کہ تو در خاک کردہ ٭ موقوف آبیاری اشک ندامت است ٭ (**اردو**) بیج بونا ۔

تخم در زمین کردن استعمال ۔ بقول صاحب آصفی کاشتن تخم است **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نکرد ولیکن عیبی ندارد کہ موافق قیاس است (**اردو**) تخم زمین مین بونا

تخم درودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند او بکارش نمی خورد و برای تخم کشتن است کہ می آید (کمال اصفہانی ع) چہ تخم ہای برومند را بباغ وجود ٭ زمانہ کشتہ و بس نارسیدہ بدرود ٭ مخفی مباد کہ محقق ہند نژاد بر معنی شعر غور نکرد (**اردو**) ناقابل ترجمہ

تخم دمیدن استعمال ۔ بقول صاحب آصفی بمعنی سبز شدن تخم **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (کلیم ہمدانی ع) چنین کہ تخم بہ تعجیل می دمد از خاک ٭ قریب دانہ درین دامگہ نخورد شکار ٭ (**اردو**) پودہ پیدا ہونا ۔ دکن مین مولکا نکلنا ۔

تخم رستن استعمال ۔ بقول آصفی بالضمہ

مرادف تخم دمیدن است **مؤلف** عرض کند
بمعنی حقیقی است (انوری ۵) تخمی که نروید
از چه کارم ؟ چیزی که نیایم از چه کارم ؟ **مؤلف**
عرض کند که این سند تخم روئیدنست که مرادف
این بجای خودش می آید (اردو) دیکھو تخم روئیدن

تخم رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و همان
سند کمال اصفهانی را برای این آورده که
نقلش بر تخم درودن گذشت **مؤلف** عرض
کند که قوت امتیاز لفظ و معنی و اخذ مصادر ندارد
لغو است و لغو (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تخم روئیدن استعمال۔ مرادف تخم رستن
است که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند
که سند انوری که در انجا نقل شد سند این است
بمعنی دمیدن تخم باشد (اردو) دیکھو تخم دمیدن

تخم رهل اصطلاح۔ بقول محیط اہل آن است
مؤلف عرض کند که ما حقیقت اہل را بجایش
عرض کرده ایم و وجه تسمیه این بوضوح نپیوست
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو)
دیکھو اہل۔

تخم ریحان استعمال۔ بقول صاحب آنند
و مؤید بعربی بزر الریحان دوائی است محلل
جمیع اورام۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و بر
بزر الریحان گوید که تعریف این در ریحان
می آید و بر ریحان گوید که تخم آن گرم و خشک
در اول و خوردن سفوف آن با شکر صبح و شام
نافع دوار و منافع بی شمار دارد **مؤلف** عرض
کند که مرکب اضافی است (اردو) ریحان
کے بیج۔ مذکر۔

تخم ریختن استعمال۔ صاحب آصفی سند
این را بر (تخم برخاک ریختن) نقل کرده که
بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که هر دو
یکی است بمعنی حقیقی (اردو) دیکھو تخم
برخاک ریختن۔

تخم ریزہ اصطلاح۔ بقول سروری (۱) خاگینہ و آن را خایہ نیز گویند صاحب رشیدی ذکر این کردہ صاحب بحر گوید کہ خاگینہ و (۲) قیمہ کہ در وقت بریان کردن تخم مرغ بران ریزند (۳) زراعت کنندہ و (۴) محل زراعت۔ بہار بر معنی اوّل قانع۔ صاحب مؤید بحوالۂ علمی ہمزبان بحر در معنی دوم ہمی فرماید کہ چندان کفچہ زنند کہ یکذات می شود و سنبوسہ ازان سازند و بانان نیز خورند کہ برای قوت نافع بلکہ انفع خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اول و دوم قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول تخم درینجا بمعنی بیضہ و در معنی دوم طرز و تعریف محققین آن را معنی جداگانہ ظاہر کرد و حقیقۃً ہمان معنی اوّل است و مراد از قیمہ۔ قیمۂ تخم مرغ است و بہ این معنی اسم مفعول ترکیبی است و بہ معنی سوم اسم فاعل ترکیبی و تخم درینجا بمعنی برزد بمعنی چہارم اسم مفعول ترکیبی و درینجا ہم تخم بمعنی برز باشد (اردو (۱) خاگینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ آپ فرماتے ہیں کہ خاگینہ دراصل خایہ گینہ تھا۔ تلے ہوے انڈے اور کتری ہوئی پیاز ملا کر قیمہ کی طرح پکایا ہوا سالن (۲) ناقابل ترجمہ (۳) کاشتکار۔ مذکر (۴) زراعتی زمین۔ مؤنث۔

تخم زرداب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی تُومون است و برتُومون گوید کہ بعضے آن را تُومرون و ثرمون نوشتہ اند و بفارسی تخم زرداب و بہ ترکی صفرا اودی نامند تخم نباتی است شبیہ بہ گاکشی۔ نبت آن جاہای سایہ گیاہ و آن شبیہ بہ سداب۔ تخم آن تلخ و تند و ریزہ و گویند تر بد زرد بیخ و در افعال مشابہ خربق گرم و خشک در سوم و تخم آن قوی الحرارت و تعی و مسہل اخلاط مرارئی و غلیظ و مخرج اقسام کرم معدہ و جنین میت و مدر بول و حیض و محلل اورام باردہ مؤلف عرض

کند که تخم تربد است وبس (اردو) تربد کے
بیج - مذکر -

تخم سرشتن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی مخلوط کردن
تخم در خاک و آب وامثال آن (فقیر ؎)
در خاک و خون خویش سرشتند تخم داغ ؛ تا لالہ
از خاک شهیدان برآمده ؛ مخفی مباد که از همین سند

تخم سرشتن در خاک کنایہ از کاشتن تخم
پیدا می شود (اردو) بیج بونا -

تخم شربتی اصطلاح - بقول محیط تخم بادرنگ
باشد **مؤلف** عرض کند که بادروج بجائش
گذشت واین تخم همان است وازینکه ؎ بیشتر
استعمال تخم این شل تخم ریحان در شربت باشد
یعنی در شربت پاشیده می نوشند بنا بر علیه
اسم موسوم کرده اند وحق آنست که بادروج
هم قسمی از ریحان است (اردو) بادروج
کے بیج - مذکر - دیکھو بادروج اور اوقیمین -

تخم شهوه اصطلاح - بقول محیط اسم خاکشی
است **مؤلف** عرض کند که خاکشی بجائش مذکور
شود وظاهرا وجه تسمیه این جز این نباشد که خاکشی
مبهی است (اردو) خاکشی کے بیج - مذکر
دیکھو خاکشی -

(۱) **تخم فشان** مصدر اصطلاحی - ب

(۲) **تخم فشاندن** مخفف همان تخم افشاندن
که گذشت والف اسم فاعل ترکیبی کنایہ از
کاشتکار که تخم می افشاند (ظهوری ؎) در مزرع
غم تخم فشان گشت ظهوری ؛ از کشت زبان
حرین توفیر برآورد ؛ (وله ؎) بی ذکر تو از
سبحه اگر تخم فشاندم ؛ تا رشته از خرقه ؛ بچکید
برآمد ؛ **مؤلف** عرض کند که همچنین است -

(۳) **تخم فشان گشتن** مرادف (۲) که از
سند اول ظاهر است (اردو) (۱) کاشتکار
مذکر (۲ و ۳) تخم بونا - بیج ڈالنا دیکھو افگندن

تخم ۔ دکن مین بیج جہڑکنا بھی مستعمل ہے ۔

تخم قنب | استعمال ۔ بقول محیط اسم این در فارسی شہدانج ۔ صاحب برہان بر شہدانہ گوید که تخم بنگ را نام است و معرب آن شہدانج **مؤلف** عرض کند که تخم بنگ بجایش گذشت و قنب بنگ را نام است و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو تخم بنگ ۔ مذکر ۔

تخم کاج | اصطلاح ۔ بقول محیط بفارسی چلغوزہ را گویند **مؤلف** عرض کند که کاج بقول او اسم صنوبر است پس معنی لفظی این مرکب اضافی تخم صنوبر باشد و ازینکه چلغوزہ را که می آید در عربی زبان حب الصنوبر کبار نام است این ہم موافق قیاس و تعریف کامل بہ چلغوزہ مذکور شود (اردو) چلغوزہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ ایک قسم کا میوہ جو مقوی دماغ ہے درخت صنوبر کا پھل ۔

(۱) **تخم کاجیرہ** | اصطلاح ۔ بقول محیط بفارسی (۲) **تخم کاجیرہ** | حب القرطم را نامند **مؤلف** عرض کند که ہم او بر قرطم گوید که بہ گیلانی تخم کاجیرہ و تخم کازیرہ نامند و قرطم را در فارسی خشک دانہ نام است و تخم کافشہ ہم و تعریف خسک دانہ بجایش می آید و درین جا اگر ہوس است ۔ ہمین قدر بس است ۔ مخفی مباد که (۱) مخفف (۲) باشد (اردو) خسک دانہ ۔

(الف) **تخم کاریدن** | استعمال ۔ صاحب
(ب) **تخم کاشتن** | آصفی ذکر بے کردہ

از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بوئیدن تخم باشد (ظہوری ؎) ز اشک شور دران دشت تخم می کارم ۔ که آب برق بجوی گیاہ می سوزد ۔ (طالب آملی ؎) تخم مہری که بامید وفا کاشتہ ایم ۔ بسر دوست که ناکاشتہ انگاشتہ ایم ۔ و ما الف را ازین قائم کردہ ایم که مرادف ب است و مقتنین فارسی زبان مشتقات یکی را در دیگری شریک کردہ اند

ومصدر بکار بردن این را ترک فرموده و ما هردو را بجایش ذکر کنیم و سند اول متعلق بالف است که محققین زباندان آن را هم متعلق بباب ثانیه ... (اردو) تخم بونا۔

تخم کافشه استعمال۔ مهمان تخم کا جیره که گذشت مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بقول محیط هم در آنجا کرده ایم۔ مرکب اضافی است و صراحت کامل بر خشک دانه می آید (اردو) دیکھو خشک دانه۔

تخم کبکو اصطلاح۔ بقول محیط حب النیل است و هم او بر حب النیل گوید که بفارسی این را تخم کبکو و تخم نیلو فر پیچ نامند و در انگریزی یومیا سرولیا و بهندی کاله دانه و کسوا و مرجانی و زیرکی و کوا ڈوری با لجمله دانه ایست سیاه رنگ کوچکتر از نخود۔ غیر مدور و مغز آن سپید گرم و خشک در سوم۔ طلای آن جالی و نافع برص و بهق ابیض و منافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که با تعریف این بر انجلک هم کرده ایم و این ظاهر امرکب اضافی معلوم می شود و لیکن حقیقت کبکو هیچ معلوم نشد و وجه تسمیهٔ این بوضوح نه پیوست و اشارهٔ این بر انجلک هم گذشت (اردو) کالا دانه۔ تذکیر۔ دیکھو انجلک۔

تخم کتان استعمال۔ بقول ناصری و انند بیان که در دواها بکار برند و اسپرزه گویند و عرب آن را معرب کرده بذر قطونا خوانند مؤلف عرض کند که حقیقت این بر اسپرزه گذشت (اردو) دیکھو اسپرزه۔

تخم کردن اصطلاح۔ بقول بهار که صراحتش بذیل خایه گذاشتن کند مرادفش که (۱) کنایه از بیضه دادن مرغ است و بقول آصفی (۲) کردن کاری که ننگ و عار بار آرد چنانکه گویند فلانه کس خایه نهاد و تخم کرد و هم او گوید که (۲) بمعنی کاشتن تخم است (خسرو ۵۳) اگل که بروید از زمین سرخ و زرد ها تنگهٔ زر دان که غش تخم کرد

۴ (ظهوری ۳۵) تخمی کہ گریہ کرد بہ دامان ہای ہای ۴ در فصل خندہ قہقہہ روید زکشت ما ۴ (ولہ ۳۵) نغمہ گر تخم کنم نوحہ بہ انبار برم ۴ خاطر اہل تمنا ہمہ حسرت خیز است ۴ مؤلف عرض کند کہ برای معنی اوّل و دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ذکر این نکردہ اند ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) مرغ کا انڈا دینا (۲) ایسا کام کرنا جس سے ندامت حاصل ہو (۳) تخم بونا۔

تخم کرفس رومی استعمال۔ بقول محیط اسم بکافیطوس وہم او برکافیطوس گوید کہ تخم کرفس رومی و بشیرازی ماش دارد و بہ لاطینی آبیکہ و بفرنگی جودہ و بہندی لگکروندہ نامند۔ بقول شیخ گرم در دوم و خشک در سوم۔ مفتح سدد و منقی و جلای آن بہر اعضای باطنی بیشتر از اسخان آنست و دران قوت مسہلہ و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ آنچہ صاحب محیط بر کرفس نوشتہ ترجمۂ آن در ہندی اجمود است کہ ماصر اسمائش بر او داساليون و اجمود کردہ ایم و این چیزی دیگر است کہ در اصطلاح نامش تخم کرفس رومی است و در حقیقت تخم نیست بلکہ نباتیست و ثمرش غیر کنایہ نباشد نظر بہ شباہت کہ این ثمر بشکل تخمی می نماید (اردو) لکروندہ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درخت اور اُس کے پھل کا نام جو مزے میں ترش اور رنگ میں سرخ ہوتا ہے لوگ اس کا اچار ڈالا کرتے ہیں۔

تخم کشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کاشتن تخم است مؤلف عرض کند کہ کشتن مخفف کاشتن است و ہر دو یکی و این بمعنی حقیقی است (قربی دماوندی ۵) تخمی کہ بمزرعۂ محبت کشتیم ۴ نخلی شد و حاصل بر مہجوری داد ۴ (اردو) بیج بونا۔

تخم کلملی اصطلاح۔ بقول محیط دانہ ہندی

است بقدر خاکشی سفید و املس که سرد تر است
و نزد بعضی گرم و خشک۔ استعمال آن از خارج
جائز۔ چون در آب یا شیر گاو سائیده کلف و
نمش و برش دور سازند براق و روشن نماید
و گویند تخم کرملی همین است و آن در حاشیش
خواهد آمد و هم او بر حاشیش گوید که همین را
بفارسی حسن یوسف و بهندی تخم کرملی و کلملی
گویند و بقول صاحب قانون دوای ارمنی است
و نیز فارسیس گویند و آن دانه هائی است بسیار
کوچک و سفید از خشخاش کوچکتر و سخت۔ گرم
و خشک در چهارم و بسیار تند و شخصی که درد
شدید داشته باشد اگر آن را نیم درم به آب
گرم بخورد قی شدید آورد و چیزی شبیه بخون
قی می نماید و از آن نجات یابد و منافع بسیار
دارد مؤلف عرض کند که کرملی ترجمۂ هندی
حاشیش است فارسیان تخم حشیش را بترکیب
اضافی تعرلیگا به تبدیل رای مهمله به لام استعمال
کرده اند دیگر هیچ (اردو) حاشیش۔ ایک دوا
کا نام ہے جس کو ہندی مین تخم کریلی کہتے ہین مذکر

تخم کنب اصطلاح۔ بقول محیط بفارسی
شهدانج است و هم او بر شهدانج گوید که
شاهدانج و شاهدانک و شهدانق نیز گویند و همه
معرب شهدانه فارسی است و معنی آن سلطان
الحبوب و بسریانی ذرع آدم و نیز بفارسی تخم کنب
و قنب نامند و آن بقول شیخ تخم درخت قنب
باشد۔ و بقول شیخ گرم و خشک در سوم۔ محلل
و مجفف لقوت و خلط آن قلیل ردی و مصدع
بحرارت خود و دوران لطافت و جلاست و
منافع دارد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
می نماید که هم او بر کنب گوید که اسم فارسی بنگ
است پس این همان تخم بنگ باشد که گذشت
(اردو) دیکھو تخم بنگ ۔

تخم کونجه اصطلاح۔ بقول محیط باقلای
مصری است مؤلف عرض کند که حقیقت

با قلا بجالیش و بر باسمیر نوشته ایم و هم او بر کونجه گوید که اسم هندی کبیکج است و کبیکج بقولش باقلا نیست اندرین صورت معلوم می شود که این کنایه ایست مقرس برای باقلا (اردو) دیکھو باقلا و باسمر۔

تخمگان بقول برهان و مؤید و سراج بر وزن استخوان (۱) بیضه های آدمی را گویند و بعربی خصیتین خوانند و (۲) تخم روئیدنیها را هم نامند عموماً و (۳) تخم خرفه را خصوصاً۔ صاحب ناصری بر معنی اول و دوم قانع **مؤلف** عرض کند که ظاهر القاعدهٔ فارسی جمع تخمه و آنکه تخم بمعنی خصیه و بزر گذشت و تخمه بهر دو معنی بالا نیامده پس می بایست که جمع تخم را تخمها گویند و این تصرف فارسیان است که های زائده بر لفظ تخم زیاده کرده جمع آن بقاعدهٔ خود تخمگان کردند یعنی های آخره بدل کردند به کاف فارسی و پس ازان الف و نون جمع در آخرش زیاده کردند چنانکه بچگان و سفلگان ما این استعمال را مشتاق سند استعمال می باشیم که محققین اہل زبان یعنی صاحبان سروری و جامع ازین ساکت قول ناصری که او هم صاحب زبان است البته اعتبار را شاید و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱) خصیے۔ مذکر (۲) عموماً بیج۔ مذکر (۳) خرفے کے بیج۔ مذکر۔

تخم گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (۱) کاری کردن که ننگ و عار بار آرد چنانکه فارسیان گویند: فلان کس روز جنگ هزار تخم و خایه بگذارد و **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم تصدیق این معنی می کنند که کنایه ایست و (۲) بمعنی حقیقی تخم نهادن و بیضه نهادن طیور است (اردو) (۱) ایسا کام کرنا جس کا مآل ندامت ہو (۲) انڈے دینا۔

تخم گل استعمال۔ بقول بہار گل که علم ورد است

وآن را قلم می نشانند درین صورت مراد از تخم
گل ـ گلهای دیگر باشد مثل لاله و نافرمان ونیلوفر الخ
که گمان دارم که مراد ازان زردی گل است که
درمیانه گل باشد وآن را زرگل وخرده گل نیز
گویند صاحب محیط می فرماید که عبارت از ثمرهٔ
آنست مانند تکمه می باشد در افعال مانند ولیکن
است که عبارت از ثمر گل سرخ وصحرائی
باشد وگویند ثمر گل سرخ آنست که بعد ریختن
برگ گل ظاهر می شود سرخ رنگ واز عناب
کوچک تر وگیلانی می نویسد که بزرالورد آنست
که درداخل گل سرخ بود وآن درحقیقت
تخم آن نیست چون خشک آن برلهات بپاشند
خون آن قطع کند وبهترین آن خوشبو ـ سرد و
خشک در دوم ودران قبض ظاهر وتجفیف
است وافعال آن مائل به تبرید وتجفیف و
مقوی اعضا ومحکم کنندهٔ آن ومنافع بسیار
دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که طبع آزمائی
اول بهار فضول محض است ما اتفاق داریم با معنی
بیان کردهٔ صاحب محیط وهمین است اصل زر
گل که مرکب اضافی است (اردو) زرگل بقول
آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ پھول کے اندر کا
ریزہ ـ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ زرگل کے
نیچے گھنڈی کی شکل مین ایک چیز ہوتی ہے ـ
جس پر زرگل کے ریزے ہوتے ہین درحقیقت
فارسیون نے تخم گل اسی کو کہا ہے ـ

تخم مرغ | اصطلاح ـ بقول بحر وانند ومؤید
بمعنی بیضهٔ مرغ است صاحب رہنمای سہولت
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار ہم ذکر این
کرده وصاحب محیط آنچه بذیل بیض آورده
با نقاش بربیضه کرده ایم **مؤلف** عرض کند
که تخم بمعنی بیضه بجایش گذشت واین مرکب
اضافی است (اردو) مرغ کا انڈا ـ مذکر
بیضهٔ مرغ بھی بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین ـ

تخم نہادن | مصدر اصطلاحی ـ صاحب

آصفی ذکر این کرده گوید که بمعنی بیضه نهادن باشد تا بچه برآید **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) انڈے دینا۔

تخم نیلوفر پیچ اصطلاح۔ بقول محیط البخاری اسم حب النیل است و برحب النیل اشاره کرده که مالقش برانگلک کرده ایم **مؤلف** عرض کند که ضعیف است که وجه تسمیه بوضوح نه پیوست بخیزین که نیلوفرپیچ را اسم فاعل ترکیبی است صفت تخم قرار دهیم و معنی لفظی این تخمی که نیلوفر را در پیچ وتاب دارد (اردو) دیکھو انگلک۔

تخمه بقول برهان وجهانگیری وجامع وسروری ورشیدی بضم اول وسکون ثانی وفتح ثالث (۱) مرضی است که آدمی وحیوانات دیگر را از خوردن بسیار عارض شود خصوصاً کبوتر را که بعربی بیضه خوانند و (۲) بمعنی اصل ونژاد هم (حکیم سنائی ۵) تخمه چون هاضمه تباه شود + معده تیره مردم گردد و تباه شود + (فردوسی ۵) یکی آنکه از تخمهٔ کیقباد + بهمی از توگیرند گوئی نژاد + خان آرزو در سراج گوید که بهردو معنی ها برای نسبت است غایتش در معنی دوم افادهٔ تشبیه کند ونسبت معنی اول بر برهان قاطع اعتراض کرده می فرماید که مرض مذکور دیگر حیوانات را نشود مگر طیور را و ناگوار بودن طعام نیست که بآدمی شود وآن را بیضه خوانند بلکه تخمه مرض آدمی است بفتح تا که در اصل واو بوده مشتق از وخامت وآن لفظ عربی است پس بمعنی اول نوعی از بیماری مرغان خصوصاً کبوتران را وآن دانه الیست که بشکل تخمی برپا یا بر منقار پیدا می شود صاحب فدائی بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند که تخمه بضم اول وفتح دوم لغت عرب است بقول منتخب بمعنی ناگواری وناگواری طعام پس فارسیان همین را بسکون دوم برای مرضی خاص استعمال کردند که از قصور هاضمه عارض انسان شود وهمین را صاحب اکسیر اعظم در دوی جلدش

گوید که ازین مرض طعام در معده اصلا هضم نشود
وهمچنان باقی ماند و علاج این بعد قی باب و
نمک هرچه در علاج فساد هضم مذکور شد حسب
سبب بکار برند (الخ) و آنچه طیور خصوصاً کبوتر
را عارض شود دانه هاست بر منقار یا بر پای ایشان
و معنی دوم هم موافق قیاس که تخم بمعنی خصیه هم آمده
و شک نیست که هر دو معنی لفظ تخم و های نسبت
در آخرش شامل و تخمه بمعنی اول این بر معنی سوم
گذشت محقق همین می نماید (اردو) (۱) تخمه
بقول آصفیه - مذکر - دیکھو تخم کے تیسرے معنے
اور دکن مین کبوترون اور پرندون کے اس مرض
کو بھی تخمہ کہتے ہین جس سے پاؤن اور چونچ پر
دانے نکل آتے ہین - مذکر - (۲) اصل و نژاد - نوشتہ

تخمه فروش | اصطلاح - بقول بحر کسی که حبوب
برشته فروشد - بهار گوید که کسی که نخود سیاه داغ
وغیره مصالح نان بفروشد (میرزا طاهر وحید
۵) چه گویم ز بیداد تخمه فروش ٭ که در سینه ام
سوخت دل را ز جوش ٭ خان آرزو در چراغ
هدایت در تعریف این با صاحب بحر متفق -
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) وہ دکاندار جو بھونے ہوئے تخم فروخت
کرتا ہے جسکو فارسیون نے تخمہ فروش کہا ہے

(الف) **تخمیر** | بقول بهار بمعنی سرشتن و می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بالفتح
لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با ترکیب مصدر کردن می کنند یعنی

(ب) **تخمیر کردن** | بمعنی خمیر کردن و سرشتن است (ملا ابوالبرکات منیر ۵) چون شوم نابود
از غم باز بهر سوختن ٭ عشق از آب و گل پروانه تخمیرم کند ٭ مخفی مباد که ازین سند مصدر مرکب

(ج) **تخمیر کندن** | به ضم کاف پیداست و تعریف کردن و کندن بجای خودش می آید (اردو)

(الف) خمیر - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - سڑا ہوا آٹا یا کوئی اور چیز جس مین جوش و خمیر پیدا

ہو جاے۔ جوش۔ ابال (ب و ج) خمیر کرنا کہہ سکتے ہین۔ سرشتن کا ترجمہ۔

(۳۹۶۴) **تخمین** لغت عرب است بالفتح و بقول منتخب بگمان و قیاس سخن گفتن۔ صاحب انند بحوالۂ غیاث بذکر معنی بالا گوید کہ اندازہ کردن ہم مؤلف عرض کند کہ فارسیان بہمین معنی استعمال این در فارسی زبان می کنند (ظہوری ؎) قیاسی ندارد ز مہرم چہ پرسی ہ کسی مہر در دل بہ تخمین نہ چیند ہ (اردو) تخمینہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اندازہ۔ تکدمہ۔

(الف) **تخوار** بقول برہان و سروری بضم اوّل و واو معدولہ بروزن دوچار نام پادشاہ دہستانست کہ از سبارزان لشکر کیخسرو بودہ صاحب رشیدی گوید کہ این ملک را.....

(ب) **تخوارستان** نام است۔ خان آرزو در سراج بذکر (الف) ذکر (ب) ہم بذیلش کردہ می فرماید کہ طغارستان معرب آنست و صراحت مزید کند کہ الحال نام موضعی است در نواحی بلخ و نام ملکی نیست مؤلف عرض کند کہ (ب) موافق قیاس است از قبیل ترکستان و ہندستان (اردو) الف۔ تخوار۔ فارسی مین دہستان کے پادشاہ کا نام (ب) تخوارستان۔ دہستان کو کہتے ہین۔ مذکر۔

(۳۹۶۶) **تخییل** بفتح اول و دوم و تشدید تحتانی مضموم بقول منتخب لغت عرب است بمعنی در خیال آوردن فارسیان استعمال این بمعنی خیال می کنند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) کردہ سیرم از تماشای ہمہ ہ در تخییل آنکہ مہمان من است ہ (ہم او ؎) دیگرم کمر نہ لبست شکیب و تحمّلش ہ ہر کس کہ در تخییل تاب کمر نشست ہ (اردو) خیال۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تصوّر۔ دیکھو سند کے بارہوین معنے۔

فوقانی با دال مہملہ

(الف) **تدارک** بقول بہار دریافتن و بدست آوردن (مخلص کاشی ؎) تصدیع درتدارک ہر ماحضر مکش ٭ داری چو سرکہ ونمکی دردسر مکش ٭ وارستہ گوید کہ اسم مصدر است بمعنی بالا **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و بقول منتخب دریافتن چیزی رفتہ را فارسیان بمعنی تلاش و انتقام **استعمال** این می کنند و معاصرین عجم ہم۔ صاحب رہنما بجوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

(ب) **تدارک دیدن** بمعنی انتظام کردن نوشتہ (اردو) الف تدارک بقول آصفیہ تدبیر۔ بندوبست۔ انتظام (ب) انتظام کرنا۔

(الف) **تداوی** بقول بہار خود را بچیزی وارد کردن (ملا طغرا ؎) اگر سنبل از ضعف دل شد سقیم ٭ تداوی بعنبر کند از شمیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین بمعنی درمان کردن مطلق و فارسیان بمعنی مطلق درمان استعمال این می کنند و این را با مصدر کردن مرکب کردہ

(ب) **تداوی کردن** را بمعنی درمان کردن استعمال کردہ اند چنانکہ از سند ملا طغرا پیداست (اردو) الف درمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ علاج۔ چارہ۔ معالجہ دوا۔ دارو (مومن ؎) درد ہے جان کے عوض ہر رگ و پے مین ساری ٭ چارہ گر ہم نہین ہونیکے جو درمان ہوگا ٭ (ب) علاج کرنا۔

تدبیر بقول بہار نیکو اندیشیدن می فرماید کہ خصم بند و ولایت کشای از صفات اوست

و بالفظ آوردن و دادن و ساختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده فارسیان استعمال این بترکیب الفاظ فارسی می کنند و بدون ترکیب بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) اندیشه و فکر و (۲) موقع هم مستعمل و بیان مرکبات این در ملحقات می آید مخفی مباد که معنی دوم مجاز معنی اول است (ظهوری ســـ) هوس گنج برآورده ز تعمیر مرا ؛ ترک تدبیر علم کرده به تدبیر مرا ؛ (اردو) (۱) تدبیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ علاج چاره۔ درمان۔ فکر۔ اندیشه۔ غور و تامل۔ کوشش (۲) موقع۔ مذکر۔

تدبیر آوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی فکر و تامل کردن در کاری است (نظامی ســـ) دران غم که تدبیر چون آوردم ؛ کزان سایه خود را برون آوردم ؛ (اردو) تدبیر کرنا۔

تدبیر اندیشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تدبیر کردن است (انوری ســـ) چون کنم تدبیر کاری چون کنم ؛ چون دل تدبیر اندیشم نماند ؛ (اردو) تدبیر کرنا۔ دیکهو تدبیر آوردن۔

تدبیر دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی موقع دادن و این مجاز است متعلق به معنی دوم تدبیر (علی خراسانی ســـ) بس سراسیمه بود از دم تیغ شه دین ؛ دشمنش را نه دهد حادثه تدبیر فرار ؛ (اردو) موقع دینا۔

(الف) تدبیر داریدن | **(ب) تدبیر داشتن** مصادر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سندش مصدر الف پیداست و هر دو بمعنی تدبیر مهیا بودن و صاحب تدبیر بودن است (عالی شیرازی ســـ) طپیدن سوختن

در خاک وخون غلطیدن و مردن ٭ بحمد الله که
در دعاشقی تدبیرها ٭ اردت مخفی مباد که تعریف
داریدن و داشتن بجایش بیان کنیم (اردو)
صاحب تدبیر ہونا ۔ مدبّر ہونا ۔

(الف) **تدبیر ساختن** | استعمال ۔ صاحب
(ب) **تدبیر سازیدن** | آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت ٭ مؤلف عرض کند که از سند نمایش
کرده اش مصدر ب پیداست و تعریف ساختن
و سازیدن بجایش می آید ہر دو بمعنی تدبیر کردن
است (سعدی ؎) چه تدبیر سازم چه درمان
کنم ٭ که از غم بغم بسود جان درتنم ٭ (اردو)
تدبیر کرنا ۔

تدبیر سگالیدن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی فکر تدبیری کردن است (معزی
نیشاپوری ؎) ضمیر تو چو سگالد خجسته تدبیری
٭ خدای جل جلاله چنان کند تقدیر ٭ (اردو)
تدبیر کی فکر کرنا ۔ ارادہ تدبیر کرنا ۔

تدبیر شناس | اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی مردم
عاقل و حکیم و دانا ۔ مؤلف عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است ۔ صاحب ملحقات برہان ذکر
جمع این (تدبیر شناسان) بہمین معنی کرده و
صاحبان اند و مؤید (تدبیر شناسندگان) را
بہمین معنی آورده که موافق قیاس است (اردو)
عاقل حکیم ۔

تدبیر کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت ٭ مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی تدبیر ساختن و نمودن است (سنجر کاشی
؎) دریغ و درد که کردم بخود بسی تدبیر ٭
گزین طلسم برآیم نشد زهی تقدیر ٭ (اردو)
تدبیر کرنا ۔

تدبیر کسی کردن | مصدر اصطلاحی ۔
بقول بحر فعل تشنیع بمعنی لہ الطف نمودن با او
عرض کند که دیگر کسی از محققین اهل زبان

ذکر این نکرده و سند استعمال هم پیش نشد و صاحب انجمن هم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمالی باشیم (اردو) دلالت کرنا۔

تدبیر کند بنده تقدیر زند خنده مثل صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بحق کسی زنند که شرائط تدبیری ادا کند و با وجود آن در مقصود خود ناکام ماند و حصول بحق کسی که با وجود تدبیر معالجه بمیرد نیز گویند ٭ فکر صد سال می کند بنده ٭ مرگ بر فرق حی زند خنده ٭ (اردو) دکن مین کہتے ہین "لاکہ تدبیر کی مگر تقدیر نے ایک نہ چلنے دی" اس عبارت کا استعمال اس شخص کے حق مین ہوتا ہے جو ہر قسم کہ تدابیر معالجہ کے باوجود جان بحق [illegible]

تدبیرگر اصطلاح۔ بقول بہار و انند بمعنی نکو اندیش (میر معزی سه) آباد بر آن کلک گشت [illegible] بخت لقب دارد ٭ تدبیرگر دولت تقویم گر دوران ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این صاحب تدبیر است و این از قبیل چاره گر [illegible] باشد اسم فاعل ترکیبی (اردو) خیر اندیش۔

تدبیر نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر [illegible] کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مراد [illegible] تدبیر کردن است (ناظم هروی سه) همیان [illegible] تدبیری نمایم که پاک از گرد این خواری برآیم ٭ (اردو) [illegible]

تدرنخ بقول مؤید مطبوعه ای آتش انگشت **مؤلف** عرض کند که در نسخ قلمی همین لغت را به همین معنی آتش انگشت دان تل زرنیخ نوشته و در بعض نسخ قلمی (تل زرنخ) در ینجا همین قدر کافی است که تصحیف مطبع نولکشور است (اردو) دیکھو تل زرنیخ۔

تدرو بقول ناصری بفتح اول و ثانی بواو کشیده نام مرغی است صحرائی شبیه به خروس در نهایت خوش رفتاری و آن را تذرو نیز گویند و معرب آن تدرج است و به تذرو معروف گویند

با درخت سرو نسبتی دارد صاحب محیط بر تدرو حوالۂ تدرج کردہ **مؤلف** عرض کند که او هرچه بر تدرج نوشت ما نقلش بر بلدرچین کرده ایم واشارۂ این هم در آنجا موجود (خسرو) آنکه پیدا زیر خود تدرو ها مانده چو پر گم شدگان زیر سرو ها (اردو) دیکھو بلدرچین۔

تدرو بهاری اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مظهر العجائب از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست موافق قیاس نظر بر خوش رفتاری معشوق (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تدرو زرین پر اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیه با نهم فارسی مفتوح کنایه از آتش آفتاب **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ولیکن مقصودش غیر از فروغ آفتاب نباشد که آن را آتش نوشت وحق آنست که آفتاب را نام است که رفتار خوشش مثل تدرو است وصفت زرین بر اشاره بخطوط شعاعی اوست دیگر همه محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تدری بقول محیط بالضم همان تودری که می آید **مؤلف** عرض کند که درینجا همین قدر کافی است که مخفف تودری است بحذف واو (اردو) دیکھو تودری۔

تذرو بقول برهان بفتح اول وثانی بواو کشیده (۱) نام مرغی است صحرائی شبیه بخروس در نهایت خوش رفتاری۔ صاحبان جهانگیری وجامع گویند که بضم دوم (۲) جانوری است سرخ رنگ که بیشتر در حمامها پیدا شود صاحب رشیدی این اکرم سرخ رنگ گوید صاحب ناصری باتفاق جهانگیری می فرماید که این را بالعربی ابن وردان گویند۔ خان آرزو در سراج گوید که عجب از صاحب برهان که بمعنی مرغ صحرائی نوشته حالانکه بدین معنی تدرو است بدال ورای مهمله

غالب دہلوی در قاطع برہان اعتراض بر برہان کردہ و قاطع القاطع در جوابش باستناد سروری سکندری خوردہ کہ صاحب سروری ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ بقول بعض معاصرین عجم خصوصاً از اصفہانیان این مخفف تدرو است کہ می آید وایشان در تلفظ خود رای مہملہ رامی اندازند پس صاحب برہان خطائی نکرد جز این کہ حقیقت لفظ را بمعنی اول ظاہر نکرد و ما صراحت ماخذ معنی دوم بر تذو کنیم کہ بذال معجمہ می آید (اردو) (۱) دیکھو تدرو (۲) دیکھو تذرو۔

(الف) **تدویر** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات در اصطلاح اہل ہیأت فلک کوچک در شکم فلک بزرگ و علامۂ جلپی تبریزی در تعریف فیل گوید (ے) آفاق بہ تشخیص درو جلوہ گر آیند؛ مجموعۂ اشیاست چہ ارضی چہ سمائی ؛ گردون تن و تدویر سر و چشم بعینہ ؛ چون کوکب علوی کہ کند ذروہ گرائی ؛ صاحب آصفی می فرماید کہ گرد گردانیدن چیزی باشد (مغربی نیشاپوری ے) فلک ز شکل رو و آتش ہمی خورد تدویر ؛ قمر ز رفتن کلکش ہمی بود سیارہ ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر واو و بہر دو معنی بالا لغت عرب است فارسیان بترکیب این با مصدر خوردن

(ب) **تدویر خوردن** بمعنی دور کردن و مدور شدن استعمال کردہ اند۔ صاحبان بحر و بہار (ب) را بمعنی چرخ زدن آوردہ موافق قیاس است و مجرد الف در محاورۂ فارسی بمعنی حاصل بالمصدر یعنی دور و چرخ است و بس (اردو) الف۔ دور۔ چکر (ب) دور کرنا۔ چکر لگانا۔

تدہ بقول برہان و جامع بفتح اول و ثانی بمعنی تنیدہ می فرمایند کہ از تنیدن مشتق است۔

صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وسراج ذکراین کردہ اند (نزاری سہ) وسواس بدسگال تو گشتہ کفن بروہ چون تار کرم پیلہ کہ برخود زخود تدہ ؛ مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گویند کہ مخفف تنیدہ است بحذف نون ویای تحتانی (اردو) دیکھو تنیدن یہہ اُس کے اسم مفعول کا مخفف ہے۔

فوقانی با ذال معجمہ

تذرج بقول برہان بفتح اوّل وثانی و سکون رای بی نقطہ وجیم معرب تذرو است کہ می آید مؤلف عرض کند کہ فارسیان استعمال این معرب ہم می کنند از ینجاست کہ صاحب برہان ذکراین کردہ (اردو) دیکھو تذرو۔

تذرو بقول برہان وبہار وجامع وسروری وسراج باواو بمعنی تدرج است کہ مرغ صحرائی شبیہہ بہ خروس باشد (میرزا رضی دانش سہ) بنجۂ رنگین ساقی سایہ بر مینا فگند ؛ بر سر سروی تذروی بال خود را باز کرد ؛ مؤلف عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل تدرو است کہ گذشت چنانکہ آدر و آذر و بعضی بر انند کہ ہمین اصل است و تدرو بہ دال مہملہ مبدل این۔ خیال ما برخلاف ایشان باشد ما تدرو را اصل می دانیم و این را مبدلش فارسیان عربی دان ہمان تدرو را بہ ذال معجمہ خواندند و این مسلّم است کہ تذرو لغت عرب نیست و بلحاظ ذال معجمہ لغت فارسی ہم نباشد (اردو) دیکھو تدرو۔

تذرو رنگین اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ غیر از رشیدی دیگری ذکراین نکرد مشتاق سند استعمال می باشیم وازینکہ آفتاب ہم رفتار خوشی دارد فارسیان این را کنایتہً بدین اسم موسوم کردہ باشند کنایۂ خوشی نیست و (تذرو زرین) بہتر ازین است

کہ بہمین معنی می آید (اردو) دیکھو آفتاب کے
دوسرے معنے۔ مذکر۔

تذروِ زرنیخ اصطلاح۔ بقول برہان و
سراج و آنند کنایہ از انگشت و زغال افروختہ
صاحب بحر گوید کہ مرادف تختۂ زرنیخ است کہ
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ زرنیخ جوہریست
کانی کہ ذکرش بر ارسانیقون گذشت۔
(اردو) دیکھو تختۂ زرنیخ۔

(الف) **تذروِ زرّین** اصطلاح۔ بقول
جامع و سراج و (جہانگیری و ناصری در ملحقات)
کنایہ از آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ مرکب
توصیفی و کنایہ لطیف است و فارسیان آفتاب را
(ب) **تذروِ زرّین پر** ہم گفتہ اند کہ خطوط
شعاعی خورشید تذرو زرّین پر را مانند صاحب
برہان (ب) را (۲) بمعنی آتش ہم گفتہ و صاحب جہانگیری
بر آفتاب قانع **مؤلف** عرض کند کہ تسامح برہان
است کہ معنی دوم پیدا کرد موافق قیاس ہم نیست
و لطافتی ہم ندارد و معاصرین عجم ہم پسند نمی کنند۔
و وجہ کنایہ ہم پیدا نیست (اردو) الف و ب
دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

تذکرہ خانہ اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی مکانی کہ
از آن برای سفر ممالک پروانۂ راہداری عطا می شود کہ ہمین را محکمۂ راہداری ہم نام است **مؤلف**
عرض کند کہ قلب اضافت و اصطلاح معاصرین عجم است و موافق قیاس (اردو) وہ محکمہ یا
دفتر جہاں سے سفر ممالک غیر کے لئے پروانۂ راہداری دیا جاتا ہے۔ مذکر۔

تذرو بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث
بواو کشیدہ جانوریست سرخ رنگ و پردار
کہ بیشتر در حمّامہا و متوضّاہا می باشد و آن را بعربی
ابن وردان گویند۔ صاحب سروری صراحت
مزید کند کہ او را سنگم ہم نام است **مؤلف**
عرض کند کہ ہمان تذرو بمعنی دوم اوست کہ

گذشت۔ اسم جامد فارسی زبان و این جزین باشد که معرب اوست یا تصرف عربان فارس که دال مهمله را به ذال معجمه بدل کردند۔ صاحب محیط بر بنات وردان هرچه نوشته بالقلش بر (تاتو) کرده ایم صاحب برهان پیسنگم گوید که قسمی است از جعل که در مقام مرطوب پیدا می شود و بقول بعض کرمی است گوئیم که تاتو اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تدو که به دال مهمله گذشت مبدل و مخففش که الف حذف شد و فوقانی بدل شد به دال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت (اردو) پاترنی ـ مؤنث ـ دیکھو تاتو جس پر کامل بیان ہے ۔

فوقانی با رای مهمله

تر بقول برهان و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) مرغکیست کوچک و کم سکون و خوش آواز که بعربی صعوه خوانند و می فرماید که به این معنی با زای نقطه دار هم آمده و (۲) نقیض خشک و (۳) کنایه از شخصی که باندک چیزی از جا درآید و در قمار منازعت کند با آنچه باخته باشد پس گیرد و (۴) کنایه از مردم ملوث و فاسق هم۔ صاحب سروری بر معنی اول و دوم قانع و صاحب ناصری معنی چهارم را گذاشت صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که (۵) برای تفضیل نیز آمده چون خوشتر و بهتر۔ خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معنی اول الذکر نسبت معنی اول می فرماید که صحیح بدین معنی تز به زای معجمه است چنانکه طوسی آورده صاحب تحقیق الاصطلاحات می طرازد که (۶) بمعنی شرمنده (صائب ؎) عاشق گستاخ سازد منفعل معشوق را شمع را با آتش زبانی ها تر پروانه است پ صاحب فدائی بذکر معنی دوم نسبت معنی چهارم می گوید که چون پارسای خود پسند را که همیشه ناز کند برای آنکه مردم به بینند و باو گرویده شوند۔

خشک می گویند ہرکس کہ حیان نباشد او را تر گویند ونیز (۷) بمعنی چالاک ۔ صاحب سخندان پارسی می فرماید کہ بمعنی پنجم لغت سنسکرت ہم ۔ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ چون ابر تر و اشک تر و بوسہ تر و شربت تر و شعر تر و شکر تر و کافور تر و کباب تر و نالہ تر و (۸) بمعنی تازہ و آبدار و صاف و پاکیزہ و نسبت معنی پنجم می طراز د کہ کلمہ تر علم تفضیل است در فارسی با کلمہ کہ ملحق او شود در صورت ترکیب افادۂ معنی مبالغہ کند و بذکر معنی ششم گوید کہ مجاز است و با لفظ آمدن و شدن و کردن مستعمل و ترآوردن متعدی آن ۔ صاحب محیط ذکر این بمعنی اول نکرد و برصعوہ گوید کہ گنجشک کوچک است کہ بفارسی تیرندک و سنگانہ گویند مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و استعمال مرکبات این در ملحقات می آید (اردو) (۱) دیکھو سنگانہ ۔ صاحب آصفیہ نے صعوہ پر لکھا ہے ۔ اسم مذکر ۔ ایک چڑیا کا نام جسکی لمبی دم ۔ ہر وقت اور جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے جسکو اللہ میان کی دموین کہتے مین ۔ (۲) تر ۔ بقول گیلا ۔ بھیگا ہوا (۳) اوچھا ۔ بقول ۔ تنگ ظرف ۔ کمینہ ۔ سبک وضع ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اوچھا شخص اُس شخص کو کہتے مین جو صبر و تحمل سے کام نہ لے اور ذراسی بات پر الجھہ جلے (۴) تردامن ۔ دکن مین مرد ملوث اور فاجر و فاسق کو کہتے مین (۵) تر ۔ بقول ۔ زیادہ ۔ افزون ۔ بڑہا ہوا (۶) شرمندہ (۷) چالاک (۸) تر ۔ بقول ۔ تازہ ۔

ترآمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و وارستہ (۱) بتنگ آمدن (ندیم اصفہانی ے) ترآمد یار از سیل سرشک من ندانستم ٭ کہ خواہد ساخت جانم خون فشانم ماجرا مشب ٭ بہار گوید کہ (۲) بمعنی خجالت کشیدن است (محسن تاثیر ے) شوخی گرگشتہ خون دلم از نیم نگہش ٭ گل در چمن

ترآمده از شوخ و شنگیش ؎ مؤلف عرض کند که معنی اوّل مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱) تنگ آنا۔ بقول آصفیہ عاجز آنا۔ ناچار ہونا دق ہونا۔ (۲) خجل ہونا۔ نادم ہونا۔

ترآوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی و بہار متعدی ترآمدن مؤلف عرض کند که ما این را خلاف محاورۂ فرس دانیم استعمال این از نظر نگذشت و بدون سند استعمال مجرد قول محققین هند ثراد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) تنگ کرنا (۲) شرمندہ کرنا۔

ترا بقول برهان بفتح اوّل بر وزن سرا (۱) دیوار بلند و رفیع را گویند مانند دیوار خانهٔ پادشاه و دیوار قلعه و کاروان سرا و دیواری را نیز گویند که در پیش چیزی کشند یعنی سدّی و دیواری که باکاه و گل و گلابه استوار کرده باشند و (۲) بضم اوّل ترکیبی باشد از لفظ تو و را که در محاورات و کتابت واو رای انداز ند و (۳) بمعنی خود را۔ صاحبان جهانگیری و جامع بر معنی اوّل قانع و نثر بعنیش مجرد دیوار رفیع و بلند است (رضی الدین نیشاپوری ؒ) ز بیم تیغ جهانگیر همچو خورشیدش ؎ همیشه ماه ترا بسته باشد از خرمن ؎ صاحب سروری در معنی اوّل با جهانگیری متفق و در معنی دوم و سوم با برهان (نظامی ؒ) گفت بامن فروش باغ ترا ؎ تا دهم روشنی چراغ ترا ؎ صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل و سوم قانع و برای معنی سوم از نظامی سند آورده که بالا مذکور شد۔ خان آرزو در سراج این را بهر سه معنی آورده و در چراغ هدایت میفرماید که بمعنی دوم کلمهٔ خطاب است بمعنی مفعول و گاهی مضاف الیه نیز آمده درین صورت حرف را بمعنی برای خواهد بود۔ ز آله بر دارش بهار نقل نگارش مؤلف عرض کند که معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم ضمیر مخاطب منفصل و معنی سوم نتیجه و معنی

دوم است و آن اصل نیست واصل همان معنی دوم است (اردو) (۱) بلند دیوار مؤنث (۲) تجھے۔ تجھکو (۳) اپنے آپ کو۔

تراب بقول برہان و جامع بفتح اول بر وزن شراب (۱) بمعنی ترشح و تراویدن و کم کم چکیدن آب و شراب و روغن و امثال آن از کوزه و سبو و مشک و امثال آن و (۲) بمعنی حیله زبان آوری ہم و بضم اول بعربی خاک را گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید که مصدر این ترابیدن است (مولوی معنوی سلمہ) خموش آب نگهدار همچو مشک در است ؎ ور از شگاف بریزی تراب معیوبی ؎ صاحب سروری بذکر معنی اول بحوالۂ تحفه می فرماید که (۳) بمعنی آبی یا روغنی که از ظروف اندک اندک می چکد (امیر معزی ۵) اگر تراب نه دست تو آید می بزمین ؎ بجای سبزه زبرجد بروید ی ز تراب ؎ صاحب ناصری بر رشحه و چکه آب قانع۔ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی چکیدن آب و امثال آن و تراو مبدل این مؤلف عرض کند که معنی سوم حقیقی است و این اسم مصدر ترابیدن است که می آید و ترابش حاصل بالمصدر آنست بمعنی ترشح و تراوش کم غوری بعض محققین و بیخبری از قواعد زبان است که معنی اول را قائم کرده اند و معنی دوم باعتبار صاحب جامع اسم جامد دانیم (اردو) (۱) دیکھو تراوش۔ مؤنث (۲) حیله۔ مذکر (۳) وہ پانی جو تھوڑا تھوڑا ٹپکے۔

ترا بآب می برم و تشنه می آرم مثل۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بجائی می زنند که مقصود شان از اظهار کمال بی نصیبی باشد (اردو) دکن میں کہتے ہیں ؛؛ ندی کو جاکے

اور پیاسا آئے ۴ یہہ بدقسمتی کے بیان مین مستعمل ہے۔

تراب آلوده اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی خاک آلوده (صائب ے) بوسہ از تشنہ لبی سینہ گداز ۔ دبر خاک ۴ تا شد از خط لب لعل تراب آلوده ۴ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) خاک آلوده۔ آلودۂ خاک۔ وه چیز جس پر مٹی لگی ہو۔ مؤنث۔

(الف) **تراید** بقول برہان بر وزن و معنی تراود است کہ مشتق از تراویدن و تراوش باشد یعنی تراوش می کند و می تراود چہ در فارسی یا بہ واو و برعکس تبدیل می یابد صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر

(ب) **ترایش** کرده گوید کہ حاصل بالمصدر (ج) باشد صاحب برہان بذکر

(ج) **تراییدن** گوید کہ بر وزن و معنی تراویدن و ترشح کردن مطلقا۔ اعم از آب و شراب و روغن وامثال آن از ظروف صاحب سروری بذکر الف می فرماید کہ مستقبل تراییدن یعنی آب وغیره تراوش می کند (استاد خسروانی ے) نخل ہمیشہ چنان تراید از ان روی ۴ کاب چنان از سفال نونہ تراید ۴ و ہم او ذکر ب بمعنی تراویدن کرده یعنی (۱) چکیدن آب از ظروف صاحب بحر (ج) را مرادف تراویدن و کامل التعریف گفتہ والف را مضارعش داند صاحب موارد بذکر معنی اول (ج) می نگارد کہ (۲) ظاہر شدن ہم و بہر دو معنی مرادف تراویدن مؤلف عرض کند کہ تراویدن اصل است و (ج) مبدلش بہ ہمہ معانی تراویدن کہ بجایش مذکور شود چنانکہ آو و آب و آن وضع شد از اسم مصدر تراو کہ در فارسی قدیم بمعنی قطره آمده دستوران زردشت تصدیق این می کنند و حقیقت تراو بجایش عرض کنیم

درینجا همین قدر کافی است که فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن بمصدری وضع کردند که معنی لفظی این قطره کردن و مراد از تراوش کردن باشد و تراوش حاصل بالمصدر آنچه صاحب سروری الف را مستقبل گفته شایان اوست که محقق اہل زبان از قواعد زبان خود بی خبر است و نمی داند که تراود مضارع (ج) است که شامل باشد بر معانی حال و استقبال۔ (اردو) الف و ب و ج دیکھو تراویدن جس کا مضارع تراودہے اور حاصل بالمصدر تراوش

ترا ترا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ ای ملوثان دنیا و فاسقان **مؤلف** عرض کند که در نسخ قلمی (تواترا) بہمین معنی آمده که صراحتش بجای خودش کنیم تصحیف کتابت مطبع باشد که واو درم را بشکل رای مهمله نوشت (اردو) دیکھو تواترا۔

ترا تیزک بقول برہان سبزئی است که به (تیره تیزک) اشتہار دارد و تره تیزکش نیز گویند و بعربی جرجیر خوانند۔ صاحب ناصری گوید که اصل این (تره تیزک) است صاحب محیط ذکر (تره تیزک) کرده اشارهٔ جرجیر کند و بر جرجیر گوید که بکسر اول و سکون ثانی و کسر جیم اسم عربی است و به یونانی اودمین و بسریانی گرگیر و بفارسی کیکر و گلج و کهرک و کهزل و بهندی ترمرا نامند می فرماید که بعضی از عدم تحقیق فارسی آن تره تیزک و تخم آن را بهندی هالون و هالم نوشته اند و حالانکه این اسمای صرف است بالجمله دو نوع می باشد نوع دوم را در فارسی زبان تره تزک نام است گرم و خشک در دوم وگویند صحرائی آن گرم در سوم و خشک در آخر دوم و بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول۔ مهیج باه و مسخن و ملطف مفتح سدد و مدر بول و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر اندادہم

بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو اناداد ۔

تراج بقول برہان بر وزن و معنی دُرّاج است و آن پرندہ باشد صحرائی کہ شکارش کنند و بخورند صاحب ناصری می فرماید کہ (۱) بالضم اوّل مرادف دراج است و (۲) بفتح اوّل ترجمہ لفظ آمین کہ بعد دعا بجہتہ استجابت گویند صاحب سفرنگ در پنجاہ و دومین فقرہ (نامۂ وخشور طہمورث) ذکر معنی دوم کردہ۔ خان آرزو ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ مبدل دراج باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدل دراج است کہ بر پورگذشت چنانکہ زردشت وزرتشت و بمعنی دوم لغت ژندو پاژند (اردو) (۱) دیکھو بلدرچین اور بر پور (۲) آمین بقول آصفیہ عربی۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے۔

تراز بقول برہان و جامع و جہانگیری بر وزن نماز (۱) رشتۂ ریسمان خام را گویند و (۲) نام درخت صنوبر و (۳) نام شہریست در ترکستان کہ منسوب است بخوبان و معرّب آن طراز صاحب ناصری بذکر معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی علم جامہ خصوصاً و زینت و آرایش عموماً و بذکر معنی اوّل می فرماید کہ تار ابریشم ہم (قطران لہ) از غم ہجر طراز ہمہ خوبان تراز ﴿ زرد و باریکم و لرزانم چون تار تراز ﴾ (فرخی لہ) یاد باد آن شب کان شمۂ خوبان تراز ﴿ بطرب داشت مرا تا گہ بانگ نماز ﴾ (ولہ لہ) غزلی خوان چو حلہ کہ بود ﴿ نام خسرو بر و بجای تراز ﴾ ہیچ شہ را چنین نبود وزیر ﴿ مملکت دار و کار ملک تراز ﴾ صاحب رشیدی بر معنی سوم و چہارم قانع و گوید کہ بکسر اوّل نیز گفتہ اند و می فرماید کہ طراز بہ طای حطی معرّب آن و بمناسبت علم جامہ مطلق زینت و آرایش را نیز گویند و فرماید کہ در فرہنگ بالفتح بمعنی رشتۂ ریسمان خام

و درخت صنوبر۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین گوید کہ بقول قوسی طراز بفتح سنجاف جامہ وطراز آستین وگریبان وآن زینتی است کہ قبل ازین می کردہ اند وبکسر شہری معروف در ترکستان کہ اہل آن بکمال حسن شہرہ اند وجامہ ہای نیکو در انجا بافند ونقش ونگار وعلم نیز آمدہ پس طراز بمعنی زینت حقیقت است غایتش طای آن از عالم طپیدن وافعال از باب آن می آید چنانکہ طرازد و بہ طراز (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق محقق با نام ونشان است کہ سروپائی ندارد ما می گوئیم کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی دوم ہم کہ صنوبر را نام است وحقیقت آن برارس گذشت ووجہ تسمیہ نام شہری ہمین یافتہ می شود کہ ہمین لغت بمعنی زینت وآرایش بر معنی چہارمش مذکور ومراد از ان نقش ونگار ہم۔ پس جا دارد کہ منظر بر خوبرویان این شہر آن را ملقب بہ تراز کردہ باشند واز ہمین معنی چہارمش بر سبیل مجاز (۵) معنی رقم ہم پیدا می شود وبدین معنی اسم مصدر ترازیدن است کہ می آید وطراز وطرازیدن بہ طای حطی مبدلش واین تصرف علمای عرب باشد کہ در فارس سکونت ورزیدند (قطران ؎) اگر نگشت ہوا جای آہوان ختن ٭ وگرنہ گشت زمین جای تنگیران طراز ٭ چو آہوان ختن آن چراست مشک فشان ٭ چو بت گران ترازین چراست نقش تراز ٭ (اردو) (۱) رشتہ۔ کچا تاگا۔ تار ریشم۔ مذکر (۲) صنوبر۔ دیکھو ارس (۳) ایک شہر کا نام تراز ہے جو ترکستان مین واقع ہے جس کے باشندے حسین ہوتے ہین۔ مذکر۔ (۴) زینت۔ آرایش۔ مؤنث۔ نقش ونگار۔ مذکر (۵) تحریر کتابت۔ مؤنث۔

ترازو بقول برہان (۱) آلتی باشد کہ چیزہا را بدان وزن کنند و (۲) نام برج میزان ہم

که از جمله دوازده بروج فلکی است و (۳) عدل و عدالت را نیز گویند و (۴) بمعنی ادراک و درک هم آمده صاحب ناصری بذکر هر چهار بمعنی بالا گوید که (۵) بمعنی هم قوّت و هم پایه ـ صاحب فدائی بر معنی اوّل قانع ـ بهار هم بانش مؤلّف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و بس (ظهوری ؎) فقر را در پایه داری باغنا سنجیده ام ٭ در ترازو می زند سوزاندک و بسیار ما ٭ (اردو) ترازو (۱) بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مؤنث ـ تکھڑی تک ـ میزان ـ وزن کرنے کا آلہ (۲) برج میزان ـ تلاراس ـ (۳) عدل و انصاف مذکر (۴) ادراک ـ مذکر ـ دیکھو ادرک (۵) ہم قوّت ـ ہم پایه ـ

ترازو برافراختن مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر و بهار بمعنی ترازو نصب کردن مؤلّف عرض کند که معنی این ترازو بلند کردن است و این عمل از نصب کردن و آویختن ترازو در مقامی هم پیدا می شود یا بدست گرفتنش (خواجه نظامی ؎) بسیر سپهر انجمن ساختند ٭ ترازوی انجم برافراختند ٭ (اردو) ترازو لٹکانا ـ کھڑا کرنا ـ

ترازو برزمین زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) ابرام و سماجت طلب شدن ـ بهار بذکر معنی بالا گوید که در حق معشوق عاشق کش می گویند ـ مؤلّف عرض کند که ما با معترف بالاتفاق نداریم معنی این (۲) آماده دکانداری شدن و مجازاً (۳) آماده کار و بار شدن است ـ عادت است که چون دکاندار آماده بکار خود شود پلّه ترازو را اوّل بر زمین زند تا صاف و پاک شود و بعد از ان آغاز وزن کشی شئی زیر بیع کند (سلیم ؎) بدور او فلک خود فروش چند زند ٭ ز مهر و ماه عبث بر زمین ترازو را ٭ (اردو) (۱) دیکھو

ابرام کردن (۲) دکانداری پر آمادہ ہونا۔

(۳) آمادۂ کاروبار ہونا۔

ترازو بر سنگ زدن مصدر اصطلاحی

بقول بہار ظاہراً مرادف مصدر گذشتہ (میر حسن ے) فلک یک تہ برون ناورد ہمسنگش بموزونی ٭ مگر زہرہ کنون بر سنگ خواہد زد ترازو را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ازین شعر ہم معنی سوم مصدر گذشتہ ظاہر می شود کہ ہمدرانجا نوشتہ ایم (اردو) دیکھو ترازو بر زمین زدن کے تیسرے معنے۔

ترازو بر زمین زدن مصدر اصطلاحی

بقول انند مرادف (ترازو بر زمین زدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق خود ہمدرانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو (ترازو بر زمین زدن)۔

ترازو چشمہ داشتن مصدر اصطلاحی

بقول برہان و (سروری در ملحقات) کنایہ از زیادتی وسنگینی یک پلہ ترازوست از پلۂ دیگر۔ بہار باتفاق برہان گوید کہ عرب گوید فیہ عینٌ (شاعر ے) چو غنچہ پیچی بہ محشر زندہ گردد ٭ بسنجد طاعتش ایزد بمیزان ٭ کم آید طاعتش گوید خدایا ٭ ترازو چشمہ دارد بگردان ٭ **مؤلف** عرض کند کہ محققین قوت تعریف ندارند معنی این مصدر کنایہ الیست از راست وزن وصحیح نبودن ترازو۔ عادت است کہ چون در یک پلہ ترازو سوراخ پیدا می شود وزن آن از پلۂ دیگر کم شود ونتیجہ لازمی این است در ترازو خرابی پیدا شود و راستی باقی نماند۔ زاہد باخداوند تعالی ہمین گوید کہ خداوندا آنچہ طاعت من بہ میزان تو کم نماید وجہ این ہمین است کہ ترازو نقصانی دارد بنا ٔ علیہ اغماض کن (اردو) ترازو مین نقصان پیدا ہونا اسکی راستی جاتی رہنا۔

ترازو خسیس است ہر سو زیادت یافت

سرفرو برد مثل - صاحبان خزینه و امثال
فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را
بحق کسی زنند که در رای خود مستقل نباشد می گویند
که آغا همچون ترازوی خسیس هستی بهر سو که زیادت
است سرفرو بری یعنی چنانکه ترازو بسوی وزن
سرفرو برد تو بغلبهٔ دیگران اتفاق می کنی و برای
خود مستقل نمی مانی (اردو) دکن مین کہتے
مین "جناب کی راے کیا ہی ترازو ہے جدہر
اور ون کی راے دیکہی آپ اُدہر جہک گئے ۔

(الف) ترازو دار اصطلاح - بہار ذکر این از
معنی ساکت (سیفی ؎) سنگ گرکم نزدی ما
ترازو دارم ؛ بازدل همچو ترازو نشدی بسیارم
کو می فرماید که ترازو و برج میزان را هم گویند
ازین جہت ما و طرف ایہام پیدا کرده صاحب
آصفی ازہمین سند ----------

(ب) ترازو داشتن پیدا کرده او هم از
معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سبحان الله
همین است تحقیق که هر دو معنی شعر نفهمیده اند یا
قوت تعریف ندارند (ترازو داشتن) بمعنی
حقیقی است یعنی بدست داشتن ترازو و آمادهٔ
سنجیدن بودن و (ترازو دار) اسم فاعل ترکیبی
است مراد از کسی که آمادهٔ سنجیدن بود (ظهوری
؎) تا میان دل و جان بخش کنم ذوق حضور
؎ از خدنگ ستمش سینه ترازو دارد ؛ (اردو)
الف ترازو دار بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین ۔
وہ شخص جسکے ہاتھہ مین ترازو ہو اور تولنے پر
آمادہ ہو (ب) ترازو رکھنا ۔ تولنے پر آمادہ ہونا

ترازو روان کردن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و بحر کنایہ از ترازو نصب کردن ۔
مؤلف عرض کند که نه چنین باشد بلکه بکار گرفتن
ترازو و از ترازو کار گرفتن و آمادهٔ وزن
بودن (نظامی ؎) ترازوی تہمت روان
می کنم ؛ سبک سنگی خسروان می کنم ؛ (اردو)

تولنے پر آمادہ ہونا۔ ترازو سے کام لینا۔

ترازو زدن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید که چون روستائی در شہر وارد شود بازاریان ترازوی مس یا برنج بردارند و در قفای او روان شده آن ترازو را باہم زنند تا آوازی ازان برآید و مردم شہر مطلع شده ہنگامۂ ریشخند را گرم کنند (ملّا سالک قزوینی سه) از پی عقل جنون گرم ترازو زدن است یک شہر دیوانہ کند مردم صحرائی را۔ صاحبان بحر و مصطلحات ہمزبان بہار یا بہار نقل نگار وارستہ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ہمین تعریف کرده مؤلف عرض کند کہ عادت روستائیان شہر عجم است کہ چون کسی از پیش دکان بگذرد یک پلّۂ ترازو را بر پلّۂ دیگر زده آواز می کنند و این حسن طلب خریدار است یعنی بیا اینجا و خرید کن شئ مطلوب را چون کسی از اہل قریہ بشہری آید و به بازار رود ازین آواز ترازو پریشان می شود و روستایان ریشخند کنند ملا سالک یزدی ہمین مضمون را در کلام خود نظم کرده و محققین نازک خیال در تعریفش بہ ترکستان رفتہ اند معاصرین عجم با اتفاق دارند (اردو) گاہک کو آواز دینا۔ بلانا۔ دیہاتی کو پریشان کرنا۔

ترازو شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و جامع و رشیدی (۱) کنایہ از برابر شدن دو غنیم باہم در شجاعت و زور۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ در بعضی از فرہنگہا (۲) بمعنی افتادن و (۳) بمعنی پیچیدن و (۴) بمعنی گریختن از جنگ مرقوم۔ صاحب ملحقات برہان متفق با ناصری در ہمہ معانی۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ (۵) گذشتن تیر از چیزی و مانده نصفی با نزدیک نصفی ازان بر طرف کماندار چنانکہ گویند تیرش ترازو شد و ہم او در چراغ ہدایت می فرماید کہ گاہی بر گذشتن شاخ گاو و غیرہ از چیزی بوضع مذکور آمده (وحید در توصیف

میانِ مسجد گوید (ب) کشیده زهر سو بچرخ برین ٭ تراز و شده شاخ گاو زمین ٭ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و پنجم کرده و در معنی پنجم نقل خان آرزو فرموده ـ نزله برداری بهار بر معنی اول قانع و می فرماید که ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

ترازو شدن تیر از چیزی | بیرون رفتن و گذشتن یک نصف تیر از نشانه و برین قیاس ـ

ترازو شدن شاخ و کمان و مژگان و مانند آن (مخلص کاشی ب) حاشا که کشد آه دل از زخم جفایت ٭ گر تیر تو گر دیده ترازو نکشیدست (صائب ب) چون کمان هر چند مشت استخوانی گشته ایم ٭ می شود از جوش گردون تراز و تیر ما ٭ (وله ب) نیم آگاه از زلف بلندش اینقدر دانم ٭ که از دلها تراز و گشت مژگان رسای او ٭ و هم او گوید که (ترازو شدن کمان) محض ادّعاست مثل ماد ریختن و حالانکه ماد ریختها تقلیست مشهور و این نوعی از تفنن بود (سید عبدالله خانی ب) نه خالست آنکه ظاهر از میان آن دو ابرو شد ٭ ز شوخی این کمان پیش از خدنگ از دل ترازو شد ٭ **مؤلف** عرض کند که باعتبار محققین اهل زبان معنی اوّل قرین قیاس و هیچ تخصیص بالشکر نباشد بلکه بمعنی عام برابر شدن باشد و معانی دوم و سوم و چهارم بیان کردهٔ ناصری و ملحقات برهان خلاف قیاس و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید معلوم می شود که هر دو محققین از غور کار نگرفته اند و تعریف معنی پنجم درست نیست هیچ خصوصیت با تیر و شاخ و مژگان نباشد بلکه معنی عام دارد یعنی گذشتن چیزی طویل از میان چیزی بقدر نصف اعم از آنکه تیر باشد یا شاخ یا سوزن یا چیز دیگر مماثل آن که هیئات این مشابه ترازو باشد که نصف آن اینطرف است و نصف دیگری آنطرف و این هم کنایه ایست مثل معنی اول و آنچه بهار نسبت (ترازو شدن کمان) محض ادعای شاعری

خیال کردہ تسامح اوست واین (۶) بمعنی حقیقی
است یعنی شاعر گوید کہ کمانِ ابروی او ترازو
گردید ازینکہ یک خال میان دو ابرو آمدہ
ہر دو ابرو را بہ ترازو کرد مخفی مبادکہ
در بعض اسناد بالا عوض شدن گردیدن
وگشتن مستعمل است عیبی ندارد۔ (اردو)
(۱) دو چیزون کا برابر ہونا مساوی ہونا (۲)
دکھیوا فتادن (۳) دیکھ پیچیدن (۴) بھاگنا (۵)
کسی لانبی چیز کا کسی چیز مین سے اسطرح گذرنا کہ
نصف اُدھر رہجاے اور نصف اِدھر جیسے
(ع) جون ناک مین مرغی کا پر آدہا اِدہر آدہا اُدہر
؎ (۶) ترازو ہنجانا جیسے آپ کے ابرو ترازو
بن گئیے ہین ؎

ترازو شکستن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ در سندش ترازو شکن مستعمل کہ بمعنی چیزی است
ترازو را بشکند (اسم فاعل ترکیبی) بمعنی حقیقی
پس معنی این مصدر ہم حقیقی است (نظامی ؎)
زنان را ترازو بود سنگ زن ؎ بود سنگ مردان
ترازو شکن ؎ (اردو) ترازو توڑنا

(الف) **ترازو کردن** استعمال۔ صاحب
(ب) **ترازو کردن تیر** آصفی ذکر الف کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
است یعنی ترازو قرار دادن (فطرت شہدی
؎) در ہمان گرمی کشد بر سیخ تا نخچیر را ؎ ناوکش
راشست صاف او ترازو کردہ است ؎ بہار
ذکر (ب) کردہ گوید کہ متعدی ترازو شدن
تیر کہ مثالش در مبحث (بر سیخ کشیدن گذشت
مؤلف عرض کند کہ بیچارہ از ہمان سند
فطرت این مصدر را اصطلاحی پیدا کردہ است
می گوئیم ازو کہ ہیچ خصوصیت تیر درین نیست
و تعمیم الف کافیست فتأمل (اردو) ترازو
کر دینا۔ ترازو قرار دینا۔

(الف) **ترازو گردیدن** استعمال۔ صاحب

(ب) ترازو گردیدن تیر از چیزی

(ج) ترازو گشتن

آصفی ذکر این کرده بذیل آن (ب) را نقل کرد مؤلف عرض کند که این همان است که بر (ترازو شدن تیر از چیزی) گذشت و سند این هم با سند ج همدرانجا مذکور و صراحت تعریفش همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو ترازو شدن تیر از چیزی۔

(الف) ترازو نهادن مصدر اصطلاحی

بقول بهار کنایه از ترازو نصب کردن (خواجه نظامی ؎) بزرگان ایران بفرهنگ او ٭ ترازو نهادند بر سنگ او ٭ می فرماید که جناب خیر المحققین در شرح این بیت می فرماید یعنی ترازو نصب کردند برامید سنگ و وقار او یعنی خواستند که موازن و مقلد او شوند و عقل و فراست که او دارد ایشان را هم حاصل باشد یا آنکه ترازوی امتحان در دست داشتند و سنگ خرد هر یکی را امتحان می نمودند۔ چون نوبت بر عقل وی رسید و آن راز بر دست خردهای خویش یافتند دانستند که ترازوی قیاس ما تحمل نمی تواند کرد و خواهد شکست۔ ترازو از دست افگندند و از ان اندیشه باز آمدند (انتهی) صاحب بحر همزبان بهار در معنی نصب کردن ترازو۔ مؤلف عرض کند که بیچاره یا خیر المحققین ذوق زبان ندارد از ینجاست که معنی شعر را نفهمیده و هر چه در دلش می آید می نگارد عادت دکانداران است که همیشه سنگ ترازو یعنی اوزان را بجائی محفوظ کنند و بالای آن ترازو می نهند شاعر نازک خیال در کلام خود همین نقش را صورت بسته می فرماید که بزرگان ایران ترازو را بند گرفتند و خواستند که سنگ ترازو را در ترازو کرده وزن فرهنگ ممدوح کنند هرگاه پیش از ین امتحان از فرهنگش واقف و مطمئن شدند ترازو را بر سنگ ترازو گذاشتند و از امتحان باز آمدند

این است حقیقت این مصدر اصطلاحی که بمعنی
از دست نهادن ترازو است نه قائم کردنش و
(ب) **ترازو نهادن بر کسی** | آمادهٔ امتحان
او شدن است (ظهوری ــه) سنجید و ترازو
نهاد بر کسی کس چه در پلهٔ ما عدل و ضرر واگران
است چه **مؤلف** عرض کند که درین اصطلاح
البته معنی قائم کردن ترازو پیداست ولیکن
از کلام نظامی که بر الف گذشت این معنی را
پیدا کردن ستم است بر نظامی (اردو)
الف ترازو رکھدینا (ب) امتحان پر آمادہ ہونا

ترازوی آهنین دوش | اصطلاح - بقول
بحر و مؤید و انند بمعنی ترازوئی که دستهٔ او آهنین
باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و ترکیب
توصیفی است (اردو) وہ ترازو جسکی ڈنڈی
لوہے کی ہو - مذکر -

ترازوی انجم | اصطلاح - بقول بحر و ملحقات
بهمان و بهار و مؤید و انند اسطرلاب **مؤلف**
عرض کند که کنایه الیست موافق قیاس (اردو)
اسطرلاب - عربی - وہ آلہ جس سے آفتاب اور
ستارون کی بلندی معلوم ہوتی ہے - مذکر -

ترازوی پولادسنجان | اصطلاح - بقول برهان
رشیدی و بحر و (ناصری و سروری و ملحقات)
کنایه از نیزه و سنان مبارزان است (نظامی
ــه) ترازوی فولادسنجان کبیل همه رنگ که کفه
ماهی رانند سیل به بهار گوید که فرید علیه ترازوی
پولادسنج است که ترکیب توصیفی است و
ترازو کنایه از نیزه که صورت ترازو دارد
و حق آنکه در وسط آن جای قبض می باشد
و هر دو طرف آن را که یکی را بزبان هندی پھل
خوانند و دوم بوری بدو کفهٔ ترازو مناسبت
است و می توان گفت که الف و نون درین
ترکیب علامت جمع است و پولادسنج کنایه از
مردم مبارز با اسلحه چنانچه در لفظ پولادسنج گذشت
و برین تقدیر ترازوی پولادسنجان کنایه از نیزه

مبارزان بود مؤلف عرض کند که در خیال ما مرکب اضافی است و پولاد سنجان بمعنی دلاوران و مبارزان بکاپش مذکور شد و نیزہ و سنان را ترازو وازین نام شد کہ مبارزان بر وسط چوبش دست گذارند نصف در پائین باشد و نصف بالا (اردو) نیزہ ۔ مذکر ۔

ترازوی چرخ اصطلاح ۔ بقول بحر و ملحقات برہان و مؤید و انند کنایہ از برج میزان مؤلف عرض کند کہ کنایہ الیست لطیف و موافق قیاس (اردو) برج میزان ۔ مذکر ۔

ترازوی زر اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع و ملحقات ناصری و بہار و انند و رشیدی و بحر کنایہ از آفتاب مؤلف عرض کند کہ ترازو یک پلہ ہم می باشد ازینجاست کہ این کنایہ لطیف قرار یافت (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔ مذکر ۔

ترازوی زہرہ از گرانی ستارگان

شکند مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم ازین ساکت و غیر ازہ ہردو محققین بالا دیگری نسبت کنایہ ترازوی زہرہ چیزی نہ نوشت ۔ خیال می کنیم کہ ترازوی زہرہ کنایہ باشد از برج میزان ۔ فارسیان استعمال این بجائی کنند کہ مقصود شان این باشد کہ شخص موزون بکاری ازان کار خستہ نمی شود و آسانی کند (اردو) دکن مین کہتے ہین ؎ کاردان اپنے کام سے نہین تھکتا ۔

(الف) ترازوی سنگ زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مثل ترازوی قلب و آن را تنہا سنگ زن نیز گویند ۔ صاحبان بحر عجم و انند ہمین معنی بر - - - - - - -

(ب) ترازوی سنگ زن نوشتہ اند و طرز تحریر و تعریف بہار و سندش ہم تقاضای آن می کند کہ ما در الف تسامح کاتب خیال کنیم

مؤلف عرض کند که ب موافق قیاس و اسم مفعول ترکیبی و مراد از ترازوئی که پاسنگ دران زنند از ینکه قلب است (خواجه نظامی ﮧ) زنان را ترازو بود سنگ زن ٭ بود سنگ مردان ترازو شکن ٭ هم اوهی فرماید که بعضی از محققین برآنند که درین بیت بمعنی مذکور نیست زیرا که در مصرع دوم بیان زور و دلیری است پس معنی بیت آن باشد که ترازو زنان را سنگ زن است یعنی زنان همین قدر زور دارند که ترازو برداشته و ترازو وابنها را سنگ می زند و سنگ و قدر مردان چنانست که ترازو را می شکند یعنی زن چنان باید و مرد چنین پس این انشائی است در صورت اخبار مؤلف عرض کند که بهار از بوسیله همین سند نظامی معنی ترازوی قلب که پیدا کرده ایجاد بنده را ماند اگرچه گنده ترازوئی سنگ زن ترازوی قلب را نگوید بلکه ترازوئی را گوید که دران بضرورت پاسنگ کشیده باشند نه بوجه قلب ترازو و نظامی علیه الرحمه در صفت نزاکت و سبکی وزن زنان بمقابله مردان گوید که اگر مرد در ترازو نشیند از وزن سنگینش ترازو بشکند و چون زن در ترازو نشیند منظر سبکی زن بدون پاسنگ ترازو بصحت نیاید و این انتهائی مبالغه در اظهار سبکی و نزاکت است که ترازو بوجه سبکی شان از حالت اصلی خود هم بلندی شود و بدون پاسنگ بحالت اصلی نیاید لطف معنی را غیر از سخن سنج دیگری نداند (اردو) وہ ترازو جس میں کسی ضرورت سے پاسنگ رکھے ہوں نشت

ترازوی عدل اصطلاح - بقول بحر (۱) ترازوئی که به سنجیدن در هر دو پله آن کمی و بیشی نباشد صاحبان انند و غیاث متفق با بحر مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال این معنی را تسلیم نه کنیم ظاهرا (۲) ترازوی عدل عدل باشد که تشبیهه عدل با ترازو درست است که فریقین را مساوی داند و فصل خصومت کند و این اتحاد عد

فارسی باضافت تشبیهی است بمعنی عدل مثل ترازوست
واگر بدون سنداین معنی را پیدا کنند غلط نباشد
ولیکن پسند خاطر ما نیست که ذوق زبان ندارد
(اردو) (۱) سچی ترازو۔ مؤنث (۲) عدل۔ مذکر۔

ترازوی فلک اصطلاح۔ بقول بحر وانند
میزان **مؤلف** عرض کند که کنایه الیست و اضح
و مرکب اضافی که برج میزان بر فلک است۔
(اردو) برج میزان۔ مذکر۔

ترازوی فولادسنجان اصطلاح۔
بقول جامع همان ترازوی پولادسنجان که گذشت
مؤلف عرض کند که پولاد اصل است و فولاد
مبدلش دیگر هیچ پس این مبدل آن چنانکه پیل
و فیل و سپید و سفید (اردو) دیکھو ترازوی
پولادسنجان۔

ترازوی قلب اصطلاح۔ بقول بهار
و بحر ترازوئی که یک طرفش کم بود و طرف دیگر
زیاده **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی مراد
از ترازوی پاسنگ خور که وزن یک پله اش با
پله دیگر مساوی نباشد (واله هروی خطاب به آفتاب
ے) ای کرده ترازوِ نمایان ٭ میزان وحمل دو
کفه آن ٭ سنجیده دغل همیشه بازوت ٭ قلب
است بهر دو سر ترازوت ٭ مخفی مباد که از الفاظ
سند بالا ترازوی قلب پیدا نیست ولیکن از
مضمونش ترازوی قلب را پیدا توان کرد۔
(اردو) جهوٹی ترازو۔ ناقص ترازو۔ پاسنگ
دار ترازو۔ مؤنث۔

ترازوی قیامت اصطلاح۔ بقول بهار
و انند ترازوئی که روز قیامت اعمال مردم
بدان سنجند (میرزا صائب ے) مهیا شود دلا
در عشق انواع ملامت را ٭ که سنگ کم نمی باشد
ترازوی قیامت را ٭ **مؤلف** عرض کند که
کنایه باشد از انصاف قیامت۔ آنانکه ذوق
سخن ندارند می دانند که در قیامت ترازوئی
قائم شود و نمیدانند که عدالتی قائم شود که بی ترازو

کار ترازو کند از انصاف (اردو) قیامت
کا انصاف. مذکر۔

ترازوی نارنج اصطلاح. بقول بہار
وانند. اطفال جہت بازی از پوست ترنج
ولیمو وغیرہ ترازوئی می سازند (ملا جامی ؒ)
برمہ آنروز ترنج ذقنش می پرسید ٭ کہ بسا بچہ
زنارنج ترازو می ساخت ٭ **مؤلف** عرض
کند کہ لفظاً سند بگارش نمی خورد و معنیٔ از آن
ترازوی نارنج پیدا توان کرد (اردو) نارنج
کی ترازو جو لڑکے کھیلنے کے لئے بناتے ہیں مؤنث

ترازوی نظم اصطلاح. بقول بحر و بہار
کنایہ از علم عروض کہ اوزان و بحور شعر از آن
معلوم می شود **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) علم عروض. مذکر۔

ترازیدن بقول بہار بفتح اوّل (۱)
ساختن و (۲) آراستن (عرفی ؒ) زمانہ
گفت تو بپرویز و من ترنج زرم ٭ بکام خود
ترازم چنانکہ میدانی ٭ (والہ ہروی ؒ) بیا
حسن اگر میدان ترازد بہر کین جوئی ٭ نہ بینی از
سر شوریدہ خالی سنانی را ٭ صاحب بحر بذکر
معنی بالا می فرماید کہ کامل التصریف است و
مضارع این ترازد صاحب موارد ہم این را
بمعنی دوم آوردہ می فرماید کہ حاصل بالمصدر
این تراز **مؤلف** عرض کند کہ تراز کہ گذشت اسم
مصدر این است نہ حاصل بالمصدر و حاصل بالمصدر
این ترازش باشد و بر زبان فارسیان (۳) بمعنی نوشتن
ہم (کمال اسمعیل ؒ) فلک زشرم بہ تیر برنبندد سرگہ ٭
کہ نوک خامۂ بندہ شود مدیح تراز ٭ صاحب موارد صراحت
مزید کند کہ در عرف بطا حطی می نویسند تا مشتبہ نشود
بہ براز از بای موحدہ کہ ہم بمعنی آرایش است مخفی مباد
کہ معنی دوم اصل است و معنی اوّل و سوم مجاز آن (اردو)
(۱) بنانا (۲) بناؤ کرنا سنوارنا (۳) لکھنا۔

تراس صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بمعنی مہتابی و مقام بلندی سقف است

و در انگلیسی زبان ٹریس نامندش **مؤلّف** عرض کند که مفرّس دانیم که تای هندی بدل شد
به فوقانی و فوقانی بدل شد به الف (اردو) چبوتره - مذکر -

تراش بقول برہان و جامع بفتح اوّل بر وزن نوازش (۱) طمع و توقع و (۲) تراشیده را گویند
صاحب سروری گوید که معروف و مقصودش از معنی دوم باشد که همین معروفست و می فرماید
که (۳) بمعنی اخذ و گرفتن نیز و (۴) تراشنده و (۵) امر به تراشیدن - صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل نسبت معنی دوم می طرازد که بمعنی تراشیدن چیزی (ظهوری سلّه) در تراش اهل دل خوش
دلخراش افتاده اند ﴿ می کنم همواره خود را در تراش دیگرم ﴾ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع
وارسته بر معنی اوّل و دوم قناعت فرموده - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل معنی دوم را
تراشیدن و تراشیده گوید **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم مصدر تراشیدن است که می آید
و معنی دوم تراشیده و تراشیدن نباشد بلکه بقول معاصرین عجم لغت قدیم است بمعنی شق عجب
است که محققین بالا این معنی را ترک کرده اند و بخیال اینکه همین تراش حاصل بالمصدر تراشیدن
هم است معنی تراشیده نوشتند و درین صورت هم تراشیده غلط است می بایست که تراشیدگی
نویسند و آنانکه تراشیدن را داخل معنی دوم کرده اند مقصود شان همان حاصل بالمصدر است
نه مصدر و معنی سوم هم اسم جامد و اسم مصدر دانیم که بمعنی اختراع است و مصدر تراشیدن از
همین معنی است صاحب ناصری تعریف خوشی نکرد و بمعنی چهارم تراش نمی آید تا آنکه با اسمی
مرکب شود چنانکه بت تراش که اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی پنجم امر حاضر تراشیدن است -
(اردو) (۱) طمع - توقع - مؤنّث (۲) تراشا ہوا - تراشیدگی - مؤنّث - شق - مؤنّث - صاحب

آصفیہ نے تراش پر فرمایا ہے۔ مؤنث۔ کاٹ۔ قطع و برید۔ کاٹ چھانٹ۔

تراش پاشیدن بر کسی | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند و آصفی قرار دادن چیزی
کہ در اصل نبودہ باشد (زلالی خوانساری ؁)
بخود مسعود شاہی بر تراشند ؏ تراش رشک
بر محمود پاشند ؏ مؤلف عرض کند کہ متعلق
بمعنی سوم است و با مصدر پاشیدن مستعمل
کہ محاورۂ زبان است (اردو) تراشے ہونا
مضمون کو کسی سے منسوب کرنا۔

تراش زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و بحر و انند بمعنی (۱) تراشیدن و (۲) شمردن
(مولوی عبد الرزاق فیاض ؁) خط را زدی
تراش و جہان و رند آفت است ؏ مصحف سفید
گشت و نشان قیامت است ؏ مؤلف عرض
کند کہ معنی اول تراشیدن محاورۂ فارسیان است
و معنی دوم ہم درین شعر یافتہ نمی شود بلکہ تراش
پیدا کردن است معنی اختراع متعلق بہ معنی سوم
تراش و اگر معنی دوم بیان کردہ بہار ہم گیریم معنی ثانی
از مضمون مصرع دوم سند تائید آن من وجہی کند
و برای معنی اول مشتاق سند استعمال جی باشیم (اردو)
(۱) دیکھو تراشیدن (۲) موزوں بنانا۔

تراش کردن | استعمال۔ بقول بہار و بحر و انند
عبارت از آن است کہ مانند چیزی کہ خواستہ باشند
بسازند و آن چیز کہ ساختہ شود بعینہ مانند منقول عنہ
گردد ؏ مؤلف عرض کند کہ تعریف بالا خوب نیست
متعلق است بمعنی سوم تراش و ترجمہ اش اختراع
است کہ در ساختن چیزی اختراع خود را ہم دخل
دہند (اردو) اختراع کرنا۔

تراشہ | بقول برہان بفتح اول و رابع (۱) بمعنی
آخر تراش است کہ تراشیدہ شدہ و (۲) آنچہ
از تراش برآمدہ و (۳) ہلال واری از خربزہ
و ہندوانہ را نیز گویند صاحب جامع بذکر معنی اول
و دوم نسبت معنی سوم گوید کہ قاچ باشد۔ صاحب

سروری بمعنی اوّل قانع صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که آنچه بہنگام تراشیدن قلم وچوب فرو ریزد (ص) گر این مقلہ دمہ بارہ درجہان آید ؎ تراشہ قلمت را بدید بربایدؔ خان آرزو در سراج ذکر معنی دوم وسوم کردہ گوید که از تراشیدن است **مؤلف** عرض کند که نہ خیر۔ ہای نسبت بر تراش زیادہ کردہ اند و تراشہ و تراشیدن ہر دو از تراش پیدا می شود (اردو) (۱) تراشی ہوئی چیز اور (۲) اُس کا برادہ (۳) خربزہ یا تربز وغیرہ کی قاش۔ دیکھو برش۔

تراشہ چین اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ریزہ چین (طالب آملی ص) خورشید زخش بخواب دیدم ؎ صد ہمچو قمر تراشہ چین داشت ؎ (نجیب الدین جربادقانی ص) دلش چو بحر دو صد ابر را نوالہ دہد ؎ کفش ہزار چو دریا تراشہ چین دارد ؎ (کمال اسمعیل ص) تراشہ چین کالش سپہر بی سروپای ؎ نوالہ خوار نوالش جہان بی بن وبار ؎ **مؤلف** عرض کند که اگرچہ معنی لفظی این ہمان تراشہ بی کار را بردارندہ وحاصل کنندہ است ولیکن مجازاً بمعنی زلہ ربا وخوشہ چین باشد یعنی کسی که از دیگری فیض حاصل کند (اردو) زلہ ربا۔ اسم مذکر۔ مرادف خوشہ چین۔

تراشیدن بقول بحر بروزن ومعنی (۱) خراشیدن و (۲) ہموار کردن و (۳) انگیختن و (۴) انگاشتن و (۵) توقع وطمع داشتن و (۶) ساختن و (۷) ایجاد کردن می فرماید که کامل التصریف است ومضارع این تراشد صاحب موارد بذکر معنی ہفتم این قدر اضافہ کند که بمعنی (۸) بہم سائیدن و (۹) بریدن و (۱۰) ستردن و (۱۱) قرار دادن وہم او تراش را حاصل بالمصدر گوید۔ استعمال این ترکیب فارسی در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند که از معنی اوّل تراشیدن قلم مقصود باشد که تعریفش درست نیست وخراشیدن برای آن بکار نمی خورد واسم مصدر این ہمان تراش است

کہ بجایش گذشت و بلحاظ معانی اسم مصدر بمعنی پنجم و ہفتم و نہم و دہم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) چھیلنا (۲) ہموار کرنا (۳) بہ تکلف درست کرنا (۴) لکھنا (۵) طبع کرنا (۶) بنانا (۷) ایجاد کرنا (۸) حاصل کرنا (۹) کاٹنا (۱۰) مونڈھنا (۱۱) قرار دینا۔

تراشیدن بہ آشنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل تراشیدن بمعنی بہم رسانیدن آشنا (قدسی ؎) زچوب خشک خوبان می تراشند آشنا قدسی ٭ مگر چون زلف شان از شانہ ہر سو محرمی دارد ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم تراشیدن است (اردو) آشنا پیدا کرنا۔

تراشیدن بخود مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراشیدن گوید کہ بمعنی قرار دادن بخود است کہ معنی یازدہم تراشیدن باشد (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی بر تراشید ٭ تراش رشک بر محمود پاشید ٭ مؤلف عرض کند کہ از سندش مصدر بر تراشیدن پیداست (اردو) اپنے آپ کو قرار دینا جیسے زید نے اپنے آپ کو بکر قرار دیا۔

تراشیدن خامہ مصدر اصطلاحی بمعنی درست کردن خامہ بہ تراش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل تراشیدن (ظہوری ؎) گو ظہوری خامہ تراش و ورق درہم مکش ٭ آرزوی مدحت تولا رخان خوش غالب است ٭ (اردو) قلم چھیلنا

تراشیدن خط مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر۔ تراشیدن موی نو دمیدۂ رخسار مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم تراشیدن و ہیچ خصوصیت خط ندارد با موہم استعمال توان کرد (اردو) خط رخسار کو مونڈنا۔

تراشیدن رزق مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل تراشیدن) بمعنی بہم رسانیدن رزق مؤلف عرض کند متعلق بہ معنی ہشتم

(۸۷۹۳)

تراشیدن است (صائب ــه) می تراشم رزق خود چون ماه از پهلوی خویش ٭ می کنم تا هست ممکن حفظ آب روی خویش ٭ (اردو) رزق پیدا کرنا ۔ حاصل کرنا ۔

تراشیدن سخن صاحب مصدر اصطلاحی ۔ صاحب موارد بذیل تراشیدن گوید که بمعنی فراهم کردن سخن است **مؤلف** عرض کند که نزد ذخیره این را تعلق است بامعنی ششم تراشیدن که سخن ساختن باشد (محسن تاثیر ــه) از سخن حاصل او آئینه سان در سخن نهی است ٭ ساده لوحی که تراشد سخن از روی سخن ٭ (اردو) بات بنانا ۔ بات پیدا کرنا ۔

تراشیدن طعنه مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی طعنه زدن **مؤلف** عرض کند که من وجهٍ متعلق بمعنی هفتم تراشیدن دانیم (ظهوری ــه) از زبان تیشهٔ فرهاد همچنان تیز است ٭ هنوز طعنه تراش از برای پرویز است ٭ (اردو) طعنه مارنا ۔

تراشیدن وفا مصدر اصطلاحی بمعنی بهم رسانیدن مهر و وفا باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی هشتم تراشیدن (ظهوری ــه) اگر مهر و وفا باید تراشید ٭ به از فرهاد بودن صنعتی نیست ٭ (اردو) مهر اور وفا پیدا کرنا ۔

تراشیده اصطلاح ۔ بقول فدائی (۱) هر چیز که از تراشیدگی و پرداخت رنگین و هموار شده باشد و (۲) هر سخنی که باسنجیدگی گفته شود (۳) هر مردیکه از دانش پرورش یافته خداوند خوبیهای ستوده شده باشد ۔ صاحب انند این را (۴) مرادف تراشه گوید صاحب نوادر گوید چون خامهٔ تراشیده و ناخن تراشیده و سُم تراشیده و می فرماید که حکیم الملک محمد حسین شهرت این را بمعنی تراشه بسته و این محل نظر است (ــه) مه نو که تراشه آسمان جای اوست ٭ تراشیدهٔ ناخن پای اوست ٭ **مؤلف** عرض کند که در اصل اسم مفعول مصدر تراشیدن است و بمجاز معانی بالا پیدا کرده

(اردو) (۱) بذریعۂ تراش درست کی ہوئی چیز جیسے جو ہر تراشیدہ (۲) سنجیدگی سے کی	ہوئی بات۔ مؤنث (۳) تعلیم یافتہ شخص مذکر (۴) دیکھو تراشہ۔

تراق بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار آواز بلند **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر الفت ترکی زبان یافتہ می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت ما این را فارسی جدید خوانیم کہ بر زبان معاصرین عجم است بتحقیق نشد کہ از کدام زبان مفرس کردہ اند قیاس غالب ہمین کہ تفریس از ترکی است کہ در ترکی زبان تاراق فرق سر را گویند و بامعنی دوم تراک ہم متعلق می نماید کہ بکاف عربی عوض قاف می آید (اردو) بلند آواز۔ مؤنث۔

تراک بقول برہان و جامع بفتح اول و رابع ساکن بروزن ہلاک (۱) بمعنی چاک و شگاف و (۲) آوازی را گویند کہ از شکستن یا شکافتہ شدن چیزی بگوش رسد و (۳) صدای رعد را نیز گفتہ اند و طراق عربی آنست۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع (حکیم خاقانی ساله) بر دل شیر و پلنگ افتد آنگاہ تراک ؛ کہ بشست تو بر آید زکمان تو ترنگ ؛ (فرخی سله) تراک دل شنود خصم تو زسینۂ خویش ؛ چو از کمان تو آید بگوش خصم تراک ؛ صاحب سروری ہم ذکر معنی اول و دوم کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید کہ مصدرش ترکیدن و فرماید کہ طراق معرب این است۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معنی گوید کہ اغلب کہ معنی سوم مجاز باشد **مؤلف** عرض کند کہ بہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان۔ و یکی از معاصرین عجم گوید کہ ترک بمعنی چاک و شگاف اصل است و تراک اسم صوت شگاف است فارسیان تراک را بمعنی اول ہم استعمال کردہ اند بخیال ما ترک اسم مصدر ترکیدن است (اردو) (۱) چاک۔ شگاف۔ مذکر (۲) تڑاق بقول آصفیہ

مذکر کسی سخت چیز کے ٹوٹنے کی آواز چٹاخ (۳) رعد کی آواز۔ مؤنث۔

ترانگبین اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بفتحتین با کاف فارسی موقوف (۱) شیرہ کہ از خار شترخار بدر آید مانند شہد کذا فی الشرفنامہ و در مدارک مذکور کہ (۲) آسمان ہمچو برف می بارید بر قوم موسی علیہ السلام وقت صبح و آن را بتازی مَن می گویند۔ صاحب محیط گوید کہ معنی آن عسل تر و بعربی عسل الحاج نیز گویند و بیونانی سخاروَن و بہندی شکر جواسا و بانگریزی مینا آف دی درِٹ و آن شبنمی است از آسمان براشجار خار شتر در ملک شام و خراسان و ماوراء النہر و گیلان و گرجستان و ہمدان و نواح آن می نشیند و منعقد می گردد گرم تر در اوّل و گویند معتدل در حرارت و رطوبت و برای حفظ صحت نیکو و نافع محرور و معتدل مزاج و یابس المزاج و مسکّن تشنگی و ملیّن سینہ و حلق و مرطب آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از تر نج و انگبین و (۲) اطبا از ترنج و انگبین ہم شربتی سازند کہ دافع صفرا است و این اصل است و بمجاز آن را نام شد **(اردو)** ترنجبین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث (۱) ایک قسم کی شکر ہے جو اکثر درخت خار (اونٹ کٹارا) کے کانٹون پر شبنم کی طرح خراسان مین گر کر جم جاتی ہے۔ مسہل مین اکثر کام آتی ہے (۲) افشردہ لیمو جسین کھانڈ ڈالکر پیتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اطبا ترنج اور شہد سے بناتے ہین۔

ترانہ بقول برہان و جامع بروزن بہانہ (۱) جوان خوش صورت و شاہد تر و تازہ و صاحب جمال و باصطلاح اہل نغمہ (۲) تصنیفی است کہ آن سہ گوشہ داشتہ باشد۔ ہر کدام بطرزی یکی مبتی و دیگری مدح و یکی دیگر تلا و تلالا و در لغت نقش و صورت و دوبیتی سرود و نغمہ را خوانند و (۳)

دہن خوانی وطنز وخوش طبعی و (۴) بدخوئی وحیلہ روئی ہم۔ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم قانع ونسبت معنی دوم گویدکہ دوبیتی سرودہ باشد وبس (ہفت پیکر ص ۱۰) ہر شگفتہ دری دری می سفت ٭ ہر ترانہ ترانہ می گفت ٭ (استاد فرخی ص ۵۲) از دل آویزی وتری چون غزلہای شہید ٭ وز غم انگای وخوشی چون ترانہ بوطلب ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ دوبیتی یعنی رباعی ونغمہ وخوانندگی و می فرماید کہ بعضی این لغت را بالضم اوّل مخفف توران دانند یعنی خوبان منسوب بہ توران۔ صاحب رشیدی ہم بر معنی اوّل و دوم قناعت کردہ وصاحب جہانگیری ہمزبانش۔ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان ذکر ہمہ معانی کردہ بہار بذکر معنی دوم گوید کہ موج از تشبیہات اوست و بالفظ بستن وبلند کردن وزدن وسرودن وسنجیدن وگفتن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است ومرکب می نماید از لفظ تر وانہ یعنی منسوب بہ تر وتازگی ومعنی دوم وسوم مجازش ومعنی چہارم البتہ با مجاز ہم تعلق ندارد نظر باعتبار صاحب جامع کہ صاحب لسان است اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) ۱۱ ترو تازہ لڑکا۔ خوش جمال۔ خوش صورت۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترانہ پر فرمایا ہے۔ (۱) لغوی معنے جوان رعنا (۲) نغمہ۔ گیت۔ ایک خاص قسم کا گیت جسکو عوام تلّانہ بولتے ہین۔ ایک خاص لے یا سُر (۳) ظرافت۔ خوش طبعی۔ مؤنث (۴) بدخوئی۔ مؤنث۔ حیلہ۔ مذکر۔

ترانہہای خزانگی اصطلاح۔ بقول بحر وآنند وغیاث ترانہہای عمدہ وترانہ ہائی کہ یاد شاہی یا امیری تصنیف کردہ باشد مؤلف عرض کند کہ اوّل کسی کہ این اصطلاح را نوشت صاحب غیاث است دیگر ہر دو محققین نقلش برداشتہ اند وما این را خلاف ذوق زبان دانیم ومحققین

صاحب زبان ازین ساکت بدون سند استعمال این را پسند نکنیم (اردو) وہ عمدہ ترانے جن کے مصنف امرا یا بادشاہ ہون۔ مذکر۔

ترانہ برخاستن مصدر اصطلاحی۔ آغاز شدن ترانہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بر سادہ دلیم نقش بستند ہ تا صبح نشین ترانہ برخاست ہ (اردو) ترانہ آغاز ہونا۔

ترانہ بستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آغاز شدن و سرودہ شدن ترانہ باشد موافق قیاس (حسن مشہدی ؎) ز گل بسینۂ بلبل ہزار خار شکست ہ کنون ترانہ بوصف بہاری بندد ہ (اردو) ترانہ گایا جانا۔

(الف) ترانہ پرداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و مقابل آن ترانہ پرداز بحوالہ بہار نوشتہ گوید کہ ترانہ پرداز و ترانہ ریز ہر کدام معروف **مؤلف** عرض کند کہ

(ب) ترانہ پرداز کسی را گویند کہ ترانہ آغاز کند و کنایہ از مطرب و سرایندۂ ترانہ باشد و الف بر زبان نیست (اردو) ب مطرب ترانہ گانے والا۔

ترانہ ریز اصطلاح۔ بقول بہار مرادف ترانہ پرداز **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از مطرب (نثر ظہوری) جلاجل اوراق درختان بہوای او ترانہ ریز ہے (اردو) دیکھو ترانہ پرداز۔

(الف) ترانہ زدن مصدر اصطلاحی۔

(ب) ترانہ زن صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت بہار ب را مرادف ترانہ پرداز گوید **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی ترانہ سرودن است و ب اسم فاعل ترکیبی (سلمان ساوجی ؎) سودای زہد خشکم بر باد داد حاصل ہ مطرب بزن ترانہ ساقی

بسیار باده ؎ (میر خسرو ره) از نوای تر ترانه
زنان ؎ هر دو تن خاستند نازکنان ؎ (اردو)
الف ترانہ گانا ب دیکھو ترانہ پرداز ۔

(الف) **ترانه ساختن** مصدر اصطلاحی
(ب) **ترانه ساز** صاحب آصفی
ذکر الف کرده از معنی ساکت بهار نسبت
(ب) گوید که مرادف ترانه پرداز است مؤلف
عرض کند که الف بمعنی ترانه تالیف کردن است
و ب اسم فاعل ترکیبی بمعنی ترانه پرداز (ب)
را با الف تعلق نیست بلکه تعلق دارد با ترانه
سازیدن که بمعنی سرودن ترانه است (باقر
کاشی ره) خونم ز دیده مطرب امشب روان
ساخت ؎ یارب چه درد داشت کسی کان
ترانه ساخت ؎ (ظهوری ره) گریه رقاصی
تواند کرد ؎ نالہ‌های ترانه ساز آید ؎ (اردو)
الف ترانہ تصنیف کرنا (ب) دیکھو ترانہ پرداز

(الف) **ترانه سرا** اصطلاح ۔ الف بقول
(ب) **ترانه سرائیدن** بهار مرادف ترانه
پرداز صاحب آصفی ذکر ترانه سرودن کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که الف
اسم فاعل ترکیبی است و ب بمعنی ترانه سرودن
و الف را با ب تعلق است نه با (ترانه سرودن)
(اردو) الف دیکھو ترانہ پرداز ۔ (ب)
ترانہ گانا ۔

ترانه سنجیدن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که مرادف ترانه سرائیدن است (طالب
آملی ره) ببزم عشق نه سنجد ترانه زنهار ؎ ولی
ز اشک من این مدعا برون آید ؎ (اردو)
دیکھو ترانہ سرائیدن ۔

ترانه شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و
بهار مرادف افسانه شدن که شهرت گرفتن است
(اسیری لاهجی ره) در کسوت اغیار چو بنمود رخ
آن یار ؎ این قصه در آفاق جهان گشت ترانه ؎

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است اگرچه در سند استعمال (ترانه گشتن) است عیبی ندارد (اردو) مشهور ہونا۔

ترانه شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی سماعت کردن ترانه (صائب ع) بشنو ز من ترانهٔ عبرت فزای را * گر مردی ای سپند نگهدار پای را * (اردو) ترانا سننا۔ سماعت کرنا۔

ترانه شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف ترانه شدن است که گذشت وسند این همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو ترانه شدن۔

ترانه گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تصنیف ترانه کردن است چنانکه سخن گفتن (نظامی ع) هر نه سفته دری دری می سفت * هر ترانه ترانهٔ می گفت * (اردو) ترانه تصنیف کرنا۔ ترانہ کہنا۔ جیسے شعر کہنا۔

تراو بقول برهان بسکون واو بمعنی تراوش که از تراویدن و ترشح کردن باشد صاحب نوادر بذیل تراویدن ذکر این کرده گوید که بمعنی رشحه و چکره مؤلف عرض کند که ما بر (ترابیدن) اشاره این کرده ایم که در فارسی قدیم بمعنی قطرهٔ آب آمده و درینجا عرض کنیم که همین است ماخذ مصدر (تراویدن) که می آید و تراوش حاصل بالمصدرش بمعنی تراویدگی پس صاحب برهان تسامح کرد که این را بمعنی تراوش نوشت و فرقی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر نکرد و آنچه می فرماید که این از تراویدن است غلط است تراویدن مرکب شد ازین البته می توانیم گفت که این امر تراویدن هم هست (اردو) قطره۔ مذکر۔

تراود بقول برهان بروزن عداوت مشتق از تراویدن و تراوش یعنی آب و شراب و امثال آن تراوش می کند صاحب سروری گوید که مستقبل تراویدن است (مصرع) از کوزه همان برون تراود که درو ست صاحب مؤید هم مستقبل گوید مؤلف عرض کند که هر سه محققین با نام و نشان و خصوصاً یکی از اهل زبان و دیگری مؤید الفضلا ما را متاسف دارند که ما اینها را از قواعد زبان بیخبر دانیم تراود مضارع مصدر تراویدن است نه مستقبل و در مضارع و مستقبل فرق نکردن کار محققین نیست آنچه صاحب بهار این را مرادف تراوش داند او بی خبر است از فرق مصدر و حاصل بالمصدر و نمی داند که حاصل بالمصدر اشتقاق ندارد بر خلاف آن مصدر و از تعریف برهان پیداست که او این را حاصل داند و حق آنست که این مضارع است و بمعنی ضرورت بیان این نبود که مصدر این تراویدن می آید (اردو) ٹپکے۔ تراویدن کا مضارع

(الف) **تراوش** بقول بهار مرادف تراویدن و فرماید که بمعنی چکیدن است و بالفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند که مخفی نباشد که ....

(ب) **تراوش کردن** بمعنی در چکیدن آمده (صائب سه) نیست در دست سبو کی من عنان اختیار راز عشق از دل تراوش گر کند معذور دار صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود تراویدن و تراوش را یکجا نقل کرده گوید که رسیدن آب و مانند آن مؤلف عرض کند که ما فدائی را دیده ایم و نمی دانستیم که از قواعد زبان خود بیخبر است الف حاصل بالمصدر است نه مصدر و ب موافق قیاس ولیکن (۲) بمعنی ظاهر شدن هم که بجای معنی اول است بهار در پیروی فرهنگ

سکندری خوردہ است (اردو) الف ترشح (۲) ترشح تراوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مؤنث ٹپکاؤ چواو۔ تقاطر۔ ترشح۔ ب (۱) ٹپکنا۔ (۲) ظاہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

تراول بقول برہان و جامع و سراج بکسر واو بر وزن ہاہل برگ گیاہیست نامعلوم صاحب مؤید گوید کہ بزای معجمہ عوض رای مہملہ ہم آمدہ و بتقدیم واو بر الف ہم **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ازین ہمہ ساکت و ہرچہ محققین بالا نوشتہ اند صراحت مزید آن نتوانیم کرد (اردو) تراول ایک قسم کی گھانس کا نام ہے۔ مؤنث۔

تراویدن بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن دواویدن (۱) بمعنی چکیدن و تراوش کردن آب و شراب و امثال آن صاحب جامع این قدر بیفزاید کہ بمعنی اول تراب ہم بمعنی ترشح صاحب بحر عجم می فرماید کہ بمعنی ترشح کردن و کم کم چکیدن آب و روغن و امثال آن از کوزہ و سبو و مشک و مانند آن و (۲) بسوی محسوسات عقلیہ ہم اسناد کنند تا دلالت کند بر کثرت آن (غنی ع) صفای حسن بتان می تراود از دل ما بہ وحی فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این تراود بہار این را مرادف تراوش نوشتہ چنانکہ ہمدرا انجا ذکرش کردہ ایم و ہم او در نوادر این را مرادف ترابیدن نوشتہ۔ صاحب موارد بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ بمعنی (۳) بر آمدن ہم چون (تراویدن آتش) و تراوش و تراو را حاصل بالمصدر این گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی سوم در معنی دوم داخل است و تراو ہم این مصدر است چنانکہ بجایش نوشتہ ایم نہ حاصل بالمصدر و ترابیدن کہ گذشت مبدل این چنانکہ آو و آب (اردو) (۱) قطرہ قطرہ ٹپکنا (۲) ظاہر ہونا (۳) نکلنا۔

تراویدن آتش مصدر اصطلاحی۔ صاحب

موارد بذیل تراویدن ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که در ممدوده بر (آتش تراویدن از چیزی) گذشت (اردو) دیکھو آتش تراویدن از چیزی۔

تراویدن از زبان مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این کرده گوید که بمعنی برآمدن از زبان باشد (عرفی ؎) حاشا که از تکفیر من کافر شوند ۔ گر تراود از زبانم لیس فی دلقی سواه ۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) زبان سے ٹپکنا۔ زبان سے نکلنا۔

تراویدن تبسم مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این همانست که بر (تبسم تراویدن) گذشت۔ (اردو) دیکھو تبسم تراویدن۔

تراویدن تجلی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاهر شدن تجلی نوشته **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (زلالی ؎) تجلی می تراود از لب بام ۔ همه در عکس ساقی می رود کام ۔ (اردو) تجلی ٹپکنا۔ ظاہر ہونا۔

تراویدن جوانی مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن این را بمعنی ظاهر شدن جوانی نوشته **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) جوانی می تراود از لب بام ۔ جهان پیر برنائی رساند است ۔ (اردو) جوانی ٹپکنا۔ جوانی ظاہر ہونا۔

تراویدن حاجت مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی ظاهر شدن حاجت کرده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) ظهوری راست خواهد شد که از خود ۔ بگاه عرض حاجت می تراود ۔ (اردو) حاجت ظاہر ہونا۔

تراویدن خروش مصدر اصطلاحی۔ صاحب

موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن خروش
کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(میرزا بیدل ؎) خروش ناتوانی می تراود
از شکست من ٭ زبان سرمه آلود است موی
نوریش چینی را ٭ (اردو) آواز نکلنا۔

تراویدن خیال مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد ذکر این بمعنی برآمدن خیال کرده مؤلف
عرض کند که ظاهر شدن خیال است (قاسم مشهدی
؎) شام هجر از بس خیالش می تراود از دلم ٭
هر ورق در جیب تا بگذاشتم تصویر داشت ٭
(اردو) خیال ٹپکنا۔ ظاهر ہونا۔

تراویدن درد مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد ذکر این بذیل تراویدن بمعنی برآمدن درد
کرده مؤلف عرض کند که ظاهر شدن درد است
(قاسم مشهدی ؎) ز اعضایم تراویده چنان
درد ٭ که چون رنگ از رخم گشته عیان درد
(اردو) درد ظاهر ہونا۔

تراویدن ذوق مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن ذوق
کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاهر شدن ذوق
است (طالب آملی ؎) الا زاری شد جهان از
کشته ناز و هنوز ٭ می تراود ذوق خون از خنجر جلاد
من ٭ (اردو) ذوق ٹپکنا۔ ظاهر ہونا۔

تراویدن راحت مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل تراویدن ذکر این بمعنی برآمدن راحت
کرده مؤلف عرض کند که بمعنی ظاهر شدن راحت
است (ظهوری ؎) به نیش غمزه دل در خریدار است
ز ریش سینه راحت می تراود ٭ (اردو)
راحت ٹپکنا۔ راحت ظاهر ہونا۔

تراویدن رقم مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
ظاهر شدن و برآمدن رقم است مؤلف عرض
کند که موافق قیاس (ظهوری ؎) نتراود ز قلم
خبر رقم حسرت آب ٭ نامهٔ تشنه لبان جمله بیک
مضمون است ٭ (اردو) لکھا جانا۔

(۳۰۹۹)

تراویدن زہر مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن زہر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) شہد نصیحتا چو نیفتاد سودمند ٭ زہری برون تراود اگر از سخن مرنج ٭ مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (زہر برون تراویدن) پیداست ولیکن زہر تراویدن ہم محاورۂ زبان است (اردو) زہر ٹپکنا۔ زہر ظاہر ہونا۔

(۳۱۰۰)

تراویدن نالہ مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن نالہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان برنتراود ٭ کز ورد تو برہم نفشارد جگرم را ٭ مخفی مباد کہ اگرچہ از سند بالا (برتراویدن نالہ) پیداست ولیکن (تراویدن نالہ) ہم محاورۂ زبان است (اردو) نالہ ٹپکنا۔ نکلنا۔

تراہی بقول برہان و جامع و ناصری بروزن تباہی بمعنی میوہ نوباوہ و نو رسیدہ صاحب جہانگیری برنوباوہ قانع (سعدی ؎) بود بوستان بان بایوان شاہ ٭ تراہی ولی ہم ز بستان شاہ ٭ خان آرزو بذکر این گوید کہ بعض رالبند این اشتباہ است **مؤلف** عرض کند کہ این اشارہ باشتباہ رشیدی است و ما این اشتباہ رالغو دانیم کہ محقق اہل زبان اعنی جامع تصدیق این معنی می کند۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پہلا میوہ۔ مذکر۔

ترایان بقول برہان و رشیدی و جامع و جہانگیری و سراج بروزن انار دان نام مرض اسہال است۔ صاحب مؤید گوید کہ بہندی ہنس و نام مرض اسہال **مؤلف** عرض کند کہ نظر باعتبار صاحب جامع کہ اہل زبان و محقق زبان خود است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) اسہال کا مرض۔ مذکر۔

ترائیدن بقول برهان وجهانگیری با یای حطّی بر وزن و معنی تراویدن و تراوش کردن ولهٰذا صاحب بحر گوید که کال التصریف است و مضارعش این تراید صاحب مؤید هم این را آورده دهلوی بر برهان اعتراض کرده این را غلط پنداشته و تراویدن را صحیح انگارد. صاحب قاطع ... جواب بار دمی دهد ولی به حقیقت نمی‌رسد. یک جواب دندان شکن که غالب را مغلوب می‌کند همین که واو در فارسی زبان به تحتانی بدل می‌شود چنانکه انگور وانگیر وانگول و انگبیل پس این مبدل تراویدن است و مأخذ تراویدن بجای خود مذکور پس وجهی نیست که بر قول مؤید و برهان وجهانگیری و محیط غالب را ترجیح باشد شک نیست که محققین صاحب زبان اعنی سروری و ناصری وجامع این را ترک کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما هم در محاوره فرس استعمال این ندیدیم ولیکن در صحت این لغت تأملی نیست (اردو) دیکهو تراویدن کے پہلے معنے

ترب بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی وبای ابجد (۱) مکر وحیله وزرق وتزویر و (۲) گزاف و (۳) زبان آوری وبضم اوّل (۴) معروف است که عربان فجل خوانند. صاحب جهانگیری بر معنی اوّل قانع. صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که صاحب فرهنگ معنی غرور هم آورده که آنرا ترف نیز نامند و بذکر معنی چهارم می فرماید که قسمی از سبزی است که بیخش نازک وسفید باشد که هم برگ وهم بیخش خورند هاضم طعام وبغایت مشهّی است (یوسفی طبیب ۵۴) ترب نیکو باشد از بهر سعال ٭ بول راند چشم را روشن کند ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل وسوم ذکر ترف هم کرده. صاحب رشیدی بر معنی اوّل قناعت فرموده صاحب جامع ذکر معنی اوّل ودوم فرموده. صاحب محیط می فرماید که بشیرازی ترتیزه وبسریانی مغالا

وبرومی وقیون وبفرنگی رغالس وبیونانی افاتیس واباتوس وبعربی فجل وبهندی مولی نامند
بقول جالینوس مسخن ومجفف دردرجۂ دوم اما ترب صحرائی قویتر وطبع آن گرم وتر دراول ومنافع
بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که همین است حقیقت معنی چهارم وآنچه صاحب سروری اشارۂ
ترف کرده صراحتش بر (ترپ) می آید که ببای فارسی است وآن را با این لغت هیچ تعلق نیست
وما بهمه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم مخفی مباد که ما در معنی سوم بیان کردۂ برهان تاملی داریم
که لفظ زبان آوری را بمحل استعمال کرده وبمعنی اصطلاحی غور نکرده وظاهر مقصودش از معنی
دوم باشد (اردو) (۱) مکر وحیله - مذکر (۲) لاف وگزاف مؤنث - دیکھو بلند پروازی (۳)
زبان آوری - مؤنث - شاعری صاحب آصفیه نے زبان آور بمعنی شاعر کہا ہے (۴) مولی - بقول
آصفیه - ہندی - اسم مؤنث - ایک قسم کی جڑ کا نام جسے کھاتے ہین - عربی مین فجل - فارسی مین ترب
مزاجاً اول درجه مین خشک دوم مین گرم -

ترباللی بقول برهان وجهانگیری ورشیدی بروزن جنگالی نام عمارتی است بسیار عالی بنا
کردۂ اردشیر بابک در شرقی شهر گور که از شهرهای فارس است وجور معرب آنست گویند که بر
سر آن بنا آتشکدۂ ساخته بودند ودر برابر شهر کوهی است واز آن کوه آبی به آن آتشکده می آید
صاحب جامع ذکر این کرده - صاحب ناصری بنقل قول برهان گوید که آنچه درین لغت مرقوم شد
از فرهنگ ها نقل افتاد دران چند خطاست اول آنکه طربال به طای حطی عربی وبمعنی عمارت
عالی که بنا کنند یعنی هر کوه وسنگ وهر پارۂ از کوه وسنگ بزرگ وبلند بود که از کوه پیش آمده
وبرآمده باشد ودیوار دراز وبلند وچینۂ بالائین دیوار است طرابیل السام صومعای ملک شام

و اینکہ نوشتہ اند نام آن شہر گون است ہم خطا ست جوار است و آن نام قدیم شہر فیروز آباد بودہ و در جور مرقوم خواہد شد **مؤلف** عرض کند کہ اگر تصریح ناصری را صحیح دانیم طای حطی بدل شدہ بہ فوقانی چنانکہ در اکثر لغات دیدہ شدہ و یای نسبت در آخر تربال آمدہ (اردو) ترمالی ایک عمارت عالی کا نام ہے جو اردشیر کی بنا کئے ہوے شہر گون میں واقع ہے۔ مؤنث۔

ترباماں بقول برہان بروزن مشتاقان بیونانی نام گلی است لاجوردی و برگہای آن دراز می باشد و گل و شاخ و برگ آن ہمہ تلخ است و آن را غافث بروزن آفت نیز گویند و بجای بای ابجد یای حطی ہم آمدہ۔ صاحب محیط بر غافث گوید کہ اسم عربی است و بیونانی اوقطاریون (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اوقطاریون صراحت کامل کردہ ایم (اردو) دیکھو اوقطاریون۔

تربت بقول بہار بالضم خاک و مجازاً بمعنی گور و بالفظ شگافتن و کشادن مستعمل (ظہوری ؎) از زہر کینۂ خسرو ہنوز از تربت شیرین ٭ گیاہ تلخ می روید بی فرہاد می لرزد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بتای مدورہ لغت عربیست بمعنی خاک و این تصرف فارسیان است کہ تصرف در رسم الخط کردہ بتای دراز نوشتند و بمعنی گور استعمال کردند و استعمال این ترکیب فارسی در ملحقات مذکور شود (اردو) تربت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ قبر۔ گور۔ مزار (ثاقب ؎) مانگنا گو ہے برا پر جو ملے مانگے سے ٭ اپنی تربت کے لئے کوچۂ جاناں مانگوں ٭

تربت خانہ اصطلاح۔ بقول بہار مقبرہ (حکیم زلالی ؎) ایاز از شبنم مژگان وضو کرد ٭ بہ تربت خانۂ محمود رو کرد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانہ تربت است (اردو) مقبرہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ جای قبر۔ قبروں کا مقام۔

تربت خوردن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر (تربت خوردن بیمار) کرده می‌گوید که چون بیماری از دوا زائل نشود خاک تربت امام رضی الله عنه به نیت شفا می‌خورانند (تاثیر اصفهانی ـه) نه گرد سرمه باشد جلوه گر زان نرگس جادو ٭ نه خاک تیره بختان خورد تربت چشم بیمارش ٭ مؤلف عرض کند که این بمعنی خاک خوردن است و بلحاظ استعمال فارسیان خاک مزار خوردن و از اینکه خاک مزار مبارک امام علیه السلام را خاک شفا نام است مومنین بیماران خاک تربت علیه السلام می‌خورند و در هند هم است و عجبی نیست که این رسم عجم هم باشد که بعجم مرحومی بیمار شود و از دارو صحت پذیر نشود و او را خاک تربت مرحوم می‌خورانند و خیال ایشان است که جسم مرحوم بانحطاط پذیرد و بیمار تندرست شود پس همین است ماخذ تربت خوردن (اردو) قبر کی مٹی کھانا۔

تربت شگافتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که گشادن تربت بمعنی حقیقی است (طالب آملی ـه) تربت نشکافتم نه بهم سودن دستی ٭ در حوصلهٔ مرگ من افسوس نگنجد ٭ (اردو) قبر کھولنا. قبر کو تڑکا دینا۔

تربت گشادن مصدر اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (حافظ شیرازی ـه) بگشای تربتم را بعد از وفات بنگر ٭ کز آتش درونم دود از کفن برآید ٭ (اردو) قبر کھولنا۔

ترمد بقول برهان و جامع بکسر اول و ثالث و سکون ثانی و دال ابجد (۱) نام شهریست غیر معلوم و بضم اول و ثالث (۲) دوائیست معروف که اسهال آورد و باین معنی بکسر اول و ثالث هم آمده و (۳) چوب و نی خالی را نیز گویند. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که همانا ترمد را به تصحیف تربد خوانده اند درین صورت معلوم است که شهری غیر معلوم خواهد شد بر خلاف ترمد که شهریست

معروف در ماوراء النهر و بملاحظهٔ ترتیب حروف تہجی در محل خود می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر

ہر سہ معنی بالا گوید کہ تحقیق آنست کہ ہمان دوای مشہور است کہ بہترش مجوف و خالی بود چنانکہ

از کتب طبیہ بوضوح می پیوندد۔ صاحب محیط بر تربد می فرماید کہ بسریانی طوربد و بیونانی قوطر

و بہندی نسوت و ناک پتر نامند بہترین آن مجوف سفید باطن۔ گرم در اول سوم و خشک در آخر

آن خشکی آن زیادہ از گرمی و تخفیف آن قوی و در طعم آن اندک قبض و منافع بی شمار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی اول بوضوح نہ پیوست۔ جا دارد کہ ہمان تربد باشد کہ صاحب

ناصری ذکرش کرد و این مبدل آن باشد چنانکہ غژم و غژب۔ و بدین وجہ کہ صاحب جامع کہ صاحب

زبان است تصدیق این لغت کردہ است ما این را غلط ندانیم و نسبت معنی سوم خیال ما

این است کہ اسم جامد باشد بر سبیل مجاز چنانکہ خیال خان آرزو ست **(اردو)** (۱) تربد ایک

شہر کا نام۔ مذکر۔ دیکھو ترمد (۲) تربد ایک دوا کا نام جسکو ہندی مین نسوت اور ناک پتر کہتے

ہین۔ مؤنث (۳) نے۔ مؤنث۔

تربرہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بروزن غرغرہ نام نوعی

از انگور است۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم

باشد **(اردو)** انگور کی ایک قسم کو فارسیون نے تربرہ کہا ہے۔ مذکر۔

(الف) **تربز** (ب) **تربزہ** بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثالث (۱) ہندوانہ

و (۲) خیار و بادرنگ و (۳) بضم اول ترب را گویند کہ بعربی فجل خوانند

(نیاز الدین نجشی لہ) آنچہ نہ بینید نمودن کہ چہ ؟ تربزۂ بی مزہ بودن کہ چہ ؟ بہار بر معنی اول

الف قانع (ملا طغرا ست) بود تخم دنیا و دین کاشتن بکود و تر بر به یک دست بر داشتن ز
صاحب محیط بر ب همین قدر نوشته که اسم ترب است مؤلف عرض کند که ما ذکر ترب بجایش
کرده ایم و آنچه صاحب محیط بر بهندوانه نوشته ما نقلش بر بابای شیخی کرده ایم و خیالش
نسبت معنی اول بادرنگ نوشته ایم و ما این هر دو لغت را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در
ترکیب الف لفظ تر مرکب است با بر. تر بمعنی بارد و بر بمعنی بخشش که زمین است و معنی
ترکیبی این زمین تر دارنده و بالنده در زمین تر و در ب بای نسبت باشد یعنی منسوب بزمین
تر چه قیاس می خواهد که ب را اصل دانیم و الف را مخففش (اردو) (۱) دیکهو بابا شیخی (۲)
دیکهو بادرنگ (۳) دیکهو ترب ۔

ترسه بقول برهان و جهانگیری و جامع بر وزن مدرسه قوس قزح را گویند صاحب رشیدی
گوید که بالضم و بالفتح هر دو آمده خان آرزو در سراج با کر بمعنی بالا می فرماید که ترسه هم بهمین
معنی آمده و این مخفف آنست بحذف موحده مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و این
اسم جامد فارسی قدیم است معاصرین عجم این را لغت ژند و پاژند گویند (اردو) قوس قزح
دیکهو اغلیسون ۔

تربسی بقول محیط بکسر تای فوقانی و سکون
رای مهمله و کسر موحده و سین مهمله و سکون تحتانی
اسم بادرنگ است مؤلف عرض کند که معنی لفظی
بادرنگ بجایش گذشت و شک نیست آن

بسیار سرد است و این مرکب است با تر بمعنی
بارد و بس بمعنی بسیار و یای نسبت یا زائده ۔
ظاهرا اسم جامد فارسی زبان و موافق قیاس
می نماید و آنچه استعمال این بکسر موحده بیان

شده تصرف محاوره پیش نیست (اردو)
دیکھو بادرنک ۔

تربک بقول برهان و جامع و رشیدی
بضم اول بر وزن ادرک نام نوعی از انگور
است. خان آرزو در سراج گوید که در کتب
دیگر دیده نشد و در کتب طبی (روباه تربک)
یعنی سکنکور نوشته اند پس غلط در لفظ و معنی
کرده باشند و صحیح تربک بمعنی کشک سیاه که قراقروت
باشد چنانکه در جهانگیری و برهان است مؤلف
عرض کند که محقق با نام و نشان اگر در دیگر کتب
این لغت را بمعنی انگور ندیده باشد خطای اوست
و اگر مقصودش از (دیده نشد) بنظر نیامده باشد
خطای چشم اوست صاحب جامع که محقق اهل
زبان است ذکرش کرده و صاحب برهان هم
آورده که نجم عجم است و از محققین هند نژاد
صاحب رشیدی ذکرش کرده که محقق معتبر است باوجود
این هر سه شاهدان معتبر این لغت صحیح را تسلیم
نکردن که معاصرین عجم هم ازین واقف اند و
بنظر سطحی اشکال پیدا کردن شایان تحقیق نیست
و آنچه بمعنی قراقروت است ببای فارسی است
نه عربی یکی از معاصرین عجم گوید و ما با او اتفاق
داریم که فارسیان بر لغت ترب کاف تصغیر
زیاده کرده انگور کوچک را نام نهادند دیگر
هیچ (اردو) انگور کی ایک قسم بہت
چھوٹے انگور (مذکر)

ترب کندن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و آنند
بالضم کنایه از جماع کردن است (ملا فوقی یزدی ؎)
چه تره‌ها که نکندم بطرز خود که فلک ؛ زمین شهر امین و داد خطه
ترخانی ؛ مؤلف عرض کند که معنی لفظی این فعل کندن از
زمین و محاوره لوطیان و سوقیان است (اردو) جماع کرنا

ترین بقول برهان و جامع و جهانگیری و ناصری بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و نون [illegible]
بسیار سخت را گویند صاحب رشیدی بلفظ بسیار را ترک کند خان آرزو در سراج بذکر این

می فرماید که لیکن ترسن بدین معنی می آید **مؤلف** عرض کند که طرز بیانش ترسن را صحیح داند
و نسبت ترسن نقل قول رشیدی می کند و این طرز تحریر و تعریف او در اکثر الفاظ سهل انگاریش
را ظاهر کند و نمی خواهد که زحمت تحقیق بردارد یکی از معاصرین عجم درست گوید که معنی لفظی
این بنیاد تر دارند یعنی زمینی که در آن کاشت تری می شود و این قسم زمین در گرما بسیار سخت
می باشد و صراحت مانند ترسن بجایش کنیم (اردو) سخت زمین ـ مؤنث ـ

تربند بقول برهان و ناصری و جامع بر وزن سربند پارچه باشد که آن را تر کنند و بر
زخم کارد و شمشیر و امثال آن بندند تا خون بایستد ـ خان آرزو در سراج گوید که مقابل این
خشک بند است **مؤلف** عرض کند که این طبع آزمائی و اظهار این است که ما هم جدتی پیدا
کرده ایم ـ ایجاد بنده است اگرچه گنده باشد بذیل لغت خشک در ملحقاتش خشک بند را خود
خان آرزو ذکر نکرده و نه خشک بند بر زبان معاصرین عجم است تربند ـ بندشی است که پارچه
بالای زخم را در آب یا برف تر کنند که رطوبت جریان خون را از و دبند می کند از ینجاست که این
را تربند نام نهادند و بلا خصوصیت تری همین پارچه را زخم بند گویند و تخته بند هم قسمی ازین
است که برای اعضای شکسته بکار می برند بالجمله خشک بند چیزی نیست جز این که پیدا کرده خشک
دماغان است (اردو) بھیگی ہوئی بساند جو زخموں پر باندھا کرتے ہیں تاکہ خون جلد رک جائے ـ مؤنث

تربو بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بواو کشیده
پارچه را گویند سفید و سفت و باریک ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا می فرماید که لیکن پربو
بباای فارسی نزدیک به همین معنی گذشت **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش تحقیق است

پرتو بمعنی فروغ و عکس و روشنائی گذشته است محقق با نام و نشان می طرازد که آن نزدیک بهمین معنی است مقصودش همین باشد که پرتو مهتاب یا آفتاب هم مثل پارچه باریک است سفید انیم که ازین صراحت بن معنی چه مفاد است و بجز ضرورت جزین که در تسلیم تعریف این لفظ بوجه لفظ دلیکن اشتباهی پیدا می شود قلب بعض نیست که در ماخذ این مددی بدست آید حق آنست که نظر باعتماد محققین اہل زبان ما این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم کنیم و اینقدر را اضافه کنیم که همین لغت بموحده اول و تای فوقانی سوم بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم در آنجا کرده ایم و درینجا اینقدر را اضافه کنیم که این را قلب بعض آن دانیم که فوقانی سوم آن درین لغت حرف اول است و موحده اولش درینجا حرف سوم (اردو) سفید باریک اور مضبوط کپڑا۔ مذکر ۔

تربوا | بقول انند بحوالهٔ مؤید جامهٔ سفت و باریک - صاحب مؤید همین لغت را بدون الف آخر (تربو) نوشته که بجایش گذشت مؤلف عرض کند که غلطی کتابت انند می نماید که زیادت الف آخر قائم کرد اگر سند استعمال پیش می شد مزید علیه تربو می گفتیم (اردو) دیکھو تربو ۔

تربه | بقول ناصری همان تربک که مذکور شد صاحب سروری بر قراقورت فارغ خان آرزو در سراج گوید که بہای فارسی مرادف ترپ است و گویند ظرف که معرب این مؤلف عرض کند که غلطی کتابت باشد که موحده قائم شد در باب فارسی سوم بجایش می آید اگر سند استعمال پیش شدی این را مبدل ترپه می گفتیم و صراحت کامل بر ترپ کنیم (اردو) دیکھو ترپ ۔

تربیت | بقول بہار بمعنی پروردن و آموختن می فرماید که با لفظ دادن و کردن مستعمل - مؤلف عرض کند که لغت عربی است و بقول منتخب بمعنی پرورش کردن فارسیان این را

بقاعدۂ خود با مصادر فرس مرکب کردند و در رسم الخط ہم تای مدورہ را بہ تای دراز بدل کردند و بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تعلیم استعمال کردند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) از تربیت خود دیدیم فارغ ؎ یادش ما را ز ما گرفتہ است ؎ (اردو) تربیت۔ عربی مؤنث تعلیم۔ تادیب۔

(الف) **تربیت باشیدن** مصادر اصطلاحی

(ب) **تربیت بودن** صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت و سندی کہ پیش کردہ برای الف است (شفای اصفہانی ے) تربیت گر نہ اینچنین باشد ؎ حال این ہر دو عکس این باشد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی تربیت حاصل شدن است (اردو) تربیت ہونا۔

تربیت پذیرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تربیت حاصل کردن و از سندش تربیت پذیر بمعنی حاصل کنندۂ تربیت اسم فاعل ترکیبی ظاہر است عیبی ندارد (عرفی ے) فلان مربی و من تربیت پذیر این بس ؎ ز فضل خود چہ زنم لاف ہای طولانی ؎ (اردو) تربیت پانا۔ تربیت پذیر ہونا۔

تربیت خواستن استعمال۔ بمعنی حقیقی خواہش تربیت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ے) تربیت خواہی بسعی دل رسان خود را لعشق ؎ مرحمت بنگر کہ بیگانہ آمد خویش رفت ؎ (اردو) تربیت چاہنا۔

تربیت دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تربیت کردن و تعلیم دادن است (انوری ے) اگر مسعود ناصر تربیت داد ؎ عیاضی را بخلعت ہای فاخر ؎ (اردو) تربیت کرنا۔ تعلیم دینا۔

تربیت کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

که بمعنی تعلیم دادن است (صائب ؎) اگر از
سختی ایام شود آدم نرم ٭ روی من تربیت
سیلی استاد کند ٭ (جمال اصفهانی ؎) گر نکردی
لطف تو اهل هنر را تربیت ٭ بر بساط اشرفت کی
دم زدی چون من گدا ٭ (اردو) تربیت کرنا
تعلیم دینا۔

تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبد است مثل۔ صاحبان خزینة الامثال
و امثال فارسی ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض
کند که فارسیان این مثل را بحق نا اهلان زنند و
گویند که نا اهل به تربیت هم اهل نشود چنانکه گویند
(ع) ناکس به تربیت نشود ای حکیم کس ٭ (اردو)
صاحب محبوب الامثال نے کہا ہے "کبھی گدھا
پیٹنے سے گھوڑا ہوتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں"
کم ظرف کو تربیت لا حاصل ہے"

تربیت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
مرادف تربیت کردن است که گذشت (کوکب
مازندرانی ؎) ز پهلوی دل روشن شدم بجوان
صدف ویران ٭ نمودم قطره را تربیت سیلاب
خود کردم ٭ (اردو) تربیت کرنا دیکھو تربیت دادن

تربیت یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی حاصل کردن تربیت است
و موافق قیاس و بمعنی حقیقی (عزت شیرازی
؎) از نیاز آن شاخ گل سامان رنگ و بو
دهد ٭ چون نهالی تربیت یابد ثمر نیکو دهد
٭ (اردو) تربیت پانا۔ تعلیم پانا۔

ترپ بقول برهان بفتح اول بر وزن چرب کشک سیاه را گویند و به ترکی قراقروت۔
صاحب جامع گوید که بعربی طرق و مصل نامند۔ بهار گوید که قروت سیاه است (طاهر وحید
در تعریف سبزی فروشی ؎) از و دید چون آن لب نوشخند ٭ سیه پوش چون ترپ گردید قند

پ صاحب رشیدی می طرازد که ترف و ترپک و ترپه هم به همین معنی باشد کشک سیاه را نام است. صاحب محیط ذکر این نکرد و کشک سیاه را هم ننوشت و ترف و ترپک و ترپه را هم ترک کرد و طرابق را هم نیاورد و بر مصطلح گوید که اسم عربی است و گویند عجمی و به اصفهانی قارا و بفارسی قرقروط و به ترکی قرقوط نامند و آن بقول شیخ از آب پنیر می سازند و چنین هم نامند و گویند آن مائیت دوغ است و نیز بفارسی کشک و بعربی مصل نامند سرد و خشک در دوم مسکن حدت صفرا و خون و تشنگی و حرارت معده و جگر و اسهال صفراوی و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پنیر کا پانی جسکو فارسی میں کشک بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **ترپک** بقول برهان الف بر وزن کشک و ب بر وزن

(ب) **ترپه**

حرفه همان ترپ را گویند که گذشت صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند. و صاحب سروری ذکر الف کرده گوید که معرب این طرابق باشد (مولوی معنوی س ۵) چو نوشیدم ز تماجش فرو گویید چون سیرم پ کو ترپک رو ترش کردم گران شیرین بر بیدستم پ **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان ترپ است بزیادت کاف و های هوز دیگر هیچ (اردو) دیکھو ترپ۔

ترت بقول انند بحواله مؤید و کشف اللغات در فارسی زبان بالفتح بمعنی پریشان و مرت تابع آنست مثل دغل و مغل و قریش و دویش مترادف این باشد **مؤلف** عرض کند که طالب سند استعمال می باشیم از نظر ما نگذشت و محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بیخبر (اردو) پریشان۔

ترترک بقول برہان وجہانگیری وجامع بفتح اول وفوقانی بروزن شب پرک (۱) نام مرغکی است که آن را در ما وراء النہر دختر صوفی می گویند و بعربی صعوہ و بضم اول وفوقانی (۲) جائیست در کوہ چل مقام شیراز که مردم به انجا روند وسنگی در زیر خود نہادہ از بالا لغزیدہ بپائین آیند و بکسر اول وفوقانی (۳) مردم سبک وبی تمکین را نامند صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که ترندک است و ذکر معنی دوم وسوم کرد صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ نسبت معنی سوم گوید که در برہان وجہانگیری آمدہ واللہ اعلم ونسبت معنی دوم می فرماید که فقیر مؤلف در ایام سکونت شیراز از انجا بادیدہ ولی نام آن کوہ را چل مقام نشنیدم کوہی است قریب باغ دلگشا که مرقد شیخ مصلح الدین سعدی در درہ آن واقع وآن را سرسرک گویند وبجای تا سین آورند چه بلفظ شیرازی سریدن بمعنی لغزیدن است ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر سه معنی بالا می فرماید که ظاہرا در زبرک ۔ وترندک تصحیفی شدہ والعلم عنداللہ سبحانہ مؤلف عرض کند که ابن الہمام است به محقق ہند نژاد ما تحقیق جامع را که محقق زبان خود است معتبر تر از خان آرزو دانیم واین لغت را بہر سه معنی اسم جامد فارسی زبان خوانیم ۔ ترانگ بمعنی صعوہ می آید و زبرک بجای خودش باشد این لغت را با وجود آنکه محققین زبان دان اسم جامد تسلیم کردہ اند تصحیف خیال کردن کار ہند نژادان نیست ۔ تعریف صعوہ بر ترانگ در ہمین ردیف می آید (اردو) (۱) دیکھو ترندک (۲) شیراز مین ایک مقام کا نام ۔ مذکر (۳) سبک ۔ ہلکا شخص ۔

ترتنگ بقول سروری بضم ہر دو تا وسکون رای مہمله در نسخهٔ میرزا تذرو باشد واو را تورنگ وجور بوزینز گویند ۔ می فرماید که در مؤید بجای رای مہمله زای معجمه آمدہ ودر فرہنگ

بمعنی کبک آوردہ۔ صاحبان جہانگیری و جامع ذکر این کردہ اند۔ صاحب رشیدی گوید کہ صحیح
ترنگ مخفف تورنگ است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید کہ تحقیق آنست کہ تدرو
است چنانکہ قوسی گوید مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط بر کبک صراحتی کہ کردہ دران اشارۂ
ترنگ نیست پس خیال ما ہم ہمین است کہ باتفاق محققین این اسم جامد تدرو است (اردو)
دیکھو تدرو۔

ترت و مرت بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و بحر بروزن ہرج و مرج اتباع
لغت از اتباعست بمعنی تاخت و تاراج و زیر و زبر و پراگندہ و پریشان و بزیان رفتہ و نقصان
آمدہ و از ہم افتادہ (حکیم سنائی ؎) ای لبا باد و بوش انگیسان ہٰ ترت و مرت از دعاے
مسکینان ہٰ (محمد بندو شاہ ؎) عالمی کردی ز تاب تیغ برّان ترت و مرت ہٰ کشوری کردی
ز سہم تیر پرّان تار و مار ہٰ صاحب رشیدی گوید کہ مرادف تار و مار است خان آرزو در
سراج با محققین بالاتفق۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را بہ ہمین معنی
آوردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو تار و مار۔

ترتیب بقول ما نہادن چیزی بر موضع آن چیز و بالفظ دادن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند
کہ لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی راست کردن درجہ ہر چیز و گذاشتن ہر چیز در مرتبۂ خود۔
فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این کنند و آنچہ استعمال این بترکیب است در ملحقات می آید
(اردو) ترتیب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ذیل بندی۔ صف بندی۔ درستی۔ انتظام
آراستگی۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ کسی کام کو درستی اور سلسلہ سے کرنا کا حاصل بالمصدر۔

ترتیب دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرتّب کردن وسلسله بسلسله نهادن و مجازاً بمعنی آراسته کردن (سنجر کاشی ع) آنچه بر شاهدان حسن رواست ٭ جمله ترتیب داده براندام ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ بقول آصفیہ ربط دینا۔ سلسلہ وار رکھنا۔ سجانا۔ ٹھکانے سے چننا۔ قطار رچانا۔

ترتیب ساختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترتیب دادن است که گذشت (کمال اصفهانی ع) همین سازد فلک ترتیب خیل بندگانش را ٭ زماه چارده طاسک ز زلف تیره شب پرچم ٭ (اردو) مرتب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترتیب دادن وساختن ونمودن است (نظامی ع) سلاحی ملک وار ترتیب کرد ٭ بجوشن برازتیغ ترکیب کرد ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتّب کرنا۔ دیکھو ترتیب دادن۔

ترتیب نمودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترتیب دادن وکردن وساختن است (نظامی ع) زهی قدرت که در عبرت فزودن ٭ چنین ترتیب ها داند نمودن ٭ (اردو) ترتیب دینا۔ مرتب کرنا۔

ترتیب نهادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ترتیب دادن است که گذشت (ابوالفرج رونی ع) ترتیب ملک وقاعدهٔ دین ورسم وداد ٭ عبدالحمید احمد عبدالصمد نهاد ٭ (اردو) ترتیب دینا

ترتیزک | بقول بهار مخفف تره تیزک (ملا فوقی یزدی ع) سخن ترتیزک بستان فکر است

و سخن طوطی ہندستان فکر است ﴿ مؤلف عرض کند که صراحت کامل این بر تره تیزک می آید ۔
(اردو) دیکھو تره تیزک و تره تندک ۔

ترجمان بقول برہان بر وزن نردبان (۱) شخصی را گویند که لغتی را از زبانی بزبان دیگر تقریر نماید می فرماید که در قاموس ہم باین معنی نوشته و (۲) نیازی را نیز گویند که بعد از گناه و تقصیر گذرانند صاحب جامع ہم ذکر این کرده (حکیم خاقانی ﷺ) اہل زبان را نزبان خرد ﴿ از ملکوت و ملکم ترجمان ﴿ صاحب ناصری گوید که اصل این در فارسی زبان (تر زبان) بود و آن را نیز معرّب کرده (ترزفان) کردند و ترجمان لفظ عربی است ۔ وارسته گوید که در فارسی این را کچواک گویند و ذکر معنی دوم ہم کند (مجدالدین علی قوسی ﷺ) کار زیر قانون ساقی کن در ایّام بہار ﴿ ترجمان داری نهی گر بر زمین پیمانه را ﴿ صاحب سواد السبیل ترجمان را معرّب خیال می کند از یونانی ترگموس ۔ بہار بنقل قول مجدالدین علی قوسی گوید که ترجمان در السنه و افواه بفتح تا و ضمّ جیم مستعمل امّا از ہیچکدام ائمهٔ لغت مسموع نشده و می تواند که به فتح اوّل و ضمّ ثالث فارسی باشد ۔ بہار صراحت مزید کند که بالفظ دادن و کشیدن و گرفتن مستعمل ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع ۔ صاحبان رشیدی و سراج این را ترک کرده اند و صاحب انند این را لغت عرب گفته بالفتح و ضمّ جیم بمعنی فصیح و تیز زبان و خوش تقریر و کسی که دانندهٔ دو زبان باشد که صاحب یک زبان را بصاحب دیگر زبان بفهماند و فرماید که معرّب تر زبان و ضمّ جیم از ان است که زبان بضمّ اوّل است و بفتح نیز آمده و بعد معرّب کردن این لفظ مصدر و افعال و اسما از ان اخذ کردند صراحت مزید

فرماید که از رسالهٔ معرّبات ملا عبدالرشید رشیدی و در کشف و مدار و منتخب نیز بضم جیم است و در مؤید
بفتح جیم و در صراح بضم و فتح جیم بمعنی تیلماچی و نسبت معنی دوم گوید که بمعنی تاوان نیز آمده (الخ)
مؤلف عرض کند که آنانکه این را معرّب ترزبان گرفته اند کار از تحقیق نگرفته اند و هیچ تعلق از
ترزبان ندارد و ما این را معرّب هم نگوئیم بلکه لغت عربی است و صاحب منتخب صراحت سه گانه
اعراب این کرده است که بضم اوّل و سوم و فتح هر دو و فتح اوّل و ضم سوم آمده نمیدانیم که فارسیان
درین لغت چرا اینقدر کاوش کرده اند و خواسته اند که اصل این را ترزبان قرار دهند و ترزبانی
را چه تعلق است با ترجمانی محققین نامدار اعنی رشیدی و خان آرزو خوب کردند که این لغت
را ترک کردند که لغات عرب در موضوع شان داخل نیست . فارسیان این لغت عرب را بترکیب
خود استعمال کرده اند که در ملحقات می آید و بمعنی دوم البته لغت عرب نیست فارسیان مجاز از
بمعنی تاوان استعمال کردند یعنی جرمانه و تاوان یا تقصیرانه یا نیازمندانه که ادا می شود آن در حقیقت
ترجمهٔ این می کند که مرتکب قصور اند و بس (اردو) (۱) ترجمان بقول آصفیه . عربی . اسم
مذکر . مترجم ایک زبان سے دوسری زبان مین بتلانے والا (۲) تاوان . مذکر . دیکھو برسی .

(الف) **ترجمان باشیدن** استعمال . صاحب
(ب) **ترجمان بودن** آصفی ذکر ب
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از
سندش مصدر الف پیدا می شود که بمعنی حقیقی است
(رافعی نیشاپوری سـ) چون سخن نیکو بود باشد
خرد را تربیت ÷ چون زبان شیرین بود باشد
روان را ترجمان ÷ (اردو) مترجم ہونا .

ترجمان دادن استعمال . صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی تاوان دادن است متعلق بمعنی دوم

ترجمان (ظہوری ﮯ) گفتمش افراسیاب دہر گشتم
منفعل ؎ خواندمش نوشیروان عدل دادم ترجمان
؎ (اردو) تاوان دینا۔

ترجمان داشتن استعمال بمعنی حقیقی است
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری
ﮯ) چہ آسودم کہ ناصح دیدت و انصاف
لب بستش ؎ نصیحت ہای بیجا کرد چندین ترجمان
دارد ؎ (وله ﮯ) خجل باش اندکی از صید
پنہان غیر را میرد ؎ حسرت گردم کند افگن نگاہ بہت
ترجمان دارد ؎ مخفی مباد کہ از شعر اوّل ترجمان
بمعنی لفاظی و سخن پروری یافتہ می شود و این
مجاز باشد و بہ اصول ما این ہر دو اسناد متعلق
بہ ترجمان داریدن است نہ داشتن و بحث
داریدن و داشتن بجای خودش می آید (اردو)
مترجم رکھنا۔ لفاظی کرنا۔ سخن پروری کرنا۔
بات بنانا۔

ترجمان شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی حقیقی مترجم شدن است (لولوی مشہدی
ﮯ) توئی کہ خنجر تو شد مکان آتش و آب ؎ زبان بلا
رمح تو شد ترجمان آتش و آب ؎ (اردو)
مترجم ہونا۔

ترجمان کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی پیدا کردن ترجمان باشد (ظہوری ﮯ)
عشقم دلیر ساختہ در شکوہ اینچنین ؎ لطف تو ہم
مگر بکشد ترجمان من ؎ (اردو) مترجم پیدا کرنا

ترجمان گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی قرار دادن مترجم است و کار ترجمہ
گرفتن (طغرا ﮯ) بر سندش اگر نفشاند گل نشاط
بگیرد صبا ز بلبل تصویر ترجمان ؎ (اردو)
مترجم قرار دینا۔ ترجمہ کا کام لینا۔

(۱) **ترجمہ** صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ

بفتح اول و ثالث گردانیدن زبانی بزبان دیگر
و بقول منتخب زبانی که زبان دیگر شود مؤلف
عرض کند که همین است حاصل بالمصدر و فارسیان
به همین معنی استعمال این کنند و با مصادر خود هم
مرکب سازند چنانکه ــــــــــ

(۲) ترجمه کردن بمعنی مصدری است یعنی
گردانیدن زبانی بزبان دیگر (اثر شیرازی
ــه) مصحف صنع ترا ترجمه با سرخی کرده
قلم نامیه از لاله و گل بستان ٭ (اردو) (۱) ترجمه
دیکھو یای حطی (۲) ترجمه کرنا۔

ترجیح بقول بهار افزونی دادن و افزونی کردن مینویسد که بالفظ دادن و داشتن و کردن و نهادن بصیلۂ بر
مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عربست و فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این میکنند و با مصادر
فارسی مرکب که در ملحقات می آید (اردو) ترجیح بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ غلبہ۔ افزونی۔ فوقیت۔

ترجیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
فوق عطا کردن است (صائب ــه) هر که
دید از باده لعلی لبا مان شیشه را ٭ می دهد ترجیح
بر لعل بدخشان شیشه را ٭ (اردو) ترجیح دینا

ترجیح داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که فوق داشتن و فائق بودن است (نثر
ابو الفضل) هر چند سخن دران باب ناکردن

بر سخن کردن ترجیح داشت ٭ (اردو) ترجیح
رکھنا۔ مرجح ہونا۔

ترجیح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که
مرادف ترجیح دادن است (سیفی اسفرنگی ــه)
ای که ترجیحی نکردی خویشتن را بر فلک ٭ مانعی دیگر
نمی دانم خراسانی ترا ٭ (اردو) ترجیح دینا۔
دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیح نهادن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترجیح دادن است (انوری ے) آنکہ گردون را بروترجیح نتواند نہاد با عقل کل	در ہیچ معنی جنبہ کہ در تقدیم ذات ہ (اردو) ترجیح دینا۔ دیکھو ترجیح دادن۔

ترجیع بند اصطلاح۔ بقول بحر چند غزل متفق الوزن و مختلف قوافی است کہ در آخر ہر یک فردی ذو القافیہ کہ بحسب معنی با بیت سابق مناسبتی دارد دیگر آرند۔ صاحبان انند و غیاث گویند در اصطلاح آنکہ شاعر چند بند در بحر موافق و بقوافی مختلف تصنیف نماید و بعد ہر بند یک بیت معین را کہ متفق الوزن و مختلف بہ قوافی ہر دو بند باشد بار بار بیارد بشرطیکہ آن بیت مکرر بمضمون بیت آخر ہر بند مربوط باشد مؤلف عرض کند کہ تعریف بالا درست نیست حقیقت بند بر معنی پانزدہمش بیان کردہ ایم کہ بیتی را گویند کہ شعرا بعد از چند بیت بر دیف و قافیہ دیگر بیاورند پس بند نام ہمان بیت آخر است و ترجیع بند نام این قسم اشعار باشد کہ دران بعد از چند اشعار متفقی یا مردّف اعادۂ بیت واحد شود و مجازاً آن را ہم ترجیع بند گویند کہ در بند بیتی دیگر آرند کہ ردیف یا قافیۂ آن خلاف اشعار باشد و اتحاد بحر در ہمہ لازم است (اردو) ترجیع بند بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ لغوی معنی بند کو پھر بیان کرنا۔ اصطلاح عروض مین جب شاعر چند ایسے اشعار جو بحر مین موافق اور قافیہ مین مختلف ہون بیان کرتا اور ہر ایک بند کے بعد ایک اسی وزن اور مختلف قافیہ کی معین بیت اسطرح بار بار لاتا ہے کہ بیت ہر بند کی بیت آخر کے مضمون سے مربوط ہو تو اُسے ترجیع بند کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ محقق دہلوی نے بند اور اشعار بالائے بند کو اپنی تعریف مین ملادیا ہے۔ بند اُسی بیت کا نام ہے جو چند اشعار کے

بعد قافیہ مختلف سے لائی جاے اور اشعار بالاے بند کا نام شبذبہیں ہے اور اس مجموعہ کا نام ترجیع بند ہے ۔

ترحّم بقول بہار بخشودن و مہربان شدن می فرماید کہ بالفظ آمدن و فرستادن و کردن بصلۂ بر مستعمل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربی است فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بخشش و مہربانی و رحم با مصادر رفرس استعمال می کنند (ظہوری ؎) دانستہ بر لب گلہ انگشت می نہم ٭ بیدادش از برای ترحم بہانہ الیست ٭ (اردو) ترحّم ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ کرپا ۔ مہربانی ۔ ترس ۔ خوف خدا ۔

ترحّم آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم آمدن (مخلص کاشی ؎) اگر بہ پرسشم آن بیوفا نمی آید ٭ ترحمش زچہ بر حال مانمی آید ٭ (اردو) رحم آنا ۔ جیسے ؎ میرے حال زار پر انکو رحم نہیں آتا ۔ یہہ دکن کا استعمال ہے صاحب آصفیہ نے اس کو ترک کیا ہے اور رحم کرنا یا رحم کھانا کو لکھا ہے ۔

ترحّم بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترحم آمدن است (سعدی ؎) فقیرم بجرم گناہم مگیر ٭ غنی را ترحم بود بر فقیر ٭ (اردو) دیکھو ترحم آمدن ۔

ترحّم داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی رحم کردن است (عالی شیرازی ؎) عشق دارد بادل سوزان ترحم بیشتر ٭ خون خورد آتش چو اشکی از کباب آید برون ٭ (اردو) رحم کرنا ۔

ترحّم دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این

کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سندش
برای ترحم بخشیدن است و هر دو بمعنی رحم یافتن
(جمال اصفهانی سه) منصبی را چه کنی خواجه که از بهر
نااهل ٭ گه تعرض کشی و گاه ترحم بینی ٭ **(اردو)**
رحم پانا۔

ترحم فرستادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی رحم کردن و فاتحه خواندن است (سعدی
سه) چو نوبت رسد زین جهان غربتش ٭ ترحم فرستند
بر تربتش ٭ **(اردو)** رحم کرنا۔ فاتحه پڑھنا۔

(الف) ترحم فشان مصدر اصطلاحی۔ صاحب
(ب) ترحم فشاندن آصفی ذکر ب کرده از معنی
ساکت و از سندش الف پیداست **مؤلف** عرض کند
که ب محاورهٔ زبان نیست و الف بمعنی رحم کنان
و پیراز رحم مستعمل (عرفی سه) هر نفس گرم ترحم
فشان ٭ وز اثر گریه تبسم چکان ٭ **(اردو)** رحم
کرنے والا۔ پیراز رحم۔

(الف) ترحم کردن استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) ترحم نمودن ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که بمعنی رحم کردن است
(سلیم سه) ای کاش زخم سینهٔ ما وا کند
کسی ٭ شاید ترحمی به دل ما کند کسی ٭ (آرزوے
اکبرآبادی سه) ای غنچهٔ حیا که تبسم نموده ٭ بر بیکسی
دل که ترحم نموده ٭ **(اردو)** رحم کرنا۔

ترخ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی و خای نقطه دار (۱)
گیاهی است غیر معلوم و (۲) ترنج را نیز گویند و آن میوه ایست معلوم که پوست آن را مربا
کنند صاحب سروری بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که قوسی بمعنی
اول بفتحتین آورده۔ صاحب محیط که محقق مفردات است می فرماید که ترجمهٔ گیاه است و ذکر معنی
دوم نکرد **مؤلف** عرض کند که حقیقت معنی اول معلوم نشد۔ هیچ یکی از محققین بالا غور نکرد که گیاهی

خاص دانست و حقیقت معنی دوم بر بالتس عرض کرده ایم و این بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان
است (اردو) (۱) گھانس۔ مؤنث (۲) ترنج۔ مذکر۔ دیکھو بالتس۔

ترخان بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن مرجان (۱) شخصی باشد کہ پادشاہان قلم تکلیف
از و بردارند و ہر تقصیر و گناہی کہ کند مواخذہ نکنند و (۲) نوعی از سبزی کہ با طعام و غیر طعام
خورند و (۳) نام ابونصر فاریابی و (۴) قومی از ترکان چغتائی (حکیم نزاری قہستانی سلمہ)
اگر صد خون بیک غمزہ بریزی کس نمی پرسد ٭ مگر ترلیغ ترخانی ز سلطان ایلخان داری ٭ (ابو
الطعمہ سلمہ) می نہم از شاخ ترخان زلف بر روی پنیر ٭ می کشم از برگ نعنا وسمہ بر ابروی نان
٭ صاحب سروری معنی سوم را ترک کرد۔ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل این قدر صراحت می
کند کہ لقبیست از القاب سلاطین ترکستان کہ ایشان را خان گویند و کسی دہند کہ ہر وقت
خواہد بی احضار بحضور پادشاہ رود و نسبت معنی دوم می فرماید کہ مخفف (ترہ خوان) است و بحوالہ
منتخب گوید کہ لغت خراسان است و عرب آن را معرب کردہ طراخنہ جمع بستہ اند و می فرماید
کہ لغت ترکی مغربی است نہ خراسانی و نسبت معنی سوم گوید کہ لقب معلم ثانی ابونصر فارابی است
کہ از مشاہیر حکماست۔ صاحب رشیدی ہم معنی سوم را ترک کرد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی
اوّل می طرازد کہ در عرف حال بمجاز بمعنی (۵) مسخرہ نیز مستعمل و وجہ مناسبت ظاہر و بذکر معنی
سوم گوید کہ تحقیق آنست کہ ترخان دریجا ہم بہمان معنی اوّل است چہ یکی از اجداد قوم ترکان
مذکور بدین لقب موسوم شدہ کہ قوم مذکور بدین لقب ملقب شد و ہمچنین بزبان خراسان (۶)
بمجاز ہر سردار را گفتہ اند و نسبت معنی چہارم گوید کہ لقب ابونصر نیست بلکہ لقب پدر یا اجداد

اوست چنانکہ در تاریخ حکما مسطور و آن ہم ظاہر ہمان مناسبت است چہ ابونصر از فاراب بود کہ شہریست در اقصای ترکستان وصحیح آنست کہ این لفظ فارسی نیست بلکہ ترکیست بسبب اختلاط ترکان با ایرانیان در فارسی شائع۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر معنی اوّل کردہ می فرماید کہ این عہدہ ایست ترکی و صاحب بول چال ہم بحوالۂ معاصرین عجم ذکر معنی اوّل کردہ مؤلف عرض کند کہ از لغات ترکی اینقدر متحقق کہ لغت ترکی است و صاحبش بر معنی چہارم قانع و معنی اوّل معتبر دانیم کہ لقبی یا خطابیست و شک نیست کہ معنی سوم و چہارم ہم تعلق دارد از معنی اوّل چنانکہ خان آرزو صراحتش کردہ و معنی پنجم و ششم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر بدست آید مجاز معنی اوّل دانیم حق آنست کہ این معنی پیدا کردۂ خان آرزوست کہ صراحتش بر ترخانی می آید و قیاس ہر چہ می خواہد ہمین کہ اگر سند استعمال بدست آید بمعنی تمسخر باشد نہ مسخرہ۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم کہ صاحب محیط آن را ترک کردو لیکن متحقق است کہ این بمعنی پنجم تبرخون است و آن را ترخون ہم گفتہ اند و صاحب محیط بر طرخون ذکر کردہ و ما حقیقت این را بر معنی پنجم تبرخون نوشتہ ایم و بدین معنی مبدل ترخون دانیم کہ واو بدل شد بالف چنانکہ ورج و وارج (اردو) (۱) ترخان ترکی مین ایک خطاب ہے جس کا پانے والا بادشاہ کے روبرو بے روک ٹوک چلا جاتا تھا اور اس کو سزا معاف تھی۔ مذکر (۲) دیکھو تبرخون کے پانچوین معنے (۳) ابونصر فاریابی کا لقب بھی ترخان تھا مذکر۔ (۴) چغتائیون کے ایک قوم کا نام بھی ترخان ہے۔ مؤنث (۵) مسخرہ۔ مذکر (۶) سردار بزرگ

ترخانی بقول بہار (۱) مرادف معنی اوّل ترخان و (۲) طنز و تمسخر (محسن تاثیر ؎) کار با ترخانی و طنز و مزاح افتادہ است ؎ خدمت صدسالہ و فضل و ہنر منظور نیست ؎ خان آرزو در چراغ

بدایت ذکر این کرده صاحب فدائی که یکی از معاصرین علمای فارس بود می فرماید که نزدیکان تخت خسروی
را برترازان شدنی نیست و آن چنانست که هرکه بران پایه سرافرازی یافت بی باز یافت در هرجا
چه بارگاه و چه هواری می تواند پیش شاه برود **مؤلف** عرض کند که حقیقت معنی اوّل و پنجم ترخان
بجایش گذشت ـ کم غوری بهار است که این را مرادفش بمعنی اوّل گفت که آن لقب و خطاب
است و این بیای نسبت صاحب خطاب ترخان ـ بنسبت معنی دوم عرض می شود
که طنز و تمسخر را گویند ما می گوئیم که بمعنی مسخره نه تمسخر و ترخان البته بمعنی تمسخر باشد بر سبیل مجاز که هر اسم حقیقتش
همدرانجا کرده ایم ـ و حق آنست که معنی دوم پیدا کردهٔ خان آرزوست از سند محسن تاثیر و تاثیر
ترخانی را بمعنی اوّلش استعمال کرده ـ بهار نقل نگار اوست و صاحب فدائی ذکر معنی دوم نکرد
و ما هم معنی دوم را تسلیم نکنیم **(اردو)** (۱) صاحب خطاب ترخان (۲) مسخره ـ

ترخشه | بقول برهان و جامع و انند بفتح اوّل و ثانی بر وزن شلخته نوعی از ماهی بغایت عریض و
پهنا دار و این ماهی در رودخانهٔ اندلس می باشد و آن شهریست در حدود مغرب **مؤلف**
عرض کند که صاحب محیط ذکر این نکرد ـ اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** مچهلی کی ایک
قسم جو زیاده عریض هوتی هے ـ افسوس هے که اردو مین اس کا خاص نام معلوم نه هو سکا ـ

ترخره | بقول جامع و برهان بفتح اوّل و سوم نوعی از ترب صحرائی ـ صاحب انند صراحت
مزید کند که نوعی از بدران است و تخم آن را بیونانی قردمانا و قرطمانه گویند **مؤلف** عرض کند
که ترب بجایش گذشت و بدران هم **(اردو)** دیکهو ترب اور بدران ـ

ترخنبیه | خان آرزو در سراج بحواله رشیدی گوید که نوعی از طعام و ماحضر که مردم فقیر بجهته مهمانان

سازند و آنچنان بود که گندم بلغور کرده با دویهٔ گرم در آب جوشانند تا نیک پخته شود و قوام گیرد بعد
ازان گلوله ساخته در آفتاب خشک کنند و هنگام حاجت قدری ازان بکار برند و گاهی وقت
جوشاندن غوره داخل کنند تا محتاج قاتق نشود و بخاطر میرسد ظاهرا ترفینه است که بمعنی آش ترش
مستعمل است ازینجاست که این در فرهنگهای معتبره دیده نشد **مؤلف** عرض کند که لغت عربی
و ترکی نیست. فارسی تسلیم نکنیم تا آنکه سند استعمال فارسیان پیش نشود همه محققین اهل زبان ازین
ساکت بخیال ما این تحریف ترخینه است که می آید (اردو) دیکھو ترفینه اور ترخینه۔

ترخنده بقول برهان و جامع بر وزن شرمنده بمعنی (۱) طعنه و طنز بیهوده و (۲) مکر و حیله
و فرمایند که باین معنی بجای خای تخند. فا و قاف هر دو بنظر آمده۔ صاحب بحر گوید که (۳) بمعنی خنده
شادی و خنده از بهر تخجیل غیر نیز بهار گوید که خنده زدن بقصد خجالت دادن کسی صاحب ناصری
بذکر معنی اوّل و دوم گوید که محرّف ترفنده باشد **مؤلف** عرض کند که خای معجمه به فا بدل نشود بر خلاف
این فا به خا بدل شود چنانکه فلاده و خلاده و آنچه به قاف اوّل می آید همین ترخنده باشد که خای
معجمه به قاف تبدیل میابد چنانکه چخماخ و چقماق بر خلاف این فا به قاف بدل نمی شود و صراحت
تاخذش همدرا نجا کنیم. آنچه صاحب بحر ذکر معنی سوم کرده است موافق قیاس است و موجد
معنی بهار معلوم می شود و صاحب بحر نقل نگارش از نیکه همه محققین اهل زبان ازین ساکت اند
مشتاق سند استعمال می باشیم (خنده تر) بمعنی خندهٔ خوب بجایش می آید اگر این را قلب اضافت
بمعنی سوم دانیم. می توان ولیکن تخصیصی که به تعریفش بیان شده محتاج سند است (اردو)
او ۲ دیکھو ترفنده (۳) خوشی کی هنسی۔ مؤنث۔ یا وه هنسی جو کسی دوسرے کو خجل کرنے

کے لئے ہتیین۔

ترخوانه بقول برہان و ناصری با واو معدوله بروزن مردانه۔ نوعی از طعام که مردم فقیر و نامرد بجہته زمستان سازند و آن چنانست که گندم را لغور کنند و با دارو ہای گرم در آب بجوشانند تا نیک بپزد و قوام گیرد و قدری آب غوره دران ریزند و اگر میسر نباشد شیر گوسفند و آن را گلوله ہا سازند و خشک کنند و بوقت حاجت قدری ازان بجوشانند و بخورند۔ صاحب جہانگیری بذکر این می فرماید که ترخینه ہم به ہمین معنی می آید و صاحب جامع ہمزبانش۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند که ترینه ہم به ہمین معنی باشد **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین عجم گوید که این مرکب ترخوان و ہای نسبت۔ ترخوان قلب اضافت خوان تراست یعنی خوان نعمت و فقرا غذای مرکب خود را منسوب به آن کنند و ترخینه که می آید مبدل این که الف حذف شد و واو بدل شد به تحتانی چنانکه انگور و انگیر (اردو) فقرا کی ایک خاص غذا۔ مؤنث۔

ترخون بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع بروزن ملعون (۱) مردم خونی و تونی و بی باک و دزد و اوباش را گویند و (۲) چوب بقم را نیز گفته اند که چیز ہا بدان رنگ کنند و (۳) دارویی باشد که آن را (عاقر قرحا) خوانند و (۴) سبزہ ایست معروف که با طعام و حاضری خورند گویند چون تخم سپند را در سرکه کہنه بیاغارند مدتی تا طبع و مزاج آن بگیرد بعد از آن که بکارند ترخون برآید و معرب آن طرخون است۔ قوت باه را نقصان دارد (خواجوی کرمانی سله) تو ترخان و ترخون زجور تو خواجو ؎ دل از غم چو خانی و رخ زر خانی ؎ (حکیم اسدی سله) گیا ہا بد از خون ترخون شده ؎ دل خاره زیر و زبر خون شده ؎ صاحب سروری

بر معنی چهارم قانع و می فرماید که بدین معنی طرخون معرّب این است بطای حطّی۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل و دوم و سوم قناعت کرده۔ خان آرزو در سراج بذکر هر چهار معانی صراحت کند که آنچه ترخون بهمین معنی چهارم گذشت تصحیف است و نسبت معنی سوم گوید که نام تره الیست که هم آنرا عاقرقرحا نامست و نسبت معنی دوم میفرماید که بمعنی ترخون گذشت و این تصحیف باشد۔ صاحب محیط ترخون میفرماید که فارسی طرخون است مؤلف عرض کند که صاحب محیط آنچه بر طرخون نوشته ناصر اخلش بر معنی پنجم ترخون و (ارن شیر) کرده ایم و صراحت معنی دوم بر لقم گذشت و حقیقت عاقرقرحا بر الکرا مذکور حالا عرض می شود نسبت معنی اوّل که این مخفف (ترخون) است و بس و ملحقات این معنی بر سبیل مجاز (اردو) (۱) خونی۔ چور۔ نڈر اوباش (۲) دیکھو لقم (۳) دیکھو الکرا (۴) دیکھو ترخون کے پانچویں معنے۔

ترخلینه بقول برهان و جهانگیری و جامع بر وزن کشکلینه بمعنی ترخوانه (مولوی معنوی ؒ)
چون بروی زین جهان سوی خرابات جان ٭ در عوض می بگیریی مزه ترخلینه ٭ مؤلف عرض کند که این مبدل ترخوانه باشد که صراحتش بهمد ترخوانه کرده ایم (اردو) دیکھو ترخوانه۔

تر دامن اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و سروری و بحر و بهار و (جهانگیری و ناصری در ملحقات) کنایه از فاسق و فاجر و بدگمان و عاصی و مجرم و گنه گار و آلودهٔ معصیت و معیوب و ملوّث (مجیر الدین بیلقانی ؒ) تر دامنی که تنگ وجود دست گو سرش ٭ در بیا تشنه خشک لب از دامن ترش ٭ خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده۔ غالب دهلوی در قاطع برهان بر برهان اعتراض کند که بدگمان را چرا داخل معنی کرد صاحب قاطع القاطع جواب بار می دهد مؤلف عرض کند که اعتراض غالب حق بجانب اوست دیگر محققین صاحب زبان و زبان دان

ہم معنی بدگمان را بدین تردامن نه نوشته اند و تردامن اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که دامن او از جرم و گناه آلوده است (اردو) فاسق فاجر۔ گنہ گار۔ مجرم۔ ملوث۔ عاصی۔ آلودۂ معصیت

تردامنی اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و انند بمعنی گناهگاری **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل بر تردامن کرده ایم و این بزیادت یای مصدری است صاحب روزنامه هم بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده (اردو) تردامنی بقول آصفیه۔ مؤنث۔ گناهکاری۔

تردّد بقول بهار آمد و شد کردن و گردیدن۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی آمد و رفت باشد **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و تشدید دال مهمله مضموم بمعنی بیان کردهٔ بهار فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر نمود کنند که در ملحقات می آید (اردو) تردّد۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمد و رفت

تردّد کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی آمد و رفت کردن است (صائب ؎)

برگ بازنمانند سالکان ز طلب ٭ همان تردّد خود می کند بخواب نفس ٭ (اردو) آنا جانا آمد و رفت رکھنا۔

(الف) تردست اصطلاح۔ الف و زن سرست مردم جلد و چست و چابک را گویند

(ب) تردستی بقول برهان و بحر ب بقول شان بر وزن سرستی۔ جلدی و چابکی صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر الف کرده و صاحب جامع الف را هم آورده صاحب ناصری بذیل الف اشارهٔ ب هم فرموده و صاحب سروری در ملحقات از سراج الدین راجی سند آورده (؎) به تردستی اگر صورت پسند هی ٭ از ان صورت گل معنی دمیدی ٭ خان آرزو

هم متفق با برهان. بهار گوید که درین ترکیب لفظ
تر بمعنی چست و چالاک. غایتش کنایه از کسی است
که عمل بدست کند چون نقاش و مصور و امثال آن
(ظهوری ـــه) از بحر شود بجنگ نعل معبر؛ در
فن سنگ روبش تردستی بین ؛ (صائب ـــه)
زاهدان خشک می ترسند از برق فنا ؛ ما برین آتش
ز تردستی کباب افگنده ایم ؛ صاحب فدائی که
یکی از علمای معاصر عجم بود نسبت ب می طرازد
که آن تیز دستی و چالاکی است که بازیگران و چشم
بندان هنگام نمودن هنر خود بکار می برند و صاحب
رهنما هم بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار این را
بمعنی مطلق چالاکی آورده **مؤلف** عرض کند که
الف کنایه موافق قیاس است و ب زیادت یای
مصدری بر الف (اردو) الف بقول
آصفیه چست. تیز. هوشیار. جلدی سے کام کرنیوالا
دیکھو کشکول کے تیسرے معنے (ب) چالاکی مؤنث

تردستی نمودن استعمال. بقول رهنما بحواله سفرنامه
ناصرالدین شاه قاجار چالاکی کردن **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
چالاکی کرنا ۔

تردک بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری بر وزن مردک کرم گندم خوار
صاحب برهان می فرماید که باین معنی با زای فارسی هم آمده. صاحب سروری صراحت مزید کند
که بزای معجمه عوض رای مهمله هم. خان آرزو در سراج گوید که بمعنی ببای فارسی عوض تای فوقانی
و زای عجمی عوض رای مهمله هم گفته اند **مؤلف** عرض کند که آنچه پژدک به بای فارسی اول و زای
فارسی دوم باشد اصلست حیف است که بجایش مذکور نشد و تردک مبدلش که بای فارسی
بدل شد به فوقانی چنانکه پخم و تخم و زای عجمی بدل شد به زای هوز چنانکه ژند و زند و این مبدلش
چنانکه بزغ و برغ (اردو) وه کیڑا جو گیهون مین پیدا هوتا هے. مذکر.

تر دماغ اصطلاح ـ بقول بہار تازہ دماغ (ملّا طغرا ؎) زفوّارہ نی در کف آوردہ باغ پ کہ از مغزِ او شود تر دماغ پ صاحب بحر گوید کہ سر خوش و بہ معنی مست **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تازہ دماغ ـ اور تر دماغ بھی کہہ سکتے ہیں ـ

تر دماغ شدن استعمال ـ بہار بذیل تر دماغ نقل سند این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تازہ دماغ شدن است و سندش ہمانجا آوردہ و صاحب بحر بذیل تر دماغ گوید کہ بمعنی حالت عقل و شعور و فرحت و سرور و مستی معتدل و تازگی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر (تر دماغ) زیادہ کردہ اند موافق قیاس است (اردو) تازہ دماغ ہونا ـ

تر دماغی استعمال ـ صاحب انند ذکر این (اردو) فرحت ـ مستی ـ تازگی ـ مؤنث ـ

تر دہ بقول برہان و جامع و ناصری و رشیدی بر وزن پردہ (۱) قبالۂ باغ و خانہ و استال آن و (۲) اجرت آسیا کردن گندم و مزد آسیا تیز کردن ہم و فرماید کہ باین معنی با زای نقطہ دار ہم بنظر آمدہ ـ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اوّل تر زدہ ہم آمدہ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می فرماید کہ این مخفف تر زدہ معلوم می شود کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ درست است (اردو) (۱) قبالہ ـ مذکر ـ وہ کاغذ جو کسی مکان کی سند ہو (۲) چکی چلانے کی یا ہانے کی اجرت ـ مؤنث ـ

تر زبان اصطلاح ـ بقول برہان و بحر و سراج بر وزن ہمزبان (۱) بمعنی زبان آور و شخصی کہ گرم گفتگو شود و سخنہای تر و تازہ گوید و (۲) بمعنی ترجمان کہ گذشت ـ بہار گوید کہ بمعنی خوش زبان و در این ترکیب لفظ تر بمعنی چالاک و چست بلکہ بدین معنی مرکب نیز آمدہ غایتش کنایہ از کسی کہ سخن با آب و تاب گوید و بذکر معنی دوم گوید کہ ترجمان معرب آنست (ظہوری ؎)

بگو قاصد از زبانی این ترزبانی ؎ زلال وصال
از خبر می تراود ؎ صاحب ناصری در ملحقات
بر معنی اول قانع وهم او بر لغت ترجمان نوشته
که این عربی است واصل آن در فارسی ترزبان
صاحب رشیدی ذکر این با ترجمان کرده ودر استغنا
گوید که بمعنی خوش زبان واشارهٔ معنی دوم هم فرماید
و ترزفان را که می آید مرادف این قرار دهد مولف
عرض کند که معنی اول اصل است ومعنی دوم را
مجاز توان گفت برین قیاس که ترجمان هم ترزبان
می باشد نه هر ترزبان ترجمان ۔ اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) (۱) ترزبان ۔ وہ شخص جو
خوش بیان ہو (۲) دیکھو ترجمان ۔

(الف) ترزبان داریدن و داشتن بچیزی

(ب) ترزبان شدن از

(ج) ترزبان گردیدن وگشتن

استعمال ۔ الف بمعنی گویا کردن و ب وج بمعنی
خوش بیان شدن و ترجمه کردن (ظهوری ؎)
تشنگی را ترزبان دارد همان ورشکی خورد ؎ ابر رحمت
گرچه در کار گیا تقصیر کرد ؎ (عرفی ؎) توهم
زحرف تنگ مایه ترزبان نشوی ؎ بگو که صورت
این مژده از چه معنی زاد ؎ (ظهوری ؎)
ترزبان گردیده خضر از العطش گویان تست ؎ تا
زاد در راه تفته جانی آب حیوان سرگرفت ؎ مولف
عرض کند که هر سه مواقف است (اردو) الف
ترزبان کرنا جیسے ؎ آپ کے کرم نے مجھ کو
آپ کی شکر گزاری میں ترزبان کیا ب وج
ترزبان ہونا ۔

ترزبانی | استعمال ۔ بقول بحر بمعنی خوش بیانی
مولف عرض کند که یای مصدری بر ترزبان
زیاده کرده اند پس وجهی نیست که معنی ترجمانی هم
ازین پیدا نکرده و خیال ما که بر ترجمان ظاهر کرده ایم
همین است که ترجمان مخصوص بمعنی ترجمه باشد و
ترزبان معنی ترجمان ندارد و تائید خیال ما ازینجا
شعر لیف ترزبانی می شود (اردو) ترزبانی

کہہ سکتے ہیں بمعنی خوش بیانی ۔ مؤنث ۔

ترزبانی داشتن استعمال ۔ بمعنی ترزبان بودن است مؤلف عرض کند کہ موافق زبان (ظہوری ؎) ایشکر دیدہ تر ترزبانی دارم ۔ کہ زہر گریہ طراوت دہ شکر خند است (اردو) ترزبان ہونا ۔ ترزبانی رکھنا ۔

(الف) **ترزدہ** بقول برہان و جہانگیری و انند و جامع و سروری و ناصری بروزن سرزدہ مرادف معنی اول تردہ و بفتح ثانی بر وزن تبرزہ ہم آمدہ (شمس فخری ؎) قاضی گردون چو دیدہ عدل و ملک و رای او ۔ مملکت را تا ابد بستہ بنامش ترزدہ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ حالا بحذف رای مہملہ تزدہ مستعمل است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و از سند بالا استعمال با مصدر بستن یعنی

(ب) **ترزدہ بستن بنام کسی** بمعنی قبالہ کردن بنام او و سند ملکیت دادن بنامش (اردو) الف دیکھو ترزدہ کے پہلے معنے ب قبالہ لکھدینا ۔

ترزفان اصطلاح ۔ بقول جہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری مرادف ترزبان بہر دو معنی (حکیم سوزنی ؎) وصف تو آنست کز زفان تو گفتم ۔ من بمیان راست ترزفان بنام ہم ۔ مؤلف عرض کند کہ مبدل ترزبانست و بس کہ موحدہ بہ فا بدل شد چنانکہ زبان و زفان (اردو) دیکھو ترزبان ۔

ترزین بقول مؤید مطبوعہ بالفتح آرامیدہ گردانیدن مؤلف عرض کند کہ تصحیف و تحریف مطبع نولکشور است و در دیگر نسخ قلمی یافتہ نمیشود و لفظ با معنی نسبتی ندارد و ناقابل قبول و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

ترس بقول برہان و رشیدی بضم اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ (۱) بمعنی سخت و محکم می فرمایند کہ در عربی سپر را گویند کہ ترکان قلقان خوانند و بضم اول و ثانی (۲) زمین

سخت و باین معنی بفتح اول وضم ثانی هم گفته اند و (۳) بفتح اول وسکون ثانی معروف است که خوف وبیم باشد (شیخ نظامی ے) بر وسینۂ همچو پولاد ترس ؛ حدیث تو ننشد پیش خود میرس ؛ صاحب جهانگیری بمعنی اول قانع وصاحب جامع بمعنی اول و دوم وصاحب سروری بمعنی دوم قناعت فرموده صاحب ناصری بذکر همهٔ معانی بالائی فرماید که در شعر نظامی (پولاد ترس) قلب اضافت ترس پولاد است مامی گوئیم که ایجاد بنده را ماند وتهمت بر نظامی که لغت زبان خود را ترک کرده از لغت عرب کار گرفت۔ صاحب سخندان گوید که در سنسکرت تراس بمعنی سوم ترس آمده بهار بمعنی سوم قناعت کرده می فرماید که بالفظ خوردن وکردن مستعمل خان آرزو در سراج غیر از معنی دوم وسوم ذکر معنی اول نکرد مؤلف عرض کند که معنی اول مفرس است از لغت عرب که بمعنی سپر بود وفارسیان بمعنی مطلق سخت استعمال کردند ومعنی دوم مجاز است که زمین سخت راهم گویند ومعنی سوم هم مفرس از لغت سنسکرت است که الف را حذف کردند واختلاف اعراب نتیجۂ لب ولہجۂ بمقامی است وهمین است بمعنی سوم اسم مصدر ترسیدن که بجالش می آید (ظهوری ے) به بستان نبردم رخ زرد خود را ؛ که از ترس رنگ خزان بر نپرد ؛ (اردو) (۱) سخت (۲) سخت زمین۔ مؤنث (۳) خوف۔ ڈر۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترس کو اردو استعمال میں بمعنی خوف لکھا ہے۔ اسم مذکر۔

ترسا بقول برهان وجامع بروزن تنها بمعنی (۱) ترسنده وبیم زده وواهمه کننده و (۲) نصرانی وآتش پرست هم۔ صاحب ناصری بذکر هر دو معانی نسبت معنی دوم گوید که بتازی راهب گویند (وصال شیرازی ے) صبح که رهبان این کبود کلیسا ؛ بر سر گیتی کشید چادر ترسا ؛ می فرماید که صاحب

جہانگیری بمعنی آتش پرست گفتہ و آن خطاست زیراکہ ترسا پیروان حضرت مسیح را نام است و آتش پرست را گبر خوانند چنانکہ سعدی گوید (ع) گبر و ترسا وظیفہ خور داری ﴿ (ظہوری ۵۴) گاہی از عشق سخت می ترسم ﴿ شیخ دین چندگاہ ترسا ماند ﴿ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود گوید کہ بمعنی پیرو عیسی است خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ باتفاق داریم با صاحب ناصری کہ فرق گبر و ترسا را ظاہر کردہ و لیکن فارسیان بمجاز آتش پرست را ہم گویند و معنی اول بالف فاعلی است از قبیل دانا و بینا (اردو) (۱) ڈرنے والا (۲) ترسا بقول آصفیہ۔ رومی۔ اسم مذکر۔ نصرانی۔ آتش پرست۔

ترسا بچہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ کشف (۱) پسر نصرانی کہ آتش پرست است و دین عیسی علیہ السلام ﴿ (۲) در اصطلاح سالکان مرشد کامل و پیر مکمل را گویند و وجہ تسمیہ مرشد کامل بہ ترسا بچہ آن معنی کہ در ولادت معنی نسبت کامل او بہ کامل دیگر کہ متصف بصفت ترسائی و تجرد و انقطاع بودہ باشد می رسد و آن کامل را باز بہ کاملی دیگر بطناً بعد بطنٍ کہ طریق اولیاء اللہ است تا سلسلہ منتہی بہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ الصلوۃ والسلام می شود علم و راثت جز باین طریق میسر نمی گردد **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت بچہ ترسا است و معنی اول لفظی است و معنی دوم اصطلاحی و میتوان در معنی دوم ترسا بمعنی ترسندہ ہم گیریم (اردو) (۱) پسر نصرانی۔ مذکر (۲) مرشد کامل۔ مذکر۔

ترساختن استعمال۔ بمعنی حقیقی تر کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ۵۵) از خوی سعی جبہ ساختہ تر ﴿ تا بجا ماند آبروی ہنر ﴿ (اردو) بھگونا۔ تر کرنا

ترسازادہ اصطلاح۔ بقول انند بمعنی ہمان

(۳۴۶۹)

ترسابچه که گذشت (فیضی سه) حریف آن مسیحا
مشربم گر ساغر عشرت ٭ به ترسازاده نوشند شراب
پرتگالی را ٭ (ظهوری سه) ترسکاری رانی از زلف
دست طره گیر ٭ پنجه شیخ حرم در زلف ترسا
زاده بود ٭ مؤلف عرض کند که قلب اضافت
زاده ترسا موافق قیاس است (اردو) دیکھو
ترسابچه۔

ترس استودان اصطلاح۔ بقول برہان
و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی و ثالث
و ہمزہ مفتوح و سین دیگر موقوف و فوقانی بواو
رسیده و دال به الف کشیده بنون زده۔ دعای
زند و پازند خواندن فارسیانست۔ سه روز بر
سر دخمهٔ میت بواسطهٔ آنکه گویند چون روح از
قالب مفارقت نماید سه شبانه روز بر سر قالب
خود می باشد و او را درین سه شبانه روز ترس
و بیم بسیار است لهذا درین سه روز بر سر دخمهٔ
او نسک خوانند تا روح ازان ایمن گردد و
معنی ترکیبی این لغت خوف قبر است چه ترس
بمعنی خوف و بیم و استودان دخمه و مقبره را گویند
خان آرزو در سراج گوید که ترس معلوم و استودان
نسک خواندن فارسیان است و معنی ترکیبی این
خوف قبر است مؤلف عرض کند که معنی مجازی
این نسک خوانی است و بس (اردو) آتش
پرستون کی دعا جو قبر پر تین دن تک پڑھتے ہین مونث۔

ترسان صاحب نوادر ذکر این بذیل ترساندن
کرده گوید که مرادف ترسنده مؤلف عرض
کند که (۱) اسم حال است از ترسیدن که می آید
بهار غور نکرد که این چه چیز است و (۲) امر حاضر
است از ترسانیدن فاعل (اردو) (۱)
اب ڈرنے والا۔ ترسان بھی اردو مین مستعمل
ہے (۲) ڈرا۔ ڈرانا کا امر حاضر۔

ترسان دل را چه پری و چه بحضرت مثل۔ صاحبان
خزینه و امثال فارسی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند

کہ فارسیان این مثل را بحق شخص خوفناک می زنند
مقصود ہمین است کہ دل خوف زدہ را عفریت
و پری ہر دو یکسان است (اردو) دکن
مین کہتے ہین "ڈرپوک اپنے سایہ سے بھی
ڈرتا ہے"۔

ترساندن صاحب موارد ذکر این کردہ
گوید کہ (ترسانیدن) ہم مرادف این است
بمعنی بیم کردن (کامل التصریف) کہ مضارع مردود
ترساند باشد مؤلف عرض کند کہ متعدی ترسیدن
کہ می آید (قاسمی ۵) قاسما آن ہمہ گستاخ
نگاہ توجہ شد ہ غالبا غمزۂ او چشم ترا ترساندہ است
(اردو) ڈرانا۔

ترساندن چشم مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ متعدی ترسیدن چشم است کہ بمعنی نفرت
کردن از دیدن چیزی است و سند قاسمی را
نقل کند کہ بر (ترساندن) گذشت مؤلف عرض
کند کہ قائم کردن این مصدر فضولی است و
ہیچ ضرورت تخصیص با چشم ندارد اصل این
ہمان ترساندن است (اردو) دیکھو ترساندن

ترسانیدن بقول بحر و موارد و نوادر بالفتح
متعدی ترسیدن (کامل التصریف) و مضارع
این ترساند مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این
بر (ترساندن) کردہ ایم (اردو) دیکھو
ترساندن۔

ترس برافتادن مصدر اصطلاحی بقول صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
گوید کہ خوف و بیم عائد حال شدن است و بیت
(فردوسی ۵) برافتاد ترس اندرین لشکرم
ندانم کہ تنہا را چون خورم ہ (اردو) ڈر
اور خوف لاحق ہونا۔

ترس خوردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بمعنی خوفناک و مبتلای خوف شدن (طغرا
۵) سپہدار زہد آنقدر ترس خورد کہ گہ کہ مسلمانی

عنان تافتن جان سپردن ۔ (اردو) ڈرنا۔ مبتلاے خوف ہونا۔

ترسک بقول ناصری و انند با تا و سین مضموم و سکون کاف عربی (۱) بمعنی سنگ ریزہ در گل کہ درمیان نہر آب و اطراف نہر بسیار صلب و محکم شدہ کہ با کلنگ و فولاد آن را می شکنند و بعضی ازان سنگ آسیا میسازند و بسیار دوام می کند و آنچہ بسیار صلب و محکم نشدہ و زود شکنند آن را سکنج گویند صاحب مؤید می فرماید کہ (۲) بالضم و فتح سوم پرندہ ایست سبز فام **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای معنی دوم طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد بیان مجمل صاحب مؤید اعتبار را نشاید و صاحب محیط ازین لغت ساکت است (اردو) (۱) وہ پتھر کے گول ٹکڑے جو نہرون اور ندیون سے برآمد ہون مذکر (۲) ایک پرندہ جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ مذکر۔

(الف) **ترسکار** بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند بمعروف قانع و ہر دو از کلام میر خسرو سند دہند (۵) ہمہ جا ترس خویش یار م دار ٭ بردر خویش ترسکارم دار ٭ و ظہوری در کلام خود۔

(ب) **ترسکاری** آوردہ (۵) ترسکاری را می از زید دست طرہ گیر ٭ پنجہ شیخ حرم در رہ الف ترسا زادہ بود ٭ **مؤلف** عرض کند کہ الف آنکہ ہر کار بخوف کند یعنی دائما خوف خدا پیش نظر دارد و ب باضافہ یای مصدری بمعنی خدا ترسی (اردو) الف خوف رکھنے والا۔ دل مین خوف خدا رکھنے والا ب خدا ترسی۔ مؤنث۔

ترس کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خوف کردن است (عماد کرمانی ۵) نہ خوفی از اثر آہ خستہ کردی ٭ نہ ترسی از گذر

اشک سائلی کردی ہو (اردو) خوف کرنا۔ ڈرنا

(الف) ترسگر اصطلاح۔ صاحب سفرنگ بشرح بستمی فقرۂ (نامۂ وخشور گلشاہ) گوید کہ بفتح تاء فوقانی وسکون رای مہملہ وسکون سین مہملہ وفتح کاف فارسی وسکون رای مہملہ مرد با ہیبت کہ از دیدنش ترسی در دل آید و ....

(ب) ترسگری بقولش ہیبت واحتشام مولف عرض کند کہ معنی الف خوف دہندہ وکنایہ از شخص مہیب و ب بزیادت یای مصدری است بمعنی ہیبت واحتشام (اردو) الف مہیب بقول آصفیہ۔ عربی۔ خوفناک۔ خطرناک۔ ہیبت ناک ہیبت دینے والا۔ ڈراونا (ب) ہیبت۔ مؤنث

ترسّل بقول بہار مکاتیب کہ برای اطفال بہم چسپانیدہ دہند تا سواد روشن گردد۔ (سعید اشرف سہ) رحل خطّش راز دو رچہرہ مصحف درکنار ہو وز سر زلف خم اندر خم ترسّل دربغل ہو خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ لفظ عربی است وآن چیزیست کہ پارۂ از نظم ونثر واہم آورد بخطوط مختلف نویسند واطفال دبستان را برای خواندن دہند تا از ہر قسم خط و عبارت مطلع شوند ودر ہندوستان مرسوم است کہ مکاتیب مختلفۃ الخطوط والمطالب را باہم پیوستہ باطفال دہند تا سواد ایشان روشن شود وآن را ملاطفہ گویند واز شعر استادان ہمین معنی مستفاد می شود زیراچہ زلف را تشبیہہ ترسّل دادہ اند واین معنی دوم مناسب مولف عرض کند کہ صاحب منتخب ترسّل بہ تشدید سین مہملہ را بمعنی نامہ را از خود انشا کردن نوشتہ واز ینکہ فارسیان در استعمال خود تصرف در معنی کردہ اند ما این را مفرس دانیم (اردو) خطوط کا وہ مجموعہ جو ایک کو دوسرے کے ساتھہ جوڑکر لڑکون کو پڑہنے کے لئے دیتے ہین تاکہ مختلف طرز تحریر اور مضامین مختلفہ سے وہ واقف ہوجائین۔ مذکر۔

ترسم بقول بہار یعنی می اندیشم و فرماید کہ بعد از وی مثبت و منفی ہر دو آید۔ خواہ جملہ اسمیہ بود خواہ جملہ فعلیہ (خواجہ شیراز ؎) ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست ؎ نان حلال شیخ ز آب حرام ما ؎ (ولہ ؎) ترسم کہ اشک در غم ما پردہ در شود ؎ وین راز سر نہفتہ بعالم سمر شود ؎ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ از ترسیدن کہ می آید صیغہ واحد متکلم مضارع است کہ افادہ معنی حال و استقبال کند یعنی می ترسم و خواہم ترسید۔ محقق نامور شاید این را اسم جامد خیال کردہ ورنہ قائم کردن این ضرورت نداشت (اردو) مین ڈرتا ہون۔

ترسناک بقول بہار و انندش نقل نگار معروف ؎ نہ ایم از ہجوم عرب ترسناک ؎ ز بسیاری وحش صحراچہ باک ؎ (اردو) خوفناک۔ دیکھو ہیبناک۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف خوفناک و ہیمناک موافق قیاس است (ملا عبداللہ ہاتفی

ترسو بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی خوفناک مؤلف عرض کند کہ این محاورہ معاصرین عجم است بزیادت واو نسبت چنانکہ ہندو (اردو) ڈرپوک بقول آصفیہ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا۔ دیکھو بزدل کے پہلے معنے۔

ترسہ بقول برہان و جامع (۱) بفتح اوّل قوت واہمہ را گویند و (۲) بضم اوّل قوس قزح صاحب جہانگیری معنی دوم را بفتح اوّل و سکون دوم گفتہ از معنی اوّل ساکت صاحب رشیدی بذکر معنی دوم این را مرادف ترلبہ گوید کہ گذشت۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی دوم می فرماید کہ ترلبہ و ترلیسہ و سرلبہ و سرلیسہ مرادف این۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ ما بر ترلبہ نوشتہ ایم کہ اصل است و این مخفف آن

بمعنی دوم و معنی اوّل این مجاز معنی دوم می نماید که قوّت واهمه هم همچون قوس قزح بلند شود و جا دارد که برای معنی اوّل این را مرکب از ترس و های نسبت گیریم که واهمه هم قریب به ترس است و آنچه به سین اوّل می آید مبدل این باشد همچون تیز و سیز یعنی سرسبه مبدل ترلبه و سرویه مبدل تربیه که موحّده هم به واو بدل می شود چنانکه آب و آو و تربیه بجایش مذکور شد ازینکه اهل لغت ازان ساکت اند و نظر باعتماد ناصری آن را فرید علیه ترلبه دانیم (اردو) (۱) قوت واهمه ـ مؤنث ـ واہمہ کی قوت (۲) دیکھو ترلبہ ـ

ترسیدن بقول بحر بالفتح (۱) بیم کردن و (۲) واهمه کردن و (۳) آزرده گردیدن بسبب ظرافت کردن کسی (کامل التصریف) و مضارع این ترسد (ظهوری ﷺ) ازان ترسم که طوق گردنم گردد رگ گردن ؎ نکردم حلقهٔ بهر گوش خود فرمان نیوشی را ؎ صاحب غدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود گوید که خوف کردن و بیمزده شدن است صاحب موارد بذکر معنی اوّل گوید که (۴) نفرت کردن هم چون ترسیدن چشم و دیده از چیزی که در ملحقات می آید و صاحب نوادر بر معنی اوّل و چهارم قانع مؤلف عرض کند که همان ترس که گذشت اسم این مصدر است فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند که به اصول ما اصلی است ازین که اسم مصدر این لغت فارسی زبان است و معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم و چهارم را هم مجاز دانیم و ترسندگی حاصل بالمصدر این است (اردو) (۱) ڈرنا (۲) وہم کرنا (۳) آزردہ ہونا (۴) نفرت کرنا ـ

ترسیدن چشم از چیزی | **ترسیدن دیده از چیزی** مصادر اصطلاحی بقول بهار نفرت

کردن چشم از دیدن وی می فرماید که ترسانیدن چشم ستعدی آنست۔ صاحب بحر بر ترسیدن چشم قناعت کرده و وارسته هم بر آنش (باقر کاشی ع) بسکه از خوبان طلامت دیده ام ؛ چشم من از عاشقی ترسیده است ؛ (میرزا رضی دانش ع) بسکه در کثرت سرای دهر وحشت دیده ام ؛ چشم ترسید است از جمعیت مژگان (طالب کلیم ع) بسکه می بیند ز مادیوانگی ؛ دیدهٔ داغ جنون ترسیده است ؛ (وله ع) دیدهٔ بیدل چیان از چشم می ترسد کلیم ؛ چشم داغ من ز مرهم آنچنان ترسیده است ؛ مؤلف عرض کند که معنی خوف کردن چشم از دیدن هم توان گرفت (اردو) مشاہدے سے آنکھہ کا نفرت کرنا خوف کرنا۔

ترش بقول بہار بضمتین و بسکون دوم طعم معروف (سنجر کاشی ع) رو ترش کرد انه سوال بوسه و لب بیش داد ؛ داد شفتالو چو دندانم ز آلو کند شد ؛ صاحب مؤید گوید که چنانکه مزهٔ سرکه صاحب فدائی هم ذکر این کرده صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که در کلام صائب بسکون دوم هم مستعمل (ع) در جواب تلخ زادن ترش روئی می کنند ؛ چون شود در عهد این بی حاصلان سائل سفید ؛ مؤلف عرض کند که ترجمهٔ این در عربی حامض ست و این لغت فارسی زبان است بهر دو اعراب مذکور و صاحب غیاث هم بهر دو اعراب نوشته (اردو) ترش بقول آصفیه۔ فارسی کھٹا۔ حامض۔

(الف) **ترشابه** (ب) **ترشاوه** الف و ب بقول ناصری بضم (۱) سماق را گویند و آن معروف است که از آن آش پزند و خورند و آن آش را تتماج گویند صاحب رشیدی بر ب گوید که سماق است صاحب غیاث بر سماق گوید که بالضم و تشدید میوهٔ باشد ترش مؤلف

عرض کند کہ صاحب محیط بر سیاق ہر چہ نوشت ناقلش بر تتری کردہ ایم و معاصرین عجم (۲) میوہ را گویند عموماً کہ آب ترش دارد ہچون لیمون و نارنج و امثال آن مخفی مباد کہ ب مبدل الف است چنانکہ آب آو (اردو) الف و ب (۱) دیکھو تتری (۲) ترشا بہ دکن مین اُس میوے کو کہتے ہین جو ترش ہو جیسے لیمو نارنگی وغیرہ۔

ترشدن بقول برہان (۱) کنایہ از اعراض کردن و (۲) آزردہ گردیدن بسبب ظرافت صاحب جامع بر معنی دوم قانع۔ صاحب سروری در ملحقات گوید کہ معروف کنایہ از اعراض شدن بسبب شرمندگی از ظرافت و ہزل و امثال آن (شاہ طاہر ع) ترشو د لالہ چو برداغ دل پرخونش ؎ زیر لب خندہ زند غنچہ و نرگس چشمکش ؎ صاحب ناصری در ملحقات می فرماید کہ کنایہ از اعراض کہ بسبب شرمندگی و ہزل روی دہد۔ صاحبان بحر و سراج و رشیدی ہم بانش وارستہ بر مجرد منفعل شدن قانع **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی است یعنی تر گشتن در آب یا خوی و امثال آن و معنی دوم مجاز آن و ما تعمیم وارستہ را پسندی کنیم و معنی اوّل بیان کردہ برہان لغو است کہ قوت تعریف نداشت و بالفاظے تعریف کرد کہ معنی خاص قائم شد۔ (اردو) (۱) اعراض کرنا (۲) آزردہ ہونا شرمندہ ہونا (۳) بھیگنا۔ تر ہونا۔

ترشدن چشم مصدر اصطلاحی۔ آب در چشم آمدن از رنج وغیر ذٰلک **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) تا نہ بیند رہ و ترشد چشمش ؎ دیدہ در راہ تو پانتوان کرد ؎ (اردو) آبدیدہ ہونا۔ آنکھ مین پانی آنا۔ دکن کا استعمال ہے۔

(الف) ترش رخسار اصطلاح۔ الف

(ب) ترش رخسارہ بقول بحر ناخوش و

(۳۹۸۰)

بیدماغ مرادف ترش رو۔ بہار برب گوید کہ مرادف الف (میر خسرو ؎) ملک را بود زنگی پاسبانی ٭ ترش رخسارۂ کج مج زبانی ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) ترش رو۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ناخوش بیدماغ۔ ناراض۔ مکدر۔

(۱) ترشرو (۱) بقول بحر مرادف ترش

(۲) ترشروئی رخسار۔ بہار بزیادت تحتانی آخر مرادف (۱) گوید (حافظ شیراز ؎) ای دل تو شاد باش کہ آن یار تندخوی ٭ بسیار ترش روی نشیند ز بخت خویش ٭ صاحب فدائی نسبت (۲) گوید کہ یک گونہ درہم کشیدگیست چہرۂ مردم راکہ نشانۂ خشم و بددلی است مؤلف عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس مرادف ترش رخسار و (۲) بزیادت یای مصدری بمعنی ناخوشی و بیدماغی این ہم موافق قواعد فارسی (طالب آملی ؎) ترش روئی ہای صبرم تلخی حسرت فزود ٭ خاک امداد صفرامی کند لیموی من ٭ (اردو) (۱) دیکھو ترش رخسار۔ (۲) ترش روئی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدمزاجی۔ بد دماغی۔ چڑچڑاپن۔

ترش شیرین اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و آنند و انند طعمیکہ از امتزاج ترشی و شیرینی بہم رسد و آن را میخوش و بتازی مز (بضم میم و تشدید زای معجمہ) خوانند (مولانا امام الدین ریاضی ؎) در تبسم بہ جنبش چین است ٭ حسن شوخش چہ ترش شیرین است ٭ مؤلف عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف (اردو) وہ مزا جس میں ترشی اور شیرینی شامل ہو۔ مذکر۔

ترشک اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بضم اول بر وزن اردک (۱) نام پرندہ ایست سبز رنگ و (۲) برگ گیاہی است ترش مزہ صاحب سروری بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ

(۳) نام دو قسم میوه نیز. صاحب ناصری ذکر معنی اول کرده نسبت معنی دوم گوید که این را
ترش گیا هم خوانند. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که ترتک بهر دو فوقانی است
وی فرماید که تصحیف ترنک معلوم می شود که بجای تای دوم نون باشد بمعنی طائری و ذکر معنی
دوم هم فرموده صاحب محیط ذکر این معنی اول نکرده و از مجرد پرنده سبز رنگ حقیقتش ظاهر
نمی شود و هم او بر ترتک هم ذکر پرنده سبز نکرده و بر ترشک گوید که انبه را گویند و ذکر انبه بجای خویش
گذشت و بخیال ما این است که معنی سوم متعلق به همین است و نسبت معنی دوم بر حماض صغیر گوید
که بیونانی اکسوطاق واغزلوین و بفارسی ترشه و سرخ پای و حلیمون و بلغت تنکابن ترشه واش
و بهندی چوکا نامند و بزبان فرنگی بستانی آن را اشلیه کیاتم و بری آن را اشلیه یاتم گویند
بقول شیخ سرد و خشک در دوم و بقول بعضی سرد در اول و خشک در دوم و قسم ترش قابض
تر و آنچه بسیار ترش نیست غذائیت زیاده دارد و این شبیه به کاسنی بستانی است و همه اقسام
آن قاطع صفرا است ولیکن مضر به صدر و تعلیق آن بر بازوی چپ بالخاصیت مانع آبستن زن
است و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که در وجه تسمیه این کاف تصغیر الفاظ تر
مرکب است و انبه را هم ترشک گفتند که ترشی خفیف دارد (اردو) (۱) ایک سبز رنگ
پرنده. مذکر جسکو فارسیون نے ترشک کہا ہے افسوس ہے کہ اسکی مزید تعریف معلوم نہ ہوسکی
(۲) چوکا. دیکھو اشکیل حشیم. (۳) دیکھو انبہ -

(الف) **ترش کردن** استعمال. صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که معنی حقیقی این ظاهر است و از
سندش مصدر - - - - - - - -

(ب) ترش کردن رو | پیداست بمعنی ناخوش شدن (سنجر کاشی ت) رو ترش کرد از سوال بوسہ و لب پیش داد ٭ داد شفتالو چو دندانم ز آلو کند شد ٭ (اردو) الف کھٹا کرنا ب ترش رو ہونا۔ ناراض ہونا۔

ترش گیا | اصطلاح۔ بقول برہان گیاہی است ترش خصوصاً و ہر گیاہ ترش را توان گفت عموماً خان آرزو در سراج بدون ہای ہوز آخر ذکر (ترش گیا) کردہ گوید کہ گیاہی است و غالباً ترشنگ و ترش گیا و ترشک یکی باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب ناصری بر ترشک اشارۂ این کردہ کہ مرادف آنست و صراحت کامل ہم در آنجا کردہ ایم۔ ترہ را گیاہ گفتن خبری دہد از ینکہ محققین بالا غور نکردہ اند مخفف ترش گیاہ است بحذف ہای ہوز آخرہ (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے۔

ترشہ | بقول برہان بضم اول و ثانی و فتح ثالث (۱) نام میوہ ایست و (۲) رستنی باشد کہ تخم آن را بہ عربی بزر الحماض و حب الرشاد خوانند و اگر قدری از ان تخم در خرقۂ زن پیچیدہ بر بازوی چپ بندند ما دام کہ با خود دارد آبستن نشود صاحب جامع ذکر معنی اول نشدیت معنی دوم گوید کہ عرب آن را حماض گویند۔ صاحب سراجی بر میوۂ معروف قانع و گوید کہ تروشہ تیز مند صاحب ناصری بہ نقل قول برہان فرماید کہ ترشک ہم بمعنی دوم می آید صاحب رشیدی بر ترشہ و تروشہ می فرماید کہ میوۂ معروف کہ بعربی حماض گویند **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط آنچہ بر حماض نوشتہ با ذکرش بمعنی دوم ترشک کردہ ایم و تسامح صاحب جامع معلوم می شود کہ ترجمۂ این معنی اول حماض نوشت و آنچہ ہمہ محققین بر معنی اول نام میوہ نوشتہ اند مقصود شان از میوہ انبہ باشد کہ اشارۂ آن بر معنی سوم ترشک گذشت و در وجہ تسمیۂ این ہای

نسبت بلفظ ترش مرکب شدہ دیگر ہیچ (اردو) (۱) دیکھو ابنہ (۲) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے

ترشیز بقول ناصری واند بضم اول وکسر سوم نام شہریست از بلاد خراسان مشتمل بر دیہات و قری وقصبات۔ پای تخت آن را سلطانیہ گویند کہ حاکم نشین آنجاست سمت شرقی آن ارض اقدس ومشہد مقدس حضرت سلطان خراسان صلوات علیہ است وجنوب آن ولایت تربت حیدریہ سمت قبلہ آن ولایت طبس کیلاک است وغربی آن پائین ولایت سبزوار شمال آن ولایت نشاپور است وشہر ترشیز واقعست در اواسط شہرہای معروف خراسان اتفاق عجبی است کہ قرب وبعد آن نسبت بہمہ شہرہای تساوی دارد وقنوات ومیاہ جاریہ ودہات بسیار دارد وبسیار خوش آب وہواست میوجات آن ولایت بہ آن لطافت وخوبی بہیچ جای دیگر نیست چنان معلوم می شود کہ پادشاہان ایران آنجا را تختگاہ کردہ بودند وگشتاسب در انجا بازردشت ملاقات نمودہ وسرو کشمیری را در انجا کشتہ بود گویند ترشیز از بناہای گشتاسب بن لہراسب است مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نپیوست (اردو) ترشیز بلاد خراسان سے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

ترشک بقول برہان بروزن گل چینک ترشی باشد بوستانی کہ بعربی حماض گویند وتخم آن را بذر الحماض خوانند صاحب جامع می فرماید کہ مرادف معنی دوم ترشہ کہ گذشت خان آرزو در سراج ہم بر حماض قانع مؤلف عرض کند کہ فارسیان بر لفظ ترش یا ونون نسبت باکاف تصغیر مرکب کردہ ہمان ترشہ وترشک را نام نہادند وما اشارہ این بقول ناصری بر ترشہ کردہ ایم وحقیقت این را بر ترشک نوشتہ ایم (اردو) دیکھو ترشک کے دوسرے معنے۔

ترصدا بقول بہار و بحر وانند مرادف ترنم کسی کہ صدا سیراب داشتہ باشد (ملا طغرا ـ شدہ خطبہ خوان بلبل ترصدا ۔ گرفتہ زنشتار درکف عصا ۔) مؤلف عرض کند کہ فارسیان در صفت صدا تر را آوردہ اند وکنایہ باشد از آواز خوش دیگر ہیچ و این قلب اضافت صدای تر واسم فاعل ترکیبی ہم (اردو) خوش آواز ۔

ترغ بقول برہان و جامع بضم اول و ثانی وسکون غین نقطہ دار اسپی باشد سرخ رنگ کہ آن را گہر خوانند ۔ صاحب ناصری ذکر این بحوالۂ برہان کردہ گوید کہ در دیگر فرہنگ ہا نیافتیم خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان گوید کہ در فرہنگہا نیست اغلب کہ ترکی باشد و شہرت اتفاق دارد و ظاہر الہجۂ اہل ایرانست مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق است برہان جامع را ندید و می گوید کہ در فرہنگہا نیست صاحب جامع محقق اہل زبان است وبقول صاحب لغات ترکی (توروق) لغت ترکی است بمعنی اسپ کمیت پس فارسیان این را مفرس کردند و واو دوم حذف وقاف را بغین معجمہ بدل کردند چنانکہ چاق و چاغ و آروق را آروغ انیست حقیقت این لغت کہ محقق ناموس بہ ہرایۂ تحقیق اصل حقیقت را در نیافت (اردو) کمیت ۔ دیکھو بور کے پہلے معنے ۔

ترغازہ بقول جہان بروزن اندازہ (۱) غالب و صاحب حکم و سرکش وکسی کہ آرزوی غالبیت حکمہا و سرکشی کند و (۲) سرکشی کردن ہم ۔ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بر معنی اول قانع (مولوی معنوی ـ) ہمین گوشم کہ خاموشی ولیکن زین شکر نوشی ۔ گر تو نتم زین شکر نوشی گرفتم خوی آن غمزہ ۔ کہ کنز اکنت مخفیاً و قد احببت ان اعرف ۔

برای جان مشتاقان بہ ظلم نفس ترغازہ ٭ خان آرزو ہم در سراج بر معنی اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود برہان از معنی دوم سرکشی باشد کہ حاصل بالمصدر است از (ترغازہ کردن) طرز بیانش درست نیست و ما ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم۔
(اردو) (۱) وہ شخص جو سرکشی کرے۔ سرکش (۲) سرکشی۔ مؤنث۔

(الف) **ترغاق** بقول برہان بفتح اول بر وزن چیقاق پاس داشتن شبہا و خبر دار بودن و بضم اول ہم آمدہ۔ صاحب رشیدی این را مرادف ترغاک گوید کہ می آید و می فرماید کہ اگر این لغت فارسی است پس قاف از استعمال متاخرین است چہ قاف در اصل فرس نیامدہ۔
(ب) **ترغاک** بقولش بالضم پاسی کہ در شب دارند تا دزد دست نیابد (مطہر ۵)
بہ درگہ میمون تو در نوبت ترغاک ٭ میران و جہان بر عدد ریگ براری ٭ صاحب سروری ذکر الف و ب ہر دو کردہ صاحب جامع بر الف قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر الف گوید کہ ترکی باشد یا استعمال متاخرین عراق **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت ترکی نیست۔ لغات ترک ازین ساکت و ب اصل ٭ اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین فرس و متاخرین بر سبیل تبدیل استعمال الف ہم عوض ب کردہ اند چنانکہ کنند۔ و قند و تکم و تقم و کسط و قسط و معنی ہر دو پاسبانی است (اردو) الف و ب پاسبانی۔ نگاہبانی حفاظت۔ مؤنث

ترغدہ بقول برہان و سروری و ناصری و سراج بادال ابجد بر وزن طبقچہ (۱) گرفتہ شدہ و ترنجیدہ و ہر عضوی و بندی و مفصلی کہ بسبب درد مندی و آزار حرکت نتوان کرد گویند ترغدہ شدہ است و بر وزن تخمکدہ ہم آمدہ کہ بفتح ثالث باشد (منجیک ۵) زلبس

کوب از زمانه یافت دشمنت ؛ همه اعضای او گشته ترغده ؛ صاحب جهانگیری بذکر معنی بالا گوید که با اوّل مفتوح و ثانی زده و غین مکسور (۲) نوعی از زردآلو صاحب جامع بذکر معنی اول گوید که مرادف ترغنده هم که بهمین معنی بزیادت نون می آید مؤلف عرض کند که ترکیدن و ترقیدن بمعنی شگاف شدن می آید و ترکنده اسم فاعلش فارسیان استعمال اسم فاعلش را بحذف نون و تبدیل کاف عربی بغین معجمه کردند چنانکه کشکاو و غشکاو و تبدیل خفیف در معنی بر سبیل مجاز است و نسبت معنی دوم صراحت کامل خواص و طبیعت بر لغت ترغش کنیم که بعد ازین می آید و ازینکه زردآلوی پخته می ترکد بدین اسم خوانند (اردو) (۱) وه عضو جس مین درد هو ۔ مذکر ۔ (۲) دیکهو ترغش ۔

ترغش بقول برهان و جامع و ناصری و سراج و رشیدی بکسر ثالث بر وزن ورزش نوعی از زردآلو مؤلف عرض کند که صاحب محیط هرچه بر زردآلو نوشته ما نقلش بر آلوی زرد کرده ایم و این اسم جاندار فارسی قدیم است (اردو) دیکهو آلوی زرد ۔ مذکر ۔

ترغنده بقول جامع همان ترغده که گذشت | ماخذ همه را آنجا کرده ایم که آن مخفف این است مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این با صراحت | (اردو) دیکهو ترغده ۔

ترغو بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ملحقات) بر وزن بدگو نوعی از بافتهٔ ابریشمی است سرخ رنگ ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول محققین فرماید که ترغو بمعنی پارچهٔ سفت و باریک گذشت و اغلب که یکی ازین دو تصحیف باشد و لهذا صاحب رشیدی که جمیع لغات جهانگیری آورده این را نه نوشته مؤلف عرض کند که مرکّب یافته می شود از ترغ که اسپ کمیت را نام

است و واو نسبت چنانکه ہندو۔ اسم جامد فارسی قدیم است و تربو را ہیچ تعلق ازین نیست
(اردو) ایک ریشمی لال رنگ کا کپڑا۔ مذکر۔

ترف بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری بروزن برف کشک سیاہ را گویند و
آن را بعربی مصل و بہ ترکی قراقروت خوانند و کشک سفید و پنیر خشک را نیز (حکیم سوزنی ؎)
تشبیب این قصیدہ بہتر نقد ترف طعم ٭ مخلص بمدح او شدہ طعم ترف فند ٭ صاحب جامع
گوید کہ ہمین است ترپ کہ بجایش گذشت (خاقانی ؎) ترف عدو ترش نشود زانکہ بخت
او ٭ گاویست تنگ شیر ولیکن لگدزنست ٭ مؤلف عرض کند کہ ما صراحت کامل این ترپ
کردہ ایم و این مبدل آنست چنانکہ سپید و سفید (اردو) دیکھو ترپ۔

ترفاس بقول برہان وناصری وجامع واننددبضم اول وسکون ثانی وفا بہ الف کشیدہ بسین
بی نقطہ زدہ نوعی از کمات است و آنرا ہکل نیز گویند و آن رستنی باشد کہ از زیر خم ہا و جاہای
نمناک روید صاحب محیط بر ترفاش بہ شین معجمہ می فرماید کہ ہمان فطر است و بر فطر گوید کہ بکسر
فا و بضم نیز و بسکون طاء مہملہ و رای مہملہ بفارسی سمارو غ و شما و کلاہ زمین و کلاہ باران
و بسریانی فطر و برومی سوکوطیس و بیونانی اونطرشیا و بعربی بنات الرعد و بہندی پہہن و کہمبی
و آن نباتی است کہ در زمین نمناک و عقب بارش در بعضی بلاد زمین نشق شدہ بر می آید
و بشکل نصف بیضۂ مرغ کہ وارثگون باشد بی برگ و گل انواع دارد۔ ماکول آن سرد در سوم
گویند سرد در دوم۔ محدث امراض شدید البرد مثل خدر و فالج و رعشہ و سکتہ۔ جہت بیاض
چشم و تقویت باصرہ و بجرب پلک نافع (الخ) مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است

ذکر این بر اکارس ہم گذشت (اردو) دیکھو اکارس ۔

ترفان بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی وناصری ومؤید بروزن دربان مخفف ترزفان است کہ ترجمان وشخص زبان آور باشد **مؤلف** عرض کند کہ ترزفان مبدل ترزبان بجایش گذشت و با حقیقت معنی ترزبان بجایش نوشتہ ایم دریجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان در محاورہ زای ہوز را حذف کردند (اردو) دیکھو ترزبان ۔

ترفبا بقول برہان وسروری وناصری بفتح اول وسکون ثانی وثالث وبای ابجد بالف کشیدہ آشی را گویند کہ قاتق آن قراقروت باشد چہ ترف بمعنی قراقروت وبا بمعنی آش است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس می باشد (اردو) وہ آش جو قراقروت سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

ترفروش اصطلاح ۔ بقول برہان وسراج کنایہ از کسی است کہ بظاہر خود را خوب وانماید وبباطن بد باشد صاحب جامع ذکر این بذیل ترکردہ ۔ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری ذکر این در ملحقات کردہ اند (حکیم سنائی ﮦ) اکم شنیدم چو تولت انبانی ٭ ترفروشی و خشک جنبانی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس اسم فاعل ترکیبی است (اردو) گندم نما جو فروش بقول صاحب آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جو اپنے آپ یا کسی چیز کو ظاہری ٹیپ ٹاپ سے رکھے اور در حقیقت ویسا نہو ۔ مکار ۔ فریبی ۔ دغاباز ۔ عیار ۔ چالاک ۔ دہوکے باز ۔

ترفنج بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری وسراج بفتح اول بروزن شطرنج راہ باریک ودشوار را گویند (شیخ روزبہان ﮦ) رہ دو زخ خوش ونغز ووسیع است راہ مینو ترفنج است

بس دشوار و ترفنج ہا مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس و حالا بر زبان معاصرین عجم مستعمل نیست (اردو) نازک راستہ۔ تنگ راستہ۔ دشوار گزار راستہ۔ مذکر۔

(الف) ترفند (ب) ترفندہ بقول برہان الف بر وزن فرزند و ب بر وزن شرمندہ بمعنی (۱) محال و بیہودہ و دروغ و تزویر و مکر و حیلہ و بذیل ب گوید کہ بجای حرف ثالث قاف ہم بنظر آمدہ و (۲) بمعنی ترس و بیم ہم (حکیم سنائی ؒ) نزد من قبلہ دوست عقل و ہوا ہرچہ زین دو برون ہمہ ترفند ہ صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری بر معنی اول قانع صاحب ناصری ذکر معنی اول الف کردہ می فرماید کہ بکاف عوض فا ہم می آید خان آرزو ذکر ہر دو بمعنی اول گوید کہ ظاہرا ترفند بمعنی تزویر است و ترکند بکاف بمعنی بیہودہ و ہرزہ مؤلف عرض کند کہ این تفریق در معانی غیر موجّہ اصل این (ترقندہ) بہ قاف و ہای ہوز در آخر اسم فاعل مصدر ترقیدن است کہ می آید و ب مبدلش کہ قاف بہ فا بدل شود چنانکہ چاقی و چاف و آنچہ بہ خای معجمہ اول گذشت ہم مبدلش چنانکہ برق و برخ و آنچہ بکاف اول می آید ہم مبدل آن چنانکہ یاق و یاک و الف مخفف ب و معنی اول مجاز باشد از معنی حقیقی ترکندہ نیست معنی دوم ب مشتاق سند استعمال می باشیم۔ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ ترفند بفا بمعنی سخن ہای بی اصل است باقی ہمہ لغو۔ صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی دہد ما ہم تائیدش کنیم کہ نظر باتفاق ہمہ محققین در معنی اول الف و ب خصوصاً باعتبار محققین اہل زبان در صحت لفظ کلامی نیست و فضولی غالب در اعتراض است (اردو) الف (۱) بیہودہ جھوٹ (مکر۔ حیلہ۔ مذکر) (ب) (۱) دیکھو ترفند (۲) ڈر خوف۔ مذکر۔

ترقینہ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وجامع وناصری وسراج بروزن کشکینہ آشی را گویند کہ قاتق آن را قراقروت کردہ باشند (مولوی معنوی ؎) من مست ابد باشم نہ مست زباغ رز ؛ من لقمۂ جان خوردم نہ لقمۂ ترقینہ ؛ مؤلف عرض کند کہ آش قراقروت است وبس مرکب از ترف کہ مبدل ترب است ویا ونون وہای نسبت (اردو) قراقروت سے بنائی ہوئی آش ـ مؤنث ـ

ترقانیدن بقول بحر بفتحتین متعدی ترقیدن کہ می آید (کامل التصریف) ومضارعش ترقاند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وصراحت ماخذ بر ترقیدن می آید (اردو) دیکھو ترقیدن یہہ اس کا متعدی ہے ـ

ترقندہ بقول برہان بروزن شرمندہ مرادف معنی اول ترفندہ کہ بہ فا گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو ترفندہ کے پہلے معنے ـ

(الف) **ترقہ** بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی (۱) آتشبازی خاص کہ آواز مثل تفنگ کند وہم او بر ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **ترقہ انداختن** گوید کہ (۱) آتش دادن بہ ترقہ و (۲) شور وغل کردن صاحب

بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بذکر معنی بالا گوید کہ الف (۲) بمعنی چیزی کہ از فلزات مثل کلاہ کوچک سازند وبر بالای دستۂ تفنگ بجائی خاص کہ برای او معین است می نہند وچون مضرب تفنگ بر او افتد ـ آتش از و داخل رود وبندوق سر شود مؤلف عرض کند کہ این را در اردو (بندوق کی ٹوپی) خوانند والف اسم جامد فارسی جدید است اصل این تراقہ بود مرکب از تراق وہای نسبت

الف حذف شدہ ترقّہ ماند (اردو) الف (۱) پٹاخا۔ بقول آصفیہ اردو۔ اسم مذکر۔ پڑاکا ایک قسم کی آتشبازی (۲) بندوق کی ٹوپی (ب) پٹاخا چھوڑنا (۲) شور وغل کرنا۔

ترقّی بقول بہار و انند بلند شدن۔ می فرمایند کہ بالفظ خواستن و دادن و کردن مستعمل و معکوس و واژون از صفات اوست **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بہ تشدید قاف و بقول منتخب ببالا بر شدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر و ترکیب فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (**اردو**) ترقی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بلندی برتری۔ مؤنث۔

ترقّی خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کشایش و بلندی خواستن است (تاثیر اصفہانی ؎) دل عاشق ترقی در دیار عشق می خواہد ؛ عقیق ما امید نیکنامی از زمین دارد ؛ (**اردو**) ترقی چاہنا۔

ترقّی دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بلند کردن و فزودن کردن۔ (ایمای اصفہانی ؎) کی ترقی می تواند داد احوال مرا ؛ می برد بالا سپہر دون ہمی سال مرا ؛ (**اردو**) ترقی دینا۔ بلند کرنا۔ زیادہ کرنا۔

(الف) **ترقّی داریدن** (ب) **ترقّی داشتن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بحالت ترقی بودن و قریب است بمعنی ترقی کردن (تاثیر ؎) گہر را در صدف نشو ونما تاثیر می باشد ؛ اگر دارد ترقی پاک طینت در وطن دارد ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است ازینجا کہ الف را قائم کردہ ایم و حقیقت داریدن بجای

خود نش عرض کنیم (اردو) حالت ترقی مین ہونا۔ ترقی کرنا۔

ترقیدن بقول بحر بفتحتین از ہم جدا شدن و چاک گردیدن۔ می فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (ترقد) صاحب موارد ذیل ترکیدن ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی شق شدن است **مؤلف** عرض کند کہ تراک بمعنی آواز شکستن یا شکافتہ شدن چیزی بحالیش گذشت وطراق معرب آن فارسیان طراق را بہ تبدیل طای حطی بہ فوقانی تراق کردند چنانکہ بغطاق قاق ولغتاق و بحذف الف اسم مصدر این قرار دادند و بقاعدۂ مصادر جعلی بترکیب یای معروف و علامت مصدر دن مصدر ساختند (ترقیدن پوست بدن) و (ترقیدن زبان) مرضی است کہ صاحب اکسیر اعظم ذکرش کردہ ترکیب نام این امراض از ہمین مصدر است (اردو) ترکنا۔ چاک ہونا۔

ترقی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلندی حاصل کردن (فدائی شیرازی ؎) فلک سر سبزت ارسازد مرید بید مجنون شو ٭ کہ ہر چند ارترقی می کند سر بر زمین دارد ٭ (اردو) ترقی کرنا۔

ترقی معکوس اصطلاح۔ بہار ذکر این بذیل ترقی کردہ گوید کہ معکوس از صفات ترقی است **مؤلف** عرض کند کہ این محاورۂ معاصرین عجم است بحق کسی زنند کہ عوض ترقی تنزل پذیرد (اردو) ترقی معکوس۔ دکن مین اُس تنزل کو کہتے ہین جو ترقی کے پیرایہ مین ظاہر ہو مثلاً زید کو عہدے کی ترقی ملی اور تنخواہ مین ترقی ہوئی لیکن اس ترقی سے اس کا مرتبہ کم ہوگیا یا اور کوئی نقصان پہنچا تو کہتے مین "وا یہہ تو ترقی معکوس ہے" یعنے تنزل ہے۔

ترقین بقول برہان بر وزن تلقین بلغت سطی (۱) خطی است کہ محرران در بعض محل میان دو حرف بی مدکشند و بمعنی باطل کردن عبارتی باشد از دفتر و حساب دیوانی ۔ بہار گوید کہ (۲) رقم کردن و نزدیک بہم نوشتن سطرہای کتاب و لفظ و اعراب و (۳) آرایش دادن کتاب را و نسبت معنی اوّل گوید کہ سیاہ کردن موضع از دفتر حساب تا گمان نشود کہ این جا را سپید گذاشتہ اند برای نوشتن حساب و فرماید کہ صاحب نفائس الفنون گوید کہ خط کشیدن بر حساب نوشتہ تا ظاہر شود کہ نوشتہ در حساب آمدہ بود و بعد از ان گردانیدہ شد (سنعانی بلخی سلہ) دفتر فضل ترا تیر ست یک ترقین طراز ﴿ مجلس عیش ترا ناہید یک رامش گری ﴿ (انوری سلہ) کردہ ترجیح حشو اشعارت ﴿ باز رصیت دیگران ترقین ﴿ وارستہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ الترقین تسوید الموضع لئلا یتوہم انہ ابیض لئلا یقع فیہ الحساب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست و صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی اوّل کردہ اند کہ برای این لغتی دیگر در زبان خود ندارند و برای دیگر معانی استعمال این از نظر ما نگذشت مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) سطر تحریر سے کسی عبارت یا حرف پر لکیرین کہینچکر اسکو سیاہ کرنا۔ کاٹ دینا (۲) الفاظ اور اعراب اور سطرون کو درآوردہ اور گنجان لکہنا (۳) کتابت کو آرایش دینا ۔

(۳۹۸۱) **ترقی نمودن** استعمال ۔ مرادف ترقی کردن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری سلہ) ترقی کی نمائی خویش را در کار رندیہا ﴿ کہ خود را در بلای درد روز افزون بینداز د ﴿ (اردو) دیکہو ترقی کردن ۔

ترقی واثرون اصطلاح ـ بهار ذکر این بلا ترقی کرده گوید که واثرون از صفات اوست **مؤلف** عرض کند که این مرادف ترقی معکوس است که گذشت معاصرین عجم این را هم بر زبان دارند و صراحت کامل بر ترقی معکوس گذشت (اردو) دیکھو ترقی معکوس ـ

ترک بقول برہان بفتح اول وثانی و سکون کاف (۱) خندقی را گویند که بر دور حصار و باغ و قلعه و امثال آن بکنند و (۲) نام رودخانه ایست نزدیک بدربند شیروان و (۳) حلوائی از قند و نشاسته و تخم ریحان پزند و (۴) دختر بکر و دوشیزه و (۵) صدای رعد و (۶) آوازی که از شکستن و ترکیدن چیزی آید و (۷) رخنه و تراک باشد و (۸) مصغّر ترہم که نقیض خشک است و (۹) بسکون ثانی کلاه خود باشد یعنی کلاه آهنی که در روزهای جنگ بر سر نهند و بعربی مغفر خوانند و (۱۰) تختها و سوزهای کلاه و خیمه و امثال آن و (۱۱) گذاشتن و گذشتن و ترک دادن و خلاصی از تعلقات جسمانی و خواهش نفسانی گشتن از ماسوی الله بجذبات حقانی و فرماید که باین معنی عربی است و (۱۲) نام قصبه ایست از مضافات آذربایجان و بضم اول و سکون ثانی (۱۳) معروف است که نقیض تازیک باشد و گویند ترکان از اولاد یافث بن نوح اند و (۱۴) ولایت ترکستان اسم بطریق مجاز ترک گویند و (۱۵) کنایه از مطلوب و معشوق و غلام (خواجه عمید لویکی ۱) قدرت لشت باغبان ربیع زتیغش مزرعی ٭ فیض بحر سبع را ساخته گرد او ترک ٭ (فردوسی ۲) مناره بر آرم بشمشیر و گنج ٭ زریتال ناکس نیابم برنج ٭ چو باشد مناره به پیش ترک ٭ بزرگان ترکان ستانند چک ٭ (اطعمه ۳) تخم ریحان این ترک ببرد دست ٭ از دلم غصه خط دلبر ٭ (فردوسی ۹) یکی تیغ زد بر سر ترک او ٭ که از

ترک جان گفت و جان ترک او ۴ (کلامی اصفهانی [illegible]) خیمهٔ نه ترک گردون سائبان جاه تست
و قطب ها بر سر طرف چون میخ و گوهر چون طناب ۴ (میر رضی ارتیمانی ۱۰۱۰) در کلاه فقر می باید
سه ترک ۴ ترک دنیا ترک دین و ترک سر ۴ (استاد دقیقی [illegible]) اکنون فکنده بینی از ترک تا مین
۴ گلچید کاه زیر پی آهوان سمن ۴ (حافظ [illegible]) اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل ما را ۴
بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را ۴ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول تا چهارم و نهم و دهم
و دوازدهم کرده صاحب جامع معنی اول تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم تا پانزدهم نوشته
صاحب رشیدی ذکر اکثر معانی کرده معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم را ترک کرده. صاحب سروری
معنی سوم و نهم و دهم و یازدهم و سیزدهم و چاردهم و پانزدهم را نوشته صاحب ناصری
معنی پنجم تا هشتم و معنی یازدهم و چهاردهم را ترک فرموده خان آرزو در سراج معنی هشتم و پانزدهم
را ترک کرده و در چراغ هدایت می فرماید که (۱۶) مجاز المعنی آنچه در کتاب از سهو مانده باشد و بر
کنار صفحه نویسند (تاثیر [illegible]) گم گشته زنگی دهنش همچو میانش ۴ ترکیبست ازان مصحف رخسارهٔ
دلبانش ۴ صاحب مؤید بذکر بعض معانی گوید که در دستور بمعنی پرکاله کلیم آمده. که مرادش از
معنی دهم است نه چیزی دیگر. بهار بذکر معنی یازدهم گوید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن و
گفتن مستعمل صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بمعنی هفتم قانع و صاحب بحر اللجی
بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش **مؤلف** عرض کند که معنی هفتم بر تراک هم گذشت و ما بهمه معانی
این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و در معنی هشتم کاف تصغیر است و از معنی دهم پاره های
پارچه کلاه و خیمه باشد که آن را باهم دوخته کلاه و خیمه و امثال آن درست کنند و بمعنی

نہم و یازدہم سیم لغت عربست و استعمال این بامصادر فارسی در ملحقات می آید و بمعنی سیزدہم اصل است گویند کہ ترک نام ابن یافث بن نوح است کہ سلسلۂ ترکان باومی رسد ازینجاست کہ نام اینہا قوم ترک شد و بمعنی چہاردہم مجاز آن و بمعنی پانزدہم ہم بمجاز باشد کہ حسن ترکان معروفست (ع) سعدیا روز ازل حسن بہ ترکان دادند ؎ بمعنی شانزدہم نہ آنست کہ خان آرزو ازسند تاثیر پیدا کردہ بلکہ از ہمان سند ترک بمعنی مقامی در کتاب کہ بذریعۂ پارچہ کاغذ درمیان کتاب وقت مشاہدہ برای نشان مقام می دارند و باز از انجا دور کنند گویا عدم و وجود آن درکتاب یکسان است و تاثیر ہمین را بادہن یار تشبیہ دادہ اگر خان آرزو بمعنی شعر را بہ نزاکت شاعری می فہمید در تعریف معنی شانزدہم غلطی نمی کرد (اردو) (۱) خندق۔ مؤنث۔ (۲) ترک ایک ندی کا نام ہے جو متصل شروان واقع ہے۔ مؤنث (۳) ایک خاص قسم کے حلوا کو فارسیون نے ترک کہاہے۔ مذکر (۴) باکرہ عورت۔ مؤنث (۵) بجلی کی کڑک۔ مؤنث (۶) ہر چیز کے ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۷) دیکھو تراک کے پہلے معنے (۸) وہ چیز جسمین خفیف تری ہو۔ مؤنث (۹) خود۔ دیکھو بیضۂ فولاد (۱۰) ٹوپی یا ڈیرے کے وہ ٹکڑے جن کو ملا کر سینے سے ٹوپی یا خیمہ تیار ہوجاتا ہے۔ مذکر (۱۱) ترک۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگذاشت۔ فروگذاشت دست برداری۔ چھوڑنا کا حاصل بالمصدر (۱۲) ایک قصبہ کا نام ترک ہے جو مضافات آذربایجان مین واقع ہے۔ مذکر۔ (۱۳) قوم ترک۔ مؤنث (۱۴) ترکستان۔ مذکر (۱۵) معشوق۔ مذکر (۱۶) وہ مقام جہان اوراق کتاب مین ایک پرچہ کاغذ یا گھے کے ذریعہ سے پڑھنے کے وقت قائم کرتے ہین اور بعد ضرورت وہ پرچہ نکال لیتے ہین۔ مذکر۔

ترکاری بقول بهار بمعنی ارداو ترطیب
صاحب بحر می فرماید که از دیاد ترتیب است مؤلف
عرض کند که مرکب است از ترد کار و یای مصدری
و کنایه البته موافق قیاس و بخیال ما معنی این تروتی
رسائی است و تعریف بیان کردهٔ بهار بهتر
از صاحب بحر عجم است که از و تسامح راه یافته (تا ناطغرا ـه)
ز ترکاری نکهت بید مشک * نگردد دماغ گل و لاله خشک *
(اردو) برودت رسانی مؤنث بسر کرنے کا حاصل بالمصدر

ترک اشقر اصطلاح - بقول ملحقات برهان
و بحر و (مؤید بحوالهٔ قنیه) کنایه از کوکب مریخ
است مؤلف عرض کند که بالضم و مرکب
توصیفی باشد (اردو) مریخ - مذکر - دیکھو
اختر بخسم

ترکان چرخ بقول برهان و بحر و مؤید
و بهار و جامع و سراج کنایه از سبعه سیاره که
زحل و مشتری و مریخ و آفتاب و زهره و عطارد
و ماه است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است و ترک بمعنی آخراوست و معنی لفظی این
محبوبان چرخ توان گرفت (اردو) سبعه
سیاره - دیکھو انجم گردون پیما -

ترکانی بقول برهان و جهانگیری و جامع و
سروری و ناصری و رشیدی و سراج بر وزن
قربانی بالاپوشی را گویند از جنس فرجی که زنان
ترک می پوشند (شرف شفروه ـه) چون
رفت خبر سوی ملک شاه * حالی ز طرب کفن
بخشید * ترکان بموافقت درآمد * ترکانی
پیرهن بخشید * مؤلف عرض کند که یای
نسبت بمعنی منسوب به ترکان است و کنایه از
ملبوسی خاص (اردو) ترکانی اُس بالا
پوش کا نام ہے جو ترک عورتین پہنا کرتی ہین مؤنث

ترکانیدن بالفتح - بقول بحر متعدی ترکیدن
می فرماید که کامل التصریف است و مضارع
این ترکاند مؤلف عرض کند که موافق قیاس
و صراحت ماخذ این بر ترکیدن می آید (اردو)

ترکانا۔ ترکنا کا متعدی۔ دیکھو ترکیدن۔

ترک بدخو اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب از اسمای محبوب۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس کہ محبوبان بدخو باشند (اردو) محبوب معشوق۔

ترکتاز بقول جہانگیری وناصری بہ اول مضموم (۱) تاخت آوردن بہ بی خبری وبیک ناگاہ بر سبیل تاراج وغارت۔ صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ بمعنی جولان نیز۔ صاحب رشیدی میفرماید کہ بمعنی تاخت بی خبر است وہم او بجای دیگر گوید کہ (۲) بمعنی غارت گر است۔ خان آرزو در سراج می طرازد کہ بمعنی تاخت ترکان باشد وبمجاز بمعنی مطلق تاخت مستعمل وبحوالہ رشیدی ذکر معنی دوم کردہ گوید کہ مشہور بمعنی اول است۔ بہار بذکر معنی اول می فرماید کہ بالفظ آوردن وبردن وداشتن وزدن وکردن مستعمل۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ ما اتفاق داریم با خان آرزو ورشیدی کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دوم وبمعنی اول قلب اضافت تاز ترکی (ظہوری ؎) غمزہ در اقلیم جان بیدلان کرد آنچہ کرد ٭ این زمان از زخم ترک ترکتازش تازہ کست ٭ (اردو) (۱) دیکھو تاخت (۲) غارت گر۔

ترکتاز رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی نشدن ترکتاز است یعنی واقع نشدن تاخت (واصف بخاری ؎) ترکتاز الم وشام غم وصبح طرب ٭ آرمیدست ورسیدست ودمیدست امروز ٭ (اردو) تاخت واقع نہونا۔

ترکتاز آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاخت آوردن است (طالب آملی ؎) سپہدار غمش درسینہ ام زان ترکتاز آرد ٭ کہ تسخیر بلاد آئین بود لشکر پناہان را ٭

(اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز برداشتن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی برپا کردن ترکتاز و تاختن بمعنی سومش (سالک قزوینی ؎) عشق چون ترکتاز برداردی ہ نی سوارند آسمان فرسان ہ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر بر برداریدن است و (برداریدن) مرادف برداشتن بجایش می آید کہ صراحت ماخذ بمصدر انجا کنیم (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترکتاز کردن است مرادف معنی سوم تاختن (قاسمی گونابادی ؎) باد عجم راشدم چارہ سازنہ ہ بہ بزم عرب می برم ترکتاز ہ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ترکتاز کردن و بمعنی سوم تاختن ۔ (مخلص کاشی ؎) قربان آن زمان کہ نگاہش بہ تیغ ناز ہ بر قلب عاشقان زند از عشوہ ترکتاز ہ (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتاز کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب سروری در ملحقات گوید کہ بمعنی تاخت کردن باشد (صادق شیرازی ؎) عبیر آمودہ دیدم جیب و دامان گل و سنبل ہ صبا خوش ترکتازی کردہ است امروز بر رویت ہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تاختن کے تیسرے معنے ۔

ترکتازی بقول برہان و جامع بر وزن مرغبازی (۱) تاخت آوردن بشتاب و تعجیل و بی خبری و ناگاہ بسبیل تاراج و غارت و (۲) بمعنی جولان کردن ہم ۔ خان آرزو در سراج

گوید که بمعنی غارت گری است ۔ بہار این را مرادف
ترکتاز گوید ۔ وصاحب بحر ہمزبان او **مؤلف**
عرض کند که ترکتاز بمعنی غارت وغارت گر ہست
واین بزیادت یای مصدری بمعنی غارت گری
این است حقیقت معنی باعتبار لفظ وسند این در
ملحقات می آید فارسیان در استعمال فرق ہر دو نکرده اند
وہر دو را مرادف یکدیگر دانند ۔ معنی دوم مجاز
باشد بمعنی حاصل بالمصدر (اردو) (۱) غارت
گری ۔ مؤنث (۲) جولانی ۔ مؤنث ۔

ترکتازی آموختن استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که تعلیم غارتگری حاصل کردن باشد
(شرف اسفہانی ؎) سر زلف به یغما برد
دلہا ؎ سیاہت ترکتازی از که آموختہ ؎ ۔
(اردو) غارتگری سیکھنا ۔ غارت گری
کی تعلیم پانا ۔

ترکتازی کردن استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که غارتگری کردن است وتاخت
وتاراج آوردن (ظہوری ؎) غمزه شب
باز ترکتازی کرد ؎ عجز را عشق چاره سازی
کرد ؎ (اردو) غارتگری کرنا ۔ دیکھو تاختن
کے تیسرے معنے ۔

ترک جفا گیر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ
مظہر العجائب نام محبوب است **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس ومرکب توصیفی ولیکن کنایہ
خوب نیست تسامح صاحب انند می نماید که (ترک
جفاگر) را (ترک جفاگیر) نوشت ومعاصرین
عجم باتفاق دارند (اردو) معشوق ۔ مذکر

ترک جوش اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع
وناصری وسراج باجیم بر وزن سرخ پوش
بمعنی گوشت نیم پخته ۔ صاحب بحر گوید که
معرب ترکان است (مولوی معنوی ؎)
ترک جوشی کرده ام من نیم خام ؎ از حکیم غزنوی

بشنو تمام پخته صاحبان سروری و جهانگیری هم
در ملحقات آورده اند مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس و اسم مفعول ترکیبی
(اردو) نیم پخته گوشت - مذکر -

ترک چرخ | اصطلاح - بقول بحر مریخ -
مؤلف عرض کند که ترکان چرخ بمعنی سبعه
سیاره بجایش گذشت و این تخصیص بامریخ
خلاف قیاس نیست ولیکن غیر از بحر دیگری ذکر
این نکرده و ترک فلک بمعنی مریخ و آفتاب
می آید (اردو) مریخ - مذکر - دیکھو اختر نجم -

ترک چین | اصطلاح - بقول برهان و جامع
و بحر و رشیدی و سراج و بهار و مؤید کنایه از
آفتاب عالمتاب مؤلف عرض کند که وجه
کنایه لطیف نمی نماید حیف است که سند استعمال
پیش نکند مرکب اضافی است و باعتبار صاحب
جامع که محقق زبان خود است این را جادادیم
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

ترک حصاری | اصطلاح - بقول برهان و
جامع و بحر و (جهانگیری در ملحقات) و سراج و بهار
و انند بکسر ثالث و حای بی نقطه (۱) کنایه از
ماه و (۲) آفتاب را نیز گویند مؤلف عرض کند
که مرکب توصیفی است و از ینکه آفتاب و ماه از
دور خود حصاری می کشند بدین کنایه موسوم گردند
(اردو) (۱) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے (۲) چاند - مذکر - دیکھو آیت ایام -

ترک خرگاهی | اصطلاح - بقول بهار کنایه
از معشوق ازین روی که کار ترکان یعنی سپاهیان
نیزه بازی و تیراندازی در میدان جنگ است
و محبوبان آن سپاهیان اند که به تیر مژه و کمان
ابرو و شمشیر غمزه با شیفتهٔ خود در عین خرگاه
جنگ می اندازند و مظفر و منصور می شوند (خواجه
نظامی ع) در ان ترک خرگاهی آورد دست
بسلاح نقابش زره رخ بر شکست ٭ مؤلف
عرض کند که موافق قیاس و صاحبان بحر و انند

ہم اتفاق دارند ظاہر مرکب توصیفی است (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

ترک خطائی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب کنایہ از معشوق است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

ترک خوردہ اصطلاح ۔ صاحب رہنمای آئین سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بالفتح بمعنی دریدہ شدہ **مؤلف** عرض کند کہ این اصطلاح جدید معاصرین عجم است کہ از قیاس کم کار گیرند و از ینکہ برای ترک پارۂ از کاغذی دارند ترک خوردہ را بدین معنی استعمال کردند و جا دارد کہ بمعنی لغطی جدا کردہ شدہ ہم گیریم کہ تائید کنایہ می کند (اردو) پھٹا ہوا ۔

ترک دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر بمعنی ترک کردن است صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم با صاحب بحر (صائب ؎) نشست شعلۂ آواز بلبلان صائب ؎ برای خاطر گل ترک آہ و نالہ دہ (اردو) ترک کرنا چھوڑ دینا ۔

ترک دلستان اصطلاح ۔ بقول انند بالضم و کسر دال مہملہ کنایہ از معشوق **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و دلستان اسم فاعل ترکیبی بصفت ترک (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

ترک دلکش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب بالضم کنایہ از معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (ترک دلستان) است موافق قیاس (اردو) معشوق ۔ مذکر ۔

ترکردن استعمال ۔ صاحب آصفی گوید کہ (۱) بمعنی سرشستن چیزی بچیزی نیز **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی تری رساندن بچیزی (سلمان ساوجی ؎) آندم کہ باد صبح بزلفت گذر کند ؎ مشک ختن بہ خون جگر چہرہ ترکند ؎ برای معنی اول مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) کسی چیز

کسی چیز کے ساتھہ ملاکر گوندنا (۲) بہگونا۔

(۳۹۴۲) **ترکردن جیحون** مصدر اصطلاحی بمعنی آب در جوی آوردن است و خصوصیت با جیحون نیست بلکہ با جوی و نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (ظہوری ے) بر لب خشک ما چہ می خندی ؎ گریہ ترکردہ نیل و جیحون را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ندی یا نالہ یا نہر مین پانی لانا۔

(۳۹۴۳) **ترکردن چیزی درکاری** مصدر اصطلاحی بمعنی استعمال کردن و شریک کردنش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) خواست شیرین ترکند درکار زہر خویش را ؎ عشق اول شور بختان را صلای نوش زد ؎ (اردو) شریک کرنا۔ استعمال کرنا کسی چیز کو کسی چیز مین۔

ترکردن زبان مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (وسپہر) ہان در ملحقات) (۱) کنایہ از سخت و زشت گفتن و (۲) لقمہ در دہان گذاشتن **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول از تر آلودگی مراد است و در معنی دوم معنی حقیقی (اردو) (۱) سخت سست کہنا (۲) لقمہ منہ مین لینا۔

(۳۹۴۴) **ترکردن لب** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی خوردن چیزی از مائعات **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) لب ترنمی کند بشراب آن فرشتہ خو ؎ تا از دل برشتہ کبابش نمی دہند ؎ (اردو) لب ترکرنا۔ پینا۔

ترک روز اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات کنایہ از آفتاب (شیخ عطار ے) ترک روز آمد ابا زرین سپر ؎ ہندوی شب را بہ تیغ افگند سر ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک روستایان اصطلاح۔ بقول بحر و سپہر ہان و جامع کنایہ از سیر بر ادر پیاز است

که بعربی ثوم و فوم خوانند. صاحب محیط ذکر این نکرده و بر سبز گوید که اسم فارسی است و بلغت زند و پازند شمشش و در انگریزی ایلیم سی ٹالی و بعربی ثوم و فوم و تریاق اللحوم و برومی سقوردین و بهندی لهسن گویند و آن صحرائی و بستانی و کوهی است. مزاج این بقول شیخ گرم و خشک در سوم و تا چهارم. ملیّن و محلل و جالی و مفتّح و مفرح صلب و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که معنی لفظی این معشوق روستایان است که فوت و قوت این بسیار می شود و مثل نمک لابد برای پخت و پز

(اردو) لهسن. مذکر. دیکھو اسکندر روس کے پہلے معنے

ترکستان استعمال بقول برهان در ملحقات ملک ترکان باشد مؤلّف عرض کند که از قبیل هندستان و گلستان که ستان مرکّب شد با ترک و حقیقت ستان بر استان گذشت (اردو) ترکستان ترکون کا ملک جیسے ہندوستان. مذکر.

ترک سلطان شکوه اصطلاح بقول لطائف برهان و بحر کنایه از آفتاب عالمتاب مؤلّف عرض کند که ترک در اینجا بمعنی معشوق است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے. مذکر.

ترکش بقول برهان و جامع و ناصری و سروری و بحر بفتح اوّل و کاف بر وزن سرکش مخفف تیرکش است که تیردان باشد. خان آرزو در سراج گوید که اگر مخفف تیرکیش بود که در هر کلمه تحتانی باشد تا و کاف هر دو مکسور باید و اگر مخفف تیرکش که کش ماخوذ از کشیدن بود پس بکسر اوّل باشد و حال آنکه مشهور عوام و خواص بفتح اوّل و کاف است و این تصرّف صاحب برهان را سبب معلوم نیست. صاحب بحر ترکش و تیرکش را مرادف یکدیگر گفته. صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار این را بمعنی خانه تیر آورده. مؤلّف عرض کند که برهان تصرفی نکرده و ماخذ خوشی نوشت اگر محاوره کسر اوّل

بفتح بدل کرد خطای برہان نیست اتفاق جامع و ناصری و سروری کہ ہر سہ محققین اہل زبانند با برہان است پس خان آرزوی ہندنژاد را کہ می پرسد (ظہوری ے) پشت ہنمود نصفہای شکیب * ہر نگاہش تیر روی ترکش است * (اردو) ترکش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ تیردان۔ تیر رکھنے کا نلوان۔ تون۔

ترکش انداختن استعمال۔ بہار گوید کہ این را دو وجہ می تواند شد یا از جہت خالی شدن ترکش از تیر بسبب تیر اندازی یا از جہت حملہ بر دشمن زیراکہ وقت جنگ ہر چہ بدست آید بر دشمن انداختہ شود و احتمال دارد کہ ترکش انداختن بمعنی انداختن کیش فدا بود و آن چنانست کہ امرا و سلاطین ترکش مرصع با خود دارند تا اگر حریف قصد ایشان بکند و ایشان بر و دست نیابند و بگریزند ترکش مذکور را در راہ بنیدازند تا دشمن مشغول گرفتن آن شود۔ درین فرصت از جنگ دشمن رہائی یابند (خواجہ نظامی ے) سواران ہمہ تیر پرداختہ * گہی تیر و گہ ترکش انداختہ * می فرماید کہ درینجا معنی اول مناسب است (کذا افادہ الاستاذ) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی دور کردن ترکش از بازوی خود (اردو) ترکش پھینک دینا۔

ترکش بستن استعمال بمعنی ترکش را بر بازوی خود قائم کردن بمعنی حقیقی است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سعدی ے) ندیدیش روزی کہ ترکش نبست * ز پیکان پولاد و بیشش آتش نجست * (اردو) ترکش باندھنا۔ ترکش اپنے بازو پر قائم کرنا۔

ترکش جوزا اصطلاح۔ بقول برہان و بحر (۱) ستارہ ہائی را گویند کہ در برج جوزا بصورت ترکش واقع شدہ اند و (۲) تارہای روی

سازها را گویند. صاحب سروری بر معنی اول
قانع و خان آرزو در سراج هم بر معنی اول قناعت
کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی باشد
و معنی اول حقیقی است و معنی دوم کنایه باشد
ولیکن محققین اہل زبان از معنی دوم ساکت
اند مشتاق سند استعمال باشیم که استعمالش از
نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد (اردو) (۱)
برج جوزا کے ستارے۔ مذکر (۲) تارہای
ساز۔ مذکر۔

ترک شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی
دور شدن است (وحید قزوینی ؎) دیده تا
دیده جمالش دل و جان ترک شده ٭ دلم از
داغ جنون لالۂ صد برگ شده ٭ (اردو)
دور ہونا۔

(الف) ترکش دوختن استعمال۔ صاحب
(ب) ترکش دوز آصفی ذکر الف
کرده از معنی ساکت و سندش (ب) را ست
و بهار بذکر ب گوید که معروف **مؤلف**
عرض کند که الف بمعنی حقیقی سوراخ در ترکش کردن
است و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی
کسی که ترکش را سوراخ کند مخفی مباد که ب
را با مصدر (ترکش دوزیدن) تعلق است
(سیفی اسفرنگی ؎) ماه ترکش دوز قربان شد
دل زارم از و ٭ سینه همچون ترکش قیمه است
انگارم از و ٭ (اردو) الف ترکش کو
سوراخ کرنا (ب) ترکش دوز اس شخص کو
بقاعدۂ فارسی کهه سکتے ہین جو ترکش کو سوراخ کرے

ترکش سهم الغیب اصطلاح۔ بقول بحر و
بهار بلای ناگهانی (محسن تاثیر ؎) کیست
کز غمزۂ تو تیر نهانی نخورد ٭ صف مژگان تجت
ترکش سهم الغیب است ٭ **مؤلف** عرض
کند که بخیال ما هر دو محققین بالا اسکندری خورده
اند مجرد سهم الغیب بمعنی بلای ناگهانی توان گرفت

ترکش را داخل اصطلاح کردن دور از تحقیق و سند محسن تاثیر هم اجازت آن نمی دهد و قیاس هم همین خواهد (اردو) بلای ناگهانی۔ یا ناگهانی بلا۔ وہ آفت جو یکایک نازل ہو۔

ترکش قیمه اصطلاح۔ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و سندش از سیفی همان که بر ترکش دور گذشت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که این مرکب اضافی است و کنایه از کیسه که فارسیان همچون ترکش بر دوش قائم کنند و گوشت و قیمه و امثال آن که از بازار خرید کنند در وی می اندازند۔ مخفی مباد که قیمه بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی گوشت پاره پاره (اردو) وہ جھولنا جو اہل عجم کاندھے پر لٹکاتے ہیں اور بازار سے گوشت اور قیمہ اور ترکاری وغیرہ خرید کرکے اس میں رکھ لیتے ہیں جسکو فارسیوں نے (ترکش قیمه) کہا ہے۔

ترکش گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی ترکش قرار یافتن است (جمال اصفهانی س) دل پر دلان ترکش تیر گشته ٭ سر سرکشان تن زبیذق گرفته ٭ (اردو) ترکش ہونا۔ ترکش قرار پانا۔

ترکش نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱) بمعنی گذاشتن ترکش را از پیش خود بہ ارادۂ آنکه من بعد جنگ نه کنند (شیخ شیراز س) بینداخت شمشیر و ترکش نهاد ٭ چو بیچارگان دست بر کش نهاد ٭ می فرماید که جناب خیر المدققین در شرح این بیت (س) سلاح سخن بست و ترکش نهاد ٭ ز جعبه کمان تیر از ترکش گشاد ٭ که (۲) ترکش نهادن عبارت از گذاشتن ترکش پیش خود چنانکه سپاهیان در وقت غلبه حریف نشسته تیر اندازی می کنند و در بعض نسخ که در مصرع اول گشاد و در مصرع دوم نهاد واقع شده خطا است (انتهی) بهار گوید که ممکن است

که نهادن درینجا بمعنی خواستن باشد بر قیاس عذر نهادن. **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل ترکش را از خود دور کردن و انداختن بر زمین و بمعنی دوم ترکش را بالای دوش نهادن و قائم کردن است دیگر هیچ (**اردو**) (۱) ترکش رکھدینا تیر اندازی سے باز آنا (۲) ترکش باندھنا یا ترکش قائم کرنا۔ یعنی تیر اندازی پر آمادہ ہونا۔

ترک طنّاز اصطلاح. بقول انند بحواله

ترک ظلم پیشه مظہر العجائب ہردو از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی و کنایه ایست و بس (**اردو**) معشوق. مذکر۔

ترک فرمودن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترک کردن است (فغانی شیرازی ؎)

عشق چون بر لوح هستی قرعهٔ توفیق زد * دیگران را ترک فرمود و رقم بر ما کشید *

(**اردو**) ترک کرنا. چھوڑ دینا۔

ترک فلک اصطلاح. بقول برہان و جامع و بحر (۱) کنایه از کوکب مریخ و (۲) آفتاب. بہار و رشیدی و سراج بر معنی اوّل قانع. **مؤلف** عرض کند که کنایهٔ لطیف برای معنی اوّل است و باعتبار صاحب جامع که صاحب برہان است معنی دوم را هم تسلیم کنیم اندرینصورت ترک را برای معنی دوم بمعنی شاہد گیریم و برای معنی اوّل سپاہی (**اردو**) (۱) مریخ. مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترک کردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کناره کردن و گذاشتن چیزی را (خسرو ؎)

گفتی که ترک من کن و آزاد شو زغم * آسان به ترک ہمچو توئی کی توان گرفت *

(**اردو**) ترک کرنا چھوڑ دینا۔

ترک گردون اصطلاح. بقول بحر و بہار کنایه از ستارهٔ مریخ **مؤلف** عرض کند که

مرادف معنی اوّل ترک فلک است وهیچ خصوصیت
با گردون ندارد بلکه بجای همه مرادفاتش استعمال
این کنایه توان کرد چنانکه ترک چرخ و ترک سپهر
وامثال آن (اردو) دیکھو ترک فلک کے
پہلے معنے ۔

ترک گرفتن استعمال ۔ بقول بحر بر دو معنی
ترک گفتن ترک کردن که گذشت مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است (صائب ؎)
تا ترک آشنائی عالم گرفته ایم ٭ عالم تمام معنی
بیگانه منست ٭ (حافظ ؎) حافظا ترک
جهان گفتن دلیل خوشدلی است ٭ تا نه پنداری
که احوال جهانداران چه شد ٭ (اردو) دیکھو
ترک کردن ۔

ترکمان اصطلاح ۔ بقول برهان وجامع ۔
بمعنی (۱) ترک مانند و (۲) لقب طائفه هم
از ترکان بی اعتدال ۔ گویند که این طائفه از
اولاد یافث بن نوح است صاحب ناصری
می فرماید که نام طائفه مشهور و معروف از گرگان
استراباد تا خوارزم و ازانجا تا بلخ و بخارا و سمرقند
و مرو سرخس و بلات ۔ ایشان صحرانشینی کنند و
به خیمه و خرگاه و الاجیق ییلاق و قشلاق گزینند
و چندین طائفه اند و بعضی از ایشان در آذربایجان
سالها سلطنت داشتند و در تواریخ مسطور
است ۔ خان آرزو در سراج گوید که چون از ترک
پایه کمتر دارند چنین موسوم شد یعنی مانند ترک
و نظیر این لفظ مسلمان است که اوّل بر اعاظم
اطلاق کرده اند و بعد ازین معنی وصفی آن از
لحاظ رفته بمعنی مطلق مسلم مستعمل شد مؤلف
عرض کند که معنی دوم مجاز معنی اوّل است (اردو)
(۱) مثل ترک کے (۲) ایک قوم کا نام ترکمان
ہے جو مثل ترکون کے ہے اور درجہ مین ترکون
سے کم (مؤنث)

ترک معربد اصطلاح ۔ بقول برهان وسراج
وبحر باضافت کاف وبضم میم وکسر موحده کنایه از

مریخ باشد صاحب جامع این را مرادف ترک فلک بہر دو معنی گیر دیعنی آفتاب را ہم داخل معنی کند مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این ترک عربدہ ساز است و موزون تر برای فلک باشد ولیکن محققین بالا این را ترک کردہ اند و ما این را بمعنی مجرد مریخ سن وجہ درست دانیم تسامح صاحب جامع باشد کہ آفتاب را ہم نوشت۔ (اردو) دیکھو ترک فلک۔

ترکند **ترکندہ** بقول برہان بروزن فرزند و شرمندہ بمعنی دروغ و تزویر و مکر و حیلہ و فریب باشد صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج ہم ذکر این کردہ اند (حکیم سوزنی ؎) جز مدح تو ترکندہ بود ہرچہ نویسم ٭ کردم قلم از یافہ و ترکند شکستہ ٭ مؤلف عرض کند کہ این مبدل ترقند و ترقندہ است کہ گذشت چنانکہ باق و باک و حقیقت ماخذ ہمدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو ترقند اور ترقندہ۔

ترکنم پای را مقولہ۔ بقول مؤید مطبوعہ یعنی از چپ آغاز می کنند و بسوی راست می روند۔ چنانچہ سخن گوییم و لقمہ در دہان کنیم مؤلف عرض کند کہ این مقولہ مہمل تصحیف مطبع منشی نولکشور می نماید در دیگر نسخ قلمی مؤید یافتہ نمی شود (اردو) ناقابل ترجمہ۔

ترک نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف ترک کردن است (محتشم کاشی ؎) تو خود آن نیستی کز مہر ہچون سینہ بختی ٭ نمائی ترک اغیار و ز بیرنگی شوی یارم ٭ (اردو) ترک کرنا۔

ترک نیمروز اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و رشیدی و سراج کنایہ از آفتاب جہان آرا است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

ترکون بقول جامع وسروری با اوّل مفتوح و بثانی زده و کاف عربی مضموم دوال فتراک باشد (منجیک سه) آید بر پادشاه عادل رفتند بسته به ترکون درون فضول وخطار ۴ (فلکی شروانی سه) تا طراز ندابلق ایام را از بهر تو ۴ مه پالاس و سایهٔ خورشید ترکون ساخته ۴ خان آرزو در سراج گوید که بکاف فارسی است و دیگر هر دو محققین بالا به کاف عربی آورده اند **مؤلف** عرض کند که صاحبان برهان وجهانگیری وناصری هم این را بکاف فارسی می آورند صاحب ناصری صراحت مزید کند که لغت تاتاریست ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچه بکاف فارسی می آید اصل است واین مبدل آن چنانکه گشتی وکشتی (اردو) فتراک. بقول آصفیه فارسی. اسم مذکر. شکاربند. وہ چمڑے کے تسمے جو زین کے دائین بائین جانب شکار یا ضروری سامان باندھنے کے واسطے لگے ہوتے ہین (مصحفی سه) کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے ۴ سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے ۴

ترکه بقول صاحب سوار السبیل که محقق معربات است لغت فارسی است بمعنی خود آهنین **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اهل زبان و زبان دان ذکر این نکرد اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خود. مذکر. دیکھو بغفۂ فولاد.

ترک هندوخال اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ مظهر العجائب از اسمای معشوق **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و موافق قیاس و هندوخال اسم فاعل ترکیبی است (اردو) معشوق. مذکر.

ترکی بقول ملحقات برهان وانند (۱) منسوب به ترک و (۲) اسپ معروف (۳) خارپشت تیرانداز. صاحب مؤید هم ذکر هر سه معنی کرده

معنی سوم را بحوالۂ زفانگویا می آورد **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است بہ یای نسبت و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد یعنی اسپ ترکی کہ محض ترکی را برای اسپ ترکی استعمال کردند و معنی سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و سکوت محققین اہل زبان تعجب خیز است یکی از معاصرین عجم گوید کہ خارپشت در ترکستان بکثرت پیدا می شود ازینجاست کہ مثل اسپ ترکی آن را ہم بہ ترکی موسوم کردند صاحب محیط نسبت خارپشت ہرچہ نوشت ما نقلش بر ہمرنگ کردہ ایم **(اردو)** ترکی (۱) ترک سے منسوب (۲) ترکی گھوڑا آصفیہ ترکستان کے کہیت کا گھوڑا۔ مذکر (۳) دیکھو خارپشت

ترکیب بقول بہار (۱) پیوستن و برنشاندن چیزی در چیزی می فرماید کہ بالفاظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست بالفتح و کسر کاف۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر خود مرکب سازند کہ در ملحقات می آید صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ (۲) بمعنی شکل و بجای دیگر می نویسد کہ (۳) بمعنی لباس است ما عرض می کنیم کہ این استعمال معاصرین عجم است و بدین معنی اسم جامد فارسی جدید دانیم **(اردو)** (۱) ترکیب بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث بناوٹ ساخت تناسب۔ (۲) شکل۔ مؤنث (۳) لباس۔ مذکر۔

ترکیب آوردن مصدر اصطلاحی صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ بہم پیوستن پارچہ ہای ہر چیز **مؤلف** عرض کند کہ محاورہ معاصرین عجم است و خلاف قیاس نیست **(اردو)** ٹکڑون اور تھگلیون کو جوڑنا۔

ترکیب بند اصطلاح۔ بقول بہار مثل ترجیع بند است و فرق ہمین قدر کہ ہر فردی

ذوالقافیہ کہ در ترکیب بند بعد غزل
می آید جداگانہ می باشد۔ صاحب انند
بہ حوالۂ غیاث گوید کہ آنکہ شاعر چند بند بحر موافق
و لقوافی مختلفہ تصنیف نماید و مابین ہر بند بیتی
علیحدہ غیر مکرر متفق الوزن و مختلف القوافی
حائل کند **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوشی نکردہ اند
تعریف این در ترجیع بند گذشت و فرق در
ہر دو ہمین کہ دران شعر سوم مسدس یا شعر پنجم
مخمس در ہمہ اشعار واحد باشد و درین مختلف
(اردو) ترکیب بند بقول آصفیہ۔ مذکر۔
ترجیع بند اور ترکیب بند مین صرف اتنا فرق
ہے کہ اُس مین ایک معین بیت کو ہر بند کے بعد
لاتے ہین اور اِس مین ہر بند کی جداگانہ گرہ
ہوتی ہے۔

ترکیب خواستن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی ارادۂ ترکیب
کردن (ظہوری ؎) ہمتش ترکیب لفظ کم
نخواست ٭ کاف سرکش ز اختلاف میم باد ٭
(اردو) ترکیب کا ارادہ کرنا۔

ترکیب دادن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی مرکّب کردن است (انوری ؎)
چو از دوران این نیلی دوائر ٭ زمانہ داد ترکیب
عناصر ٭ (اردو) ترکیب دینا بقول آصفیہ
ملانا۔ بنانا۔ مختلف ادویات کو ملا کر ایک خاص
مزاج پیدا کرنا۔

ترکیب کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ (۱) مرکّب کردن و (۲) ترکیب عبارت
ظاہر کردن (نظامی ؎) سلاحی ملک وار
ترتیب کرد ٭ بجوشن ز تیغ ترکیب کرد ٭
(اردو) (۱) مرکب کرنا۔ (۲) عبارت کی
ترکیب کرنا۔

ترکیب گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی مرکب شدن است لازم ترکیب دادن (طغرا ے) مگو جام رالالہ بیجا گرفت ٭ که ہر برگ ترکیب پیدا گرفت ٭ (اردو) ترکیب پانا۔ مرکب ہونا۔

(الف) ترکی تمام شد مثل۔ صاحبان **(ب) ترکی تمام شدن** مخزنیہ و امثال فارسی ذکر الف کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و صاحب بحر نسبت ب گوید که (۱) غرور کسی بہ آخر رسیدن و ظاہر گشتن عجز۔ بہار و آرزو ہم این را آوردہ گویند که متعدی این (ترکی تمام کردن) است مؤلف عرض کند که فارسیان مثل الف را از ب قائم کردہ اند چون غرور کسی باقی نماند و او عاجز شود استعمال الف کنند و ب موافق قیاس (ظہوری ے) چو در ترکتازی کنند اہتمام ٭ شود ترکی ترک گردون تمام ٭ خان آرزو در سراج بر ب می فرماید که (۲) بانتہا رسیدن کاری که مبہم باشد۔ مؤلف عرض کند که ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ تا آنکه سند استعمال این از اہل زبان بنظر نیاید ادعای محقق ہندنژاد اعتبار را نشاید ٭ (اردو) الف دکن مین ترکی تمام شد کا استعمال بطور کہاوت اُس مقام پر کرتے ہین جب کہ کسی کا غرور باقی نہ رہے اور کوشش کی حد ختم ہو جاے (ب) (۱) کسی کا غرور باقی نہ رہنا۔ عاجز ہونا (۲) کسی مہم کا سر ہونا۔

ترکی جغتائی اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید که زبان قبیلۂ جغتا خان ابن چنگیز خان شاہ ترکستان که الی الان در بعض ممالک ترک رواج آنست مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (اردو) ترکی جغتائی ایک خاص زبان کا نام ہے جو جغتا خان ابن چنگیز خان کے قبیلہ کی تھی اور اب تک بعض

ممالک ترک میں بولی جاتی ہے۔ مؤنث۔

(الف) ترکیدن الف بقول بحر عجمیتین
(ب) ترکیده (۱) شکستن و (۲)
شگافته گردیدن و رخنه شدن و (۳) شگافتن
(کامل التصریف) و مضارع این ترکد صاحب
مؤید این را مرادف ترقیدن گوید که بجایش
گذشت و بر معنی دوم قانع مؤلف عرض کند
که اسم این مصدر ہمان تراک است که گذشت
فارسیان بحذف الف آن را بیای معروف
و علامت مصدر دن مرکب کرده مصدری
ساختند۔ صاحب فدائی که یکی از علمای
معاصرین عجم بود ذکر ب کرده گوید که این
از ترکیدن است بمعنی شکسته شدن چیزی بگونه
که دو پارچه نگردد و از ہم جدا نشود ما عرض می‌کنیم
که اسم مفعول الف است و معنی اول مجاز
باشد و معنی دوم حقیقی است و استعمال این
بمعنی سوم بر سبیل مجاز است ولیکن از نظر ما
نگذشت و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو)
(۱) ٹوٹنا اور توڑنا (۲) شگافتہ ہونا ترکنا
سوراخ ہونا (۳) چیرنا شگاف دینا۔

ترکی ضرب اصطلاح۔ بقول انند و غیاث
نوعی از اصول نواختن ساز مؤلف عرض کند
که فک اضافت ضرب ترکی و موافق قیاس۔
معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) اصول
موسیقی سے بجانے کا ایک طریقہ جس کے موجد
ترک ہیں۔ مذکر۔

ترکی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار
و انند و رشیدی و سراج و (ناصری و جہانگیری
در ملحقات) کنایه از عنف و ظلم و نافرمانی
کردن (شیخ عطار ره) ز ترکی کردن با
جہنده به ترکستان فتاد آن نیم زنده که۔
(نظامی ره) مکن ترکی ای ترک چینی نگارد
بیا ساعتی چین در ابرو میار مؤلف
عرض کند که ترکی را مجازاً بمعنی تعدی و نافرمانی

گرفته اند (اردو) ظلم کرنا۔ نافرمانی کرنا۔

ترکی ہنر است مقوله۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان قدیم این مقوله را بحق ظالم استعمال میکردند یعنی چون کسی را بوجه جبر و تعدی او کامیاب می دیدندی گفتندی که آغا چرا کامیاب نشوی که ترکی ہنر است (اردو) دکن مین کہتے ہین کہ زبردستی کا بیڑا پار ہے یعنے زبردستی کامیاب کرتی ہے۔

ترک بقول مؤید خود ده مرادف معنی ہم ترک که بکاف عربی گذشت **مؤلف** عرض کند که آن مبدل این چنانکه گند و کند (اردو) دیکھو ترک کے نوین معنی۔

(۹۷۶)

ترگردیدن لب مصدر اصطلاحی۔ یعنی طراوت پیدا کردن لب بسخن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ع) بلبش ہنوز نگردید تر بدشنامم ہ که دعا نه از ته دل می کنم اثر نگسست ہ (اردو) دکن مین لب تر ہونا بمعنی بات کرنا مستعمل ہے۔

ترگشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) منفعل شدن و آزرده گشتن بسبب طرافت کسی۔ **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی ہم (اشرفی سمرقندی ع) ز آه سینه من ماند جرم گردون خشک ہ ز اشک دیده من گشت روی ہامون تر ہ (اردو) (۱) منفعل ہونا (۲) بھیگنا تر ہونا

ترگون بقول برہان و ناصری و انند بروزن مجنون دوال و فتراک باشد **مؤلف** عرض کند که صراحت کافی بر ترگون کرده ایم که بکاف عربی گذشت این اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو ترگون

ترلال بقول ناصری و انند بکسر تای فوقانی و سکون را نام ملوکی است که بر جانب جنوب شہر کشمیر افتاده و اصل آن تین لال بوده زیرا که از قیمت سه لعل آنجا آباد شد و به لغت کشمیر تین سه را گویند

ولال نام پارسی اصل لعل است ولعل معرّب لال واین لغت از لغت کشمیری وپارسی مرکّب شد واین بلوک مشتمل بر چہل پارہ قریہ ومزرعہ خوب دلکشا ست خاصہ قریۂ شیخ زین الدّین کہ مرقد شیخ مذکور مغفور است رحمۃ اللہ **مؤلّف** عرض کند کہ این وجہ تسمیہ موافق قیاس است (اردو) ترلال کشمیر مین چند مواضع کا ایک پرگنہ ہے جس مین چالیس مواضع اور مزرعے واقع مین۔ مذکر

ترلک بقول برہان وجامع بکسر اوّل ولام وسکون ثانی وکاف۔ جامۂ آستین کوتاہ پیش باز صاحب سروری بر قسمی از قبا قانع (شاعر ؎) ترک خنجرکش لشکرشکن ترلک پوش ٭ بت خورشید بناگوش ومہ ساغر نوش ٭ می فرماید کہ در فرہنگ جامہ کوتاہ پیشوا نہ آستین کوتاہ باشد صاحب ناصری گوید کہ مرادف ترلیک وصراحت کند کہ این لغت در فرہنگہا نیست ودر برہان بی برہان آوردہ ظن غالب اینست کہ پارسی نباشد بلکہ ترکی باشد اما چند بیت ازین در جہانگیری یافتہ می شود (ابن یمین ؎) ترک نیلی قبای ترلک پوش ٭ آفتابی است مشتری در گوش ٭ (؎) گشتم چنان ضعیف کہ خیّاط روزگار ٭ از بند ترلک تو بدوزد قبای من ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ قول صاحبان جامع وسروری کہ محققین اہل زبانند اعتبار را شاید ترلک در ترکی زبان بمعنی اجرت است چنانکہ صاحب لغات ترکی آوردہ وصاحب کنز کہ محقق ترکی زبانست این را نیاوردہ پس در فارسی بودن این تاملی است۔ اسم جامد است ولبس (اردو) وہ قبا جس کی آستین کوتاہ ہون اور آگا کھلا ہوا۔ مؤنث۔ دیکھو ترلیک۔

ترلیک بقول برہان وسروری بکسر اوّل وسکون ثانی ولام بہ تحتانی رسیدہ وبکاف زدہ مرادف ترلک است (نزاری قہستانی ؎) معطّر است دماغم زبوی ترلیکش ٭

ملازمم بدل وجان زدور ونزدیکش ۴ صاحب ناصری آنچہ نوشتہ ذکرش بر ترلک کردہ ایم۔ خان آرزو و در سراج گوید کہ ترلیک اصل است و ترلک مخفف آن کہ در ہند آن را تلک گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان پیشواز است کہ بجایش گذشت ہندیان ہمان را تلک نامند و صاحب آصفیہ ہم ذکرش کردہ (اردو) تلک۔ بقول آصفیہ ایک قسم کی زنانہ پوشاک۔ پیشواز۔ مؤنث ۔

ترمتای بقول برہان وجامع وسراج بضم اول و سکون ثانی و میم و فوقانی بالف کشیدہ و بہ تحتانی زدہ پرندہ ایست شکاری بمقدار پیغو از جنس سیاہ چشم۔ صاحب ناصری گوید کہ ظن غالب این است کہ لغت ترکی باشد و صاحب جہانگیری پارسی گمان کردہ و صاحب رشیدی ترکش کردہ (نزاری قہستانی ے) ترد سیمرغ جلال رفعتت ۴ نسر طائر کمتر است از ترمتای ۴ **مؤلف** عرض کند کہ لغات ترک ازین ساکت ما باعتبار جامع کہ محقق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم حیف است کہ از صراحت مزید این پرندقاصریم صاحب محیط ذکر این نکرد (اردو) ترمتا ۔ ایک شکاری پرند کا نام ہے جو سیاہ چشم ہوتا ہے مذکر۔ صاحب آصفیہ نے ترمتی پر لکھا ہے ۔ اردو ۔ اسم مؤنث ۔ ایک قسم کا شکاری پرند مثل بہری د باز اور شکرا وغیرہ جسکو ترکی میں ترمتا کہتے ہیں **مؤلف** عرض کرتا ہے ترکی میں نہیں بلکہ فارسی میں ۔

ترمد بدال مہملہ آخر بقول ملحقات برہان نام شہرلیست کہ سادات آنجا صحیح النسب اند صاحب ناصری گوید کہ مشہور در خراسان از جملۂ ولایات چغانیان از بلاد ماوراء النہر کہ قاعدہ ولایات چغانیان و حاکم نشین آن بلاد است و چغانی رود منسوب بہ چغانیان (حکیم سوزنی ے)

سمرقند یثرب شد و تکه ترمد ہ زنکہ بہ یثرب خرامید سید ہ (حکیم انوری س ۵) گفتم ای بخت بہشت است سواد ترمد ہ گفت راضی مشو از روضۂ رضوان بگیاہ ہ مؤلف عرض کند کہ تحقیق ناصری اعتبار را شاید کہ محقق صاحب زبان است وہمین را بذال معجمہ ترمذ ہم خوانند (اردو) ترمذ ایک شہر ہے خراسان سے ۔ مذکر ۔

ترمذی بقول انند وغیاث بحرکات ثلثہ وکسر میم یا ضم آن وذال معجمہ منسوب بشہر ترمذ کہ آنطرف جیحون است مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) منسوب بشہر ترمذ

ترمزی بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش معلوم می شود کہ ہمان ترمذی است کہ بذال معجمہ گذشت ولیکن در سند سیفی منقول بہ زای معجمہ است مؤلف عرض کند کہ خیال ما این است کہ تحریف کتابت باشد یا تبدیل چنانکہ بذلہ وبزلہ (س ۵) یک ترمزی شراب کہ خوردم حکیم وار ہ آمد بجوش بحر دل و در فغان شدم ہ (اردو) دیکھو ترمذی ۔

ترمس بقول برہان بفتح اوّل وضم ثالث وسکون ثانی وسین بی نقطہ (۱) نام گیاہی است ترش مزہ کہ در آشہا کنند و (۲) باقلای مصری وشامی را نیز گویند گرم وخشک است در اوّل و دوم اگر قدری ازان بجوشانند وآب آن را با عسل بخورند کرم ہای بزرگ وکوچک کہ در معدہ باشد بیرون آرد وبہق وبرص را ہم نافع ۔ صاحب جامع باقلای مصری وشامی را باشین معجمہ گوید صاحب مؤید ہم ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ ترمش بہ شین معجمہ مبدل این است صاحب سوا السبیل کہ محقق معربات است گوید کہ این از بیرون یونانی باشد کہ قسمی است از ماش و صاحب محیط گوید کہ بفارسی باقلای مصری است یا شامی

یا رومی و ہم او ہرچہ بر باقلا نوشت ما نقلش بہ با سمر کردہ ایم و برترمس گوید کہ بیونانی اتارس و غالالوطی و فول طیفو وقبطیا فول و بہندی جھالر گویند۔ ساق نبات آن شبیہ بساق باقلا صحرائی این قوی تر و بہترین آن سفید تازہ و بزرگ دانہ۔ بقول شیخ گرم در اول و خشک در دوم۔ آنچہ دران تلخی است جالی و محلل بلا لذع۔ روی عسر الہضم مولد خلط خام در عروق و منافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است **(اردو)** (۱) ایک ترش مزہ گھانس جو آش میں شریک کی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) بقول محیط جھالر۔ دیکھو باقلا۔ کہا گیا ہے کہ یہ باقلاے مصری یا شامی یا رومی ہے۔ مذکر۔

ترمسہ بقول سروری بفتح تا و سین مہملہ و سکون رای مہملہ قوس قزح باشد کذا فی التحفہ می فرماید کہ بضم تا نیز آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و باعتبار سروری این را لغت فارسی زبان دانیم و حقیقت قوس قزح بر اغلیسون گذشت **(اردو)** قوس قزح۔ مؤنث (دیکھو اغلیسون)

ترمش بقول برہان بفتح اول و ضم ثالث و سکون ثانی و شین نقطہ دار بمعنی اول ترمس کہ بہ سین مہملہ گذشت صاحب سروری فرماید کہ نام گیاہی کہ آن را تورہ و ترمس بسین مہملہ نیز گویند کذا فی المؤید و اصح آنست کہ باقلاے مصریست **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آنست چنانکہ گستی و گشتی **(اردو)** دیکھو ترمس کے پہلے معنے۔

ترمشیر بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اول و ثالث بر وزن اردشیر نام داروئی است از اجزای اکسیر و کیمیا۔ صاحب سروری گوید کہ بہ سین مہملہ ہم آمدہ **مؤلف**

عرض کند کہ صاحب محیط ذکر این نکرد در حقیقت کامل این معلوم نہ شد کہ چہ چیز است و در دیگر اسنہ چہ نام دارد (اردو) ایک دوا جو کیمیا کے اجزا سے ہے ۔ مؤنث ۔ افسوس ہے کہ تعریف مزید نہ ہو سکی ۔

ترمک بقول برہان و جامع بکسر اوّل بر وزن خرسک بمعنی قساوت باشد و آن آنست کہ چون زحمتی بدیگری رسد بر او آسان گذرد و در دل او رحم و شفقت نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قساوت ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ سخت دلی ۔ سنگدلی ۔ بیرحمی ۔ سیاہ دلی جیسے قساوت قلب ۔

(الف) ترنمش صاحبان برہان و جامع ذکر ب کردہ گویند کہ بر وزن سرنوشت بمعنی
(ب) ترنمشت بدکرداری است ۔ خان آرزو در سراج ذکر این بحوالہ برہان کردہ و صاحب جہانگیری در ملحقات الف را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف اصل است مرکب از تر و نمش و موافق قیاس و ب مزید علیہ آن بزیادت فوقانی در آخر چنانکہ یاداش و یاداشت و فرامش و فرامشت (اردو) بدکرداری ۔ بدروشی ۔ مؤنث ۔

ترمہ بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی (۱) نمدزین را گویند کہ تکلتو باشد و (۲) ترب را نیز گفتہ اند کہ از بقول است و فرماید کہ بضم اوّل ہم آمدہ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع و می فرماید کہ آن را آذرم و آذرمہ نیز گویند ۔ (حکیم سوزنی ع) زین با ترمہ نگہ کن چو خوی گشت سوار ۔ تا نیفتی چو شوی جلہ بر و حملہ پذیر ۔ صاحبان جامع و سروری و ناصری ہمزبانش ۔ صاحب رشیدی گوید کہ صحیح آترمہ و آدرمہ است صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بودمی فرماید کہ

(۳) شالی است که در کشمیر و کرمان و مشهد می بافند
خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و قول رشیدی
گوید که عجب از وجه زیادتی الف در اوائل
کلمات که در اصل بود۔ در فارسی زیاده از حد
است درین صورت تغلیط بیجا است و نیز مبدل
را مرادف گفتن خطاست و بذکر معنی دوم بحوالهٔ
برهان می فرماید که ظاهرا تصحیف است زیرا که
ترا مترتب دیده و آن را ترب خوانده و آن
خطاست چرا که آن و ترنب است بمعنی کرو فر
و این لغت جدا است **مؤلف** عرض کند که سبحان اللّٰه
چه خوش تحقیق است آدرم و آدرمه در ممدود
گذشت و آترمه یا اترمه بمقصوره مذکور نشد
ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی اوّل
و آدرمه مزید علیه این و هم مبدل که الف ممدود
زیاده کردند در اوّل و فوقانی را بدل کردند
به دال مهمله چنانکه زرتشت و زردشت و اگر
آترمه یا اترمه را هم تسلیم کنیم هر دو مزید علیه
این است و نسبت معنی دوم البته مشتاق بهند
استعمال باشیم که از نظر ما نگذشت و غیر از برهان
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد و نسبت معنی
سوم صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین
شاه قاچار گوید که سنجاف اطراف جامه وار
و بدیل (ترمه و زری) گوید که ترمه قسمی است
از شال صاحب بولچال بحوالهٔ معاصرین عجم
گوید که شال حاشیه دار است ما می گوئیم که
این اسم جامد فارسی جدید معاصرین عجم است
و بس (اردو) (۱) دیکھو آدرمہ کے پہلے
معنے (۲) دیکھو ترب (۳) حاشیہ دار شال (مؤنث)

ترمه و زری اصطلاح۔ بقول رهنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار شال زربافت
مؤلف عرض کند که ترمه بمعنی مطلق شال
حاشیه دار بجایش گذشت و او عطف است
و بعد از آن زری بمعنی منسوب به زر بیای نسبت
ضرورت واو عطف نداشت ولیکن محاوره

زبان محتاج قواعد نیست اسم جامد فارسی جدید دانیم (اردو) زرین شال۔ مؤنث۔

ترن بقول برہان وناصری وجامع ورشیدی وسراج بروزن چمن (۱) گل نسرین ونسترن و (۲) بمعنی دشت وبیابان ہم آمدہ صاحب سروری بر معنی اول قانع صاحب ناصری بذکر دو معنی گوید کہ بمعنی اول مخفف نسترن می نماید صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار می فرماید کہ (۳) بمعنی کالسکۂ دخانی است **مؤلف** عرض کند کہ در ماخذ معنی اول اتفاق داریم با صاحب ناصری وبمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است وبمعنی سوم مفرس کہ معاصرین عجم لغت انگلیسی (ٹرین) را کہ بتای ہندی است بحذف تحتانی وتبدیل تای ہندی بہ فوقانی ترن کردند وبکسر اول ودوم مستعمل است صاحب محیط ذکر معنی اول کردہ گوید کہ نسترن است وبر نسترن گوید کہ نسرین تری است وبر نسرین می طرازد کہ بعض این را لغت عرب وبعضی رومی گویند وبفارسی گل مشکین ودر بعض بلاد عنبرین ودر اصفہان مشکیںچہ ودر ہندی ترن وسیوتی نامند وآن گلی است معروف طبع آن گرم وخشک در دوم منقی وملطف وگل آن مخصوص بدان ومنافع جہت سردی عصب ومنافع بسیار دارد (الخ) (اردو) (۱) نسترن بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سیوتی۔ ایک قسم کا خوشبودار سفید گلاب۔ کوجا۔ (۲) جنگل۔ مذکر۔ (۳) ٹرین۔ انگریزی۔ ریل گاڑی۔ مؤنث۔

ترناس بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول بروزن کرپاس صدا وآوازی کہ بوقت تیر انداختن از چلۂ کمان برآید صاحب جہانگیری می فرماید کہ با اول مفتوح وثانی زدہ باشد (فردوسی ؎) دل سرکشان پر ز وسواس بود ؂ ہمہ دشت پر بانگ ترناس بود ؂ صاحب رشیدی

گوید که در شعر فردوسی سرپاس دیده شد بمعنی گذر و الله اعلم ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا بحواله رشیدی گوید که او در شعر فردوسی سرپاس ببای فارسی گرفته اما تحقیق آنست که سرپاش بمعنی گذر است به شین معجمه چنانکه در سروری است و اینکه در سین مهمله نیز آورده و همین مستند اوست تصحیف است چه لفظ سرپاش که سر را پاش کند دلالت صریح دارد که به شین معجمه است **مؤلف** عرض کند که محقق نامدار در تحقیق ترپاش در فکر سرپاش و سرپاس افتاد در این مقام آن نیست و هیچ تحقیق نسبت ترناس ظاهر نکرد حق آنست که ترناس باعتماد صاحب ناصری و جامع که محقق زبان خود اند اسم جامد فارسی زبان است و اقوال هر دو معتبر تر از محقق هندلیست و تصرف در اسناد استادان بمراد خود کردن فضولی است (حکیم اسدی ؎) کمان ابر و بارانش الماس بود ٭ همه کوه پر بانگ ترناس بود ٭ ما می گوئیم که درین شعر سرپاش نمی توان قافیه شد و اگر سرپاس را به سین مهمله گیریم معنی شعر لطفی ندارد و گذر را با مضمون مصرع اول لطفی نیست که دران ذکر کمان است (اردو) وہ آواز جو تیر چلاتے وقت چلّے سے نکلتی ہے مؤنث

ترنانہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بر وزن مردانہ نانخورش را گویند یعنی ہر چیز کہ آن را با نان توان خورد ہمچو ماست و پنیر و دوشاب و مانند آن و بعربی ادام خوانند (مولوی معنوی ؎) سائلی آمد بسوی خانہ ٭ خشک نانی خواست یا ترنانہ ٭ (ولہ ؎) چون روی گر ددمی رود از بہر کسب و بہر کد ٭ تا خشک نانہ او شود از مشتری ترنانہ ٭ صاحب ناصری بہ تعریف این ماخذ را ظاہر کند می فرماید کہ چیزیکہ نان را تر کند **مؤلف** عرض کند کہ بہ ہای نسبت آخرہ چیزی کہ منسوب بہ تری نان است مثلاً شوربا و امثال آن مقابل خشک نانہ کہ در

کلام مولوی معنوی آمده و آن چیز خشک است که با نان خورند (اردو) وہ رقیق چیز جو روٹی کے ساتھ کھائی جائے۔ جیسے شوربا یا دودھ وغیرہ۔ مؤنث۔

ترنج بقول برہان بضم اوّل و ثانی و سکون ثالث و جیم (۱) میوہ ایست معروف کہ پوست آن را مربا سازند و بعربی تفاح جائی خوانندہ (۲) بمعنی چین و شکنج و سخت درہم فشردہ و درہم کشیدہ باشد و (۳) امر بہ این معنی ہم و (۴) بمعنی خشک گردیدہ و درشت شدہ ہم و بفتح ثانی ہم گفتہ اند و بفتح اوّل و ثانی (۵) بمعنی فراہم نشاندن۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع صاحب جامع بہ ترک معنی سوم متفق با برہان صاحب رشیدی ذکر معنی اول و دوم و سوم کردہ صاحب سروری ہمزبان برہان بہ ترک معنی پنجم (فردوسی ؒ) اگر تند بادی برآید ز کنج بخاک افگند نارسیدہ ترنج ؎ صاحب ناصری بذکر معنی اول و دوم می فرماید کہ (۶) بمعنی محکم بستن میان و تنگ برکشیدن کمربند نیز و امر بدین معنی ہم (ناصر خسرو ؒ) الخ بہ ترنج از قبل و نیست میان سخت ؎ از بہر تن ست میان سخت ترنجی ؎ خان آرزو در سراج ذکر ہمہ معانی بیان کردہ برہان کردہ۔ بہار گوید کہ معنی دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن کہ بواسطہ کثرت چین و شکن کہ در پوست ترنج است آن را چنین خواندہ اند و این مجاز است صاحب محیط بر ترنج ہر چہ نوشتہ ما آن را بر بالتش بیان کردہ ایم **مؤلف** عرض کند کہ بعض علمای معاصرین عجم گویند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و معنی دوم مجاز آن و ما می گوئیم ہمین است اسم مصدر ترنجیدن کہ بمعنی سخت درہم کشیدن و گرفتہ شدن و چین بہم رسانیدن و درشت گردیدن می آید پس معنی چہارم سختی و درشتی است و معنی ششم پیدا کردہ ناصری داخل معنی

دوم است کہ چستی و تنگی است و معنی پنجم نیز بسبیل مجاز متعلق بمعنی دوم باشد کہ غیر فراہمی و ناہمواری ہم داخل آنست و معنی سوم امر حاضر ہمان مصدر باشد کہ می آید (اردو) (۱) ترنج۔ مذکر۔ دیکھو بالنس (۲) چین شکن سختی۔ درشتی۔ مؤنث (۳) ترنجیدن کا امر حاضر اور اسکے تمام معنون پر شامل (۴) ناہمواری۔ مؤنث (۵) فراہمی۔ مؤنث (۶) چستی تنگی۔ مؤنث۔

ترنجان بقول برہان وانند بضم اوّل معرّب ترنگان کہ بادرنجبویہ باشد کہ آن ہم معرّب بادرنگبویہ است صاحب محیط گوید کہ نوعی از بادرنجبویہ است کہ بجای سبزی می خورند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت بادرنجبویہ ہمدرانجا عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو بادرنجبویہ۔

ترنجبین اصطلاح۔ بقول انند بفتح اوّل و ثانی وسکون نون وضمّ جیم معرّب ترانگبین است صاحب محیط ہم اشارۂ این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر ترانگبین کنیم دریجا ہمین قدر کافی است کہ فارسیان استعمال این ہم کردہ اند (اردو) دیکھو ترنگبین۔

ترنج جلد کتاب اصطلاح۔ بقول بہار وانند صورت ترنج کہ بر روی منقوّا ے جلد کتاب از طلای محلول بر قالب زنند۔ (محسن تاثیر ؎) وفا ز قید علائق فتاد چشم مدار یکی ترنج جلد کتاب است بوئی دارد ۵ **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و این نقشی است کہ ذریعۂ قالب بر جلد کتاب زنند نہ بر قالب (اردو) ترنج کا وہ زرین نقش جو جلد کتاب پر قالب کے ذریعہ سے کہتے ہین۔ مذکر۔

ترنج در سمور پنہان شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر۔ نہایت خوبی سمور است کہ ترنج ونارنج در تیغۂ سمور پنہان شود و تیغۂ قرۂ سمور۔ سمور جانوریست کہ عرب آن را اوشع گویند (اشرف ؎) سمور

خط آشکنیش چنان خوش تیغه افتاد است ؎ که می گردد ترنج غبغب او در میانش گم ؎- مؤلف عرض کند که از سند بالا (ترنج در سمور گم گردیدن) پیداست و این چیزی نیست و بشکل مصدر اصطلاحی قائم کردن فضولی است از ینجاست که دیگر همه محققین این را قائم نکرده اند (اردو) ناقابل ترجمه۔

ترنج ذقن استعمال۔ بقول بهار واننــد ذقن خوبان مثل سیب ذقن مؤلف عرض کند که مرکب اضافی باضافت تشبیهی یعنی ذقنی که مثل ترنج است پس ترنج ذقن۔ ذقن باشد (صائب ؎) صائب گزیده شو دار میوهٔ بهشت ؎ دستی که با ترنج ذقن آشنا شود ؎ (اردو) ترنج ذقن بقاعدهٔ فارسی زنخدان معشوق کو کهه سکتے ہیں جیسے سیب ذقن اور سیب زنخدان۔

(الف) ترنج زدن عروس مصدر

(ب) ترنج زدن عروس بر داماد اصطلاحی

صاحب بحر ذکر الف کرده گوید که خان آرزو می گوید که رسمی است در ولایت که چون داماد عروس را بخانه خواهد که بیارد بر سر دروازه داماد بر عروس و عروس بر داماد ترنج می زنند (فغانی ؎) نشان سنگ ستم سازدش ز مهرم را ؎ عروس و هر کسی را که زد بمهر ترنج ؎ و ارسته می نویسد که ترنج زدن و ترنج طلا زدن آنست که در قدیم الایام رسم بود که دختر پادشاهی چون بسن شعور میرسید بر لب بامی برمی آمد پادشاه زادهائی که از اطراف بخواستگاری می آمدند پای دیوار حلقه می نشستند هر کرا خوش می کرد ترنج طلا از بالای بام بر سرش می زد و بهمان جوان عقد او می بستند (تاثیر ؎) ای آفتاب دم شب وصل از وفا مزن ؎ زنهار این ترنج طلا را بما مزن ؎ بهار بعد اقوال بالا بحواله صاحب نگارستان می نویسد که گشتاسب از پدرش رنجیده در لباس مجهول بروم شتافت در آن وقت تورهٔ سلاطین آنجا آن بود که چون دختر پادشا

دقت شوہر شدی ہجوم خلائق را جمع آوردندی
تا دختر یکی را منظور ساختہ ترنج طلا بجانب او انداختی
قضا را دران ایام ہمین ہجوم بود و دختر قیصر والی
جمال گشتاسپ شدہ ترنج بر او انداخت **مؤلف**
عرض کند کہ صاحب بحر کہ الف را کہ قائم کردہ است
و اضافہ (بر داماد) در سبب فضولی می نماید آنچہ
خان آرزو در چراغ ہدایت بیان کردہ است
کہ صاحب بحر نقاش کردہ تصدیقش از معاصرین
عجم نمی شود (اردو) دولہن کا شوہر کو منتخب کرنا

ترنج زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و
بحر و (جہانگیری در ملحقات و رشیدی) و سراج (۱)
کنایہ از آفتاب عالمتاب بہار گوید کہ (۲) گویند کہ
پرویز ترنجی از زر۔ دست افشار ساختہ بود و ہرگاہ
می خواست باندک زور دست چون موم نرم
می شد (عرفی ۔) زمانہ گفت تو پرویز و من ترنج
زرم بہ کام خود بطرازم چنانکہ میدانی ہا **مؤلف**
عرض کند کہ معنی دوم بلا لحاظ ترنج پرویز حقیقی است
و معنی اول کنایہ باشد (اردو) (۱) دیکھو آفتاب
کے دوسرے معنے (۲) سونے کا ترنج۔ مذکر۔

ترنج طلا اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب را نام
است بہار گوید کہ مرادف ترنج زر کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و کنایہ باشد
(اردو) دیکھو ترنج زر۔

ترنج طلا زدن مصدر اصطلاحی و آنچہ
ہرچہ برین نوشت ما نقلش بضمن قول بحر بر (ترنج
زدن عروس) کردہ ایم و سند این ہم از کلام
تاثیر ہمدرانجا گذشت و این مرادف آنست و بس
(اردو) دیکھو ترنج زدن عروس۔

ترنج کتاب اصطلاح۔ بقول بحر صورت
ترنج کہ بر مقوای جلد کتاب از قالب زنند
مؤلف عرض کند کہ ہمان (ترنج جلد کتاب)
کہ گذشت و صراحتش ہمدرانجا مذکور (اردو)
دیکھو ترنج جلد کتاب۔

ترنج منبر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار شکلی

که بر منبر بصورت ترنج سازند (ملا طغرا ے)
چون ترنج منبر از لذت ندارد بہرہ ہا وعظ من
بشنو بحین بیہودہ زین بستان انار ہا (خاقانی ے)
مجذوم چون ترنج است ابرص چو سیب دشمن ؎
کش جوہر حسامت معلول کردہ جوہر ہا الحق
ترنج و سیبہا بی چاشنی و لذت ہا چون حب نخل
بندان یا چون ترنج منبر ہا **مؤلف** عرض کند
که ترنج منبر - منبر باشد - مرکب اضافی باضافت
تشبیہی **(اردو)** منبر - مذکر -

ترنج مہرگان اصطلاح - بقول برہان
و بحر و سراج و رشیدی و جامع و مؤید و جہانگیری
در طبقات ابعی ترنج زر است که کنایه باشد
از آفتاب **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این
ترنج خزان است که مہرگان بمعنی ماہ خزان و
آن مدت ماندن آفتاب است در برج میزان
(اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے -

(الف) **ترنجید** الف بقول سروری

(ب) **ترنجیدن** بضم تا و را و سکون نون
(۱) بمعنی سخت و نیک در ہم شد (ابوالعباس
ے) جان ترنجید از غم ہجران مرا کو از نسیم
وصل کن زندہ جان مرا ہا و فرماید که (۲) بمعنی کشیدن
نیز (استاد عنصری ے) بیاراست خود را چو
مردان جنگ ہا ترنجید بر بارگی تنگ تنگ ہا
صاحب برہان گوید که ماضی ترنجیدن است
و ہم او ذکر ب کردہ گوید که (۱) بمعنی در ہم
کشیدن و (۲) کوفتہ شدن و (۳) چین بہم رسانیدن
و (۴) درشت گردیدن - می فرماید که بفتح اول
و ثانی ہم آمدہ صاحب سروری گوید که سخت
نیک در ہم شدن و بحوالہ مؤید گوید که خشک
شدن پوست و جز آن و درشت شدن صاحب
بحر ذکر ہر چہار معانی بیان کردہ برہان می فرماید
که کامل التصریف است و مضارع این ترنجید
صاحب موارد بر سخت در ہم و کشیدہ شدن
و خشک شدن اعضای آدمی و کشیدن قانع

(مولوی معنوی ے) شیخ بگفت ای ترنج از چه ترنجیدهٔ ؛ گفت من از چشم بدی نشنوم خود جدا ؛ مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان ترنج است که بجایش گذشت و ما اشارهٔ اینا همدر اینجا کرده ایم فارسیان بترکیب با یای معروف و علامت مصدر دن مصدری ساختند معنی سوم حقیقی است و معنی اول و دوم و چهارم مجاز آن (اردو) (۱) درہم ہونا (۲) کوٹا جانا ۔ (۳) پرشکن ہونا (۴) سخت ہونا ۔

ترنجیده بقول برهان و جهانگیری و ناصری و رشیدی بضم اول و ثانی بروزن غرنبیده بمعنی چین و شکن بهم رسانیده و درهم کشیده (مولوی معنوی ے) سیب بگفت ای ترنج از چه ترنجیدهٔ ؛ گفت من از چشم بد می نشوم خود جدا ؛ صاحب جامع گوید که شامل بر همهٔ معانی مفعولی ترنجیدن که گذشت (شاعر ے) جان ترنجیدهٔ و شکستهٔ دلم ؛ گوئیا از غمی فروگسلم ؛ مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان این را اسم مفعول نمی گویند ازینکه مصدر لازم است و بقول شان های هوز بر آخر ماضی زیاده شده افادهٔ معنی مفعولی می دهد (اردو) دیکھو ترنجیدن یہ اس کے تمام معانی مفعولی پر شامل ہے ۔

ترند بقول برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج بروزن سمند مرغکی است کوچک و کم پرواز و متحرک و خوانندہ که او را بعربی صعوه خوانند و بعضی گفته اند نوعی از وطواط است که بعربی وصع گویند صاحب سروری این را ترجمهٔ وصع داند و وارسته بر صعوه قناعت کرده (تاثیر ے) نخچیر دو چشم باز آن آهوی زند ؛ گر خیل کبوتر است در جوق ترند ؛ بهار همزبان وارسته صاحب محیط ذکر این نکرده و برترندک گوید که این را بعربی صعوه و بفارسی سرنجه و بهندی ممولا گویند مؤلف عرض کند که ما بر (ای شه لب جوی) اشارهٔ این کرده ایم

یکی از معاصرین عجم گوید که ترندک اسم جامد فارسی زبان است و ترنده مبدلش و ترند مخفف آن حیف است که صاحب محیط صراحت کامل بر صعوه نکرد و بر صعو زاغون گوید که اسم فرنگی است و بعربی ابو الملیح و ابو الفصل وطیر الملوک و بیونانی طابوس وطرافلوس وطرغلولیس و بفارسی دم جنبانک و دیچہ و بشیرازی مرغک سقا و بہندی ممولا گویند. مرغی است قریب بہ کنجشک. خاکستری رنگ مائل بہ زردی و سبزی و منقار آن باریک و دم آن اندک دراز و بران نقطہ ہای سپید و در موسم سرما بیشتر ظاہر می شود و کم پرواز می کند. گرم و خشک در دوم گوشت بریان آن با ماء العسل جہت شکستن سنگ گردہ و مثانہ و عسر البول السایہ نافع و مدر قوی است (اردو) دیکھو (ای شہ لب جوی) صاحب آصفیہ نے ممولا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ایک چھوٹے پرند کا نام جو چڑیا کے برابر ہوتا ہے صعوہ بیچہ جھانیو۔ دہوبن۔

ترندر بقول بہ ہان در ملحقات ہمان ترند کہ گذشت صاحبان انند و رشیدی و مؤید ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ فرید علیہ ہمان ترند است بزیادت رای مہملہ چنانکہ شنا و شنار (اردو) دیکھو (اے شہ لب جوے)

(الف) **ترندک** الف بقول برہان

(ب) **ترندہ** بفتح ثانی و رابع و سکون کاف ہمان صعوہ می فرماید کہ بکسر اول و ثانی ہم درست است صاحبان سروری و جہانگیری و جامع و رشیدی و مؤید و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر ترند حقیقت این بیان کردہ ایم کہ ہمین اصل است و اسم جامد فارسی زبان و ب مبدل این چنانکہ

تارک و تارہ یا مزید علیہ ترند۔ مخفی مباد کہ ذکر (ب) غیر از خان آرزو و دیگر کسی از محققین زبان دان واہل زبان نکرد و مجرد بیان محقق ہند نژاد بدون سند استعمال اعتبار را نشاید بعد محققین عجم ہم ہم زبان ندارند (اردو) دیکھو (ای تعداد).

ترن راه افتادن مصدر اصطلاحی صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی روان شدن کالسکہ بخار است و ترن بدین معنی بجایش گذشت و راه افتادن بمعنی روان شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ٹرین روانہ ہونا۔

ترن عوض شدن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی از یک کالسکہ بخاری بکالسکہ دیگر سوار شدن و تبدیل کالسکہ بخاری است **مؤلف** عرض کند کہ ترن بہ ہمین معنی بجایش گذشت و موافق قیاس است (اردو) ٹرین بدلنا یعنے ایک ٹرین سے دوسری ٹرین مین سوار ہونا۔

ترنغمہ اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ترصدا کہ گذشت بہار گوید کہ کسی کہ نغمہ سیراب و آہستہ باشد (ملا طغرا ص) بہ ترنغمگی در چمن آشنا سبکی افتد انداز یا اعتبار ہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) دیکھو ترصدا۔

ترنفسی اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف ترزبانی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (سعید اشرف ص) اشرف اندیشہ ازین ترنفسی کن چو حباب ہ کار و برطرف از نسیم نفس می گردد ہ (اردو) دیکھو ترزبانی۔

ترنگ بقول برہان بفتح اول بروزن خدنگ (۱) صدا و آواز کمان بوقت تیر انداختن و (۲) صدای رسیدن پیکان تیر و خوردن گرز و شمشیر

بجائی و (۳) شکستن تیغ و (۴) آواز نواختن
تار و (۵) انگیز و جست و خیز و (۶) غرقاب و
(۷) تارک سر و (۸) فرق میان سر و (۹)
مطلق زخم خواه زخم شمشیر و کارد خواه دمبل و
امثال آن می فرماید که بمعنی اول بکسر اول و ثانی
هم آمده و بضم اول (۱۰) مرغ و خروس صحرائی
که آن را تذرو خوانند و (۱۱) بمعنی بندی خانهٔ
و زندان و بکسر اول (۱۲) خوب و خوش و زیبا
و نکو - صاحب جامع بذکر همه معانی و بترک معنی
هشتم گوید که مصدر این ترنگانیدن است
که می آید. صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم
و چهارم و پنجم و ششم و هفتم و دهم تا دوازدهم کرده
و صاحب سروری بمعنی اول و دوم و چهارم
و هفتم و دهم و دوازدهم آورده. صاحب
رشیدی ذکر معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم
و دهم تا دوازدهم فرموده و صاحب ناصری
معنی اول و دوم و چهارم تا هفتم و دهم تا
دوازدهم را نوشته. خان آرزو در سراج
معنی اول تا هفتم و نهم و دهم و دوازدهم بیان کرده
نسبت معنی سوم گوید که از کلام خوانساری
شکستن شیشه هم پیداست و نسبت معنی نهم
گوید که در برهان مذکور است و در دیگر کتب
معتبره دیده نشد. بهار بمعنی اول و دوم
و سوم قانع. مؤلف عرض کند که اسم جامد
فارسی زبان است و بتحقیق ما (۱۳) اسم
مصدر ترنگیدن و ترنگانیدن که می آید (نظامی
ط۱) ترنگ کمان رفته در مغز کوه ؛ ز نوشتانش گشت
گیا تیر بر هر گروه ؛ (سیف اسفرنگی ط۲) برد آ
زخم گرز گرانش بیک ترنگ ؛ از بالش در تنگ
سر کوه زیر خواب ؛ (خوانساری ط۳) چون
ترنگ شیشه در گوش آمدش ؛ دل درون
سینه در جوش آمدش ؛ (ناصر خسرو ط۴) انگشتان
نیز چشم و گوشم ؛ رنگ قدح و ترنگ طنبور
؛ (شیخ اوحدی ط) شب کنی روز روز در

کارش ہے۔ در نوسی بدرج طومارش ہے۔ باز شعرش پر ترنگانی ہے۔ بتقاضا قدم بلنگانی ہے۔ (منصوری ۵۷) ز تیغ غصہ عدوی ترا بریدہ گلو ہے۔ ز رنگ حادثہ خصم ترا شکستہ ترنگ ہے۔ (مسعود سعد سلمان ۵۱۲) لاجرم چون چنین گران جانم ہے۔ ناخوش و ناترنگ و نادانم ہے۔ (اردو) (۱) وہ آواز جو تیر چلانے کے وقت کمان سے نکلے مؤنث (۲) تلوار یا تیر وغیرہ نشانہ پر لگنے کی آواز۔ مؤنث (۳) تلوار یا شیشہ کے ٹوٹنے کی آواز۔ مؤنث (۴) تار کی آواز جیسے طنبور کی آواز۔ مؤنث (۵) کودپھاند۔ مؤنث (۶) غرقاب (۷) تالو۔ مؤنث۔ دیکھو تارک (۸) فرق۔ مذکر۔ مانگ۔ مؤنث (۹) زخم۔ مذکر (۱۰) دیکھو تندرو (۱۱) محبس۔ قیدخانہ زندان۔ مذکر (۱۲) نیک۔ اچھا۔ خوش۔ (۱۳) مصدر ترنگیدن کا اسم بلحاظ اس کے تمام معنوں کے۔

ترنگاترنگ اسطلاح۔ بقول برہان و وبحر و سروری بفتح اوّل و ثانی (۱) صدای انداختن تیرہا۔ پی در پی و (۲) آواز چلّہ کمان و (۳) آواز تارہای ساز (مولوی معنوی ۵) سنج در آمد بہ ترنگاترنگ ہے۔ زہرہ بیکبار فروریخت چنگ ہے۔ صاحب انند بحوالہ غیاث گوید کہ آواز زدن شمشیر بر چیز سخت است مؤلف گوید کہ ہر دو سکندری خوردہ اند قول محققین اولی الامر اعتبار را شاید کہ صاحب سروری ہم داخل آنست کہ محقق زبان خود است۔ چیزی نیست جزین کہ الف وصلی در میان دو لفظ ترنگ آمدہ چنانکہ رنگارنگ (اردو) (۱) پے در پے تیر چلانے کی آواز۔ مؤنث (۲) چلّہ کمان کی آواز۔ مؤنث (۳) تارہائے ساز کی آواز۔ مؤنث

ترنگان بقول برہان و ناصری و جامع بضم اوّل بر وزن و معنی ترنجان است کہ بادرنگبو و بالنگبویہ باشد و ترنجان معرب آنست و آنرا

بعربی مفرح القلب المحزون خوانند خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از ترنگ که بدل ترنج است بمعنی میوهٔ معروف و الف و نون نسبت **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با خان آرزو (اردو) دیکھو بادرنگبویہ ۔

ترنگانیدن بقول برہان مصدر ترنگ است و بمعنی (۱) بصدا آوردن چلّهٔ کمان۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل گوید که (۲) آواز کردن پیکان تیر وقت رسیدن بجائی و صدا کردن شمشیر هنگام خوردن آن بجائی و (۳) آواز کردن شمشیر وقت شکستن و (۴) آواز کردن تار هنگام نواختن ساز و (۵) آواز کردن قدح به انگشت زدن و (۶) انگیز و جست و خیز کردن۔ می فرماید که بمعنی این ترنگد (سالم التصریف) صاحب رشیدی به ترنگ ذکر ترنگیدن و ترنگانیدن کرده گوید که مصدر ترنگ است و صراحت معنی مصدری نکرد (اوحدی ؎) باز شعرش بر ترنگانی بهتقاضای قدم بلنگانی ؎ صاحب سوارد می فرماید که این مصدر متعدی ترنگیدن است که می آید و بر معنی اول قانع و متفق با برہان صاحب نوادر صراحت معنی نکرد و بر متعدی ترنگیدن قناعت کرده صاحب مؤید متفق با برہان **مؤلف** گوید که صاحب بحر در معنی سکندری خورده و ترنگیدن را هم ترک کرده و همهٔ معانی ترنگیدن را ذیل این نوشت ما اتفاق داریم با برہان که این متعدی بدو مفعول ترنگیدن است و شامل بر همهٔ معانی ترنگیدن۔ مخفی مباد که ترنگ که گذشت اسم مصدر این است (اردو) دیکھو ترنگیدن یہہ اسکے تمام معنون پر شامل ہے بحیثیت متعدی بدو مفعول ۔

ترنگبین بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری و سراج بر وزن و معنی ترنجبین است و آن دار وئی باشد شیرین گویند مانند برخار شتر می نشیند و بعربی من گویند (الخ) (سعدی شیرازی ؎) ترنگبین و صالم مده که شربت ہجرانکنند

خفقان فواد را تسکین ۔ مؤلف عرض کند که ماصراحت کافی بر ترانگبین کرده ایم (اردو) دیکھو ترانگبین ۔

ترنگو ہمان تانگو که اشارۂ این ہمدر انجا کرده ایم معه صراحت ماخذ (اردو) دیکھو تانگو

ترنگیدن صاحب سروری ذکر ترنگد کرده گوید که بمعنی صدا کند تار روی سازها و مثل آن (مولوی معنوی ؎) دلم از چنگ غمت گشت چو چنگ ۔ ۔ نه خروشد نه ترنگد چه کند ۔ و ہم او نسبت این گوید که (۱) صدا کردن شمشیر و گرز و تبر در وقت زدن بر جای و (۲) صدا زدن زه کمان در تیراندازی و چاشنی و (۳) صدا کردن تار روی سازها (ادمانی ؎) زکوب گرز و ترنگیدن حسام بود ۔ فضای معرکه ہمچون دکان آہنگر ۔ صاحب رشیدی ذکر این بالفظ ترنگ بلا صراحت معنی مصدری کرده صاحب نوادر ذکر ہر سه معانی فرموده و صاحب موارد ہمزبانش مؤلف عرض کند که اسم این مصدر ہمان ترنگ که بجایش گذشت و ترنگانیدن متعدی بد و مفعول یعنی بر آوردن صدا از شمشیر و امثال آن و چله و تار ساز و ترنگد مضارع این (اردو) (۱) تلوار یا تیر وغیرہ کا شائیں سے پرلگ کر آواز کرنا (۲) تیر یا تلوار یا گرز وغیرہ چلتے وقت آواز کرنا ۔ (۳) کسی باجے کے تار کا آواز کرنا ۔ جیسے سارنگ کا تار آواز کرتا ہے ۔

ترنم بقول بہار سرود کردن می فرماید که بالفظ رستن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی سرائیدن فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یا مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) رخساره برفروخته باغ از گل قدح ۔ با عندلیب باش که مست ترنم است ۔ (اردو) راگ ۔ نغمہ ۔

ترنّم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند سرائیدن است (ناظم ہروی ص) زلیخا داشت باخود این ترنم ؎ کہ آمد شاہ خندان چون تبسم ؎ (اردو) گانا۔

(الف) **ترنّم رستن** مصدر اصطلاحی۔ (ب) **ترنّم روئیدن** صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بمعنی پیدا شدن ترانہ (ظہوری ص) ترنم روید از کام و زبانی ؎ کہ با آہ و فغانی ہمگی افتد ؎ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ ترنم روئیدن است از ینجاست کہ ب را قائم کردہ ایم۔ (اردو) راگ پیدا ہونا۔

ترنّم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ترنم پیدا شدن است (ظہوری ص) کند ماتمی نوحہ گر ہمنفس ؎ ترنم شود چون برآرد نفس ؎ (اردو) ترنم پیدا ہونا۔ راگ پیدا ہونا۔

(۱) **ترنّم شناختن** استعمال۔ صاحب آصفی (۲) **ترنّم شناسیدن** ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقف بودن از موسیقی (نظامی ب ص) ترنم شناسان دستان نیوش ؎ زبانگ مغنی گرفتند گوش ؎ (اردو) راگ سے واقف۔ فن موسیقی سے واقف ہونا۔

ترنّم فشان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر کنایہ از بسیار سرایندہ (ملا طغرا در تعریف قہستان ص) صنم پیکران از لباس زری ؎ ترنم فشان وقت جولانگری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بہت گانے والا۔

ترنّم فشاندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بسیار سرودن باشد سندش ہمان کہ بہ ترنم فشان گذشت (اردو) بہت گانا۔

ترنّم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند سرودن است (حسن غزنوی ؎) شاید کہ تبد شعر کند مدح تفاخر ٭ شاید کہ بدین مدح کند عقل ترنّم ٭ (اردو) گانا۔

ترنّم گری اصطلاح۔ بقول بحر و بہار عجم بمعنی سرودن مؤلّف عرض کند کہ بمعنی نغمہ سرائی است حاصل بالمصدر سرودن ہر دو محققین بالا بر نزاکت معنی مصدر و حاصل بالمصدر غور نکردہ اند و صاحب انند نقل نگار ہر دو۔ (ملّا طغرا ؎) چکاوک زحسن ترنّم گری ٭ زشفقت خود می سناید پری ٭ (اردو) گانا کا حاصل بالمصدر نغمہ سرائی بترکیب فارسی لکھ سکتے ہیں مؤنث۔

ترنّم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ بمعنی سرودن است (فغانی شیرازی ؎) ہر جا کہ ازپی تو فغانی کشیدہ آہ ٭ مستانہ رفتہ و ترنّم نمودہ ٭ (اردو) گانا۔

ترنند بقول ملحقات برہان ترجمۂ تموّج است مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم این را بفتح اوّل و فتح نون سوم دانند لیکن بر زبان ندارند۔ (اردو) تموّج۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مذکر۔ موج زنی۔ جوش۔ تلاطم۔

(الف) ترنواز اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی مطرب تردست مؤلّف عرض کند کہ ظاہراً اسم فاعل ترکیبی است و ہم او - - - - - -

(ب) ترنوازی را بمعنی (۱) خوش خوانی و (۲) بمجاز خوش زبانی نوشتہ۔ بہار بذکر معنی اوّل صراحت مزید کند کہ خوش خوانی مطرب است (حکیم زلالی ؎) زدی رود در روان در پردہ سازی ٭ گوش خشک مغزان ترنوازی ٭ و نیز فرماید کہ معنی دوم از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ کہ عبارت از کار خوب کردن است

آ ابیشتر استعمال ترنواز بمعنی مطرب تردست بود (مخلص کاشی ؎) زخم از مژگان تر باید زدن بر تار اشک پ نغمہ دلکش نسبت تا مطرب نباشد ترنوازہ پ مؤلف عرض کند کہ سند حکیم زلالی ہم متعلق بہ الف است و زیادت یای مصدری ب ہم موافق قیاس باشد وارستہ نسبت ب با معنی اول و دوم بیان کردہ بہار العجم اتفاق دارد کہ اسم فارسی ترکیبی است (اردو) الف۔ قوال۔ مذکر۔ ب (۱) قوالی۔ مؤنث (۲) خوش زبانی۔ مؤنث۔

ترن وائی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی عجلہ کہ ہمچو کالسکہ بکار در قدو قامت باشد و در آبادی ہا بر راہ آہنی بواسطہ اسپان یا بذریعہ قوت برقی سیر می کند کہ در انگلیسی زبان ٹریموے نام دارد مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم از ہمین لغت انگریزی سفر کردند بحذف تحتانی و تبدیل میم بہ نون چنانکہ پام و پان و کجیم و کجین و زیادت الف بعد واو صاحب بول چال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ (اردو) ٹرام وے۔ وہ گاڑی جو آہنی سڑک پر آبادی مین بذریعہ قوت برقی یا گھوڑون کے ذریعہ سے چلائی جاتی ہے۔ مؤنث۔

ترنیان بقول برہان و ناصری بر وزن سختیان۔ سبدی و طبقی باشد پہن کہ از چوب شاخہای بید بافند و فرماید کہ بہ تقدیم تحتانی بر نون ہم بنظر رسیدہ کہ بر وزن تریان باشد صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی تریان را بدون نون سوم ذکر کردہ بذیل آن ذکر این ہم کند و میفرماید کہ در سامی بہ تقدیم تحتانی است مؤلف عرض کند کہ ہمین اصل است بقول معاصرین عجم و آنچہ بہ تقدیم تحتانی آید قلب بعض این

وتریان مخفف یا مخفف این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بید کی ٹوکری ۔ مؤنث ۔

تروال بقول برہان وجامع بروزن احوال برگ سیاہ را گویند و با زای منقطہ دار و زای فارسی ہم باین معنی آمدہ صاحب ناصری گوید برگ گیاہ است و فرماید کہ با زای نقطہ دار ہم باین معنی آمدہ یعنی تزوال ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در بعضی نسخ برہان ہم بعوض برگ سیاہ برگ گیاہ نوشتہ معلوم می شود کہ بتصحیف کتابت برگ سیاہ مرقوم شد ۔ بعض معاصرین عجم تژوال بہ زای فارسی را اسم جامد فارسی قدیم دانند و تزوال بہ زای ہوز را مبدلش چنانکہ ژند و زند و این مبدل تزوال چنانکہ بغ و برغ (اردو) گھانس کی پتیان ۔ مؤنث ۔

تروتازہ استعمال ۔ بمعنی حقیقی است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ظہوری استعمال این کردہ است (ہ) اشک را طرز سراسر روی آموختہ ام ٭ گریہ و سیر خیابان تروتازہ صبح ٭ (اردو) تروتازہ ۔

تروخشک اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان (۱) معروف است و (۲) کنایہ از نانخورش و (۳) بغیر نانخورش بمعنی اندک وبسیار روا ستعمال اینہا ۔ صاحب بحر گوید کہ با نانخورش وبغیر نانخورش و اندک وبسیار ۔ صاحب مؤید می فرماید کہ با نان خورش و بغیر نان خورش و نان اندک وبسیار **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد معنی اول حقیقی است و معنی دوم بیان کردہ ملحقات برہان درست است و معنی سوم ہیچ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند (اردو) (۱) بھیگا ہوا اور خشک (۲) نانخورش یعنے وہ سالن یا میٹھا وغیرہ جو روٹی کے ساتھہ کھاتے ہین ۔ مؤنث ۔

(۳۹۸۶)

تروده صاحب مؤیّد مطبوعه بحوالهٔ ادات گوید که بمعنی ترده باشد در دیگر نسخ قلمی هم با فتح می شود **مؤلّف** عرض کند که بخیال ما (ترزده) راکه گذشت به تصحیف کتابت چنین نوشته اند واللہ اعلم۔ دیگر کسی از محقّقین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکرد اگر سند استعمالش می شد ما این را فرید علیه ترده بزیادت واو خیال می کردیم۔ معاصرین عجم ازین بیخبر (اردو) دیکھو ترده۔

تروشه بقول برہان و جهانگیری و جامع بضم اوّل و ثانی بواو رسیده و فتح شین نقطه دار (۱) نام میوه۔ صاحب رشیدی گوید که مرادف ترشه که میوهٔ معروف است و بعربی حماض صاحب ناصری بذکر قول برہان و رشیدی می فرماید که تره الیست ترش مزه ترجمهٔ حمّاض و همین است ترشه خان آرزو در سراج می فرماید که (۲) مراد از میوهٔ معروف ترنج است و ترشه بحذف واو که گذشت مخفف این و حمّاض که رستنی است **مؤلّف** عرض کند که ما سراحت کامل بر ترشه کرده ایم که مخفف این باشد آنچه خان آرزو نسبت معنی دوم ترنج گوید موافق قیاس معلوم می شود (اردو) (۱) دیکھو ترشک (۲) دیکھو ترنج۔

ترومیده بقول برہان و جهانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بفتح اوّل و واو مجهول و میم مکسور بر وزن صبوحیده بمعنی (۱) آمیخته و (۲) اندوخته و صاحب برہان فرماید که بکسر اوّل بر وزن نکوهیده هم آمده صاحب سروری این را مرادف تروهیده به های هوّز عوض میم گوید بهر دو معانی بالا۔ خان آرزو در سراج بذکر هر دو می فرماید که اغلب که ازین هر دو یکی تصحیف است **مؤلّف** عرض کند که سبحان اللہ چه خوش تحقیق است بخیال ما و اتفاق

معاصرین عجم تروه که می آید اسم جامد فارسی زبان است بمعنی جفت و زوج فارسیان از همین اسم جامد مصدری ساختند بترکیب یای معروف و علامت مصدر در آن جفت شدن و تردیدن مبدلش چنانکه باسره و باسرم هر دو مصدر حالا متروک التصریف است و از کتب قانون زبان خارج و بر زبان معاصرین عجم هم نیست و ترویمید و ترویید ماضی مطلق هر دو و بزیادت های هوز آخرش افادهٔ معنی مفعولی کند یعنی زوج شده و هر دو معانی بالا بر سبیل مجاز است و بس (اردو) (۱) ملا ہوا (۲) جمع کیا ہوا ۔

ترون صاحب آصفی گوید که اسم زیره باشد و بر زیره می فرماید که بکسر اول اسم فارسی است و بعربی کمون معرب از خاسمون یونانی یا کمون سریانی و نیز بعربی سنوت و بیونانی کرمیتون و گوینیم و برومی اسقیقوس و در انگریزی کیومن و بهندی نیز زیره و جیره نامند و آن تخم نباتیست از بادیان باریکتر گرم در دوم و خشک در سوم - در ان تحلیل و تفتیح سدد و تقطیع و تجفیف و تلطیف و قبض است و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که بعض معاصرین عجم ترون را هم فارسی قدیم دانند که اسم جامد است (اردو) زیره - فارسی - اسم مذکر کمون - ایک خوشبودار باریک تخم کا نام جو اکثر گرم مصالحه مین پڑتا ہے ۔

ترونده بقول برهان و جامع بر وزن فرزند (۱) میوهٔ نورس و نوباوه را گویند و (۲) بمعنی مکر و حیله و تزویر و دروغ و فریب - صاحبان سروری و ناصری و رشیدی بمعنی اول قانع - خان آرزو این را مرادف ترفند و ترونده گفته می فرماید که بمعنی اول مرکب است از تر بمعنی تازه و وند که کلمهٔ نسبت است و بمعنی دوم مبدل ترفند **مؤلف** عرض کند که

ماخذ بیان کردہ اش درست است و ماخذ ترفند بجایش عرض کردہ ایم (اردو) (۱) نیا میوہ۔ مذکر۔ دیکھو نورس اور نوبادہ (۲) دیکھو ترفند کے پہلے معنے۔

ترونده بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن ارزندہ بمعنی تروند (مولوی معنوی ؒ) ترونده پالیزخان ہرگاو و خر راکی رسد ؔ زین میوہ ہای نادرہ زیرک ولی کز برخورد ؔ (ابن یمین ؒ) میوۂ شیرین بکام دوستان تازہ شاخ ؔ از پی تلخی عیش دشمنان آید پدید ؔ زان چنان آزادہ شاخی اینچنین ترونده ؔ ہم ز بخت خسرو خسرو نشان آید پدید ؔ صاحبان رشیدی و سروری و سراج این را مرادف ترونده ترونده گویند۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ تروند است بمعنی اوّل و مبدل ترفنده بمعنی آوّلش (اردو) دیکھو تروند۔

تروده بقول برہان و ناصری با واو مجہول بر وزن آندودہ جفت را گویند و بعربی زوج ہی فرمایند کہ بر وزن شگوفہ نیز باین معنی آمدہ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج بذکر برہان گوید کہ ہیچ یک سند ندارد قابل اعتماد نباشد و تصحیف را دخل تمام است ازینکہ در شرفنامہ توروہ و در لسان الشعرا تورہ مرقوم است مؤلف عرض کند کہ ہمین است تحقیق محقق با نام و نشان کہ تصحیف بر زبان اوست ما باعتبار ناصری و جامع کہ ہر دو محققین صاحب زبان و متفق با برہان اند این لغت را صحیح دانیم (اردو) جفت۔ مذکر۔ طاق کا مقابل۔

تروه بقول برہان و جامع و سراج بر وزن انده بضم ثالث و نیز بر وزن سرفہ ہر دو مرادف تروده باشد مؤلف عرض کند کہ مخفف ترودہ کہ گذشت (اردو) دیکھو ترودہ۔

تروهید بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و سروری بفتح اوّل و ہای ہوز مکسور

بہ وزن صبوحید بمعنی اندوختہ و آمیختہ۔ صاحب برہان می فرماید کہ بکسر اوّل ہم درست است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بر تر و میدہ بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو ترومیدہ۔

ترویج بقول بہار بمعنی رواج دادن (ظہوری سہ) از رونق کار غم ظہوری ہا شد ۔۔۔ و آن یکاد دادیم ہی صاحب منتخب گوید کہ روانی دادن متاع و درم را **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بمعنی رواج فارسیان با مصادر فرس بترکیب فارسی استعمال این می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) رواج۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دیکھو بازار کے تیسرے معنے۔

ترویج دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ رواج دادن است و سند این بر ترویج از ظہوری گذشت (اردو) رواج دینا۔

تره بقول برہان بفتح اوّل و تخفیف ثانی (۱) دندان ہای کلید را گویند و (۲) گیاہ تیزی کہ بر سر دانہ ہای جو و گندم در خوشہ می باشد می فرماید کہ باین دو معنی بزای فارسی ہم آمدہ و بتشدید ثانی (۳) ہر سبزہ کہ با طعام خورند عموماً و (۴) گندنا را گویند خصوصاً و باین معنی بہ تخفیف ثانی ہم درست است۔ صاحب جامع بر معانی سوم و چہارم قانع۔ صاحب سروری گوید کہ ہمہ معانی مرادف تژہ کہ بزای فارسی می آید۔ صاحب ناصری بر معنی سوم قناعت فرمودہ می گوید کہ رسم است بر خوان ملوک کہ ترہ اوّل بود و حلوا آخر (کمال اسمعیل سہ) گرچہ در خدمت صدر تو ہنرمندانند ہی وین رہی بارہ دل و زحمت خاطر باشد ہی لیک رسم است کہ بر خوان ملوک ایام ہی ترہ اوّل بود و حلوا آخر باشد ہی (ابن یمین سہ) بہای ترۂ یک روزہ خوان ہمت اوست ہی ہزاران ذخیرہ کہ در بحر و کان بود مخزون ہی صاحب رشیدی ہم بر معنی سوم

قانع۔ خان آرزو بہ نقل قول رشیدی گوید کہ بمعنی مطلق سبزی است چنانکہ قوسی گفتہ ولہذا اشاہ ترہ نام دارو ئی است و نسبت معنی چہارم گوید کہ در بعض بلاد بدین معنی مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد مبدل تژہ کہ زای فارسی بدل می شود با رای مہملہ و ہمین است مثال اوّلش و معنی دوم مجاز معنی سوم و بمعنی سوم مرکّب است از تر و ہای نسبت و کنایہ باشد از ہر سبزہ کہ با طعام خورند یعنی بقولات و بمعنی چہارم ہم مجاز کہ ذکرش بہ اخریط کردہ ایم آنچہ خان آرزو این را بمعنی مطلق سبزی نوشتہ از ذوق زبان کار نگرفتہ بلکہ بہ معنی حقیقی رفتہ (اردو) (۱) کنچیون کے دندانے۔ مذکر۔ دیکھو تژہ (۲) وہ تیز پتّیان جو جوار گیہون کے خوشون پر ہوتی ہین۔ مؤنث (۳) ترکاری۔ مؤنث (۴) دیکھو اخریط۔

ترّہات بقول برہان بضم اوّل و فتح و تشدید ثانی بروزن امہات بمعنی بیہودہ و ہرزہ و خرافات و مہملات می فرماید کہ گویند عربی است۔ صاحب جامع ذکر این کردہ گوید کہ ظاہرا عربی است۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ جمع ترّہہ۔ لغت عربی است کہ بمعنی باطل آمدہ غالب دہلوی در قاطع برہان گوید کہ لغت فارسی است مرکّب از ترہ و آت کہ لفظی است بمعنی مثل و مانند اما ترہ پودینہ و گندنا و امثال آن را گویند کہ بطریق تفنن خورند لاجرم کلمات نشاط انگیز را ترّہات گویند یعنی جز انبساط خاطر مدعای دیگر در ضمن آن مضمر نیست صاحب قاطع القاطع جوابش دادہ و تردیدش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ترّہات بمعنی بیان کردۂ غالب دہلوی مستعمل نیست و نہ لفظ فارسی باشد شک نیست کہ لغت عرب است کہ فارسیان استعمالش کردہ اند و قول صاحب جامع ہم ہمین کہ محقق زبان است پس برہان خطائی نکرد

کرد ذکرش کردہ و اشارہ بلغت عرب ہم نمود البتہ لغت عرب در برہان خارج از موضوع برہان است ولیکن خطائی فاحش نیست کہ ذکرش را گناہ دانیم فضولی غالب دہلوی است و آری قہور بن بخت مغلوب است (اردو) خرافات۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ خرافت۔ بیہودہ باتیں۔ یا وہ گوئی۔ ہرزہ درآئی۔

ترۂ بیابانی استعمال۔ بقول محیط اقیوس رانام است و ہم او براقیوس می فرماید بفتح ہمزہ وسکون قاف وفتح سین مہملہ وضم یای تحتانی و سکون واو اقیسوس ہم گویند بیونانی و معنی اس حدقی است بجہت مشابہت این نبات بحدقۂ انسان وآن را بفارسی ترۂ بیابانی نام است منافع آن قریب بمنافع افیوس وازین معلوم می شود کہ این ہمان افیوس است وبرافیوس گوید کہ آن نباتی است مابین شجر وگیاہ و بسیار بلند نمی شود وساق آن زغب دار و باریک دو یا سہ عدد شبیہہ بچوب اذخر گرم وخشک در دوم۔ حار حاد۔ لذاع۔ مقی ومسہل وآشامیدن اعلای بیخ آن مقی قوی ومنافع دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) ترۂ بیابانی ایک پودے کا نام ہے۔ مؤنث۔

ترۂ تندک اصطلاح۔ بقول برہان ترۂ تیزک را گویند وآن سبزی باشد کہ بعربی جرجیر خوانند صاحب انند نقل بردارش **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این را برانداو بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو انداو۔

ترۂ تیزک اصطلاح۔ بقول انند مرادف ترۂ تندک کہ گذشت۔ صاحب محیط ہم ذکر این کردہ می فرماید کہ اسم جرجیر است **مؤلف** عرض کند آنچہ برجرجیر نوشت ماذکرش بر ترا تیزک کردہ ایم (اردو) دیکھو ترا تیزک اور ترۂ تندک۔

ترۂ خراسانی استعمال۔ بقول برہان رستنی باشد

ترش مزه و او را در خراسان ساق ترشک خوانند چه ساق آن بسیار ترش می باشد و در عربی بقلهٔ حامضه گویند سرد و خشک است و قابض صاحب ناصری هم ذکرش کرده مؤلف عرض کند که ما حقیقت این بر او قیمن عرض کرده ایم (اردو) دیکھو اوقیمن۔

تره در کوره بریانست بقول بحر و بهار و انند در جائی که چیز خوردنی یافت نشود هر طعام سهل حکم بریان دارد چون تره که صورت بره پیدا کند مؤلف عرض کند که قیاس و معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو) دکن مین کہتے ہین "بھوکے کو دلیا ہی پلاو ہی"۔

ترهٔ شیر اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و سروری و ناصری و سراج با شین نقطه دار و یای حطی و رای بی نقطه۔ ترهٔ باشد شبیه به تبرخون لیکن بغایت تلخ مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این متحقق نشد و تبرخون بجایش مذکور شد مخفی مباد که خیال ما این است که (تره تیز) را کاتبین تصحیف نوشتند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو تبرخون۔

تره گربه اصطلاح۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری همان بادرنجبویه که گذشت و گربه را این تره محبت بسیار است مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و بس (اردو) دیکھو بادرنجبویه۔

تره میر اصطلاح۔ صاحبان سروری و جهانگیری گویند که تره ایست که بتازی ایهقان خوانند صاحب جامع گوید که خردل صحرائی است جناب رشیدی می فرماید که این تره دراز می شود و شگوفه سرخ دارد و برگش پهن و خورده می شود صاحب محیط بر خردل بری گوید که آن را بستان گویند و هم او بر ایهقان می فرماید که جرجیر بری است و هرچه بر جرجیر نوشت ما ذکرش بر تره تیز کرده ایم مؤلف عرض کند که خیال ما این است

که تره تیز را کاتبین تصحیف کرده اند و محققین غوری بران نکرده واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔
(اردو) دیکھو تره تیزک ۔

تره میره اصطلاح ۔ بقول ناصری و برہان و سراج و مؤید بکسر میم و سکون یا و فتح را سبزی است که بتازی آن را ایہقان گویند **مؤلف** عرض کند که ہمان (تره میر) است که گذشت ہای ہوز در آخر این زائد و درینجا ہم خیال ناصری است که تره تیزه باشد ولیکن ہمه محققین متفق در املای اینند و وجه تسمیه بوضوح نه پیوست
(اردو) دیکھو ترا تیزک ۔

ترہنده بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سراج بروزن شرمنده ہر چیز آراسته و باطراوت باشد (خواجه عمید لویکی ؎) شد زمین معدلت آراسته ترہنده باز ؂ چون زسیر خسرو سیارگان روی فلک ؂ صاحب ناصری بذکر این گوید که ازین شعر چنان بخاطر می رسد که صاحبان فرہنگ خبط و خطا کرده اند و ترہنده را مرادف آراسته دانسته اند و شاعر گفته باشد در مدح ممدوح که ممدوح خسرو سیارگان و ہند را بافلاک تشبیه کرده باشد و اگر غیر این باشد و آراسته و ترہنده مرادف باشند شعر ناقص گردد **مؤلف** عرض کند که اگر خیال ناصری را درست دانیم ہای ہوز را از ہنده حذف باید کرد درین صورت البته معنی شعر درست می شود قطع نظر از شعر بالا نسبت ترہنده گوییم که باتفاق ہمه محققین بالا که دران صاحب جامع محقق زبان خود ہم شامل است این اسم جامد باشد و ظاہر بصورت اسم فاعل یافته می شود و مصدر این که حالا متروک است ترہیدن به ترکیب لفظ تره که منسوب به تر است بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن آن بمعنی تر شدن واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) طراوت دار ادر آراسته چیز ۔ مؤنث ۔

تری بقول برہان و جامع بروزن کری (۱) رطوبت را گویند و با تحتانی مجہول (۲) دیوار بلند و سدی که در پیش چیزی کشند. صاحب جہانگیری این مرادف (ترا) گوید که بمعنی دیوار رفیع گذشت صاحب ناصری ذکر ہر دو معانی بالا بحوالہ برہان گوید که در رشیدی اصلا نیامدہ و صاحب رشیدی بہ (ترا) اشارۂ این ہم کردہ گوید که امالۂ تراست بمعنی بلند صاحب مؤید بر معنی دوم قانع. وارستہ گوید که (۳) بمعنی بیدماغی و ناخوشی و (۴) ظرافت (میر الٰہی ہمدانی ـ) دل بی حوصلہ را تاب ظرافت نبود ٭ از تری داغ شود آینہ گر فولاد است ٭ (سعید اشرف ـ) از تری ہای جہان است مکدر دل ما ٭ ہمچو آئینہ که از نم زصفا می افتد ٭ خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم کردہ و در چراغ ہدایت می فرماید که بمعنی (۵) درشتی و سختی و آزردگی است (اشرف ـ) با تریہای حسودان چرب نرمی میکنم ٭ جامۂ رو ئین بود آسیب باران را علاج ٭ و می فرماید که ظاہر اتر آمدن از ہمین عالم است پس بمعنی آزردگی انسب باشد مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است بیای نسبت بمقابل خشکی و نسبت معنی دوم جا دارد که الف (ترا) را بہ تحتانی مبدل دانیم چنانکہ حساب و حسیب که غیر از امالہ چیز دیگر نیست و در شعر اول سعید اشرف ہم ما تری را بمعنی اول گیریم مقصود شاعر از سرمہری جہان است و برای معنی سوم پیدا کردۂ وارستہ سند دیگر خواہیم که استنادا و از ہمین شعر اشرف است و معنی چہارم را ہم غیر از سند درست ندانیم که پیدا کردۂ محقق ہندنژاد است بدون سند استعمال و این معنی از ہر دو استاد میر الٰہی و اشرف پیدا نیست و با معنی پنجم پیدا کردۂ خان آرزو ہم اتفاق نداریم که ماخذش شعر دوم اشرف است و دران ہم تریہای دشمنان بمعنی سردمہریہای

دشمنان است نہ آزردگی (اردو) (۱) تری خشکی کا مقابل ۔ مؤنث (۲) بلند دیوار ۔ مؤنث (۳) ناخوشی ۔ مؤنث (۴) ظرافت ۔ مؤنث (۵) درشتی ۔ سختی ۔ آزردگی ۔ مؤنث ۔

تریاق بقول بہار مرادف تریاک (۱) بالکسر مرکبی است معروف کہ تریاق فاروق قسم اعلای آنست ۔ می فرماید کہ ہردو کلمۂ یونانی است و معرب و بمعنی مطلق پادزہر وارستہ ہم ذکر این کردہ ۔ صاحب سواد السبیل گوید کہ معرب و تیریاکی در یونانی دوائی است برای دفع زہرہا اکسیر ۔ صاحب محیط می طرازد کہ تریاق افیون را گویند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و صراحت افیون بجایش گذشت (ظہوری لہ) در بند زدافعی فراقم ؎ تریاق وصال در عراق است ؎ **(اردو)** (۱) تریاق بقول آصفیہ معرب ۔ اسم مذکر ۔ زہرمہرہ ۔ فادزہر ۔ ایک خاص قسم کی معجون جو شہد اور دیگر ادویات نباتی و حیوانی سے زہر کے دفع کرنے کے لئے بناتے ہین ۔ تریاق فاروق بھی یہی ہے ۔ دیکھو افیون

تریاق پارسی اصطلاح ۔ بقول بحر پازہر ۔ صاحب برہان بر (تریاق فارسی) گوید کہ ہمین را در عربی حجر التیس نامند ۔ معاصرین عجم برزبان دارند ۔ صاحب محیط ہم این را پادزہر گفتہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و صراحت پازہر بجایش گذشت **(اردو)** دیکھو پازہر ۔

تریاق ترکی اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و انند و محیط مومیائی را گویند و آن انسانی و کانی ہردو باشد **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر مومیائی می آید درینجا ہمین کافی است کہ مرکب توصیفی است **(اردو)** دیکھو مومیائی ۔ مؤنث

تریاق روستائی اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و انند سیر برادر پیاز است کہ بعربی ثوم

و قوم خوانند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است۔ ما صراحت کافی بر (اسکندروس و ترک روستایان) کردہ ایم (اردو) ہن مذکّر۔ دیکھو اسکندروس کے پہلے معنے۔

تریاق فارسی اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و انند و محیط ہمان تریاق پارسی کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است۔ (اردو) دیکھو تریاق پارسی اور پاد زہر۔

تریاک بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری و وارستہ بفتح اوّل بر وزن افلاک (۱) پاد زہر می فرمایند کہ معرب این تریاق است و (۲) افیون و صاحب برہان گوید کہ بکسر اوّل ہم آمدہ (حکیم سنائی ؎) یک جہان زیر گنبد افلاک ؎ کام پر زہر و خانہ پر تریاک ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ بعض محققین کہ بالفتح گفتہ اند محل نظر است چرا کہ معرب این تریاق دلالت صریح دارد بر مکسور الاوّل **مؤلف** عرض کند کہ این اسم زبان یونانی است پس در بالفتح بودنش محل تاملی نیست بعض فارسیان کہ این را بالکسر خواندہ اند تفرس باشد و از ہمین تفرس تعریب واقع شدہ پس کسر معرب دلیل آن نباشد کہ صحت لفظ بالکسر باشد (اردو) (۱) تریاک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ دیکھو تریاق (۲) دیکھو افیون۔ مؤنث۔

تریاک آفریدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن تریاک است بمعنی حقیقی۔ (سعدی ؎) تریاک در زبان رسول آفرید حق ؎ صدیق را چہ غم بود از زہر جانگزا ؎ (اردو) تریاق پیدا کرنا۔

تریاک اکبر اصطلاح۔ بقول (برہان در لمعات) و بحر کنایہ از پاد زہر است کہ عاشق

بہ معشوق دہد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی
این تریاک بزرگ و مغز است یعنی آن تریاق
فرضی و شاعرانہ کہ عاشق برای دفع زہر چشم
معشوق بکار برد (اردو) تریاک اکبر تقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہیں وہ تریاک جو عاشق معشوق
کو دیتا ہے ۔ مذکر ۔

تریاک بردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بردن درینجا بمعنی تلاش کردن است و این تصرف
محاورہ باشد چنانکہ عرفی گوید (ع) کنون
اگر نرسی کی رسی بفریادم ٭ مرا چو جان بلب آید
کجا برم تریاک ٭ (اردو) تریاک ڈھونڈتے پھرنا

تریاک بریدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار بمعنی (۱) نشاء افیون زائل شدن است
و (۲) تریاک گذاشتن صاحب بحر بمعنی دوم
قانع و ارستہ ہمزبانش (اشرف (۱) رباعی)
یاران بکشید تیغ بیباکی را ٭ مہجور رسانید من
خاکی را ٭ دشوار تر از بریدن شاہ رگ است
٭ تریاک اگر برید تریاکی را ٭ (عشرتی ۲ ہ)
یک لطف نمایان تو درحق من این بود ٭ کز
وعدۂ تریاک تو تریاک بریدم ٭ (شفیع اثر
۲ ہ) بریدن از تو برنگ بریدن تریاک ٭
رساندہ است بلب جان ناتوان مرا ٭ مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو)
(۱) افیون کا نشہ زائل ہونا (۲) افیون ترک
کرنا ۔ چھوڑ دینا ۔

تریاک خوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار و بحر (۱) در ہلاک خود کوشیدن (میرزا
طاہر وحید ۵) بمن گفتی ای آفتاب غلام
٭ کہ افیون حلال است و صہبا حرام ٭ چنانکہ
حدیث تو از کار برد ٭ کہ خواہم ازین غصہ
تریاک خورد ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز
بمعنی (۲) افیون خوردن است کہ معنی حقیقی
است و حق آنست کہ تریاک زہر است اما معالج

اقل کہ زہر نیست پس معنی اوّل من وجہٍ درست
است کہ تریاک خوردن زہر خوردن باشد
(میرزا اسمعیل ایما ؏) ترک خواہشہا کند گر
تلخ کامست باک نیست ٭ چارۂ بہر ہوا جز خوردن
تریاک نیست ٭ (محمد قلی سلیم ؏) محبت کرد
ازبس تلخ بر من زندگانی را ٭ اگر زہرم نمیداد
آسمان تریاک می خوردم ٭ (اردو) (۱)
زہر کھانا (۲) افیون کھانا۔

تریاک رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و آنند تکلیف شدن بہ تریاک **مؤلف**
عرض کند کہ ذوق سخن ما را اجازت نمی دہد کہ
این را تسلیم کنیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند
مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) افیون
سے حالت نشہ مین ہونا۔

تریاک روستایان اصطلاح۔ بقول
رشیدی بمعنی سیر کہ برادر پیاز است۔ صاحبان
جہانگیری و ناصری در ملحقات ہم ذکر این کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد ازینکہ روستایان
سیر را ہمچون تریاک بکثرت می فروشند کہ سیر خوران
ہمچو تریاک خوران زنہار ترکش نمی کنند بوجہ اینکہ
گویند سیر بسیار ہاضم است و عموماً زیر استعمال
خاص و عام صراحت کافی بر اسکندروس گذشت (اردو)
دیکھو اسکندروس۔

تریاکی بقول آنند و غیاث (۱) بمعنی افیونی کہ
عادت خوردن افیون دارد و (۲) نام شاعری
مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل بیای نسبت است
و معنی دوم تخلص شاعریست نہ نامش (اردو)
(۱) دیکھو افیونی کے پہلے معنے (۲) تریاکی ایک
شاعر معروف کا تخلص ہے۔ مذکر۔

(الف) تریاکی چیزی شدن مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از مالوف و معتاد
چیزی شدن و ہم او گوید کہ ------

(ب) تریاکی چیزی کردن بمعنی مالوف
و معتاد چیزی کردن ؏ (ملا طغرا در تعریف گل کوکنار)

سہ) شقائق از آن برلب جو شدہ ؛ کہ تریاکی صحبت
او شدہ ؛ (میرزا معز فطرت سہ) در مذاقم سخن
تلخ گوارہ گردید ؛ تا لب لعل تو تریاکی دشنام
کرد ؛ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند ۔
مؤلف عرض کند کہ مجاز از معنی حقیقی تریاک
است کہ تریاک ہم تریاکی را مالوف و معتاد
خودش می کند (اردو) الف کسی چیز یا کام
کا عادی ہونا (ب) کسی چیز یا کام کا عادی کرنا

تریان بقول برہان بکسر اول بر وزن گریان
طبق چوبین و طبقی را نیز گویند کہ از شاخ بید بافند
می فرماید کہ بر وزن مرجان ہم آمدہ صاحبان
جہانگیری و رشیدی گویند کہ مرادف ہمان تریان
کہ گذشت ۔ صاحب جامع بر طبق بید قانع ۔ صاحب
سروری از شمس فخری سندی آوردہ (سہ)
زحل ؛ طبخت از کشت زار چرخ آرد ؛ بقول
بر طبق مہ بصورت تریان ؛ می فرماید کہ تربیان
بفتح تا و سکون رای مہملہ و کسر با نیز بدین معنی آمدہ
اتا در سامی فی الاسامی تریان بوزن کریان بمعنی سبد
عریض است صاحب ناصری گوید کہ مرادف تریان
و تریبان ۔ خان آرزو در سراج میفرماید کہ این مخفف
یکی از آنہا **مؤلف** عرض کند کہ اتفاق داریم
با او (اردو) دیکھو تربیان ۔

(الف) **تریت** بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون تحتانی و فوقانی (۱) ریزہ کردن
نان در میان دوغ و شیر و شربت و آبگوشت و مانند آن و ہم او ------
(ب) **ترید** را بہمین معنی آوردہ ۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو گوید کہ ہمین را شکنہ نیز گویند
و بتازی ثرید خوانند (سبحتی اطعمہ الف سہ) روغنی گزیا چہ جمع آوردہ پیر کلہ پزہ ؛ کفچہ کفچہ
بہ تریت شیر دان خواہم فشاند ؛ (مولوی معنوی ب سہ) بس کن و این سر تنور بنہ ؛ تا کہ نانہا
زا ترید کنند ؛ صاحبان جامع و سروری و جہانگیری ہم ذکر ہر دو کردہ اند (سبحتی ب سہ)

آنکه منعم کند از عشق ترید پاچه‌ها ٭ تا بخوردش ندهم ترنبش انکاری هست ٭ خان آرزو در سراج
بذکر هردو می فرماید که ثرید بثای مثلثه معرب ترید است **مؤلف** عرض کند که الف مبدل
ب باشد چنانکه زردشت و زرتشت و بخیال ما (۲) اسم مصدر تریدن است که می آید بمعنی
کشش و بهردو معنی اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) الف و ب (۱) روٹی کو ٹکڑے
ٹکڑے کرکے دودھ یا شربت یا شوربے وغیرہ میں ڈالنا کا حاصل بالمصدر (۲) کشش مونث

تریدن بقول برهان و ناصری بفتح اول بر
وزن و معنی (۱) کشیدن و بیرون آوردن با شکل
و (۲) بضم اول بمعنی رسیدن صاحب برهان گوید که بمعنی اول
بازای نقطه دار هم آمده صاحب جهانگیری بذکر
معنی اول می فرماید که با اول مضموم ریدن. صاحب
جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم رسیدن
نوشته. صاحب رشیدی بهردو معنی با برهان متفق
و می فرماید که مرادف توریدن است و اصح بمعنی
کشیدن ترشیدن است که در باب نون و فصل
زای فارسی بیاید. صاحب سروری بر معنی اول
قانع و صراحت کند که با زای معجمه نیز آمده صاحب
مؤید هم بر معنی اول اکتفا کرده خان آرزو در

سراج بذکر قول رشیدی گوید که درین بحث وجه
تأمل چرا که توریدن بنون اول بمعنی شرمنده شدن
است در حضور خصم پس مرادف آن نمی تواند شد
و نیز درین صورت مخفف بودن مرادف و تزیدن
به زای منقوطه در اکثر فرهنگها آمده پس احتمال دارد
که ترشیدن به نون و زای فارسی نیز آمده باشد والله
اعلم بحقیقة الحال. صاحب بحر باتفاق برهان در
هردو معنی می فرماید که سالم التصریف است که غیر از
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده و هم او ذکر تزیدن
به زای معجمه دوم عوض رای مهمله بهردو معنی بالا
هم کند. صاحب سوارد بذکر معنی اول می فرماید که
صحیح به زای تازی است چرا که مخفف توزیدن است

و ذکر بمعنی دوم هم فرموده و هم او بذیل توریدن
به رای مهمله سوم ذکر این معنی دوم کرده صاحب
نوادر هم بانش و بذیل توریدن این را بمعنی دوم
آورده گوید که مخفف اوست **مؤلف** عرض
کند که بمعنی اول مرکب است از ترید که گذشت
بزیادت علامت مصدر (دن) و حذف یک دال
از دو دال جمع شده و بمعنی دوم مخفف توریدن
که می آید و آنچه بهر دو معنی بالا به زای هوز باشد
مبدل این چنانکه برغ و بزغ آنانکه معنی دوم راریدن و
رسیدن نوشته اند تصرف کاتبین باشد صراحت کال
معانی برتزیدن می آید (**اردو**) (۱) کهینچنا۔ باہر
لانا (۲) رم کرنا۔ وحشت کرنا۔

تریز بقول برهان بکسر اول و ثانی و سکون تحتانی مجهول و زای نقطه دار (۱) شاخ جامه
و قبا را گویند و آن دو مثلث باشد از دو طرف دامن جامه و (۲) بال و پر مرغان را هم
گفته اند۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول قانع و می فرماید که تیریز هم آمده (مولانا ملک قمی
ـه) ای ازل بر قد تو چست قبای ابدت ۔ دامن کشان در پای ما هفته ات هفت بند در
جیب و راست ما شش تریز است و شش جهت بر راست ما صاحب جامع بذکر هر دو معنی بالا
گوید که مخفف تیریز است و این قدر اضافه کند که بفتح اول هم آمده بر وزن نذیر۔ صاحب رشید می بر
معنی اول اکتفا فرموده۔ خان آرزو در سراج ذکر هر دو معنی بحواله برهان کرده می فرماید که آنچه
صاحب برهان تریز بهر دو رای مهمله بمعنی و بر وزن نذیر آورده ظاهرا غلط است که همان نذیر
عربی را چنین خوانده اند و این از عجائب است **مؤلف** عرض کند که البته در بعض نسخ برهان
تریز بهر دو رای مهمله بمعنی نذیر نوشته و لیکن در بعض نسخ تریز متروک است ما بجدیکه خیال می کنیم
تریز لغتی در فارسی زبان نیست و آنچه صاحب جامع این را بکسر اول بر وزن شتیروانا

جہت اظہار فتح اول بروزن نذیر نوشتہ دران صراحت معنی نذیر کردہ نہ تریز رابمعنی نذیر آوردہ از ہمین صراحتش بعض کاتبین مطابع ومحققین ہم در بعض نسخ برہان بغلط فہمی خود قصد بیجا کردہ تریز را بمعنی دیگر بمعنی نذیر قائم کردہ اند۔ باقی حال لغت زیر تعریف اسم جامد فارسی زبان است ومخفف تیریز ومعنی دوم مجاز معنی اول (اردو) (۱) ملبوس کی کلی جو مثلث ہوتی ہے۔ مؤنث (۲) پرندون کے پر اور پھوٹے۔ مذکر۔

(الف) تریشہ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت وسند علی قلی بیگ ترکمان پیش می کند تا معنی تریشہ از و پیدا کنیم (ـہ) جلدی بہ تن خستہ این زار نمانداست کز تراج غمت بسکہ کشیداست تریشہ کز صاحب فرہنگ افادہ کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می طراز د کہ آن خردہ چوبہا ست کہ ہنگام تراشیدن چوبہا و تیرہا از دم شیشہ یا رندہ می ریزند و آن را کہ از دندانہای ارہ می ریزد خاک ارہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان است و از سند بالا مصدر۔

(ب) تریشہ کشیدن بمعنی پوست چوب از شیشہ یا رندہ ہا برآوردن باشد (اردو) الف لکڑی کا پوست۔ مذکر (ب) لکڑی کا پوست نکالنا۔

تری کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر ظرافت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین زباندان واہل زبان ذکر این مصدر اصطلاحی نکردہ ومعاصرین عجم ہم بر زبان نیارند وصاحب بحر کہ ہندنژاد است سند استعمال این پیش نکردہ است داستاد ماست وخیلی تحقیق پسند بود عجبی نیست کہ استعمال این در کلام فارسی دیدہ باشد حیف است از نظر ما نگذشت وبدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) ظرافت کرنا۔ تمسخر کرنا۔

ترنیان بقول برهان بر وزن نریمان طبق پهن چوبین و طبوق و سبد پهن را گفته اند که از شاخهای باریک چوب بید بافند محیط فرماید که بکسر تحتانی هم آمده که بر وزن سختیان باشد صاحبان جامع و رشیدی و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که با اشارهٔ این بر ترنیان کرده ایم که بر وزن سوم گذشت (اردو) دیکهو ترنیان ۔

ترینه بقول برهان بر وزن قرینه (۱) نوعی از قاتق که مردم نامراد و فقیر در آش های آرد کنند و طریق ساختنش آنست که نان تنوری هم پخته را ریزه ریزه کرده با فلفل و زنجبیل و زیره و سیاه دانه کوفته و سبزیها ریزه کرده مانند شلغم و چقندر و گندنا و پودینه و امثال آن مجموع را در تغاری کنند و سرکه و دوشاب بر بالای آن ریزند و مشت بسیاری زنند تا خوب خمیر شود و در آفتاب نهند و همچنین تا چهل روز بدین دستور هر روز سرکه و دوشاب در آن ریزند و بر هم زنند و در آفتاب نهند تا بقوام آید و بعد از چهل روز قرصها از آن سازند و خشک کنند و در وقت احتیاج قرصی از آن در آب گرم اندازند تا نرم شود و داخل آش کنند و (۲) اقسام سبزیها را نیز گویند و (۳) طعامی باشد که آن را با گوشت و گندم و سرکه بپزند که آن را بعربی عولیثه خوانند صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و دوم کرده نسبت معنی دوم گوید که انواع سبزیها را مانند ترهٔ بادام و ترهٔ تیزک و بادرنجبویه و ترب و گندنا و امثال اینها صاحب ناصری بذکر هر سه معنی نسبت معنی سوم می فرماید که بر ترخوانه و ترخینه گذشت صاحبان سروری و رشیدی و جامع ذکر هر سه معانی فرموده اند خان آرزو در سراج گوید که ظاهراً مخفف ترخینه است که گذشت و بمناسبت ترشی این را نیز می گفته اند **مؤلف** عرض کند که ماخذ بیان کرده

قرین قیاس می نماید (حکیم سنائی له) ترینه گر بخورد مرد سفله پیش از مرگ ؎ پس از وفات چه لذت زبریهٔ حلواش ؎ (ناصر خسرو ؎ ے) شکر چه نهی بخوان اندر نداری ؎ بخوان اندر مگر سرکه ترینه ؎ بخیال ما ترکیب این لفظ با لفظ تر بمعنی خورش و یا و نون و ہای نسبت یافته می شود نظر باعتبار محققین اہل زبان بہر سه معنی درست دانیم (اردو) (۱) دیکھو ترفینه و ترخوانه (۲) سبزیون کے اقسام مذکر (۳) ایک قسم کی غذا جو مثل حلیم کے گوشت اور گیہون سے پکاتے ہین مؤنث۔

تریو بقول برہان و جامع با واو مجہول بر وزن بدخو پارچهٔ سفید باریک۔ صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا معنی بالا را نوشته بحوالهٔ فرہنگ فخر قواس گوید که جامهٔ باریک که بدن از زیر آن نماید و یکی از اکابر استعمال این کرده (ے) تا باز نماید چو می از شیشهٔ صافی ؎ ساقی تن گلرنگ خود از جامهٔ تریو ؎ صاحب ناصری ذکر این بحوالهٔ برہان کرده **مؤلف** عرض کند که بترکیب لفظ تری با واو نسبت معلوم می شود چون ہندو (اردو) وہ باریک کپڑا جس کے پہننے سے جسم نظر آئے۔ مذکر۔

تریوه بقول برہان و جامع و سروری و رشیدی و ناصری و سراج بفتح اوّل و رابع که واو باشد و کسر ثانی و سکون تحتانی مجہول راه پشته پشتهٔ ناہموار و پست و بلند را گویند (لطیفی ے) چون باز پرنده بر گریوه ؎ چون باد رونده بر تریوه ؎ (شہیدی در صفت اسپ ے) بر گریوه راه چون چه چون عقاب اندر ہوا ؎ بر تریوه راه چون چه ہمچو بر صحرا شمال ؎ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است دیگر ہیچ (اردو) ناہموار راسته نیچا اونچا راسته مذکر

فوقانی با زای ہوّز

تز بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) کل و کچل را گویند یعنی سری که زخم یا جای زخم دران باشد و (۲) نام مرغکی است خوش آواز و کم سکون و شیتره و گلستان ہامی باشد و آن را بعربی صعوہ میگویند و (۳) دندانہ کلید و (۴) برگ نوبر آمده از درخت صاحبان رشیدی و جہانگیری معنی چہارم را ترک کرده (حکیم سوزنی ـله) نخواہم مغز گوز از بہر آن را ہا که مغز گوز خوردن سر کند تز ہا (استاد رودکی ـله) بس لطیف آید بوقت نوبہاره ہا بانگ رود و بانگ کبک و بانگ تز ہا (شاعر ـله) دہکار بی دہست و شتربان بی شتر ہا پالان بی خراست و کلید تہی ز تز ہا صاحب سروری بر معنی دوم و سوم قانع. صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا معنی سوم را غلط دانند و معنی چہارم را بحوالہ برہان نقل کرده می فرماید که در رشیدی نیست. خان آرزو در سراج معنی اوّل و دوم را آورده نسبت معنی سوم گوید که صاحب جہانگیری بمعنی سرگشتن و دندانہ کلید نوشته و رشیدی آن را غلط گفته گوید که صحیح نژ به نون و زای فارسی و رای خود ظاہر کند که نژ به نون و زای عجمی است در جہانگیری ہم بدین معنی است و چون ہیچ یکی سند ندارد جزم بر تصحیف ہیچ یک نمی توان کرد و ہر بیتی که بسند معنی کچل آورده در جہانگیری سند معنی سرگشتن است و معنی صاحب رشیدی در بیت مذکور من حیث الطلب درست نمی شود و می فرماید که در برہان بمعنی برگ نوبر آمده آورده و قوسی بدین معنی بہ زای فارسی گفته و صحیح ہمین است **مؤلف** عرض کند که تژ به زای فارسی بمعنی دوم و چہارم می آید ما آن را اصل دانیم و این را باعتبار محققین صاحب زبان مبدلش چنانکه ژند و زند و بمعنی اوّل و سوم اسم جامد فارسی زبان است آنچه خان آرزو بحث ہای بیکار بمیان آورده و بمعنی سرگشتن را بحوالہ برہان نوشته فضولی اوست که در ہیچ

نسخۂ برہان نیست مخفی مبادکہ صاحب محیط نسبت معنی چہارم گوید کہ آن را ہندی کوپل گویند و نسبت معنی دوم ہرچہ بر معنوہ نوشتہ ماذکرش بر معنی اول تر کردہ ایم (اردو) (۱) وہ ہمر جو گنجا ہو۔ مذکر (۲) دیکھو تر کے پہلے معنے (۳) کنجی کے دندانے۔ مذکر۔ (۴) کوپل دیکھو انگوشہ

تزاو بقول برہان بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و بہ واو زدہ نام پہلوانی بود تورانی کہ داماد افراسیاب بودہ و گیو او را زندہ گرفت و بانتقام برادرش بقتل آوردہ می فرمایم کہ بازای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ (فردوسی ؎) چنین گفت با گیو جنگی تزاو ٭ کہ تو چون عقابی و من چون جکاو ٭ صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی این لفظ معلوم نشد و آنچہ بازای فارسی می آید اصل است و این مبدلش کہ مستعمل شد چنانکہ ژند و زند (اردو) تزاو ایک تورانی پہلوان کا نام ہے جو افراسیاب کا داماد تھا۔ مذکر۔

تزنگ بقول برہان و جامع و جہانگیری و ناصری بضم اول و فتح فوقانی بر وزن مرغک تفنگ و مہن را گویند و آن چوبی باشد میان خالی بدرازی نیزہ کہ با گلولۂ گل پر کردہ بنفس گنجشک و امثال آن را بدان زنند۔ صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا ذکر معنی بالا کردہ (ازناصری ؎) جہان خصم از تیر سیمرغ انگشت بر شاخ عمر ٭ بادلہ زان و طپان چون گنجشک از تزنگی ٭ صاحبان رشیدی و مؤید و سراج ہمین لغت را بہ نون سوم عوض فوقانی آوردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ غیر ازین ہر سہ محققین آخر الذکر ہمہ محققین بالا این را بہ فوقانی سوم گفتہ اند و قول ناصری و جامع و سروری کہ ہر سہ صاحب زبانند معتبر است تین ہند تزاو اگر بہ استعمال بہ نون

سوم پیش شود مبدلش دانیم چنانکه تختو و تخنو (اردو) وہ خالی تلی جس کے ذریعہ سے سُتی کی گولیان چرخوین پر بارتے ہین۔ مؤنث۔

تزده بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث که دال ابجد باشد و سکون ثانی (۱) مطلق اجرت را گویند عموماً و اجرت راست کردن آسیا را خصوصاً و (۲) قبالۂ خانہ و باغ و امثال آن صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع و جہانگیری با ترزده ہم ذکر این کرده صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده گوید که به رای مہملہ غلط است و ہمین را به زای فارسی ہم آورده که می آید۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی می طرازد که آنچه به رای مہملہ گذشت تصحیف این باشد **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل مبدل ترده است که گذشت چنانکه برغ و بزغ و بمعنی دوم مخفف ترزده که بجایش مذکور شد (اردو) (۱ و ۲) دیکھو ترده۔

(الف) **تزریق** بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات اشعار بی معنی معقول نما چنانچه علاء الدولہ قزوینی در ترجمۂ نسیم استرابادی گفته و صاحب بحر

(ب) **تزریق بیان** را بمعنی کاذب و دروغ گو آورده صاحبان غیاث و انند ہم با نش و صاحب انند نسبت **الف** گوید که لغت عرب است بمعنی ریا و نفاق و دروغ **مؤلف** عرض کند که فارسیان **الف** را که لغت عرب نیست بشکل لغت عرب بمعنی خاص استعمال کرده اند ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و این قسم اشعار بی معنی معقول نما ما نیز گفته ایم که ہزل است و یکی ازان ہدیۂ ناظرین می کنیم (المؤلفہ ۵) سخنوران ملقب بدور آتش سنگ * روان بحر من افغ نہند خسرو تنگ * و **ب** مرکب فارسی زبان است (اردو) **الف** وہ اشعار جو بی معنی ہون

مذکر (ب) جھوٹا۔ کاذب (الا ادری الف ۵) بھیجا خدانے خالق اکبر پہ فاتحہ یعنی نبی کے خاص پیمبر پہ فاتحہ ؎

ترغ بقول برہان وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی وغین نقطہ دار چوب تاغ را گویند و آن ہیزمی است کہ آتش آن بسیار بماند و بضم اوّل ہم بنظر آمدہ صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ۔ خان آرزو ہم بحوالہ برہان ذکر این فرمودہ گوید کہ این تصحیف است چہ بدین معنی در فرہنگہای معتبرہ نیست۔ توغ را کہ بمعنی تاغ بلکہ ترغ مبدّل آن چنانچہ قوسی نوشتہ چنین خواندہ است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوی ہندنژاد باشد و ما باعتبارش این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو تاغ کے پہلے معنے۔

ترف بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی وفای سعفص (۱) ریحانی باشد کہ از کشک سازند و (۲) بمعنی تری و تازگی ہم گفتہ اند و (۳) نعمت و آسایش را نیز گویند و فرماید کہ بضم ثانی ہم بنظر آمدہ۔ صاحب جامع بر معنی دوم وسوم قانع۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید کہ این تصحیف وخطاست وصحیح بہ رای مہملہ چنانکہ گذشت ونسبت معنی دوم وسوم گوید کہ در کتب معتبرہ اثری ازین معانی نیست وصحیح بہ رای مہملہ لغت عربی است **مؤلف** عرض کند کہ ما بمعنی اوّل این را مبدّل ترف دانیم کہ بجایش گذشت چنانکہ برغ وبزغ شک نیست کہ غیر از برہان وجامع دیگری ذکر این نکردہ ما این را غلط ندانیم ازینکہ معاصرین عجم این را بدین معنی لغت فارسی قدیم گویند و ازینکہ فارسیان لغت عرب ترف را کہ بہ رای مہملہ است بہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ بمعنی دوم وسوم استعمال کردہ اند و صاحب جامع ہم این لفظ را آوردہ پس این را

بمعنی اوّل مجاز معنی دوم دانیم و نسبت معنی دوم و سوم ہم باعتبار صاحب جامع این را مبدل لغت عرب و مفرس می شماریم (اردو) (۱) دیکھو تریف (۲) تری۔ تازگی۔ مؤنث (۳) نعمت آسایش۔ مؤنث۔

ترفان بقول برہان و جامع بفتح اوّل و فای بالف کشیدہ بروزن حیسیان مخفف ترزفان است کہ ترجمان باشد خان آرزو در سراج بحوالۂ برہان ذکر این کردہ و صاحب انندہم آوردہ	**مؤلف** عرض کند کہ باعتبار جامع کہ کہ محقق صاحب زبان است این را مخفف ترزفان دانیم و بحث کامل ہم در انجا۔ مذکور (اردو) دیکھو ترزفان۔

ترک بقول بہار بضم اوّل (۱) معروف و فرماید کہ لغت ترکی است و (۲) بمعنی ترکش۔ (سنجر کاشی ؎) فوج صد بوالہوس از ناوک آہی شکنم ٭ ترک سینہ پر از ناوک دلدوز من است ٭ وارستہ ہمزبان بہار۔ صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم است بنسبت معنی اوّل صراحت کند کہ باہردو پیش بمعنی آرایش و آراستگی و آئین باشد صاحب لغات ترکی ذکر این بمعنی اوّل کردہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این بمعنی اوّل در زبان خود ہم کردہ اند و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم بہ استناد کلام سنجر کاشی یکی از معاصرین عجم گوید کہ ما این را بہ رای مہملہ مخفف ترکش دانیم کہ فارسیان قدیم ترک ترکش را می گفتند پس اندرین صورت در شعر سنجر غلطی کتابت باشد (اردو) (۱) ترک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ ترتیب۔ انتظام۔ ضابطہ لشکر۔ (۲) دیکھو ترکش۔

ترلب بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و سراج بسکون ثانی بروزن

مطلب ۔ دنبہ برشتہ شدہ را گویند کہ بر روی آشہای آرد ریزند (منوچہر در صفت لاخشہ کہ نوعی از آش آرد است می گوید ؎) از چشمہ مہتاب کن ضم ٭ و زقرصۂ آفتاب بنہ خوان ٭ دوغش خوش و روغنش مروّق ٭ سیر اندک تزلبش فراوان ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) مؤنث بکرے یعنی دُنبے کی وہ دم جو بھون کر اُسکی چربی کو آش مین شریک کرتے ہین ۔

ترزم | بقول برہان و جامع و سروری و انند بفتح اوّل بر وزن غرم میغ را گویند و آن بخاری و ابر تنکی باشد کہ بر روے زمین پہن شود و این را بعربی ضباب خوانند صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بجای حرف اوّل نون و بجای حرف ثانی زای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل شبنم کہ بہندی آن را گہر گویند ۔ اسم جامد فارسی زبان و صاحب منتخب بر ضباب گوید کہ تریہا مانند شبنم افتد (اردو) گہر بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث شبنم ۔ وہ بخارات جو سردی کے موسم مین صبح اور شام کو دہند کا عالم کر دیتے ہین ۔ کہاسا ۔

ترندرہ | بقول برہان و جامع بر وزن سمندر ۔ مرغکی است کہ او را بعربی صعوہ گویند بمناجب سروری بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ غالباً تصحیف ترندس است کہ در فصل رای مہملہ گذشت و می تواند کہ برعکس باشد و ثانی اقوی چہ ترنہ بہ زای معجمہ بدین معنی آمدہ و آن را مخفف دانیم **مؤلف** عرض کند کہ تر بہ رای مہملہ ہم بدین معنی گذشت و ترندرہ بہ رای مہملہ ہم پس تر را مخفف ترندرہم توان گفت پس ازین ہر دو یکی را ہم اقوی نمی توان گفت ما ہر دو را اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ تبدیل رای مہملہ بہ زای معجمہ و برعکس این ہر دو آمدہ چنانکہ ببرغ و نبرغ (اردو) دیکھو ترندرہ ۔

ترنگ | صاحبان رشیدی و سراج ذکر این کردہ اند ہمان ترتنگ است کہ بہ فوقانی سوم

گذشت **مؤلف** عرض کند که تعریف و اشارهٔ اینا همه را انجا کرده ایم (**اردو**) دیکھو ترنتک ۔

ترَوال | بقول برهان و ناصری بروزن جوال برگ گیاه را گویند۔ و بازای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که همان اصل باشد و این مبدلش چنانکه زنم و ژنم و آنچه به رای مهمله بهمین معنی گذشت مبدل این چنانکه بزغ و برغ (**اردو**) دیکھو تروال ۔

تزویر | بقول بهار بیاراستن و نیکو گردانیدن و راست کردن چیزی کذا فی الکنز و دروغ ظاهر کردن کذا فی المنتخب **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است فارسیان بمعنی مکر و فریب هم استعمال کنند که مجاز معنی دروغ است و با مصادر خواهش که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) مرشدی کلده غم چو می خالص داد ؛ داد بس توبه ز سالوسی و تزویر مرا ؛ (**اردو**) تزویر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ مکر۔ فریب ۔

تزویر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مکر و فریب کردن است (حافظ شیراز ؎) می خور که شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ؛ چون نیک بنگری همه تزویر می کنند ؛ مخفی مباد که سند بالا به تحقیق ما سند (تزویر کُندن) است و صراحت کردن و کُندن بجایش می آید (**اردو**) مکر و فریب کرنا۔ تزویر کرنا بھی کہہ سکتے ہین ۔

تزیدن | بقول برهان و جامع بروزن وزیدن بمعنی بیرون کشیدن و برآوردن صاحب بحر گوید که بروزن و معنی تریدن است که گذشت (سالم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب سوارد توزیدن را اصل داند و این را مخفف آن و این را کامل التصریف گوید و مضارع این تزد و بقولش (۱) فراهم آوردن و اندوختن و (۲) برکشیدن کینه و (۳)

فروبردن و فروکردن و (۴) گذاردن و (۵) تاخت وتاراج کردن و (۶) خواستن و (۷) جستن **مؤلف** عرض کندکہ ما برتوختن بیان تفصیلی این مصدر و ماخذ این کردہ ایم خان آرزو در سراج این را مرادف تریدن گفتہ **(اردو)** (۱) جمع کرنا (۲) انتقام لینا (۳) چبھونا (۴) ادا کرنا (۵) لوٹنا (۶) چاہنا (۷) ڈہونڈنا دیکھو مواردین توختن اور توزیدن اور تریدن ۔

تزیک بقول برہان در ملحقات بفتح اوّل مخفف تازیک است کہ غیر عرب و ترک باشد **مؤلف** عرض کندکہ ما برتازیک صراحت کامل کردہ ایم **(اردو)** دیکھو تازیک ۔

تزئین بقول بہار آراستن فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کندکہ لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی زینت با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید **(اردو)** تزئین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ آراستگی آرایش ۔ زینت ۔

تزئین دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کندکہ بمعنی زینت کردن است (آصف طہرانی ـہ) ادب ملاحظہ می کردہ ام کہ تا غایت ؎ ندادم بہ ثنای تو شعر را تزئین ؎ **(اردو)** زینت دینا آراستہ کرنا سنوارنا ۔

کندکہ مرادف تزئین دادن است کہ گذشت ۔ (معزّی نیشاپوری ـہ) مسافری تو و گرد جہان مسافروار ؎ ہمی شوی و جہان را ہمی کنی تزئین ؎ مخفی مبادکہ ازین سند مصدر (تزئین کندن) پیداست و تعریف کردن و کندن بجایش می آید **(اردو)** دیکھو تزئین دادن ۔

تزئین کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

تزئین یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

کہ لازم تزئین کردن است بمعنی زینت یافتن و آراستہ شدن (فصیحی ہروی ؎) ای روئے ترا مصحف ہا | ترجمہ در دین مصحف ہا و زخال تو خطت یافتہ تزئین (اردو) زینت پانا۔ آراستہ ہونا۔

فوقانی بازای فارسی

تژ بقول برہان و جامع و ناصری بکسر اوّل و سکون ثانی (۱) برگ درخت نو برآمدہ وگیاہ نو رسیدہ را گویند و آن را بعربی حقل خوانند و (۲) مرغکی باشد حقیر جثہ و آواز حزینی ہم دارد و عربان آن را صعوہ گویند۔ صاحب جامع بالفتح گوید۔ صاحب جہانگیری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل اسفر باید کہ برگ گیاہ نو برآمدہ و بالفتح باشد صاحبان رشیدی و سروری بر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ صاحب برہان در معنی دوم غلط کردہ کہ آن معنی تزاست کہ بہ زای تازی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما قول صاحبان جامع و ناصری را کہ ہر دو محققین اہل زبانند معتبر تر از خان آرزوی ہند نژاد دانیم و این را بہر دو معنی بالاصل گیریم و تز را مبدل این چنانکہ ژند و زند مخفی مبادکہ این ظاہراً بمعنی اوّل مخفف تژاو است کہ می آید (اردو) (۱ و ۲) دیکھو تز کے چوتھے اور دوسرے معنے۔

تژاو بقول برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و سروری و ناصری و سراج بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ و بواو زدہ نام داماد افراسیاب مرادف تزاو کہ بہ زای تازی گذشت (حکیم فردوسی ؎) چنین گفت با گیو جنگی تژاد | کہ تو چون عقابی و من چون چکاو **مؤلف** عرض کند کہ این اصل است و آن کہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند۔

(اردو) دیکھو تزاد۔

تژاول بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بہ کسر واو بروزن ہلاہل بمعنی تروال است کہ برگ گیاہ باشد خان آرزو گوید کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ عوض زای فارسی ہم گذشت وصحیح بہ زای فارسی و تژ کہ بہ ہمین معنی مذکور شد مخفف این است **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین تژاول را گیاہ خاص قرار دادہ وازین لفظ معلوم می شود کہ آن مرادف این است وآنچہ بہ زای تازی گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند وآنچہ بہ رای مہملہ مذکور شد مبدل تژاول چنانکہ بزغ و برغ (اردو) دیکھو تژ کے پہلے معنے۔

تژدک بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی با دال ابجد بروزن لغرک کرم گندم ضائع کن را گویند خان آرزو ورسراج بذکر این می فرماید کہ بہ ہمین معنی تردک بہ رای مہملہ دوم ہم گذشت ویکی ازین ہردو تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر تردک کردہ ایم وہمین اصل است وآن مبدل این (اردو) دیکھو تردک۔

تژدہ بقول برہان وجامع بفتح اوّل ودال ابجد کہ ثالث باشد (۱) مزد گندم آسیا کردن و (۲) اجرت آسیا ساختن وتیز نمودن آسیا و (۳) دندانہ ہای کلید و (۴) غنچہ گل و (۵) غنچہ زدن برگ باشد از درخت یعنی سر برآوردن از درخت۔ صاحب سروری بر معنی اوّل و دوم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ رای مہملہ دوم بمعنی دوم گذشت وبہ زای ہوّز دوم ہم بخیال ما این اصل است وآنچہ بہ زای ہوّز گذشت مبدل این چنانکہ ژند و زند وآنچہ بہ رای مہملہ گذشت مبدلش چنانکہ بزغ و برغ این است حقیقت معنی اوّل

و دوم و به دیگر معانی این اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) (۱) چکّی میں گیہوں پیسنے کی اجرت ـ مؤنث (۲) چکّی بنانے اور رہانے کی اجرت ـ مؤنث (۳) کنجی کے دندانے مذکر (۴) گلاب کی کلی ـ مؤنث (۵) کوپل ـ مؤنث ـ

تژره این همان است که تعریفش بر تجر گذشت و اشارهٔ این بقول رشیدی هم در انجا کرده ایم بخیال **مؤلف** این اصل است و اسم جامد فارسی زبان بمعنی خانهٔ زمستانی و آن مبدل این چنانکه کژک و کجک (اردو) دیکھو تجر کے پہلے معنے ـ

تژم بقول برهان و جامع بفتح اوّل بر وزن عزم میغ را گویند و آن بخاری باشد ملاصق زمین و بکسر اوّل هم آمده ـ صاحب ناصری بذکر قول برهان می گوید که تصحیف و خطاست و اصل نژم به نون اوّل باشد **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبان است اتفاق دارد با برهان و ما باعتبارش این لغت را صحیح دانیم چادارد که در مولد و مسکن صاحب ناصری استعمال این نباشد و آنچه به نون می آید مبدل این چنانکه تجتو و نجتو و آنچه به زای هوّز گذشت هم مبدل این چنانکه ژند و زند (اردو) دیکھو تزم ـ

تژوال بقول برهان و جامع بر وزن احوال برگ گیاه را گویند ـ صاحب سروری می فرماید که به رای مهمله هم به همین معنی گذشت و تراول بر وزن هلاهل هم **مؤلف** عرض کند که همین است اصل و آنچه به زای هوّز گذشت مبدل این چنانکه ژند و زند و آنچه به رای مهمله مذکور شد مبدلش چنانکه بزغ و برغ و آنچه به تقدیم الف بر واو گذشت قلب بعض تروال ولیکن طرز تعریف محققین در تعریف تراول اختلافی پیدا کرده است که آن را گیاه خاص قرار داده و فی التحقیقت

آن هم بمعنی عام برگ گیاه معلوم می شود حیف است که این تسامح شان ابعد از وقت بنظر آمد (اردو)
دیکھو تژوال اور تروال۔

تژوک بقول جامع و مؤید بروزن کموک کرم گندم خوار مؤلف عرض کند که همین لغت
به دال مهمله عوض واو به همین معنی گذشت و صاحب جامع هم ذکرش کرده ظاهر است تصحیف و تحریف
کتابت معلوم می شود ولیکن ازینکه محقق صاحب زبان هر دو را آورده جا دارد که این را مبدل
آن دانیم که دال مهمله به واو بدل می شود چنانکه تبیده و تبیو (اردو) دیکھو تژدک اور تردک۔

تژه بقول برهان و جامع و ناصری بفتح اول و ثانی (۱) غنچه درخت و (۲) غنچه گل باشد
و (۳) دندانه کلید و (۴) چوب بزرگی هم که اطراف چوبهای سقف خانه را بر آن نهند و (۵)
خسهای سر تیزی که بر سر دانه های گندم و جو در خوشه می باشد صاحب جهانگیری بر معنی دوم و
سوم قانع بدین صراحت که معنی سوم را مطلق دندان گوید. صاحب رشیدی بر معنی دوم و چهارم
قناعت کرده بنسبت معنی چهارم صراحت کند که شهتیر است (کذا فی السامی) صاحب سروری هم
معانی دوم و سوم و چهارم و پنجم فرموده. خان آرزو در سراج گوید که در جهانگیری بمعنی غنچه و دندانه
کلید آورده و تحقیق آنست که همان برگ نو و دندانه کلید را شاید گفته اند لیکن به زای تازی
است که گذشت و بحوالهٔ برهان ذکر معنی چهارم و پنجم هم فرموده مؤلف عرض کند که همین است اصل
و اسم جامد فارسی زبان و آنچه به زای معجمه دوم بچند معانی این آمده مبدل این است چنانکه ژند
و زند دیگر هیچ (اردو) (۱) کلی. مؤنث (۲) گلاب کی کلی. مؤنث (۳) کنجی کے دندانے
مذکر (۴) شهتیر. مؤنث. (۵) وه تیز روان جو گیهون یا جو کے خوشون مین دانون پر هوتا هے۔ مذکر

فوقانی با سین مہملہ

تس بقول برہان و جہانگیری و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) طپانچہ و سیلی و بضم اوّل (۲) بادی کہ از راہ پائین بی صدا رہا شود و (۳) آب دہن بجانب کسی انداختن۔ صاحب برہان می فرماید کہ بعضی بمعنی سوم لغت عربی دانند (رودکی ؎) رخ اعدات از تس نکبت ؛ ہمچو قیر و شبہ شبہ باد ؛ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید کہ بضم تا خیو بجانب کسی انداختن (کذا در نسخہ میرزا) (حکیم لامعی جرجانی ؎) دستت بخیو ترکن و بر دست تسی دہ ؛ وانگہ بسر و ریش براور ت فرومال ؛ صاحب ناصری ہم معنی سوم را ترک کردہ وارستہ بذکر معنی دوم گوید کہ (۴) بعضی بمعنی براز گویند (لطفرا در ہجو لولچی ؎) دانم زپی کندہ تر از خویش رود ؛ مانند تسی کہ از پس سندہ بود ؛ و ذکر معنی سوم ہم می فرماید بصراحت لغت عرب خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم و سوم کردہ۔ بہار بر معنی دوم و چہارم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است بہ ہمہ معانی۔ ما می دانیم کہ معنی چہارم اصل است کہ از پس براز گرفتند و معنی دوم مجاز آن و بہ دیگر معانی ہم اسم مستقبل۔ صاحب انند تس را لغت نہ گفت و معنی سوم ہم نہ نوشت و صاحب منتخب ہم تس را نیاورد صاحب مؤید ہم تس را بذیل لغات عرب نگاشت و بذیل لغات فرس بر ذکر معنی سوم قانع۔ گویا این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی داند صاحب منتہی الارب ہم تس را نیاورد ما این را بمعنی سوم ہم لغت فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) طمانچہ۔ مذکر (۲) گوز۔ مذکر۔ پاد (۳) تھوک۔ مذکر (۴) براز۔ مذکر۔ گُہ۔ نجاست۔

تساچہ بقول برہان در ملحقات بر وزن خفاچہ نہنگ را گویند و می فرماید کہ بشین معجمہ ہم

آمده و صاحب مؤید هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اگر لغت فرس است چنانچه صاحب مؤید
بذیل لغات فرس آورده وجهی نبود که دیگر محققین زباندان و صاحب زبان این را ترک کنند
مشتاق سند استعمال باشیم که لغات ترکی هم ازین ساکت صاحب محیط بر نهنگ گوید که اسم فارسی
است و بعربی تمساح و بهندی مگر و مگر مچهه ـ حیوانی است دریائی ـ مزاج آن گرم در دوم
و خشک در سوم ـ شدید الحرارت و گوشت آن غلیظ و ردی الکیموس و محرک باه و مضرت ها
وارد (الخ) **(اردو)** نهنگ ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ مگر مچهه ـ ناکو ـ گهڑیال ـ
شیر دریا ـ شیر آبی ـ

تسامح بقول ملحقات برهان (۱) بمعنی تغافل و اغماض و چشم پوشی و (۲) بمعنی ملایمت و نرمی
بپاس خاطر کسی ـ **مؤلف** عرض کند که تسامح لغت عرب است بقول انند بمعنی آسان گرفتن ـ
فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش استعمال این کرده اند و بمعنی دوم اگر سند استعمال بدست آید
توانیم عرض کرد که مفرس باشد **(اردو)** (۱) تسامح ـ مذکر ـ تغافل ـ اغماض ـ سهل انگاری
(۲) ملائمت ـ نرمی ـ مؤنث ـ

تسبیح بقول بهار (۱) بپاکی یاد کردن خدا را و (۲) بمعنی سبحه ـ مجاز است می فرماید که
با لفظ آویختن ـ پیچیدن و با لفظ فرمودن و کردن بمعنی اشتغال به تسبیح فرمودن و با لفظ گردانیدن
و گسستن و گسیختن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده بمعنی اول
عربی است چنانکه صاحب منتخب آورده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و
بمعنی دوم مفرس باشد که فارسیان بدین معنی استعمالش کرده اند که در ملحقات این می آید ظهوری

ے) غلطش اشک ہمہ تسبیحی است ٭ پیچش آہ ہمہ زنار است ٭ (اردو) تسبیح - بقول آصفیہ عربی - مؤنث (۱) سبحان اللہ کہنا (۲) سو دانوں کی مالا - سبحہ -

تسبیح آویختن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سند استعمال پیش نکردہ و ظاہر بمعنی داشتن تسبیح آویزان در دست باشد (اردو) تسبیح لٹکائے رہنا - یعنی تسبیح ہاتھہ مین رکھنا اس طرح کہ لٹکی ہوئی ہو -

تسبیح پیچیدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرفتن تسبیح در دست است (سعدی شیرازی ے) روی طمع از خلق بہ پیچ ار مردی ٭ تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ ٭ (اردو) تسبیح ہاتھہ مین رکھنا -

تسبیح چشم بلبل اصطلاح - بقول بہار و بحر دانند سبحہ کہ مہرہ ہای آن خالہای گرد غیر رنگ خود داشتہ باشد - نزدیک ہم مانند جاہای چشم بلبل کہ قسمی از پارچہ است (محسن تاثیر ے) گریہ ام در آستین تشبیہ چشم بلبل است ٭ تا کدامین شاخ گل را دست بر دامن زدم ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی و این تسبیحی کہ اکثر از کربلای معلی می آورند کہ در دانہ ہای سیاہ عقیق البحار میخہای باریک نقرہ کنند - نشان سپیدش در دانہ سیاہ خوشنما می باشد (اردو) وہ تسبیح جس کے سیاہ دانون مین سفید نقطے ہون جو میخہا ے نقرہ سے قائم کرتے ہین - مؤنث -

تسبیح دادن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عطا کردن تسبیح (جمال اصفہانی ے) بر چرخ سعد اکبر کش مشتری است نام ٭ داد از پی بشارت تسبیح و طیلسان ٭

(اردو) تسبیح دینا۔ تسبیح عطا کرنا۔

تسبیح ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ درست کردن تسبیح باشد بمعنی حقیقی۔ (لسانی شیرازی ع) میان زہد و رندی عالمی دارم نمیدانم ٭ کہ چرخ از خاک من تسبیح یا پیمانہ می سازد ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر تسبیح سازیدن است و تعریف ساختن و سازیدن بجای خودش می آید (اردو) تسبیح بنانا۔

تسبیح ساز استعمال۔ بقول بہار بمعنی آنکہ سبحہ را سازد (میرزا طاہر وحید ع) چہ گویم من از مہر تسبیح ساز ٭ کہ رویم بود سوی او در نماز ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) تسبیح ساز کہہ سکتے ہین۔ تسبیح بنانے والا۔ مذکر۔

تسبیح سال اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ۔ رشتۂ سالگرہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس وکنایہ ایست کہ رشتۂ سالگرہ ہم از گرہ ہای سالانہ صورت تسبیح پیدا می کند (صائب ع) چہ حاجت است بہ تسبیح سال عمر مرا ٭ کہ می شود بیک انگشت این حساب تمام ٭ (اردو) رشتۂ سالگرہ مذکر۔ وہ رشتہ جس مین سالگرہ کی گرہین ڈالی جاتی ہین۔

تسبیح ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بمعنی حقیقی گرفتن و حاصل کردن تسبیح باشد (ظہوری ع) بر مہر بت ای برہمن دیگر در دعوی مزن ٭ تسبیح را بستان زمن تسلیم کن زنار را ٭ (اردو) تسبیح لینا۔ حاصل کرنا۔

تسبیح شدن استعمال بمعنی تسبیح قرار یافتن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی و موافق قیاس باشد (ظہوری ع) تسبیح

تو شد ظهوری ٭ ز تار بریدنی سزاوار است ٭ (اردو) تسبیح ہنجانا۔

تسبیح شکستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خراب کردن و پاره پاره کردن سبحه باشد (حبیب اصفهانی ؎) سبحه خراب کردم و میخانه ساختم ٭ تسبیح را شکستم و پیمانه ساختم ٭ (اردو) تسبیح توڑنا۔ ضائع کرنا۔

تسبیح شمار اصطلاح۔ بقول بهار و بحر و آصفی بمعنی زاهد **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی شمار کننده دانه های تسبیح زاهد است (صائب ؎) غافل مشو از حلقهٔ تسبیح شماران ٭ زان دام مبندیش که از دانه گذارند ٭ (اردو) زاهد۔

تسبیح فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح فرمودن است (حافظ ؎) سررشتهٔ بخشش جانان طریق لطف و احسان بود ٭ اگر تسبیح می فرمود گر زنار می آورد ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی آن استعمال تسبیح کردن است (اردو) تسبیح پھیرنا۔

تسبیح کربلائی اصطلاح۔ بهار گوید که سبحه که از خاک کربلا سازند (محمد قلی سلیم ؎) زهد گوی بی وفایان دانی شریک من چیست ٭ چون پیش اهل کوفه تسبیح کربلائی ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی منسوب به کربلاست و موافق قیاس۔ (اردو) خاک کربلائے معلی سے بنی ہوئی تسبیح

تسبیح کردن استعمال۔ صاحب آصفی گوید که اشتغال به تسبیح کردن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس (زلالی خوانساری ؎) بود رند مؤذن در خرابات ٭ کند تسبیح گریه در مناجات ٭ مخفی مباد که در سند بالا مصدر کندن است نه کردن و ما تعریف بهر گنجایش این کنیم (اردو) دیکھو تسبیح فرمودن۔

تسبیح کسی گفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ عبادت او کردن و بندگی نمودن است (خواجوی کرمانی ؎) توحید تو خواند بسحر مرغ سحر خوان ٭ تسبیح تو گوید ہمین بلبل شیدا ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر گوئیدن است نہ گفتن و تعریف ہر یکی بجایش می آید (اردو) تسبیح پڑھنا یہہ دکن کا محاورہ ہے۔ صاحب آصفیہ نے تسبیح پھیرنا لکھا ہے۔ اس مصدر فارسی کا ترجمہ کسی کی عبادت کرنا۔

تسبیح گردانیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی استعمال تسبیح کردن و خواندن اسمای پاک بر تسبیح (صائب ؎) مینہ ز نہار دل بر مہلت صد سالہ دنیا ٭ کہ آخر می شود چندانکہ یک تسبیح گردانی ٭ (اردو) تسبیح پھیرنا۔ بقول آصفیہ مالا جپنا۔

تسبیح گسستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تسبیح شکستن است کہ گذشت (سلمان ساوجی ؎) آفتاب را شکستہ و پیمانہ ساختیم ٭ تسبیح را گسستہ و زنار کردہ ایم ٭ مخفی مباد کہ لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) دیکھو تسبیح شکستن۔

تسبیح گسیختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ (صائب ؎) صد عقدہ زہد خشک بکارم فگندہ بود ٭ ذکرش بخیر باد کہ تسبیح من گسیخت ٭ (اردو) تسبیح ٹوٹ جانا تسبیح توڑنا۔

تسبیح گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ہمان تسبیح کسی گفتن است کہ بجایش گذشت و سند خواجوی کرمانی کہ ہمدر انجا مذکور شد

سند این است وبس (اردو) دیکھو تسبیح کسی گفتن ۔

تستی بقول برہان وجامع واننذ بضم اول وسکون ثانی وفوقانی بہ تحتانی رسیدہ بمعنی تو بودی وتوئی یعنی دیگری بغیر از تو نہ بودہ ونیست صاحب جامع گوید کہ این مخفف تو استی یعنی تو بودی وتوئی مؤلف عرض کند کہ از قبیل دیدستی وشنیدستی موافق قیاس (اردو) تو ہی ہے ۔

تسخر بقول برہان باخای نقطہ دار بروزن لشکر بمعنی مسخرگی وتمسخر گویند کہ عربی است صاحب مؤید این را بذیل لغات عرب نہ نوشتہ بذیل لغات فارسی گوید کہ فارسیان این را بدین معنی استعمال کردہ اند وصاحب انند این را ترک کردہ صاحب منتخب کہ محقق لغات عرب است این را بہ تشدید خای معجمہ مصدر عربی گوید وبمعنی رام کردن وبی مزد کار فرمودن مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان این را ترک کردہ اند اگر سند استعمال پیش شود ما این را مفرس دانیم (اردو) مسخرگی ۔ مؤنث ۔ تمسخر ۔ ظرافت ۔

تسخیر بقول بہار رام کردن وبی مزد کار گرفتن مؤلف عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح وکسر خای معجمہ لغت عرب است بہ ہمین معنی فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) خوبان عجب کہ خیل بدار اد ہند شان پا تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ہو (اردو) تسخیر ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تابع کرنا ۔ فرمان بردار بنانا ۔ محاصرہ کرنا ۔ گھیرنا ۔ قابو مین لانا ۔ کسی کے دل کو اپنے جانب مائل کرنا ۔

تسخیر ساختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع کردن است (حزین ؎) کمند جذبه هر ذره ام تسخیری سازد ٭ جهان گیر تجلی گاه دلدار است پنداری ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر رسانیدن است که بجایش می آید و مرادف ساختن (اردو) مسخر کرنا. مطیع کرنا۔

تسخیر فرمودن استعمال. صاحب آصفی

تسخیر کردن ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مطیع و فرمان بردار کردن باشد و بقبضهٔ خود آوردن (وحشی بافقی ؎) بیک حمله که فرمود آن جهانگیر ٭ ذره مریخ را فرمود تسخیر ٭ (کلیم همدانی ؎) باین دماغ که از سایه اجتناب کنم ٭ چه لائق است که تسخیر آفتاب کنم ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق بمصدر کردن است که بجایش می آید مرادف کردن (اردو) مسخر کرنا. فتح کرنا. اپنے قبضہ مین لانا۔

تس سک بقول برهان وجامع وجهانگیری و ناصری بضم اول و فتح ثالث که سین دیگر است بروزن ادرک گیاهی است دوائی که آن را بعربی بنفسج الکلاب خوانند خان آرزو در سراج گوید که اتش سک هم باین معنی صاحب رشیدی این را بکاف فارسی نوشته گوید که این را شاهبانت نیز گویند. صاحب محیط ذکر این نکرده و بر بنفسج الکلاب گوید که همان شاهبانج است و بر شاهبانک می فرماید که آن را شاتانک و فابانک و شابانک نیز گویند که معربش شاهبانج وساباَنج و شاهفانج است و بعربی قسوة الکلاب و ریحان الشیطان و بفارسی جوان السیرغم و بشیرازی آتش سک و بفارسی بنفشهٔ سک و بفارسی قدیم جوز وسیرم نامند گرم و خشک در دوم و مشابه قیصوم در قوت. جهت صرع و مغ سیلان از آب دهان خصوصاً اطفال را

و تحلیل ریاح شکم انسان و زخمها نافع و بدل آن در منفعت صرع وغیره مرزنجوش **مؤلف** عرض کند که ما اتفاق داریم با رشیدی که این بکاف فارسی است و مرکب است از تس و سگ۔ سگ بمعنی او ست و تس بمعنی آب دہن گذشت گویند که چون سگ این را خورد آب دہن او کم شود و اللہ اعلم ما بر (آتش سگ) ہم اشارۂ این کرده ایم **(اردو)** دیکھو آتش سگ۔

تسعیر بقول بہار بعین مہملہ نرخ نہادن و فارسیان بمعنی (۱) نرخ استعمال کنند (شفیع اثر ـه) گر ز یاران می شود تسعیر نازل از چه رو ـ شد ز ناشکم حسن گندم گون جانان قیمتی ـ خان آرزو در چراغ ذکر این بسند شعر بالا کرده (ظہوری ـه) ہیچ در کشت وفا توفیر نیست ـ ربع اگر باشد گہر تسعیر نیست ـ **مؤلف** عرض کند که در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی نرخ نہادن و آتش افروختن است بخیال ما (۲) فارسیان استعمال این بمعنی کم قیمتی و ارزانی نرخ ہم کرده اند و ہمین معنی از کلام ظہوری ہم پیدا می شود **(اردو)** (۱) نرخ۔ مذکر (۲) نرخ کی ارزانی کم قیمتی۔ مؤنث۔

تسکت بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی صحرای پر از درختان۔ **مؤلف** عرض کند که فارسی جدید و متحقق نشد که ماخذ این از کدام زبان است۔ اسم جامد فارسی معاصرین عجم دانیم و این قدر متحقق که لغت تازی نیست یکی از معاصرین عجم این را بالکسر گوید **(اردو)** جھاڑی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بن جنگل۔ خار دار درختوں کی جگہ۔

تسکین بقول بہار آرام دادن می فرماید که بالفظ دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر کاف عربی و بقول منتخب بمعنی آرام دادن فارسیان بمعنی سکون

و آرام استعمال این با مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (ظہوری ے) در عشق مزاج من دگر شد ٭ تسکین دلم به اضطراب است ٭ (اردو) تسکین ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ تسلّی ۔ تشفّی ۔ آرام ۔ اطمینان ۔

(۳۹۸۵)

تسکین بخشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسلّی دادن و اطمینان بخشیدن ۔ (شاپور طہرانی ے) آرزوی وصل بہر اضطراب ٭ دل خوش است ٭ گرچہ تسکینی نہ بخشد جان غم فرسوده را ٭ (اردو) تسکین عطا کرنا ۔ تسلّی دینا ۔ اطمینان بخشنا ۔

تسکین بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سکون و آرام و راحت بودن است (خسرو ے) یارب چہ بود امشب و مہمان من که بود ٭ تسکین جان بی سر و سامان من که بود ٭ مخفی مباد که سند بالا بکار آصفی نمی خورد ۔ سخن فہمی محقق ہند ٭ ازین خوب معلوم شد (اردو) تسکین ہونا ۔

تسکین چیدن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی تسکین حاصل کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ے) ندارد ظہوری چرا اضطرابی ٭ که در خاطرش وصل تسکین نہ چیند ٭ (اردو) تسکین حاصل کرنا ۔

تسکین خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که راحت و آرام طلب کردن است (محتشم کاشی ے) خواستم تسکین سپند آتشت کردی مرا ٭ ای قرار جان و دل با بیقراران این کنند ٭ (اردو) تسکین چاہنا ۔

تسکین دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اطمینان قلب و راحت و آرام عطا کردن است

(شاپور طهرانی ؎) بجان آمد دلم زین ناله‌های بی اثر امشب ٭ اجل کو تا که تسکینم دهد بی درد بهر امشب ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به تسکین دمیدن است و دمیدن مرادف دادن که صاحبش بجای خودش می آید (اردو) تسکین دینا۔ راحت و آرام عطا کرنا۔

تسکین شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که راحت و آرام حاصل شدن است (... ؎) دروغی بست قاصد از زبان یار و می جدا ٭ که تسکین دل پر اضطراب از وی شود یارا ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر شدن است که بجای خودش می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسکین کده اصطلاح۔ بقول بهار و آنند از عالم تجلی کده **مؤلف** عرض کند که مقامی که از آن تسکین حاصل شود (میرزا رضی دانش ؎) کعبه تسکین کده و دیر تسلی گاه است ٭ ناله سر کن همه جا خانهٔ فریادرس است ٭ (اردو) مقام تسکین۔ مذکر۔

تسکین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که معنی تسلی دادن است (صائب ؎) غم نیز نمی‌تواند بی ما زدی نهان کرد ٭ صائب بیچه تسکین دل ... توان کرد ٭ (اردو) دلاسا دینا۔ بقول آصفیه تسلی دینا۔ تشفی (ذهنت دینا) طمانیت بخشنا۔

تسکین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تسکین حاصل کردن است (حیدر کاشانی ؎) تا ز آتش غم بیدل نالان آخر ٭ تا زیر و زبر نیافت تسکین نگرفت ٭ (اردو) تسکین پانا۔

تسکین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که مرادف مصدر گذشته (شهیدی قمی — ع) چه شد یارب که امشب در دمِ تسکین نمی یابد ٭ زبی تابی سرم می گردد و بالین نمی یابد ٭ مخفی مباد که یابیدن مرادف یافتن است که بجای خورش می آید و سند بالا متعلق ازو است (اردو) تسکین پانا۔

(الف) تسلّا
(ب) تسلّی

بهار بذکر (ب) گوید که دلخوشی یافتن و خوش عیش شدن و بذیل آن (الف) را آورده می فرماید که فارسیان استعمال الف هم کرده اند (سنجر کاشی — ع) گریزانکه در ریخته مطالب ٭ اقبال توام دید تسلّا ٭ بنشینم و به مراد خاطر ٭ آسوده زقیل و قال دنیا ٭ می فرماید که بمعنی دلخوش و خوش عیش مجاز است و با لفظ دادن و داشتن و شدن و کردن مستعمل ٭ **مؤلف** عرض کند که ب لغت عرب است بفتحتین و تشدید لام مکسور و بقول منتخب بمعنی خرسند شدن فارسیان بمعنی دلاسا و تسکین استعمالش کنند و الف مفرّس است و استعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید (ظهوری — ع) زموجهای خبر گوش تشنه گردد ٭ اگر برای تسلیش چشم تر نپرد ٭ (اردو) (الف و ب) تسلّی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دیکھو تسکین۔

تسلّی آمدن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که حاصل شدن تسکین است (آرزوی اکبرآبادی — ع) زخط تسلی این جان بیقرار آید ٭ چه نامه که زیاری بسوی یار آید ٭ مخفی مباد که سند آرزوی هند نژاد چیزی نیست معاصرین عجم اللّٰه بر زبان دارند (اردو) تسلّی ہونا۔

(۱) تسلّی بخش شدن
(۲) تسلّی بخشیدن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ب کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که

از سندش الف پیداست و ہر دو در استعمال است بمعنی دلاسا دادن (شاپور طہرانی ؎) دل و وقت مؤذن خوش که در شبہای بیداری ؛ تسلی بخش دل از نغمۂ یا حی شود ما را ؛ مؤلف عرض کند که سند شاپور متعلق به مصدر شودن است که بجایش می آید (اردو) (۱) تسلی بخش ہونا (۲) تسلی بخشنا ۔

تسلی بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تسکین بودن است (نقی کمرہ ؎) دلم بوصل تسلی نبود زانکه تمام ؛ گل وصال ترا بوی از جدائی بود ؛ (قاسم گونابادی ؎) ازان روضه دل را تسلی بود ؛ (اردو) تسلی ہونا ۔

تسلیخ بقول برہان و جامع بالام بروزن زریخ سجادہ و جانماز را گویند می فرماید که تا این معنی با شین نقطه دار ہم آمدہ صاحب سروری می فرماید که بعد از سین مہمله لام بوزن تبلیخ سجادہ باشد (کذافی المؤید) (شمس فخری ؎) زبیم محتسب قہر او نہد زہرہ ؛ بجای چنگ و دف جام مصحف و تسلیخ ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که این لغت چون غیر مشہور است در اشعار بمناسبت تشبیہ تسبیح خواندہ اند و مرکز لام را بتصور کردہ اند شمس فخری اسپہانی در لغت خود که معیار جمالی نام دارد با توبیخ و زریخ قافیه کردہ علی ای حال تسلیخ در اشعار خواجه نیز اصح و احسن است از تسبیح (؎) ترسم که روز حشر عنان بر عنان رود ؛ تسلیخ شیخ و خرقۂ رند شراب خوار ؛ مؤلف عرض کند که صاحب انند بصراحت گوید که این لغت فارسی است اوما باعتبار جامع و ناصری این را سہم جاید تسلیم کنیم صراحت ماخذ تسلیخ می آید (اردو) جانماز ۔ مؤنث ۔

تسلی دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

بمعنی تسکین دادن و دلاسا کردن است (حاجی اسمعیل یحیی ۵) ز غم من کند با ہر کسی گرمی و من خود را ٭ تسلی دادہ می گویم کہ استغنائی دارد ٭ (اردو) تسلی دینا۔

تسلی داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مطمئن بودن و تسکین داشتن است (اسیر شہرستانی ۵) ہرگز آہوی نگاہ تو نشد رام اسیر ٭ دل خود را بچہ صیاد تسلی دارد ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است و تعریفش بجایش می آید کہ مرادف داشتن باشد (اردو) تسلی رکھنا۔ دکن مین مستعمل ہے جیسے ،، تم تسلی رکھو کوئی بات تمھاری رائے کے خلاف نہ ہوگی ،، اطمینان رکھنا۔ مطمئن رہنا

تسلی ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلی کردن و تسکین دادن است (شانی مشہدی ۵) بدہ ساقی ز دنبال ہم امشب می کہ میدانم ٭ تسلی ساز خاطر جام پی در پی شود ما را ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر تسلی ساز شدن پیداست نہ تسلی ساختن (اردو) تسلی دینا۔

تسلی ساز شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تسلی دادن است و سند این از شانی مشہدی بر (تسلی ساختن) مذکور و این مرادف آنست۔ موافق قیاس مخفی مباد کہ در سند مذکور استعمال مصدر (تسلی ساز شودن) است عیبی ندارد و شودن اصل است و شدن مخفف آن (اردو) دیکھو تسلی ساختن و تسلی دادن۔

تسلی شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل شدن تسکین لازم تسلی دادن

و کردن است (ندیم اصفهانی ؎) شود ز
گریهٔ ظالم تسلّی مظلوم ٭ بر خمدار گوار است آب
آهن تاب ٭ (طالب آملی ؎) مگر نسیم چمن
همره آورده رنی به مشام شوق تسلّی بجذب
بو نشود ٭ مؤلف عرض کند که در هر دو سند
استعمال (تسلّی شدن) است و شدن
مصدریست که شدن مخفف آن باشد و تسلّی
خود بخود می آید (اردو) تسکین ہونا۔

تسلّی طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی تسکین خواستن است (اسیری مخلّصی
؎) عشق است تسلّی طلب ار نه دل یعقوب ٭
از پیرہن یوسف کنعان نکشاید ٭ (اردو) تسلّی چاہنا

تسلّی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی است (صائب ؎) پیغام و
بوسه نیست تسلّی فزای من ٭ زیرا که اشتیاق
من از این و آن گذشت ٭ (اردو) تسلّی
زیاده کرنا۔

تسلّی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی تسلّی دادن و ساختن است (محسن شیرازی
؎) در قفس دل را به نومیدی تسلّی کرده ام
بوی گل گر بر مشامم می خورد جان میدہم ٭
(اردو) تسلّی دینا۔

تسلّی گاه اصطلاح۔ بقول بہار از عالم
تجلّی گاه چنانچه در تسکین گاه گذشت مؤلف
عرض کند که بمعنی مقام تسلّی است و سند این
بر (تسکین گاه) مذکور و موافق قیاس است۔
(اردو) مقام تسلّی۔ دیکھو تسکین گاہ۔ مذکر۔

تسلّی گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف تسلّی شدن است (صائب ؎)
ہمیشه صبح امیدش ز خاک می روید ٭ ز مغز هر که

تسلّی به استخوان گر دیدن (اردو) دیکھو **تسلّی شدن**۔

تسلیم بقول بہار گردن نہادن و سلام کردن و سپردن چنانچہ گویند فلانی جان بحق تسلیم کرد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب این را آوردہ لغت عرب است بالفتح و کسر لام فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر خود می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تسلیم بقول آصفیہ۔ راضی برضا ہونا۔ ماننا۔ سلام کرنا۔ بندگی آداب **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ بمعنی حاصل بالمصدر۔ رضامندی۔ اطاعت۔ مؤنث۔

تسلیم شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راضی برضا شدن (صائب ؎)
چون شدی تسلیم ہر کام نہنگی ساحلی است ؎ انتقام
آویختن در دامن ساحل چرا ؎ (اردو) راضی برضا ہونا۔

تسلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبول کردن و اطاعت کردن و مسلّم دانستن است (عرفی ؎) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ؎ تسلیم در ثبوت خلا کرد روزگار ؎

(صائب ؎) کرد تسلیم من مسند بی تابی را ؎
ہر سپندیکہ درین انجمن از جا برخاست ؎۔
(ظہوری ؎) ز دور می نہد انگشت بر زمین
خورشید ؎ چو پیش رای منیر تو می کند تسلیم ؎
(اردو) تسلیم کرنا۔ ماننا۔ قبول کرنا۔ اطاعت کرنا

تسلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تسلیم کردن است و سپرد کردن ہم بر سبیل مجاز (عالی شیرازی نثر) صد ہزار زر نقد تسلیم خزینہ داران می نمایم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ در سند بالا استعمال مصدر (نمایان

است که بجایش می آید و آن مرادف نمودن باشد (اردو) دیکھو تسلیم کرنا۔ سپرد کرنا۔

تسلّی نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تسلّی کردن است (عالی شیرازی۔ نثر) هر دو فریق را تسلّی نموده مراجعت فرمود (اردو) دیکھو تسلّی کردن۔

تسلّی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تسکین یافتن است و سکون و دلجمعی حاصل کردن (عالی شیرازی۔ نثر) باین نعم البدل تسلّی یافتند ؛؛ مخفی مباد که درین سند استعمال مصدر یابیدن است نه یافتن و تعریف هر دو بجایش می آید (اردو) تسلّی پانا۔ تسلّی حاصل کرنا۔

تسمه بقول برهان و جامع بفتح اوّل بر وزن کسمه (۱) چرم و دوال چرمی باشد و (۲) موی شانه کرده بالای پیشانی نیز۔ صاحب سروری این را مرادف تاسمه گوید که بهمین معانی بجایش گذشت۔ صاحب فدائی که یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید که (۳) باریکه ایست از چرم که شاهان والپسین خانهٔ تیمور گناهگاران را بدان خفه می کرده اند۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف تاسمه زآنه بر وارش بهار می نگارد که چرم خام و رشته های دراز چرم و پوست و موی شانه کرده برافراز پیشانی **مؤلف** عرض کند که ما بر تاسمه اشارهٔ این کرده ایم که این اصل است و آن مزید علیه این (اردو) (۱) و (۲) دیکھو تاسمه (۳) چرمی تازیانه۔ مذکر۔

(الف) **تسمه بازه** اصطلاح۔ بقول بهار
(ب) **تسمه بازی** عجم کنایه از دغابازی و فریب دهنده و هم او ب را بمعنی دغل از قمار بازی گوید که مردم دران بسیار فریب خورند و می فرماید که ظاهراً دوال بازی همین است (ملاحظه ۵) تسمه بازی نیست چون سراج

در بازار دهر بر زین اسپی چوبین بسازد کم زیان خراست ۴ صاحب بحر نسبت ب باتفاق بهار گوید که دغلی و دغابازی. وارسته هم ذکر ب کرده و خان آرزو در چراغ هدایت هم ب را آورده **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب بزیادت یای مصدری بظاهر همین قدر معلوم می شود که کسی که از تسمه بازی می کند یعنی تازیانهٔ تسمه بر جسم خود میمالی می زند چنانکه بعضی از فقرا می زنند و آواز تازیانه بر می آید گویا فریب و دغا می دهد یعنی تماشائیان از آوازش باور می کنند که تازیانه بر جسمش کار می کند و ضرب می رساند ولیکن در حقیقت چنان نیست ضربی بر جسم نمی رسد از همین عمل بر سبیل مجاز بمعنی فریب و دغل مستعمل شد **(اردو)** الف. دغاباز. فریبی (ب) دغابازی. مؤنث. فریب. مذکر.

تسمیه بقول بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم بمعنی تقرر. **مؤلف** عرض کند که لغت عربی زبان است بالفتح و کسر میم و فتح تحتانی و بقول منتخب بمعنی نام کردن. فارسیان معاصر عجمی نیست که بمعنی تقرر بر سبیل تفرس استعمال این کرده باشند و ما از زبان معاصرین عجم استعمال این نشنیدیم و در تالیفات زمانهٔ حال استعمال این ندیدیم. صاحبان روزنامه و مینا هم ذکر این نکرده اند **(اردو)** تقرر. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. تعین. قیام.

تس نفسی اصطلاح. بقول بهار و وارسته (۱) هرزه گوئی (طغرا در رجوع بوالحی فقره) بدستیاری سنده گون گمراهی بر تس نفسی نشسته" صاحب بحر ذکر معنی اول گوید که (۲) بالضم گوز بی صدا مقابل ضراط و (۳) بمعنی آب دهان **مؤلف** عرض کند که مجرد تس بهمین معنی دوم و سوم بجایش گذشت و سندش همه را آنجا نگرند و ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم درینجا همین قدر

کافی است که مرکب است باغنسی بیای مصدری بمعنی اوّل و معنی دوم و سوم بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) ہرزہ گوئی۔ مؤنث (۲) گوز۔ مذکر (۳) تھوک۔ مذکر۔

تسو بقول برہان و جہانگیری و سروری بفتح اوّل و ثانی بواو کشیدہ مقدار وزن چہار جو باشد و یک حصّہ از بست و چہار حصّۂ شبانہ روز کہ عبارت از یک ساعت بود و یک حصّہ از بست و چہار حصّۂ چوب گز بنا و ان خیاط و ہمچنین یک حصّہ از بست و چہار حصّۂ سیر است استادان بقال را و معرب آن طسوج (کمال اسمٰعیل ؎) با کف دُرپاش تو ہر دم زننگ ٭ ابر زند بر رخ دریا تفو ٭ گرچہ مرا ہست بہ ضروار فضل ٭ نیست ز و انگانہ مرا یک تسو ٭ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ۔ صاحب ناصری بذکر معانی بالا گوید کہ صاحب رشیدی نگفتہ کہ باین معنی در ہند مستعمل است و حق با اوست خان آرزو در سراج ہمزبان رشیدی **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را معتبر دانیم و در ہند استعمال این مخص برای بست و چارمی حصّہ گز است صاحب منتخب طسوج را بالفتح و تشدید سین ربع دانگ گفتہ کہ مقدار دو حبہ باشد (اردو) تسو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ گز کا چوبیسوان حصّہ۔ سوا انچ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان کا لغت ہے اور وقت اور گز اور وزن کے چوبیسوین حصّہ کو کہتے ہین۔

فوقانی باشین معجمہ

تش بقول بہار بالضم بمعنی (۱) تو او را مخفف (تواش) مرکب از لفظ تو بہ صیغۂ خطاب و شین (امیر خسرو ؎) اگر در عدم رفتہ باشد فقیری ٭ امید تش از نیمہ راہ خواند ٭ صاحب

برهان این را بفتح اوّل و سکون ثانی (۲) بمعنی آتش گوید که عربان نار خوانند و (۳) تیشهٔ بزرگی که بدان درخت شگافند و (۴) تیشهٔ درودگران را نیز گفته اند و (۵) بضمّ اوّل حرارت و اضطراب که بسبب غم و اندوه عظیم در دل کسی پدید آید و بکسر اوّل (۶) عطش و تشنگی و (۷) شپش و آن جانورکی باشد خونخوار که بیشتر در سر تریاکی و کوکناری بهم رسد. صاحب جامع می فرماید که بمعنی دوم مخفف آتش است و ذکر معنی سوم هم کرده و معنی پنجم را هم آورده و بمعنی ششم و هفتم (مولوی معنوی ؒ) موسی اندر درخت هم تش دید ٭ سبز تر می شد آن درخت از نار ٭ (حکیم سوزنی ؒ) ای سوزنی بسوزن توحید جیب کن ٭ کان سوزنی که از تو تیر ها کنند تش ٭ (پوربهای جامی ؒ) روزها شد که بنده می آید ٭ بر در و ره نمید هد چاوش ٭ ایمن از عدل تو زمانه چنان ٭ که نیاید ضرر ز آتش تش ٭ صاحب جهانگیری معنی اوّل و چهارم را گذاشت صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم و پنجم و ششم و هفتم کرده گوید که (۸) کلمه باشد که در وقتیکه ارادهٔ استادن ستور کنند می گویند (عمید لویکی ؒ) بر یلان بانگ تازیانهٔ تو ٭ در سوار افگنی همه تش ٭ صاحب ناصری معنی دوم تا هفتم را آورده صاحب رشیدی هم با تش خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم تا پنجم می فرماید که در کلام پوربها تش را بمعنی حرارت گرفتن شعر را از فصاحت و بلاغت افگندن است چنانکه ذائقهٔ اهل سخن دلالت دارد و مناسبت بمعنی خس و خاشاک ضعیف است اگرچه در کتب معتبرهٔ لغت بدین معنی بنظر نیامده لیکن در هندوستان بضمّ اوّل و سین مهمله آمده و تبدیل سین مهمله به شین شائع است و بذکر معنی ششم و هفتم می فرماید که بدین معنی در هندی به سین مهمله است پس از عالم توافق باشد و دور نیست که تشنه مرکب باشد از تش

بمعنی مذکور و لون که افادهٔ معنی صاحبی کند و یای زائده از عالم خان و خانه و بمعنی تپش مجاز است
و طرفه آنکه صاحب برہان تپش را از روی تصحیف شپش خوانده گوید که آن جانوریکی است
خونخوار **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول موافق قیاس و بمعنی دوم مخفف آتش و بمعنی سوم
و چہارم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی پنجم مخفف تپش بحذف بای فارسی و بمعنی ششم ما این را مفرس
دانیم از عطش که عین مہملہ را حذف کرده طای حطی را بدل کردند به فوقانی و جا دارد که این را ہم
مخفف تپش بحذف بای فارسی دانیم که فارسیان بمجاز بمعنی عطش استعمال کرده اند و بمعنی ہفتم
مخفف تپش که بمعنی شپش بجاش گذشت بحذف بای فارسی - صاحب برہان ہیچ تصحیف نکرده
شپش و تپش ہر دو بمعنی واحد آمده و معنی ہشتم را باعتبار صاحب سروری تسلیم کنیم (**اردو**)
(۱) تو اسکو جیسے ،، تو اسکو چھوڑ دے (۲) دیکھو آتش کے پہلے معنے - آگ - مؤنث (۳)
دیکھو تبر - (۴) بسولا - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - ایک لکڑی چھیلنے کا اوزار جو بڑھئی کے
پاس ہوتا ہے - تیشۂ نجار (۵) دیکھو تپش کے پہلے معنے (۶) پیاس تشنگی - مؤنث (۷) دیکھو تپش
کے دوسرے معنے (۸) تش وہ آواز جو گھوڑے کو کھڑا کرنے کے لئے اہل عجم کرتے ہین - مؤنث -

(الف) **تشبث** بقول بہار چنگ در زدن و در آویختن در چیزی - صاحب آصفی ذکر -

(ب) **تشبث زدن** کرده از معنی ساکت (مخلص کاشی سے) چو اشک بر مژه چسپیدم از
ہجوم تشویش ، بکه الغریق تشبث زند بکل حشیش ، **مؤلف** عرض کند که الف لغت عرب است
بفتح اول و دوم و موحدہ مشددہ مضموم - صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این
با مصدر زدن کرده اند بمعنی چسپیدن و در آویختن دیگر ہیچ - مخفی مباد که سند بالا متعلق

به مصدر زنیدن است که بگنجایش می آید (اردو) (الف) چمٹنا کا حاصل بالمصدر (ب) لپٹنا

تشبّہ | صاحب آصفی این را بحوالۂ بہار مرادف تشبیہ گوید **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم موحده مشدد بمعنی مانند شدن که فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود کنند که در ملحقات می آید این لازم است و تشبیہ متعدی (اردو) دیکھو تشبیہ

تشبّہ کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مشابہ شدن است (بدر چاچی ۵) رخ مرّیخ زبان سرخ است کو خورشید الوزرا را ﴿ تشبّہ کرد با چتر سفید آل بہرامش ﴿ (اردو) مشابہ ہونا۔

تشبیہ | بقول بہار مانند کردن چیزی را بچیزی می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده صاحب منتخب ذکر این کرده۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود هم کنند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) تشبیہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ مشابہت ایک چیز کو دوسری چیز سے مثال دینا۔ تمثیل آپ فرماتے ہیں کہ اس کی کئی قسمیں ہیں۔

تشبیہ کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تشبیہ دادن است۔ (اسیری لاہجی ۵) تا کرده ام بروی تو تشبیہ ماه و خور ﴿ دارم ز روی تو همه دم انفعالها ﴿ (اردو)۔ تشبیہ دینا۔

تشت | بقول برہان در ملحقات بروزن دشت (۱) معروف است که لگن باشد و در عربی طشت با طای حطّی خوانند و (۲) کرسی را نیز گویند که تشت و آفتابه بران نهند

صاحب جامع بر معنی اوّل قانع صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید که معرب این طست و طشت است صاحب سروری بصراحت معنی اوّل می گوید که طبقی دیوار بلند است که دست دران شویند (امیر خسرو ؎) تشت طلب کرد و یکی تیغ تیز * تشت دگر کرد بران گنج ریز * و می فرماید که در فرهنگ بمعنی لگن نیز آورده - خان آرزو در سراج با رشیدی متفق در یک معنی **مؤلف** عرض کند که تسامح صاحب سروری است که لگن را ورای ظرف دست شوئی خیال کرد معنی دوم را مجاز معنی اول دانیم و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که محققین اہل زبان ازان ساکت اند (اردو) (۱) سیلابچی - بقول آصفیہ - اردو - اسم مؤنث - لگن - طشت - منہ دہونے کا برتن (ناسخ ؎) ماہ کامل تیرے منہ دہونے کی ہے سیلابچی * آفتاب اے ماہ تابان آفتابہ ہوگیا * (۲) وہ چوکی جس پر سیلابچی رکھتے ہین - مؤنث -

تشت آتش اصطلاح - بقول برہان و جامع و بحر و (ناصری در خاتمہ) و سراج و رشیدی کنایہ از خورشید **مؤلف** عرض کند که کنایہ ایست معروف و مرکب اضافی (اردو) دیکھو آفتاب کے پہلے معنے -

تشت آتش بسر دارد مقولہ - بقول بحر ای عذر می خواہد چہ در زمان قدیم ہر کس که از و جرمی صادر می شد تشت پر از آتش بر سر گرفتہ می استاد و این علامت عجز و انکسار است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن در زمانہ سلف این طرز عمل را برای مجرم صحیح پنداردند پس معنی این مقولہ ہمین قدر که مجرم است فارسیان سلف چون نسبت کسی استعمال این مقولہ می کردند معنی آن ہمین قدر بود که فلان کس مجرم است - (اردو) مجرم ہے -

تشت از بام افتادن مصدر اصطلاحی
بقول برہان و جامع و رشیدی و سراج (۱) کنایہ
از رسوا شدن. صاحب بحر بذکر معنی اول می فرماید
کہ (۲) برملا شدن راز ہم بہار بر معنی دوم قانع
(سلیم طہرانی ؎) افتد زبسکہ تشت کسی ہر نفس
ز بام ٭ بر روے زمین چو معرکہ طاؤس باز شد ٭
صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر ماضی مطلق این
بمعنی اولش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی
دوم اصل است و معنی اول مجاز آن کہ از برملا
شدن راز رسوائی می شود مخفی مباد کہ صاحب
سروری در ملحقات ذکر (تشت از بام اوفتادن)
کردہ. کہ اوفتادن مزید علیہ افتادن است
(اردو) (۱) رسوا ہونا (۲) راز کا افشا ہونا۔

تشت از بام افگندن مصدر اصطلاحی
بہار گوید کہ متعدی مصدر گذشتہ یعنی فاش
کردن راز (محمد قلی سلیم ؎) رسوای کوی
عشق چو خورشید محشریم ٭ از بام آسمان فلک
افگند تشت ما ٭ صاحبان بحر و انند ہم زبانش۔
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) افشای راز کرنا۔

تشت از دامن چرخ افتادن مصدر
اصطلاحی. صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید
کہ مرادف (تشت از بام افتادن) است بمعنی
دومش **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(صائب ؎) تشت من چون آفتاب از دامن
چرخ اوفتاد ٭ سادہ لوح آنکس کہ می خواہد
کند رسوا مرا ٭ مخفی مباد کہ اوفتادن مزید علیہ
افتادن است (اردو) دیکھو تشت از بام
افتادن کے دوسرے معنے۔

تشت بلند اصطلاح. بقول برہان و بحر
و جامع و رشیدی و سراج و (صاحبان جہانگیری
و ناصری در ملحقات) (۱) کنایہ از آسمان است
و (۲) از آفتاب ہم **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
تقاضی معنی دوم است و معنی اول را باعتبار

محققین اہل زبان بر سبیل مجاز تسلیم کنیم (اردو)
(۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب کے دوسرے
معنے۔ مذکر۔

تشت خان اصطلاح۔ بقول ناصری بمعنی
خانی که بران طعام و نان نهند **مؤلف** عرض
کند که باعتبار ناصری که صاحب زبان است
این را مخفف (تشت خوان) دانیم بحذف واو
که می آید (اردو) دیکھو تشت خوان۔

تشتخانه اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
و جامع و سراج با خای منقطه دار بر وزن نرم خانه
(۱) جامه خواب را گویند از توشک و لحاف و نہالی
و مانند آن و بمعنی (۲) (توشک خانه) ہم گفته اند
و آن خانه باشد که رخت خواب دران نہند و
(۳) خانه را نیز گویند که تشت و آفتابه دران گذارند
که (آفتابه چی خانه) ہم نامندش و گاہی از روی
تعظیم (۴) برادب خانه ہم اطلاق کنند که عربان
مبرز گویند (اثیر الدین اخسیکتی ۵۲) آنجا که تشت خانهٔ
قدرت کنند باز ہا تن در دید و طای طلاک مفرغی
ہا (شرف شفرده ۲۴) شاید که تشت وار سرایش
شود خضر ہا زیرا که تشت خانهٔ او چرخ اخضر است
ہا (امیر خسرو ۵۵) در جمع ہرزه گویان از گفت
بد چه عیب ہا شرمندگی نبرزد در تشت خانه تیز
ہا (وله ۴۴) دہان پر ہمه چون چاه مبرز ہو تہالی
چون سفالی تشت خانه ہا صاحب سروری
ذکر معنی سوم کرده گوید که در فرہنگ بمعنی لحاف
و نہالی آورده و گفته که گاه این اسم را بر توشکخانه
نیز اطلاق کنند و باین معنی از کلام اخسیکتی متمسک
شده لیکن بخاطر این ضعیف میرسد که این معنی خالی
از تکلفی نیست و این بیت اخسیکتی شاہد معنی سوم
می تواند بود و ذکر معنی چہارم بحوالهٔ فرہنگ ہم
فرموده صاحب رشیدی ہم بانش۔ صاحب
ناصری ذکر ہر چہار معانی بالا کرده۔ بہار بذکر
معنی چہارم نسبت معنی دوم می فرماید که این محل
تامل است **مؤلف** عرض کند که اگرچه باعتبار

جامع هر چهار معنی را تسلیم کنیم ولیکن معنی اوّل و دوم هر دو را خلاف قیاس دانیم و باعتبار جامع خیال می کنیم که مخفف و مبدل توشک خانه باشد که واو حذف شد و کاف بدل شد بفوقانی و این مثال اوّل این قسم تبدیل است و معنی سوم حقیقی است و معنی دوم بر سبیل مجاز که گاهی در ادب خانه هم تشت می باشد (اردو) (۱) خوابگاه کے کپڑے۔ مذکر۔ جیسے توشک اور لحاف اور نہالی وغیرہ (۲) دیکھو توشک خانہ (۳) وہ کمرہ یا مقام جہان سیلابچی رکھتے ہین مذکر (۴) پاخانہ۔ مذکر۔

تشت خایہ اصطلاح۔ بقول ناصری۔ نوعی از بازی است که خایهٔ مرغ را خالی کرده به شبنم پر کنند و راهش به بندند و در هوای گرم در تشت نهند و اگر گرم نباشد در زیر تشت آتش کنند و شبنم مستحیل به هوا شود و بالطبع میل به بالا کند و چندان رود که از چشم غائب شود و بجای شبنم سیماب هم کنند همین اثر دارد (خاقانی گفته س ع) اگر علم تشت خایه ندانستهٔ بدان بجز صاحب رشیدی و (خان آرزو در سراج) هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که باعتبار صاحب ناصری که محقق زبان خود است تسلیم کنیم (اردو) تشت خایہ۔ فارسی مین ایک کھیل کا نام ہے۔ مذکر۔

تشتخوان اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و سروری و رشیدی و سراج با خای تخند و واو معدوله بر وزن کیفدان خوانی را گویند که بجهت نان و طعام گذارند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و موافق قیاس یعنی تشتی که مثل خوان است یعنی لگن و در ینجا بفک اضافت است (اردو) لگن مثل خوان کے جس مین کھانے کا سامان رکھتے ہین۔ مذکر

تشت دار اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر و بهار و سراج با دال ابجد بر وزن اشکبار

آفتابچی را گویند یعنی شخصی را کہ تشت و آفتابہ نگاہ دارد و پاکیزہ سازد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس۔

(اردو) وہ شخص جو آفتابہ پر مقرر ہے جو ہاتھ منہ دھلواتا ہے اور آفتابہ کو صاف و پاک رکھتا ہے۔

تشتر بقول برہان و جامع بروزن کفتر نام میکائیل است۔ صاحب سروری بذکر این گوید کہ این لغت بہمین معنی در باب موحدہ ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ این اسم میکائیل در فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل بشتر باشد چنانکہ تبکوب و تبکوت (اردو) میکائیل علیہ السلام۔ دیکھو بشتر۔ مذکر۔

تشت زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کوفتن بس و جز آن بہنگام گرفتن ماہ و آفتاب و این رسم ولایت است و در ہندوستان ہنگام آبلہ بر آوردن کودک اگر رعد و برق در خروش آید ہمین عمل کنند (حکیم زلالی ؎) بر ماہ گرفتہ تشت می زد ٭ صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ می فرماید کہ کنایہ از گرفتن آفتاب و ماہ است (شاعر ؎) روی تو چو ماہ است و مرا سینہ چو تشت ٭ من تشت ہمی زنم کہ مہ بگرفتہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مخفی مباد کہ در سند شاعر استعمال مصدر زدن است کہ بجایش می آید (اردو) چاند گہن یا سورج گہن ہونا۔

تشت زر اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سراج کنایہ از آفتاب جہانتاب است صاحب ناصری بذیل تشت زرین سند این آوردہ (سراج الدین سکزئی ؎) اگر روز قیفال او ہمی اندازد خواہد ٭ کہ تشت زر از شرق رخشان نماید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب

کے دوسرے معنے ۔

تشت زرّین اصطلاح۔ بقول برہان وبحر وجامع ورشیدی وسراج و(ناصری درملحقات) ہمان آفتاب۔ مرادف تشت زر **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است وموافق قیاس (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے ۔

تشت سرنگون اصطلاح۔ بقول ناصری درملحقات کنایہ از افلاک، وآسمان (حکیم خاقانی ؎) اگر نہ سرنگون سارستی این تشت پرلبالب بودی ازخون دل من ۔ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ موافق قیاس است ولیکن سند بالالفظاً بکار این نمی خورد (اردو) دیکھو آسمان۔ مذکر ۔

تشت سیمین اصطلاح۔ بقول برہان وجامع ورشیدی وبحر وسراج و(ناصری در ملحقات) کنایہ از ماہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی وموافق قیاس (اردو) چاند۔ مذکر

تشت شمع اصطلاح۔ بقول بحر لگن کہ شمع دران نہند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است وبمعنی حقیقی کہ لگن زیر شمع از ملحقات شمع است (اردو) وہ لگن۔ مذکر جو شمع کے نیچے رکھا جاتا ہے ۔

تشت کوفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مس کوفتن مرادف (تشت زدن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (زلالی خوانساری ؎) می زنم بر سینہ می گویم کہ آہ ۔ تشت می کوبم کہ بگرفتست ماہ ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال کوبیدن پیداست عیبی ندارد کہ مرادف کوفتن است (اردو) دیکھو تشت زدن ۔

(الف) **تشتکی** بقول بہار الف
(ب) **تشتکی دار** بمعنی رکابی وبرب گوید کہ بمعنی تشت دار است (ظہوری ؎)

دست ششتم زجملہ خواہد شد ، فلک از مہر تشتگی دارد ، **مؤلف** عرض کند کہ (الف) با کاف تصغیر و یای نسبت بر تشت موافق قیاس است ومعنی (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است کسی کہ سامان سفرہ را بقبضۂ خود دارد و انتظامش کند معنی پیالہ و رکابی ہا دارد ـ بہار تعریف خوشی نکرد (اردو) الف ـ رکابی ـ مؤنث ـ

(ب) رکابدار ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ رکابیوں مین کھانا چننے اور خوبصورتی سے لگانے والا ـ خانساماں ـ

تشت گر اصطلاح ـ بقول بہار و انند آنکہ تشت ہا را بسازد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و معنی حقیقی (اردو) تشت گر ـ فارسی ـ وہ شخص جو تشت بنایا کرتا ہے

(الف) **تشتگی** اصطلاح ـ الف بقول انند بحوالۂ بہار ہمان تشتکی کہ بہ کاف تازی (ب) **تشتگی دار** گذشت ـ صاحب بحر ذکر ب کردہ مرادف تشتکی دار نوشت **مؤلف** عرض کند کہ تسامح ہر دو یا تصحیف کتابت باشد کہ کاف عربی را فارسی کردند ہمان تشتکی و تشتکی دار است کہ بکاف عربی مذکور شد (اردو) الف و ب دیکھو تشتکی و تشتکی دار ـ

تشتن بقول ملحقات برہان بفتح اول بر وزن کشتن تیشۂ بزرگ را گویند ـ صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت ـ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) تیشہ ـ مذکر ـ دیکھو تش کے دوسرے معنے ـ

تشت نگون اصطلاح ـ بقول جامع کنایہ از آسمان **مؤلف** عرض کند کہ نظر بجا محقق [illegible] این مرکب [illegible] معنی را برای این کنایہ صحیح دانیم (اردو) دیکھو آسمان ـ مذکر ـ

تشت وآب خواستن | مصدر اصطلاحی

بقول بهار و بحر و انند کنایه از سفر باز آمدن و
یا از گرد راه شستن (انوری ؎) دنیا خراب
و دین مختل بود عدل تو ہ آباد کرد هر دو کنون
تشت و آب خواه ہ **مؤلف** عرض کند که عادت
است که چون اهل عجم از سیر باز آیند آب می خواهند
و دست و پا از گرد بشویند از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد. مخفی مباد که از
سند بالا استعمال مصدر خواهیدن پیدا می شود
که بجایش می آید نه خواستن (اردو) سفر سے
واپس آنا ۔

تشت وخایه | اصطلاح. بقول برهان

و بحر (۱) مرادف همان تشت خایه که گذشت
و (۲) کنایه از زمین و آسمان چه زمین در میان
آسمان است و (۳) نام طلسمی هم و علم نجوم را
نیز (علم تشت وخایه) گویند. خان آرزو در
سراج بذیل (تشت خایه) بحواله برهان ذکر
این بمعنی (۲) کرده اشاره علم نجوم هم کند و فی نهم
که این صحیح نیست صاحب جامع در هرسه معنی
متفق با برهان صاحب رشیدی بر معنی اول قانع
صاحب سروری در ملحقات بذکر معنی دوم گوید
که نام شعبده و مقصودش از شعبده غیر از معنی سوم
نباشد. صاحب ناصری در ملحقات متفق با رشیدی
بهار گوید که (۴) کنایه از علم نجوم و نام بازی
و بسند نظامی گوید که (۵) بمعنی نوع و گونه مستفاد
می شود (خاقانی ؎) تشتی است این سپهر و
زمین خایه دران ہ گر علم تشت و خایه ندانسته
بدان ہ (نظامی ؎) گر موبدی پیر در باستان
ہ بدین تشت و خایه و این داستان ہ **مؤلف**
عرض کند که باعتماد صاحب جامع هرسه معانی
اول الذکر را صحیح دانیم و برای معنی چهارم
شعر خاقانی را کافی ندانیم که دران استعمال
(علم تشت و خایه) بمعنی علم نجوم است و از مجرد
(تشت و خایه) علم نجوم مراد نیست و معنی پنجم

هم پیدا کردهٔ بهار است از نافهمی مضمون شعر
نظامی مقصود نظامی از الفاظ (بدین تشت وخا)
از زمین و آسمان است که آسمان بصورت
تشت نگون است بالای ماه و کرهٔ زمین بشکل
بیضهٔ زیر آسمان - فتامل - البته وجه تسمیهٔ معنی سوم
برنکشود خیال ما این است که همان معنی اول را

که طلسم مانند است بعض محققین بمعنی سوم قائم کردند
والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) دیکھو تشت
خایہ (۲) زمین اور آسمان (۳) ایک طلسم
کا نام فارسی میں تشت وخایہ ہے جس کی کامل
حقیقت معلوم نہ ہو سکی - مذکر - (۴) علم
نجوم - مذکر (۵) طریقہ - طرز - مذکر -

تشیوان بقول برہان با واو بروزن نردبان بلغت یونانی بسفایج را گویند و آن دارویی
است مسہل سودا و بعربی کثیر الارجل و ثاقب الحجر خوانند و اضراس الکلب نیز صاحب انند
نقل نگارش - صاحب محیط گوید که اسم یونانی یا بربری بسفایج است مؤلف عرض کند که
ما حقیقت این بربسانج بیان کرده ایم و از ینکه فارسیان این لغت را ہم بر زبان دارند جا
داده ایم (اردو) دیکھو بسانج -

تشخیص بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) در تماشاگاه تبدیل لباس کردن و بصورت
تشخص فرضی خود را نمودن مؤلف عرض کند که این لغت عرب است بالفتح و کسر خای معجمہ
و بقول انند معین کردن چیزی و اجاره کردن - فارسیان (۲) بمعنی دریافت استعمال این کنند
و معنی اول خاصہ معاصرین عجم است که تفریس باشد (ظہوری ۵۲) گرچہ آئینہ بہ تشخیص نفس
می آرم کہ زدو بہ طوفان نگہ آہ کشیدن دارد (اردو) (۱) ٹھیٹر میں ایکٹ کرنا کسی اور کے
لباس میں آکر اپنا پاٹ ادا کرنا کا حاصل بالمصدر - تبدیل لباس - ایکٹنگ - مؤنث - (سانگ - سوانگ

مذکر۔ بہروپ) (۲) دریافت۔ مؤنث۔

تشر بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم حاصل بالمصدر بمعنی تنبیہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسی جدید است و متحقق نہ شد کہ از کدام زبان این لفظ را گرفتہ اند لغت عربی یا ترکی یا سنسکرت نیست معاصرین عجم استعمال این بالضم می کنند (اردو) تنبیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ چشم نمائی

تشریح بقول بہار نیک بیان کردن سخن را و باصطلاح اطبا۔ بیان کردن حقیقت اعضای بدن انسان را علم تشریح گویند (ابوطالب کلیم ؎) با فکر او چو سر بگریبان فرو کنم ٭ تشریح زلف خم بخمش مو بمو کنم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی (۱) صراحت کنند و (۲) بمعنی بیان حقیقت اعضای انسانی ہم استعمال این در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بحسن بہر مداوا رگ وپی خود را ٭ نمودہ عشق بہ تشریح جسم لاغر ما ٭ (اردو) تشریح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) تفصیل۔ تفسیر۔ وضاحت (۲) اعضای جسم کی تحقیق۔

تشریح کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) صراحت کردن و (۲) حقیقت اعضای انسانی را بیان کردن است سند این معنی اول از کلام کلیم ہمدانی بر تشریح گذشت (اردو) تشریح کرنا (۱) صراحت کرنا شرح کرنا (۲) حقیقت اعضای انسانی کو بیان کرنا۔

تشرلف بقول بہار۔ بزرگوار گردانیدن۔ می فرماید کہ فارسیان (۱) بمعنی خلعت با لفظ پوشیدن و خواستن و داشتن و در بر افگندن استعمال کنند و (۲) بمعنی رفتن کہ استعمال

این با مصدر بردن آمده و (۳) بمعنی آمدن. با مصادر آوردن و دادن و فرمودن. صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر معنی اوّل کرده (خواجه شیراز سه) هرچه هست از قامت ناساز بی اندام ماست * ورنه تشریف تو بر بالای کس کوتاه نیست * صاحب بول چال بحواله معاصرین عجم هم ذکر معنی اوّل فرموده مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر رای مهمله و بقول منتخب بمعنی بزرگ داشتن و بزرگ گردانیدن. و بلحاظ دیگر معانی بالا این را مفرس دانیم. مخفی مباد که مجرّد این لفظ در فارسی بغیر ترکیب با مصادر بمعنی دوم و سوم مستعمل نیست و بمجاز معنی مستعمله زبان عرب و این معانی بترکیب مصادر پیدا می شود که در ملحقات می آید (اردو) خلعت. مذکر. لباس فاخره۔

تشریف آوردن استعمال. بقول بحر و وارسته بمعنی آمدن مؤلف عرض کند که بلحاظ معنی حقیقی لفظ تشریف که در عربی زبان است معنی این مرکب عزت بخشیدن و بزرگی آوردن است و فارسیان بر سبیل مجاز تعظیماً بمعنی آمدن استعمال کنند یعنی از آمدن کسی صاحب خانه را اعزازی حاصل می شود (آرزوی اکبرآبادی سه) تو تا ای ماه رو تشریف آوردی درین گلشن * گل مهتاب در هر سوی خرمن خرمن است امشب * مخفی مباد که ما این استعمال را از معاصرین عجم نه شنیدیم و در کلام استادان سلف هم نه دیدیم. معاصرین عجم این استعمال را غلط ندانند ولیکن خود استعمال نمی کنند مجرّد سند شاعر هندنژاد تسکین ما نمی کند (اردو) تشریف لانا. بقول آصفیه. قدم رنجه فرمانا. آنا۔

تشریفات بقول صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار (۱) بمعنی مضافین و هم او گوید که (۲) بمعنی آداب. صاحب رهنما

بحوالۂ سفرنامۂ مذکور می فرماید کہ (۳) بمعنی اسباب است و آداب و (۴) مدارات ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول و دوم و چہارم تصرف سیاح معاصرین است و معنی سوم درست بیان نکرد کہ جمع تشریف می باشد یعنی خلعت ہا (**اردو**) (۱) مصاحبین۔ مذکر (۲) اداب۔ دیکھو آداب (۳) خلعتین۔ مؤنث (۴) مدارات بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ خاطر۔ تواضع۔ آؤبھگت۔ جرأت ؎ گھر اُسکو بلا ندر کیا دل تو وہ جرأت ہو بولا کہ بہہ بس کیجے مدارات کہیں اور۔

تشریفات چی باشی اصطلاح۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار می فرماید کہ بمعنی (۱) صدر اعظم است صاحب رہنما بحوالۂ ہمان سفرنامہ گوید کہ (۲) مہتمم توشکخانہ و داروغۂ لباس خانہ۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد معاصرین عجم باشد کہ مرکب شدہ است با لفظ تشریفات کہ جمع ملبوس فاخرہ است و چی کہ لغت ترکی است بمعنی صاحب چنانکہ قاچی و قابوچی و باشی بقول غیاث در ترکی زبان بمعنی سردار است معنی لفظی این صاحبی کہ عہدۂ متعلق بہ ملبوسات دارد پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول بر سبیل مجاز (**اردو**) (۱) صدر اعظم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وزیر اعظم دیوان اعلی (۲) مہتمم توشکخانہ۔ داروغۂ لباس۔ مذکر۔

تشریف افگندن بر سر استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (تشریف افگندن) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ چیزی نیست و با ترکیب لفظ بر سر بمعنی خلعت پوشانیدن است (ثنائی مشہدی ؎) گردد چو غنچہ تنگ برش چتر سبز چرخ ہم تشریف جاہت ار فگند بر سر آفتاب پوشیدہ مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر فگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن باشد۔ (**اردو**) خلعت پہنانا۔

تشریف بردن استعمال صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی بردن خلعت را و (۲) بمعنی رفتن (ظهوری ؎) ہیولی کز و کسب کرده بخور ٭ بنوری کز و برده تشریف نور ٭ (وحشی یافقی ؎) شام ہجران تو تشریف بہرجا ببرد ٭ درپس و پیش ہزاران شب یلدا ببرد ٭ (طالب ع) از آن زمان که ازین کلبه برده تشریف ٭ (اردو) (۱) خلعت لیجانا (۲) جانا۔ تشریف لیجانا۔

تشریف پوشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که لباس فاخره دربرکردن (کلیم ہمدانی ؎) چرانپوشد تشریف امتیاز ازحق ٭ برہنه نیست لبعهدش مگر که تیغ جهاد ٭ (اردو)۔ خلعت پہننا۔

تشریف خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی طلب خلعت کردن (صائب ؎) از سپهر سفله تشریف تن آسانی مخواه ٭ پیرہن از پیاده دار دیوسف کنعان درو ٭ مخفی مباد که از سند بالا تشریف خواہیدن پیدا است عیبی ندارد که این مرادف آنست و خواہیدن بکاہش می آید (اردو) خلعت چاہنا۔

تشریف دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) خلعت دادن است و پیرایه بخشیدن بمعنی حقیقی (کمال اصفهانی ؎) تشریف داده ذات ترا از صفات خویش ٭ گاهی کریم و گاه رؤف و گہی رحیم ٭ (فغانی شیرازی ؎) ہرکرا تشریف رسوائی دہد سلطان عشق ٭ ہردم آید صد بلا بہر مبارکباد او ٭ صاحب بحر و (خان آرزو در چراغ ہدایت) و وارسته ہرسه می فرمایند که (۲) بمعنی آمدن است (شاپور طہرانی ؎)

می دہد تشریف غم ہر کہ می خواہد بدل ؛ ہیچ منج نیست در باز است و مہمان آشنا است ؛

مخفی مباد کہ در اسناد آخر استعمال مصدر دیدن است کہ بجایش می آید عیبی ندارد (اردو) (۱) خلعت دینا (۲) آنا۔ تشریف لانا۔

تشریف داشتن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی صاحب خلعت بودن است (طالب آملی ؎) تشریف شہادت زدم و تیغ تو دارم ؛ فرض است بر ارواح طواف حبلہ او (۲) موجود بودن (نصیر ہمدانی۔ نثر) اگر چہ درین وقت خدام نعیم الانام درین جانب اصفہان تشریف دارند (الخ) مخفی مباد کہ داریدن مرادف داشتن است کہ بجایش می آید و در اسناد بالا استعمال ہمان است۔ عیبی ندارد (اردو) (۱) خلعت رکھنا۔ صاحب خلعت ہونا (۲) تشریف رکھنا۔ بقول آصفیہ۔ موجود ہونا۔ رہنا جیسے۔ ہمارے ساتھ وہ بھی یہان تشریف رکھتے ہین۔

تشریف دوختن

استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی دوختن خلعت و لباس فاخرہ باشد (اردو) خلعت اور لباس فاخرہ سینا

تشریف رسیدن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر سبیل مجاز بمعنی عزت حاصل شدن است (کمال اصفہانی ؎) نتوان بصد ہزار زبان گفت شکر آن ؛ تشریف ہا کہ ما را زین خاندان رسید ؛ (اردو) عزت حاصل ہونا۔

تشریف فرمودن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی عطا فرمودن خلعت و لباس فاخرہ (جمال اصفہانی ؎) مرا تشریف فرمودی و لیکن دون قدر من ہا

هر اکس اینقدر بخشد زتوکس اینقدر چوید بهرخوبی تا بجر و دارستہ ہر دو ہی فرمایند کہ (۲) بمعنی آمدن است (آزاد بلگرامی سه) سربرا فوی علی نگذاشت سالار رسل بدر اسد تشریف فرمود آفتاب خاوری (اردو) (۱) خلعت عطا کرنا۔ (۲) تشریف لانا۔ دکن مین کہتے ہین تشریف فرما ہونا۔

تشریف یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی یعنی حاصل کردن خلعت فاخرہ باشد (کمال اصفہانی سه) تشریف سایۂ تو زمین گر بیافتی در چشم آفتاب شدی خاک توتیا (اردو) خلعت پانا۔

(الف) **تشرین** بقول انند بالکسر و یای معروف نام دو ماہ در زبان رومی **مؤلف** عرض کند کہ یکی را ــــــــــــــ

(ب) **تشرین اوّل** گویند کہ ترجمۂ ہندی آن تقریباً کاتک و دیگری را ــــــــ

(ج) **تشرین ثانی** و آن را در ہندی تقریباً اگھن گویند۔ صاحبان انند و غیاث (ب) را (تشرین اولی) و (ج) را (تشرین اخری) نوشتہ اند و لیکن صاحب بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ہمچنین گفتہ کہ بر (ب) و (ج) قائم کردہ ایم و حالا (ب) و (ج) بر زبان معاصرین عجم است و متقدمین و متاخرین ہم استعمالش کردہ اند ما این مرکبات را منفرد دانیم (اردو) الف تشرین رومی زبان مین دو مہینون کا نام ہے ب کاتک۔ مذکر (ج) اگھن۔ مذکر۔

تشلیخ بقول برہان و جامع و رشیدی و ناصری و سراج باللام بر وزن زرنیخ بمعنی سجادہ

وجانماز۔ صاحب جہانگیری سندی کہ از کلام شمس فخری برای این آوردہ ہمان است کہ بر (تسلیخ بہ سین مہملہ) گذشت مؤلف عرض کند کہ بعض محققین این را بہ سین مہملہ دوم آوردہ اند کہ گذشت و ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفتہ ایم و ہمان اصل است و این مبدل آن و نیا کہ کستی و کشتی و تسلیخ را فارسیان از سلخ عربی کہ بمعنی پوست است بر سبیل تفریس بصورت لغت عرب بدین معنی ساختہ اند و این تصرف شان است (اردو) دیکھو تسلیخ۔

تشمیر بقول برہان و جامع با میم بر وزن کفگیر دوائیست کہ آن را بسفایج خوانند و با یای معنی با فوقانی با بین شین و میم ہم بنظر آمدہ یعنی تشمیہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ این مخفف تشمیہ است مؤلف عرض کند کہ صاحب محیط ہمین را بہ زای ہوز آخر آوردہ و اشارۂ بسفایج کردہ و ما حقیقت بسفایج را بر بسایج بیان کردہ ایم و بر بسایج اشارۂ تشمیر ہم و باعتبار صاحب جامع ما این را لغت فارسی زبان بہ رای مہملہ آخر میدانیم و آنچہ صاحب محیط بہ زای نقطہ دار نقل کردہ آن را تصحیف کاتب خیال می کنیم۔ بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است (اردو) دیکھو بسایج۔

تشمیز بقول محیط ہمان تشمیر کہ بہ رای مہملہ آخر گذشت مؤلف عرض کند کہ ما صراحت ماخذ ہمیدر آنجا کردہ ایم و این را تصحیف قرار دادہ ایم (اردو) دیکھو تشمیر۔

تشمیزج بقول برہان و مؤید با زای نقطہ دار و جیم بر وزن و معنی چشمیزک است کہ شیرازیان چشم خوانند و آن تخمی است سیاہ و املس کہ با نبات سایند و در چشم کشند صاحب جامع گوید کہ ہمین را تشمیزک ہم گویند۔ صاحب محیط منفرد است کہ معرب چشمیزج کہ در چشخام بیاید مؤلف عرض

کنندکہ او بر چشنخام ہر چہ نوشتہ ماذکرش بر پشمہ کردہ ایم و ہم بر پشتہ و پشمہ (اردو) دیکھو پشمہ ۔

تشن بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و سراج بفتح اوّل بروزن چمن بمعنی چاکسو ست و آن دانہ باشد نرم و سیاہ و لغزندہ از عدس بزرگتر کہ در دواہای چشم بکار برند و بکسر اوّل ہم آمدہ صاحب سروری اسم دیگر این چاکسو بہ سین مہملہ گفتہ صاحب محیط بر چاکسو گوید کہ بفتح جیم فارسی و الف و سکون کاف و ضم سین مہملہ و سکون واو اسم ہندی چشنخام است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف و مبدل تشمیرج کہ گذشت میم بدل شدہ بنون چنانکہ پام و پان و تحتانی و زای ہوّز و جیم حذف (اردو) دیکھو تشمیزج ۔

تشنک بقول برہان و جامع بروزن چشمک ازپیش سرجائی را گویند کہ در کودکی نرم جہندہ می باشد و آن را بالعربی یافوخ خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ہمین را جاندانہ ہم گویند و بجہدہا ہم ۔ خان آرزو در سراج ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و ما بر تارک صراحت این کردہ ایم (اردو) دیکھو تارک کے دوسرے معنے ۔

تشنگی بقول بہار و انند ترجمہ عطش است (ظہوری س) داد از تشنگی و سیرابی ہا ؎ گشتہ ام غرق در محیط سراب ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از لغت تشنہ و یای مصدری بقاعدہ فارسی ہای ہوز آخر تشنہ بدل شدہ بہ کاف فارسی (اردو) تشنگی ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث عطش ۔ پیاس ۔ تراس ۔

تشنگی افتادن استعمال ۔ بمعنی عطش عائد و واقع شدن **مؤلف** عرض کند کہ مو انسا

قیاس است (ظہوری ؎) از داغ تو ہست سینہ سیراب ٭ افتاد چو تشنگی سراب است ٭ (اردو) پیاس لگنا۔ بقول آصفیہ۔ پانی کی خواہش ہونا۔ تشنگی ہونا۔

(۳۹۹۱) **تشنگی بر داشتن** استعمال۔ بتبلای تشنگی تشنگی باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) تا بمشتاقان شود پر کعبہ گشت از خود تہی ٭ صد بیابان تشنگی بر دار زمزم عاشقت ٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر بر داریدن است کہ بتجایش می آید معنی ندارد (اردو) پیاسا ہونا۔ مبتلای تشنگی ہونا۔

تشنگی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سندش مصدر (تشنگی گیردن) پیداست (خسرو ؎) زگرتہ بیش می سوزیم با آنکہ ٭ نگیرد تشنگی در روز باران ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (تشنگی کردن) ہم محاورۂ زبان است بمعنی تشنہ شدن و (تشنگی گیردن یا گرفتن) عاید شدن تشنگی مرادف (تشنگی افتادن) گذشت مخفی مباد کہ تعریف مصدر گیردن بجایش می آید (اردو) پیاسا ہونا۔

(۳۹۹۲) **تشنگی کشیدن** استعمال۔ بمعنی مبتلای تشنگی شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) العطش گویان صحرای غمت ٭ تشنگی در نیل و جیحون می کشند ٭ (اردو) مبتلائے تشنگی ہونا۔ پیاسا ہونا۔ تشنہ ہونا۔

تشنہ بقول بہار (۱) ترجمہ عطشان و (۲) بمعنی مشتاق و آرزومند مجاز است (میرزا بیدل ؎) گر نباشد حرص عالم بحر لبریز فناست ٭ آرزوئے تشنۂ ما در شراب انداختہ ٭ (صائب ؎) چشم ما چون زاہدان بر میوۂ فردوس نیست ٭ تشنۂ بوی از ان سیب زنخدانیم ما ٭ (ولہ ؎) گر بدانی چقدر تشنۂ دیدار توایم ٭ خواہی آمد عرق آلودہ بہ آغوش مرا ٭ صاحب فدائی کہ از علمای

معاصر عجم بود بر معنی اول قانع۔ صاحب سخندان گوید که در سنسکرت (ترشنا) بمعنی تشنگی است وہم او گوید که بمعنی خواہش وہوس ہم خان آرزو در سراج بذیل تش گوید که دور نیست که تشنه مرکب باشد از تش و نون که افاده معنی صاحبی کند وہای زائدہ از عالم خان وخانه **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با او و معنی دوم مجاز باشد (اردو) تشنه۔ بقول آصفیه (۱) پیاسا (۲) خواہشمند۔ متمنی۔

تشنه آب زا اصطلاح۔ بقول ناصری واند بمعنی مستسقی است که ہرچه آب خورد در غ تشنگی او نشود و زرداب در شکمش افزاید۔ (ابوالقاسم عنصری بلخی ے) چو تشنه آب زا از ہم از رنج ہلاک خویش را گشته خریدار ٭ و می فرمایند که این لغت در فرہنگہا نبود ازین شعر عنصری بدست آمده **مؤلف** عرض کند که تعریف خوشی نکرد آب زا بمعنی پیدا کننده آب پس تشنه که خود در شکم خود آب پیدا کند کنایه باشد از مستسقی (اردو) مستسقی۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ سیرابی کی طلب کرنے والا۔ استسقا کی بیماری والا۔

تشنه اشک اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند که بمعنی مشتاق اشک باشد متعلق بمعنی دوم تشنه که مجاز است (صائب ے) بیش ازین کاوش مکن یادل که چشم تشنه اشک ہا از برای گریه کردن آب از گوہر گرفت ٭ مخفی مباد که این مرکب اضافی است ولیکن در شعر بالا بفک اضافت مستعمل (اردو) اشک کا پیاسا۔ یعنے اشک کا مشتاق۔

تشنه باشیدن استعمال۔ بمعنی (۱) در عالم تشنگی بودن و (۲) مشتاق بودن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ے) چه تشنه است بروی تو چشم من شاید ٭ که چشم آن رخ خی کرده تشنه باشد ٭ و ازہمین قبیل

است (تشنہ شودن) و (تشنہ گردیدن) (ولہ
سہ) تشنہ ترمی شوم آنم بکجا نیارلب ٭ ای خوشا
تشنہ کہ در چشمۂ حیوان افتد ٭ مخفی مباد کہ معنی
باشیدن بجایش گذشت و مصدر شودن بجای
خودش می آید (اردو) (۱) پیاسا ہونا۔
(۲) مشتاق ہونا۔

تشنہ بچیزی بودن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بمعنی آرزومند چیزی بودن **مؤلف**
عرض کند کہ (تشنہ بخون کہ می آید متعلق بہمین معنی
عام است۔ واین ہم متعلق بمعنی دوم تشنہ
(اردو) کسی چیز کا مشتاق اور آرزومند ہونا

(الف) **تشنہ بخون** اصطلاح۔
(ب) **تشنہ بخون آمدن** الف بقول
بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی در پی
خون کسی یعنی در پی قتل بودن (طالب آملی سہ) سیر
چمن وبال دل داغ داغ ماست ٭ بوی بہار
تشنہ بخون ایاغ ماست ٭ (رضائی کاشی سہ)
دل بخونم تشنہ و دلبر بخونم مائل است ٭ وای
بر جانم کہ اینم دلبر و آنم دل است ٭ و ب
مرکب از الف است (ظہوری سہ) گلستان
لقا مژدۂ سیرابی دہ ٭ غمزہ اش دشنہ بکف
تشنہ بخون می آید ٭ (اردو) الف خون
کا پیاسا ب خون کا پیاسا بنکر آنا۔

تشنۂ تو استعمال۔ بقول مؤید۔ ای مشتاق
لقای تو **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ خصوصیت
لقا نباشد۔ بمعنی مشتاق تو باشد و بس متعلق
بمعنی دوم تشنہ۔ ضرورت نداشت کہ این را
مانند اصطلاحی جا دہند (اردو) تیرا مشتاق۔

تشنہ جگر اصطلاح۔ بقول بہار و بحر
و جامع کنایہ از اشتیاق۔ بہار بر معروف قانع
(صائب سہ) ای کہ از آب عقیق تو فلک سبز
است ٭ نیست انصاف برین تشنہ جگر خندیدن
٭ (ولہ سہ) صبر کن بر نفس گرم خود ای تشنہ جگر
٭ کہ چو دل آب شود چشمۂ حیوان گردد ٭ صاحب

ناصری در ملحقات گوید که کنایه از مشتاق است **مؤلف**
عرض کند که اتفاق داریم با صاحب ناصری که هر دو
سند بالاهم تائید قولش می کند و تسامح هر سه محققین
اوّل الذکر است که مشتاق را اشتیاق گفتند و خیال
نفرمودند که (تشنه جگر) اسم فاعل ترکیبی است
البته تشنگی جگر بمعنی اشتیاق توان گرفت **(اردو)**
مشتاق ۔

(الف) تشنه چشم | اصطلاح ۔ بقول بہار
وانند معروف ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید
که بمعنی گرسنه چشم است و از سندش ......

(ب) تشنه چشمی | پیدا است **مؤلف** عرض
کند که الف بمعنی مشتاق دیدار است و (ب)
بمعنی اشتیاق دیدار (صائب الف ے) تشنه
چشم افتاده است آئینه اسکندری ؎ ورنه
آب زندگانی دل سیاهی بیش نیست ؎ (صائب
ب ے) تشنه چشمی لازم افتاد است بزم
وصل را ؎ از نظر بازی نگردد سیر در دریا حباب
؎ (واله ے) ز آب بحر شود سیر تشنه چشمی من ؎ دلم
پر آبله زین ماجراست همچو حباب ؎ **(اردو)**
الف مشتاق دیدار ب اشتیاق دیدار ۔ نگراں

تشنه چیزی بودن | مصدر اصطلاحی کنایه
از اشتیاق هر چیز است و بقول بحر مرادف (تشنه
بهر چیزی بودن) که گذشت صاحبان رشیدی
و مصطلحات هم ذکر این کرده اند ۔ خان آرزو
در سراج گوید که مشتاق چیزی بودن **مؤلف**
عرض کند که متعلق به معنی دوم تشنه **(اردو)**
کسی چیز کا تشنه ہونا ۔ مشتاق ہونا جیسے ”میں
آپ کے دیدار کا تشنه ہوں ۔“

تشنه خون کسی شدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر ارادۀ قتل کسی داشتن **مؤلف**
عرض کند که بحر از نزاکت کار نه گرفته ۔ در صدد
قتل کسی و مشتاق قتل کسی بودن متعلق بمعنی
دوم تشنه باشد **(اردو)** کسی کے خون کا پیاسا ہونا

تشنه در خواب آب می بیند | مثل

صاحبان خزینة الامثال وامثال فارسی محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل راجی کسی زنند که مشتاق چیزی باشد مقصد آنست که هر که اشتیاق چیزی در دل دارد منہمک می شود در ان چنانچه در خواب هم همان چیز را می بیند (اردو) بلی کو چھیچھڑون کے خواب " جو من مین بسے سپنے مین دسے " صاحب محبوب الامثال نے ان دونون کو اسی فارسی مثل کے مقابلہ مین لکھا ہے۔

تشنه دل اصطلاح - بقول برهان و جامع و بحر مرادف تشنه جگر که گذشت یعنی کنایه از اشتیاق - بهار بر معروف قانع (میر خسرو) از تو نشاید که بدین سان روم * تشنه دل از چشمهٔ حیوان روم * صاحب ناصری در ملحقات آنرا هم بمعنی مشتاق گوید مؤلف عرض کند که اتفاق داریم با او و همه را نجا حقیقت تسامح محققین بالا عرض کرده ایم و در ینجا هم سکندری خورده اند که مشتاق را اشتیاق نوشته - اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو تشنه جگر۔

تشنه شودن استعمال - بمعنی حقیقی است مؤلف عرض کند که هر دو معنی تشنه مستعمل بمعنی تشنه شدن و حقیقت شودن بجایش می آید (ظهوری ؎) تشنه تر می شوم آبم بچکانید بلب * ای خوشا تشنه که در چشمهٔ حیوان افتد * (اردو) تشنه ہونا۔ مشتاق ہونا۔

تشنه کام اصطلاح - بقول بهار و انند معروف مؤلف عرض کند که بمعنی تشنه لب است (۱) بمعنی حقیقی و (۲) نهایت مشتاق چیزی (میرزا محمد زمان راسخ ؎) ز فیض باد جوش گل بباغ است * چراغان تشنه کام یک چراغ است * (اردو) تشنه کام بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیه نے تشنه لب پر فرمایا ہے (۱) نهایت پیاسا - ایسا پیاسا جس کے ہونٹون پر پھپڑیان جم جائین (۲) نهایت

مشتاق - نہایت خواہشمند -

تشنه لب استعمال - بقول بہار واننده معروف **مؤلف** عرض کند که مرادف تشنه کام بہر دو معنی (ظہوری ؒ) با تفته درونی چه کند ٭ (صائب ؒ) بوسه ہای تشنه لب بر در پیغام بافقست ٭ چون کبوتر ہای چاہی گرد چاه غبغبش قطره چکانی ٭ در وادی ما تشنه لبان بحر سراب است ٭ (اردو) دیکھو تشنه کام -

(الف) **تشنیع** بقول منتخب بالفتح و کسر نون لغت عرب است بمعنی زشت گفتن و زشت شمردن چیزی را **مؤلف** عرض کند که فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر با مصدر زدن بمعنی (ب) **تشنیع زدن** بمعنی زشت گفتن استعمال کنند - صاحبان بہار عجم و اننده ذکر این کرده اند (مولوی معنوی ؒ) ای تو قدیم می کده ہم ستی و ہم می زده ٭ تشنیع ہای بیہده چون می زنی ای بدگہر ٭ (میر خسرو ؒ) دشنام دہد دشمن و تشنیع زند دوست ٭ چندان شنوم از که و چندین به که گویم ٭ مخفی مبادکه از اسناد بالا مصدر زندن پیداست که مرادف زدن است عیبی ندارد و تعریفش بجای خودش می آید (اردو) طعن و تشنیع کرنا -

تشویر بقول بہار شرمنده شدن و شرمنده کردن - فارسیان بمعنی خجالت و انفعال بالفظ خوردن و دادن و کشیدن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر واو صاحب منتخب ذکر این کرده استعمال فارسیان در ملحقات می آید (اردو) خجلت مؤنث - انفعال - مذکر -

تشویر خوردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی خجل شدن است (کمال اصفہانی ؒ) زہی ز رفعت تو خورده آسمان تشویر ٭ زہی

ندیدہ ترا چشم روزگار نظیر ﴿ (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خجل ساختن است و خجالت عائد حال کردن (انوری ﴿) کند لطائف طبع تو بحر را حیران ﴿ دہد شمائل حلم تو کوہ را تشویر ﴿ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر دمیدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) خجل کرنا۔

تشویر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خجل شدن و ندامت کشیدن است (اوحدی ہروی ﴿) در خلقتم اوستاد تقدیر ﴿ چندان کہ نکشید ہیچ تشویر ﴿ (اردو) خجل ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

تشویش بقول بہار بمعنی شوریدہ کردن کار رومی فرماید کہ این عربی الاصل نیست و فارسیان بمعنی رنج و محنت با لفظ خوردن و دادن و داشتن و کردن و کشیدن استعمال کردہ اند و ہمچنین بمعنی سرزنش ہم کہ در ملحقات می آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب بالفتح و کسر واو بمعنی پریشان و آشفتہ کردن آمدہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر و با مصادر فارسی مرکب کردہ اند (اردو) تشویش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ پریشانی۔ گھبراہٹ۔ سوچ۔ تردد۔ فکر۔

تشویش آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فکر و تردد و پریشانی لاحق شدن است (ناصر ثنائی ﴿) از محنت ہای محنت بیش آمد ﴿ وز ملک پدر بہر تو تشویش آمد ﴿ (اردو) فکر و تردد اور تشویش لاحق ہونا۔

تشویش باشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تشویش بودن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش (تشویش باشیدن) پیدا ست کہ قائمش کردہ ایم (سلمان ساوجی ﴿) ہمہ

ہیچ من از ان غمزۂ بیمار بود ٭ ہمہ تشویشیم از ان زلف پریشان باشد ٭ (اردو) تشویش ہونا

تشویش خوردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مبتلای فکر و تردد و پریشانی بودن است (سعدی ہ) تہیدست تشویش نانی خورد ٭ جہانبان بقدر جہانی خورد ٭ (اردو) تشویش ۔ فکر ۔ تردد ۔ پریشانی مین مبتلا ہونا ۔

تشویش دادن یا استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر (تشویش دادن) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندش (تشویش دادن) بمعنی تکلیف رسانیدن یہ یا بالعرض تشریف آوردن یعنی زحمت تشریف آوری دادن پیداست (وحشی یافقی ہ) جان را بہ ہجرت می کنم بہر عیادت ٭ گو بیا ٭ کی بہر حفظ جان خود تشویش پایت می دہم ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر رہیدن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) آتے کی تکلیف دینا ۔

تشویش داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی فکر و تردد داشتن است (شیخ سعدی ہ) چپ ازین غم نانی داشتم و این ساعت تشویش جہانی ٭ (اردو) فکر و تردد رکھنا بمعنی مبتلای فکر و تردد ہونا ۔

تشویش دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مبتلای فکر و تردد شدن (قراری گیلانی ہ) مرگ ست دوری از الم تشویش ہستی دیدہ را ٭ یارب ز خواب نیستی در حشر بیدارم مکن ٭ (اردو) مبتلائے فکر و تردد ہونا

تشویش کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ سرزنش و توبیخ کردن است (سعدی شیرازی ہ) بداندیش را زہر و تشویش کردن

پشیمانی از گفتهٔ خویش کرده ۲ (اردو) زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔

تشویش کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بتبلای فکر و تردد شدن است۔ (ظهوری ۵) دل است اینکه ناز بتان می کشد ۲ دل است اینکه تشویش جان می کشد ۲ (اردو) فکر و تردد مین مبتلا ہونا۔

تشه بقول برهان و جامع و سروری با تای مشدد بر وزن پشه (۱) پیمانهٔ روغن را گویند آرزو در سراج بذکر قول سروری می فرماید که در رسالهٔ قوسیه بکسر (۲) بمعنی تیشهٔ بزرگ است پس مخفف تیشه بود **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم مخفف تیشه که می آید (اردو) (۱) روغن کا ناپ۔ پیمانه۔ مذکر۔ (۲) دیکھو تیشه۔

تشی بقول برهان و جامع بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی (۱) خارپشت کلان را گویند که خارهای خود را مانند تیر اندازد و بقول بعض این لغت عرب است و (۲) بکسر اوّل مردم پرشپش را خوانند۔ صاحبان رشیدی و سروری و سراج بر معنی اوّل قانع (حکیم اسدی ۵) تو این رو سرِ پارسی چون کشی ۲ یکی سنگه خوانند و دیگر تشی ۲ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید که این لغت فارسی دری است نه عربی صاحب برهان خطا کرد که عربی دانست۔ صاحب محیط بر خارپشت قانع **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این را بر آتشی بیان کرده ایم که به الف اوّل گذشت و این مخفف آن و به معنی دوم مرکب از تش با یای نسبت معنی صاحب تش و تش دارنده و تش بمعنی شپش بجایش مذکور شد (اردو) (۱) دیکھو آتشی (۲) وه شخص جس کے جسم مین جوئین پڑ گئی ہون۔

تشیرہ بقول برہان و جامع و ناصری و مؤید و سراج بر وزن کبیرہ گلولہ را گویند کہ از سنگہای الوان و سخت سازند و بدان بازی کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) پتھر کا گولہ جس سے کھیلتے ہیں۔ مذکر۔

فوقانی با صاد مہملہ

تصاعد بقول بہار ببالا برآمدن می فرماید کہ صحیح تصعد است (بدر چاچی ع) در تصاعد آنکہ ہی گرد براقت سوی چرخ ٭ چشم عقرب شود ہی معدن ثور از دبران ٭ **مؤلف** گوید کہ تصعد بالفتح بقول منتخب لغت عرب است بمعنی بالا رفتن ولیکن صاحب انند بحوالۂ منتہی الارب تصاعد را ہم بروزن تفاعل لغت عرب گوید پس استعمال فارسیان است و بس و وجہی نیست کہ بقول بہار تصرف فارسیان بر سبیل تفریس دانیم (اردو) بلند ہونے کا حاصل بالمصدر تصاعد کا استعمال اردو مین ہے۔

تصحیح بقول بہار درست کردن می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسرہ حای حطی اول بقول انند لغت عرب است پس خبرین نیست کہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این ترکیب مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تصحیح۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ صحت۔

تصحیح دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بمعنی درست کردن و صحیح نمودن است (صائب ع) نہاد بر رخ گل نقطہای شک شبنم ٭ دو باغ رد کن و تصحیح این رسالہ بدہ ٭ (ظہوری ع) کتاب صبر کہ تصحیح دادہ بودش عقل ٭ بکنج مدرسۂ

عشق باطل افتاد است پا مخفی مباد که از سند صاحب مصدر رد ہیدن ناپیداست نہ دادن (اردو) تصحیح کرنا۔ صحیح کرنا۔ صحت کرنا۔

(الف) تصحیح کردن الف بر زبان معاصرین با عجم بمعنی تصحیح دادن است که گذشت و ب لازم آن یعنی صحت پذیر شدن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری سه) قبلۂ اہل حرم تصحیح یافت پا نسخۂ ابروئش محراب برد پا (اردو) (الف) دیکھو تصحیح دادن (ب) صحیح ہونا۔

(ب) تصحیح یافتن

تصحیف بالفتح و کسر حای حطّی. بقول منتخب خطا کردن در تحریر مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تصحیف مؤنث۔ غلطی۔

تصحیف بوسه اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعه یعنی توشه و در دیگر نسخهٔ قلمی (تصحیف توشه) توشه گوید که بمعنی بوسه و در نسخهٔ قلمی دیگر و ولغت قائم کرده یعنی (تصحیف بوسه) بمعنی توشه و (تصحیف توشه) بمعنی بوسه دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که (تصحیف بوسه) بوسه را نام است که معشوق۔ عاشق خود را غیر او دانسته بوسه گیرد و بعد ازان چون عاشق را می شناسد از غلطی بوسهٔ خود نادم می شود۔ کاتبین چاپکدست در کتاب فضولی ہا کرده اند دیگر ہیچ (اردو) بوسه کی غلطی مؤنث جو کبھی معشوق عاشق کو یہ سمجھکر دیتا یا لیتا ہے کہ مخاطب غیر عاشق ہے اور پھر نادم ہوتا ہے۔

تصحیف قفا اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعه ای فنا کذا فی الشرفنامه و القنیه۔ در دیگر نسخه مطبوعه می نویسد که بمعنی بقاست و در نسخه دیگر قلمی بمعنی فنا مؤلف عرض کند که دیگر ہمه محققین زبان دان و اہل زبان ازین لغت

ساکت اند و بدون سند استعمال ما این را درست ندانیم ظاهرا معنی لفظی این غلطی قباست یعنی قبا به غلط پوشیدن البته تبدیل قبا استعاره توان کرد به فنا که چون قبای وجود بدل شود عالم باقی تعلق می شود باقی حال این اصطلاح را هیچ ندانیم (اردو) ناقابل ترجمه۔

تصدیع بقول بهار بمعنی درد سر دادن۔ می فرماید که بالفظ دادن وکشیدن مستعمل مؤلف عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر دال مهمله وبقول منتخب بمعنی درد سر رساندن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی تکلیف وزحمت بر سبیل مجاز استعمال این با مصادر فارسی می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تصدیع۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ مؤنث۔ درد سر۔ تکلیف دکھ

تصدیع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که زحمت وتکلیف برداشتن است (کمال خجندی ع) ما را بروز واقعه خاطر به آن خوشست ؎ کز خاک آستان تو تصدیع می بریم ؎ (اردو) تکلیف مین مبتلا ہونا۔

تصدیع دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تکلیف وزحمت رسانیدن است متعدی مصدر گذشته۔ (ناظم هروی ع) بعز منی میدهد تصدیع جا هست۔ عزیز مصر یعنی خاک راهت ؎ مخفی مباد که از سند بالا مصدر رهیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) تصدیع دینا۔ تکلیف دینا۔

تصدیع کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که تکلیف وزحمت برداشتن (مخلص کاشی ع) تصدیع در تدارک هر ما حضر مکش ؎ داری چو سرکه ونمکی درد سر مکش ؎ (اردو) تکلیف اٹھانا۔ زحمت مین مبتلا ہونا۔

تصدیق بقول بہار راست گردانیدن و باور داشتن۔ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر دال مہملہ۔ بقول منتخب راست گوی دانستن کسی را۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند (ظہوری ؎ بحث عشقت خرد بیہدہ دارد خامی ٭ می شود پختہ بتصدیق جنون می آید (اردو) کسی کو سچا سمجھنے کا حاصل بالمصدر۔

تصدیق فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی تصدیق کردن است یعنی راست گو دانستن کسی را وصحیح دانستن (نثر نصیر ہمدانی) میدانم کہ ہرچہ در وادی اشتیاق می نویسم تصدیق می فرمایند ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال فرمائیدن پیدا است کہ بجائش می آید (اردو) تصدیق فرمانا۔ تصدیق کرنا۔

تصدیق کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف تصدیق فرمودن است وفرق در ہر دو ہمین قدر کہ آن کلمۂ عزت است منظر بہ اعزاز مخاطب و این معمولی (کمال اصفہانی ؎ گراف آن زنم کہ بمن ختم شد سخن ٭ تصدیق من ہر اینہ دعوا می کنند ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر کنندن پیدا است کہ بجائش می آید (اردو) تصدیق کرنا۔ سچ قرار دینا۔

تصرّف بقول بہار دست کاری زدن و می فرماید کہ بالفظ داشتن وکردن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و رای مشدد۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قبض استعمال این می کنند (ظہوری ؎) دست تصرّف صبا بستم

از آه برقفا ہا کردہ اجارہ چشم جان سرمۂ خاکپای را ۃ (اردو) تصرف ۔ بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مذکر ۔ دست اندازی ۔ قبضہ ۔ مداخلت ۔

تصرّف داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قبضہ داشتن (ظہوری ۃ) این تصرف نہ مہر داشت نہ ماہ ہا ہر نگاہی کہ رفت داشت نگاہ ہا (اردو) تصرّف رکھنا ۔ قابض ہونا ۔ قبضہ رکھنا ۔

تصرّف کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قابض شدن و دخل یافتن است ۔ (ظہوری ۃ) عشوۂ ساقی تصرف در مزاج توبہ کرد ہا گونگہ تہ جرعۂ تکلیف بر تقوی افشان (اردو) تصرّف کرنا ۔ قابض ہونا ۔ دخل پانا

تصرّف گذاشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ترک کردن قبضہ و مداخلت (نظامی ۃ) تصرّف در ان سکہ نگذاشتم ہا گز ان سیم و زر زر خبر داشتم ہا (اردو) قبضہ چھوڑنا ۔ مداخلت ترک کرنا ۔

تصفیۂ نفط اصطلاح ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کارخانۂ روغن نفط است کہ آن را پاک و صاف کنند و نفط بقول غیاث روغنی است سیاہ و سفید رنگ بہتر از انست کہ در ملک شیروان از زمین می جوشد و معرّب است و بقول بعض دارو ئی است کہ حکما ساختہ اند ہر جا کہ اندازند آتش در گیرد **مؤلف** عرض کند کہ این مرکّب بمعنی مصدر یست کہ روغن نفط را صاف کردن و معاصرین عجم بر سبیل مجاز کارخانۂ را بدین اسم موسوم کردند کہ کار تصفیۂ این روغن کنند (اردو)

روغن نفت کے صاف کرنے کا کارخانہ. مذکر. صاحب آصفیہ نے نفت کا ذکر فرمایا ہے۔

تصنیف بقول بولچال بحوالۂ معاصرین عجم (۱) سرودن غزل ہا و امثال آن **مؤلف** عرض کند کہ این تصرف معاصرین عجم است در معنی بر سبیل مجاز و تفریس و حقیقۃً این لغت عرب است بالفتح وکسر نون وبقول منتخب جدا کردن بعضی از بعضی وگونہ گونہ کردن چیزی را و در اصطلاح مثل تالیف است وفرق در تالیف و تصنیف ہمین قدر کہ تالیف کتابی باشد کہ دران از چند کتب مطالب شتی را جمع نمودہ باشند (چنانکہ گذشت) و تصنیف مضمون طبع وافکار مصنف است (اردو) تصنیف بقول آصفیہ دل سے کوئی کتاب بنانا طبیعت سے کوئی مضمون لکھنا. ایجاد۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این در خواندن افکار و اشعار شعرا کنند ونمی پسندند کہ شعر شاعری را دیگری بخواند وحق ہم ہمین است کہ مصنف تصنیف خود خوب می خواند برخلاف غیر (اردو) دکن میں اسی فارسی کہاوت کا استعمال ہے۔

تصنیف نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند و غیاث بمعنی بہتان کردن است **مؤلف** عرض کند کہ مجاز است و بس و بر زبان معاصرین عجم (تصنیف کردن) بہ ہمین معنی مستعمل است می گویند ؎ آغا این الزام راحق او تصنیف می کنی ؎ یعنی بہتان می کنی (اردو) بہتان کرنا۔

تصور بقول بہار در دل خود صورت چیزی بستن و می فرماید کہ با لفظ بستن و کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و ضم واو مشدد لغت عرب است فارسیان

بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر خود ہم بقاعدۂ فارسی مرکب می نمائند که در ملحقات می آید (اردو) تصور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ کسی شئے کی صورت دل مین باندہنا۔ خیال۔ تصوّر۔ بمعنی حاصل بالمصدر۔

تصوّر بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن تصور ہست (بیدل ؎) بہار بوسہ بپای تو دادہ خون گر دید ٭ نگہ تصور رنگینی حنا بستہ ٭ (اردو) تصوّر باندہنا۔ دکن مین مستعمل ہے بمعنی تصوّر قائم کرنا۔

تصوّر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تصوّر بستن است (بسمل نیشاپوری ؎) آئینہ را تصوّر گرداب می کنم ٭ از بس دلم ز مردم دنیا گرفتہ است ٭ (اردو) تصوّر کرنا۔ دیکھو تصوّر بستن۔

تصویر بقول بہار صورت کردن و آفریدن صورتی که از چوب و گل و امثال آن سازند یا بر دیوار و غیر آن نگارند و این مجاز است و تصاویر جمع آن۔ می فرماید که بالفظ کردن و کشیدن مستعمل است **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و در منتخب و منتہی الارب ہم بہمین معنی آمده۔ بالفتح و کسر واو مستعمل۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بترکیب فارسی استعمالش نمایند که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) می روند از صفحۂ صورتہا برون ٭ صورتش گر زیور تصویر نیست ٭ (اردو) تصویر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث لغوی معنی صورت بنانا مگر یہہ مصدر اسم مفعول کے معنون مین مستعمل ہے۔ مورت شبیہہ روپ۔ فوٹو۔ نقش۔ نقشہ۔ بت۔

تصویر سایہ دار اصطلاح۔ بقول بہار صورتی کہ سایہ اش افتد مثل تصویر سنگ و آہن وطلا وغیرہ واین بمذہب امامیہ شکستنی است بخلاف تصویر رنگ ونہ نشان (شفیع اثر ے) ہر کس بسایہ دگری از درش رود ؎ بایدش شکست چو تصویر سایہ دار ؎ صاحبان بحر ومصطلحات وانند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) سایہ دار تصویر۔ مؤنث۔ بُت۔ پیکر۔

تصویر قلمدان استعمال۔ بقول بہار وانند تصویری کہ بر قلمدان نقش کنند (محسن تاثیر ے) لب خاموش تصویر قلمدان فاش می گوید ؎ کہ از ہمراہی اہل سخن نتوان سخنور شد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) وہ تصویر جو قلمدان پر کھینچیں۔ مؤنث۔

تصویر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ساکت واین کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تصویر کشیدن است (صائب ے) تصویر کہ شبیہہ ترا کند تصویر ؎ از خامہ اش سر انگشت در دہان ماند ؎ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر کندن است کہ بجایش می آید (اردو) تصویر کھینچنا۔ تصویر بنانا۔ فوٹو لینا۔

(الف) **تصویر کش** اصطلاح۔ الف

(ب) **تصویر کشیدن** بقول بحر وانند وبہار بمعنی مصور (ملا مفید بلخی ے) شوخ تصویر کشم جلوہ رنگین دارد ؎ نقش پایش چو قلم صورت رنگین دارد ؎ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف تصویر کردن (قاسم مشہدی ے) در چشم مور جلوہ ندارم ز لاغری ؎ تصویر من بہ موی میانی کشیدہ اند ؎ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر (ب) کردہ (اردو) تصویر کھینچنا۔ دیکھو تصویر کردن۔

تصویر گر اصطلاح۔ بقول بحر وبہار وانند

بمعنی مصوّر مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ گر بمعنی کنندہ و سازندہ ہم آمدہ چنانکہ کاسہ گر و کوزہ گر (اردو) مصوّر۔ تصویر بنانے والا۔

تصویر مستقبل اصطلاح۔ بقول بحر تصویر دو چشمی مؤلف عرض کند کہ مستقبل بمعنی استقبال کردہ شدہ اسم مفعول است و از ینکہ تصویر دو چشمی ہمچو شخصی است کہ روبرو آمدہ فارسیان درین معنی این اصطلاح را قائم کردند (عرفی ؎) چہرہ پرداز جہان زحمت کشد چون بہ حمل ٭ شب شود نیم رخ و روز شود مستقبل ٭ مخفی مباد کہ عرفی درین شعر تصویر نیم رخ و تصویر مستقبل را بالمعنی بستہ است اگرچہ لفظاً ظاہر نیست (اردو) وہ تصویر جو سالم صورت کی ہو جس مین دونون آنکھین مقابل نظر آئین۔ مؤنث۔ دکن مین اس کو تصویر مقابل اور تصویر دوچشمی کہتے ہین۔

تصویر نیم رخ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند ہمانست کہ آن را در عرف تصویر یک چشمہ گویند۔ مقابل تصویر مستقبل کہ دو چشمی باشد و سند این از عرفی بر تصویر مستقبل گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) یک چشمی تصویر جس مین صاحب تصویر کا منہ مصوّر کے مقابل نہو۔

فوقانی با ضاد معجمہ

(الف) **تضرّع** بقول بہار بمعنی زاری کردن (شیخ شیراز ؎) گر تضرّع کنی و گر فریاد ٭ دزد زر باز پس نخواہد داد ٭ مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم و ضم رای مہملہ لغت عرب است و صاحب منتخب ذکرش کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی گریہ با تصمد رکردن کردہ اند و تضرّع ساختن و نمودن ہم گوشش ماخوردہ پس ۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تضرّع کردن** ازہمین لغت الف است بخیال ما مسند بالا متعلق بہ مصدر کندن است کہ بجایش می آید (**اردو**) الف گریہ۔ مذکر ب رونا۔

تضمین بقول اند بروزن تفعیل لغت عرب است بمعنی پذیرانیدن و ضامن گردانیدن کسی را و درپناہ آوردن و باصطلاح شعرا درآوردن شعر مشہور دیگر را در شعر خود۔ اگر آن شعر یا مصرع مشہور است احتیاج بایما ندارد و الّا اشارہ بدان واجب است تا از آفت تہمت سرقہ مصئون باشد و تضمین مصرع را تاکید و تضمین بیت را استعانہ گویند **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عربست بالفتح وکسر میم۔ صاحب منتخب این را آوردہ و معنی اصطلاحی شعرا راہم ذکر کردہ فارسیان بہ ہمین معنی آخر استعمال این با مصدر ساختن و کردن و نمودن می کنند (**اردو**) تضمین بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ شامل کرنا اصطلاح عروض میں کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل کرنا

فوقانی با طای حطی

تطاول بقول بہار گردن کشی کردن و فارسیان بمعنی ظلم و بیداد بالفظ کردن و کشیدن استعمال می نمایند **مؤلّف** عرض کند کہ بفتحتین وضم واو لغت عرب است صاحب منتخب ذکر این کردہ و بلحاظ تصرّف فارسیان در معنی ما این را مفرّس دانیم (ظہوری ص) خوبان عجب کہ خیل مدارا وہند شان ٭ تسخیر ملک دل بہ تطاول حوالہ است ٭ (ولہ ص) گو مدعی مثال تطاول ترحمست ٭ مشکل مراست کار مدارا بر دست ٭ (**اردو**) ظلم۔ مذکر۔ بیداد۔ مؤنث

تطاول کردن مصدر اصطلاحی بہ جناب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بر تطاول بمعنی ظلم و بیداد کردن نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است از تفریس فارسیان

که بر تطاول گذشت (حافظ شیراز ے) خاکیان
بی بهره اند از جرعه کاس الکرام ٭ این تطاول بین
که با عشاق مسکین می کنند ٭ (ظهوری ے)
کشور دل بخرابی چه بلا آباد است ٭ کند انکار
مدارا که تطاول نکند ٭ مخفی مباد که از اسناد بالا
مصدر رکردن پیدا است که بجایش می آید (اردو)
ظلم کرنا. بیداد کرنا.

تطاول کشیدن مصدر اصطلاحی. صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که تحمل ظلم و بیداد کردن است (حافظ شیراز
ے) این تطاول که کشید از غم هجران بلبل ٭ تا سراپرده
گل نعره زنان خواهد رفت ٭ (اردو) ظلم سهنا

(الف) **تطبیق** بقول بهار موافق گردانیدن چیزی با چیزی می فرماید که با لفظ دادن مستعمل
است **مؤلف** عرض کند که بالفتح و کسر موحده لغت عرب است و صاحب انند صراحت
آن کرده فارسیان استعمال مجرد این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مطابقت و موافقت می کنند و
(ب) **تطبیق دادن** را بمعنی مطابقت کردن (واله هروی ے) ای داده به اهل
قبر تطبیق نفس ٭ ز آئینه سهو کرده تحقیق نفس ٭ (اردو) الف. تطبیق. بقول آصفیه عربی
اسم مؤنث. تطابق. مطابقت. مشابهت. تشابه (ب) تطبیق دینا. مطابقت کرنا.

تطعیم الجدری اصطلاح. بقول بول چال بحواله معاصرین عجم عمل جراحی کردن برای حفظ
ما تقدم مرض (سرجوشیدگی) **مؤلف** عرض کند که آب آبله های این مرض را می گیرند و بر
بازوی انسان دو سه جا جراحتی خفیف کرده آن ماده را دران داخل کنند تا ازانجا آبله ها
پیدا می شود و تب خفیف هم عارض گردد و در هشت یا ده روز القیام پذیرد و این عمل گویا
مرض مصنوعی است که پیدا کنند و بخیال اطبای فرنگ این عمل مرض (سرجوشیدگی) را

تا یک سال و درین روزها اطبای یونانی هم این را مفید و حفظ ما تقدم مرض مذکور دانند معنی لفظی این پیوند دادن آبله شک نیست که این مرکب زبان عرب است ولیکن اصطلاح قدمای عرب نیست ازینکه این طرز عمل هم برای حفظ ما تقدم این مرض در زمانهٔ پیشین نبود و حالا در بعض بلاد عرب هم همین اصطلاح برای این عمل مستعمل است معاصرین عجم بر زبان دارند بخیال ما نفرس باشد. (اردو) ٹیکا نکالنا۔ ٹیکا ڈالنا۔

تطهیر بقول بهار پاک کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر های هوز فارسیان بمعنی حاصل بالمصدرش یعنی طهارت و پاکیزگی استعمال این با مصادر فارسی کنند که در ملحقات می آید (اردو) طهارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ پاکی۔ صفائی۔

تطهیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که صاف و پاک کردن و شستن است (علی خراسانی ؎) بسکه آلوده عصیان شده بود دل ما محشر ٭ دامنش را نتوان داد به زمزم تطهیر ٭ (اردو) طہارت دینا۔ صاف و پاک کرنا۔ دھونا۔

تطهیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی طهارت و پاکیزگی حاصل کردن است (علی خراسانی ؎) صادق آن مهبط انوار الهی که گرفت ٭ دامن شرع ز سرچشمهٔ علمش تطهیر ٭ (اردو) طہارت حاصل کرنا۔

تطهیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تطهیر گرفتن است (علی خراسانی ؎) پیش ازین بود بر از لوث خطا چون زمزم ٭ یافت از آب کفت شرع همین تطهیر ٭ (اردو) طہارت پانا۔

فوقانی با ظای معجمه

تظلّم بقول بہار فریاد کردن و نالیدن از بیداد کسی می فرماید که با لفظ برآوردن و زدن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتح اوّل و دوم ولام مضموم مشدّد ـ صاحب منتخب ذکر این کرده فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فریاد می کنند و بامصادر فارسی زبان خود مرکب سازند ـ (اردو) دادخواہی ـ مؤنث ـ فریاد ـ

تظلّم آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فریاد و دادخواہی بوقوع آمدن است (عبد الغنی تفرشی ـ ۵) تظلّم نایدا ز من لیک ترسم ؎ که عدل حق تعالی برنتابد ؎ مخفی مباد که از سند بالا مصدر آئیدن پیدا ست که بجایش گذشت (اردو) دادخواہی اور فریاد واقع ہونا ـ

تظلّم برآوردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اظہار جور وجفا و دادخواہی کردن است (سعدی ـ ۵) تظلّم برآورد و فریاد خواند ؎ که رحمت برافتاد و شفقت نماند ؎ (اردو) دادخواہی کرنا ظلم کو ظاہر کرنا ـ

تظلّم زدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فریاد کردن و اظہار ظلم ظالم و دادخواہی کردن است (نظامی ـ ۵) تظلّم زنانند بر شاہ روم ؎ که بر مصریان تنگ شد مرز و بوم ؎ مخفی مباد که سند بالا متعلق بامصدر زندن است که بجایش می آید (اردو) داد چاہنا ـ فریاد کرنا ـ اظہار ظلم کرنا ـ

تظلّم کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دادخواہی است (شاہی سبزواری ـ ۵)

گفته شاهی برین درگیست باچندین فغان کو داد
خواهم بهر در سلطان تظلم می کنم ۵ مخفی مباد که
سند بالا متعلق به مصدر کندن است که
بجایش می آید۔ (اردو) داد خواهی کرنا۔

تظلم نمودن | استعمال صاحب آصفی بمعنی ساخت
مؤلف گوید که مرادف تظلم کردن است۔
(ثانی مشهدی سے) من تظلم می نمایم دست
بر سر می زنم ۵ او تغافل می زند آنرا دگیر
می کند ۵ مخفی مباد که سند بالا متعلق به مصدر نمایند
است که بجایش می آید (اردو) فریاد کرنا

فوقانی باعین مهمله

تعارف | بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات و ہدیہ بصاحب
بول چال بحوالہ معاصرین عجم گوید که بمعنی تواضع و ملاقات و صاحب سلامت است۔
مؤلف عرض کند که نقص تعریف هر دو معانی متعارفه را در خفا دارد ما از معاصرین عجم
شنیده ایم که استعمال تعارف بمعنی معرفت و شناسائی می کنند۔ لغت عرب است بفتح اول
و دوم و ضم رای مهمله و بقول منتخب یکدیگر را شناختن پس فارسیان همین را به معنی حاصل بالمصدر
استعمال کرده و باعصادر خود مرکب ساخته اند که در ملحقات می آید (اردو) تعارف بقول
آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شناسائی۔ جان پہچان۔ واقفیت۔ واقف کاری۔

تعارف رسمی | اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی ملاقات
باجلوس شاہانه۔ صاحب بول چال بحوالہ معاصرین
عجم می فرماید که مراد از ملاقات شاہانه مؤلف
عرض کند که صراحت معنی تعارف بجایش
گذشت و ما این را بمعنی بالا مفرس دانیم
که به تخصیص معنی تعریس کرده اند (اردو)
ملاقات شاہی یعنی شاہانہ جلوس کے ساتھ ملاقات

کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعارف کردن مصدر اصطلاحی جناب روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ یعنی سلام کردن گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق لفظ تعارف بجایش گذشت و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این تعریف است بلحاظ تخصیص معنی (اردو) سلام کرنا۔

تعب بقول بہار بوزن طلب۔ رنج و ماندگی است می فرماید کہ با مصادر دادن و شدن و کشیدن مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اول و دوم لغت عرب است و صاحب منتخب ذکر این بمعنی مصدری کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) بہر غم و درد سبب می طلبد ؛ مایۂ راحت ز تعب می طلبد ؛ (اردو) تعب۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ رنج۔ کلفت۔ دکھ۔ تکلیف۔ محنت۔ مشقت۔

تعب دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ لاحق کردن تعب و تعب آوردن و باعث تعب شدن (ایمای اصفہانی ؎) مثال گرسنہ چشمان شکم پرست مباش ؛ کہ میدہد تعب آن پیرہن کہ دارد آتش ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر دمیدن است کہ بجایش می آید (اردو) تکلیف دینا۔ رنج دینا۔

تعب کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برداشت تعب کردن و مبتلای مصیبت و رنج شدن است (اسیر شہرستانی ؎) سبز است حاصلی کہ ز خرمن گذشتہ است ؛ کی مور خواہشم تعب دانہ می کشد ؛ (اردو) مبتلائے تعب ہونا۔ رنج اٹھانا۔

تعبیر بقول بہار۔ بیان خواب کردن و خبر دادن از مراد آن و سخن از کسی یا از خود کردن است۔ می فرماید کہ با لفظ راندن و رفتن و زدن و کردن و نہادن مستعمل **مؤلف** عرض

کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر موحدہ فارسیان بمعنی (۱) مراد خواب و (۲) عبارت و مقصود۔ استعمال این می کنند یعنی استعمال مجرد این در فارسی بمعنی حاصل بالمصدر است (ظهوری ؎) رفت سودای تو خوابم ز سر ایدہ چشم ٭ نہ پسندند زمین دم تعبیر مرا ٭ (ولہ ؎) شب سرای خواب روشن شد ز شمع دولتی ٭ فال داغ دل برآمد از لب تعبیر ما ٭ (اردو) (۱) تعبیر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خواب کا نتیجہ (۲) عبارت بین لانا۔ کا حاصل بالمصدر

تعبیر راندن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی صراحت شدن است و تعبیر بیجا بمعنی دوش (انوری ؎) ہزار راز ابرشت است بر زبان قضا ٭ کہ بر زبان سنان تو راندش تعبیر ٭ (اردو) صراحت ہونا۔

تعبیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کردہ شدن تعبیر و قرار یافتن تعبیر باشد (حافظ ؎) دیدم بخواب خوش کہ بدستم پیالہ بود ٭ تعبیر رفت کار بدولت حوالہ بود ٭ (اردو) تعبیر کی جانا تعبیر قرار پانا

تعبیر زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعبیر کردن است (خسرو ؎) تعبیر خواب بر کہ زنم ہر شبی ز تو ٭ خوابی دروغ راست کنم بہر حال خویش ٭ مخفی مباد کہ از سند خسرو مصدر زدن پیدا است کہ بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ تعبیر خواب کردن معنی نتیجہ خواب قیاس کردن (معزی نیشاپوری ؎) خیال دولت تو ہر کہ بیند اندر خواب ٭ معبّر ہمہ نیک اختری کند تعبیر ٭ مخفی مباد کہ از سند

بالامعہ۔ تعبیرکُنَن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیرگو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ترجمہ معبّر **مؤلف** عرض کند کہ آنکہ تعبیر خواب گوید موافق قیاس واسم فاعل ترکیبی است۔ (اردو) تعبیرگو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے۔ وہ شخص جو تعبیر خواب کہتا ہے۔

تعبیرنہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تعبیر کردن است (سوزنی سمرقندی) بخت است بخواب بدیدن خیر پسا ہو بہ چنین نہاد تعبیرہ (اردو) تعبیر کرنا۔

تعبیریافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تعبیر باشد (عالی شیرازی) اہل غفلت را بدنیا نیک وبد معلوم نیست ؎ خواب شب تعبیر خواہد یافت چون فردا شود ؎۔ (اردو) تعبیر پانا۔ تعبیر حاصل کرنا۔

تعبیہ بقول بہار آمادہ کردن وترتیب دادن چیزی۔ می فرماید کہ بالفظ ساختن وشکستن وکردن ونہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر موحدہ وفتح تحتانی لغت عرب است۔ بخصوصیت لشکر (ہکذا فی المنتخب) فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بدون تخصیص بالا استعمال می کنند بمعنی آمادگی وترتیب واضافہ وبامصادر فارسی ہم مرکب سازند واین معنی قریب بتفریس است (ظہوری ؎) از بوی شراب توچنین مست وخرابم ؎ کو تعبیہ در ہر بن مو حوصلہ چند ؎ (اردو) آمادگی۔ مؤنث۔ ترتیب۔ مؤنث۔ اضافہ۔ مذکر۔ انہین معنون مین تعبیہ کا استعمال بھی اردو مین ہوسکتا ہے۔

تعبیہ آمیختن با استعمال۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند

اضافه کردن در چیزی (خسروؒ) داد جوابی
ادب آمیخته ٭ تعبیه ای عجب آمیخته ٭ ۔
(اردو) اضافه کرنا ۔

تعبیه انگیختن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که اضافه کردن است مرادف مصدر
گذشته (حافظ شیرازؒ) مباش غره به بازوی
خود که در خطر است ٭ هزار تعبیه در حکم پادشاه
انگیز ٭ مخفی مباد که از سند بالا مصدر انگیزیدن
پیدا است که بجایش می آید (اردو) تعبیه
کرنا ۔ اضافه کرنا ۔

تعبیه داشتن استعمال ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که شریک داشتن و مرتب داشتن
است (حسن غزنویؒ) در هنرنفسی تعبیه
دارم آهی ٭ ای آیینه می گویت از آه تبری
٭ مخفی مباد که از سند بالا مصدر گندن پیدا است
که بجای خودش می آید (اردو) مرتب کرنا
شریک رکھنا ۔

تعبیه ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرتب ساختن و اضافه کردن است (حسن
غزنویؒ) دیر است که بر چرخ همین تعبیه
سازند ٭ هفت اختر سیار درین شغل درین کار
مخفی مباد که از سند بالا مصدر سازیدن پیدا است
که بجاے خودش می آید (اردو) مرتب کرنا
اضافه کرنا ۔

تعبیه شکستن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که ترتیب را زائل کردن (خسروؒ) بر آنسو
تعبیه زانگونه بشکست ٭ که مهر رایگان شد
دست بر دست ٭ (اردو) ترتیب کو توڑنا
بے ترتیب کرنا ۔ ترتیب کو مٹانا ۔

تعبیه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی شریک کردن و اضافہ کردن و مرتب کردن
باشد (ظہوری ـ ع) در جسم خاک تعبیہ کرد است
باد روح ہا گوئی کہ باد چون دم عیسی مریم است
ہا (اردو) تعبیہ کرنا۔ شریک کرنا۔ اضافہ کرنا۔

تعبیہ نمودن | استعمال۔ آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف
تعبیہ کردن باشد (طالب آملی ـ ع) بصانعی
کہ بمنقار عندلیب بہار ہا نمود تعبیہ چندین نوای
ناحق زن ہا (اردو) دیکھو تعبیہ کردن۔

تعبیہ نہادن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ مرادف تعبیہ کردن است (بدر چاچی ـ ع)
و سیف خنجر تو از خواص آب حیات ہا ہزار تعبیہ در
لمعۂ سراب نہد ہا (اردو) تعبیہ کرنا دیکھو
تعبیہ کردن۔

تعجب | بقول منتخب لغت عرب است
بفتح اول و دوم و ضم جیم بمعنی در شگفت
آمادن **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجب استعمال می کنند
و با مصادر خویش مرکب سازند کہ در ملحقات
می آید (اردو) تعجب۔ بقول آصفیہ۔
عربی۔ اسم مذکر۔ حیرت۔ اچرج۔

تعجب داشتن | استعمال۔ بمعنی حیرت
داشتن و متحیر و متعجب بودن **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ـ ع)
دریا اگر شویم ندارد تعجبی ہا در قطرہ کی کنار
ندارد میان ما ہا مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر
داریدن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو)
متعجب ہونا۔ متحیر ہونا۔

تعجب کردن | استعمال۔ صاحب رہنما
بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ
گوید کہ ہا تعجب کردم کہ ہیچ مسبوق بہ سابق
نبود ہا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس

(۴۹۹۱)

است (اردو) عجب کرنا۔ تعجّب | حیرت کرنا۔

تعجیل بقول بہار بمعنی برانگیختن وشتاب فرمودن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن وکردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسرجیم لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی عجلت استعمال این می کنند چنانکہ درملحقات می آید (ظہوری ؎) رفتہ خواہد بود ایمای درنگی از وصال ٭ ہجر را در کشتن من اینقدر تعجیل نیست ٭ (اردو) تعجیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ جلدی۔ شتابی۔ عجلت۔ اضطرابی۔ کسی کام میں اس کا وقت آنے سے پہلے جلدی کرنا کا حاصل بالمصدر۔

تعجیل دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تعجیل آوردن وآمادۂ عجلت کردن (انوری ؎) خجلت حکم تو داد است زمین را تسکین ٭ غیرت حکم تو واداشت زمین را بہ تعجیل ٭ (اردو) عجلت پر آمادہ کرنا۔

تعجیل فرمودن استعمال بمعنی تعجیل کردن وعجلت نمودن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در کشتن من این ہمہ تعجیل مفرما ٭ بر سنگ درنگی نخورد پای شتابت ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر فرمائیدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تعجیل فرمانا۔ عجلت فرمانا۔ تعجیل کرنا۔ جلدی کرنا۔

تعجیل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی عجلت کردن در کاری (صائب ؎) مکن تعجیل تا از عشق زنگی بر کند کارت ٭ کہ ساز وسنگ را لعل آفتاب آہستہ آہستہ ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا مصدر تعجیل کُندن

(۳۹۹۷)

پیداست کہ بجایش می آید (اردو) **تعجیل** کرنا۔ عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔

(الف) تعدا (ب) بقول بہار بمعنی از حد درگذشتن می فرماید کہ سنجر کاشی الف را **(ب) تعدی** بہ الف آخر عوض تحتانی استعمال کردہ با طغرا و زیبا قافیہ ساختہ (س) از غیر چہ می کنم شکایت ۞ گر شعر شد این ہمہ تعدا ۞ (ظہوری س) کنند خوش بہ تعدی شہان جہانگیری ۞ خوش شاہی کہ جہانگیریش بفرہنگ است ۞ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) لغت عرب است بفتح اول و دوم وکسر دال مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی جور کنند و الف مفرس است بہ ہمین معنی (اردو) الف و ب۔ تعدی۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ حد سے تجاوز کرنا ظلم۔ ستم۔ جبر۔ سختی۔

تعدیل ارکان اصطلاح۔ بقول بحر باہستگی راست و درست ادا کردن رکوع و سجود **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی این درستی و آہستگی در رکوع و سجود۔ طرز تعریف صاحب بحر حاصل بالمصدر را ظاہر نمی کند و آن معنی (تعدیل ارکان کردن) است قابل (اردو) رکوع اور سجود مین آہستگی اور درستی۔ مؤنث۔

تعریف بقول تحقیق الاصطلاحات بمعنی ستودن و در اصطلاح فقہا ندا کردن بر سر لقطہ و لقطہ بالضم مالی را گویند کہ کسی در راہ افتادہ یابد و بر دارد و حکم شرع اینست کہ بردارندہ یک سال ندا کند تا صاحبش پیدا شود (اشرف مازندرانی س) این قوم کہ در سخن قوی بازویند ۞ ہر گاہ کہ شعر تازہ می گویند ۞ تا یکسالش تمام تعریف کنند ۞ مانند زری کز سر راہی جویند ۞ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر رای مہملہ۔ و بقول منتخب بمعنی شناسا کردن

و آگاہ نمودن وگم شدہ جستن (الخ) فارسیان استعمال این بمعنی (۱) ستایش و (۲) بمعنی شناسائی و آگاہی کردہ اند معنی دوم حقیقی است ومعنی اول مجاز آن (ظہوری ؎) کام را تعریف شیرینی لعل در شکر نشاند ٭ مغز را سودای مشکین طرۂ در عنبر گرفت ٭ (اردو) تعریف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) مدح۔ ثنا۔ صفت (۲) شناسائی۔ آگاہی۔

(۳۵۵۹)

تعریف در دہان ماندن مصدر اصطلاحی۔ ظاہر نشدن تعریف **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در باغ دوش حرف زبان توی گذشت ٭ تعریف غنچہ در دہن باغبان بماند ٭ (اردو) تعریف ظاہر نہ ہونا۔

تعریف زیادہ بدتر از دشنام است مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت مبالغۂ تعریف استعمال می کنند۔ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "جھوٹی تعریف گالی بنجاسے"۔

(۳۵۶۱)

تعریف کردن استعمال بمعنی (۱) ستایش کردن و (۲) صراحت چیزی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ ہر دو معنی لفظ تعریف موافق قیاس است (ظہوری ؎) چو از دل سختی خوبان حکایت در میان آید ٭ اگر ہم خود کنی تعریف سنگ دامن خود را ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال کُندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تعریف کرنا (۱) ستایش کرنا (۲) صراحت کرنا۔ بیان کرنا۔ تشریح کرنا

(۳۵۶۰)

تعریف وانوشتن مصدر اصطلاحی۔ بیان کردن تعریف وظاہر کردن کہ چہ چیز است وحقیقت بیان کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎)

قصا تعریف یوسف را بدورت ؎ سزد گر زبہر مسائل مصدر نویسد ان است کہ بجالیش می آید۔
وا نویسد ؎ مخفی مبادکہ در سند بالا استعمال (اردو) تعریف کرنا حقیقت بیان کرنا۔

تعزیت بقول بہار صبر فرمودن و پرسش کردن خویشان مردہ را (علی خراسانی س ۵) در خاکدان دہرکہ دار کدورت است ؎ این تعزیت چو عمر خضر جاودان فتاد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر زای ہوز وفتح تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پرسش خویشان مردہ می کنند و با مصادر خود مرکب سازند بترکیب فارسی (اردو) تعزیت۔ مؤنث۔ دیکھو پرسش کے دوسرے معنے

تعزیت خانہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار وانند بمعنی ماتم خانہ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت خانۂ تعزیت است (طالب آملی س ۵) تعزیت خانۂ ماست نوری نہ کشد ؎ فارغ از پرتو خورشید بود روزن ماکو (اردو) ماتم خانہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ ماتم کدہ۔ ماتم سرا۔ غمی کا گھر۔ سوگ کا گھر وہ گھر جس مین غمی ہوگئی ہو۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ تعزیت خانہ بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین۔

تعزیت کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی پرسش کردن است (سعدی شیرازی نثر) ای یاز تعزیتم کن چہ جای تہنیت است ؎ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست کہ بجالیش می آید (اردو) پرسا دینا۔ بقول آصفیہ۔ ماتم پرسی کرنا۔ میّت کے وارثون کو دلاسا دینا۔ دکن مین تعزیت ادا کرنا بھی کہتے ہین۔

(الف) **تعزیہ** بقول آصفی سیاست کردن بقدر مصلحت وقت و سخت زدن۔ بہار

گوید که کمتر از حد شرعی یا سخت زدن و بقول بعض گوید که سیاست کردن آنقدر که مصلحت وقت اقتضا کند و می فرماید که ----------

(ب) **تعزیر کردن** ہم آمدہ (خواجۂ شیراز سہ) دانی کہ چنگ و عود چہ تقریر می کنند ؛ پنہان خورید بادہ کہ تعزیر می کنند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ الف بالفتح و کسر زای معجمہ لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال الف بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پاداش و سزا می کنند و برای معنی مصدر **الف** را با مصادر مرکب می سازند (**اردو**) **الف** تعزیر بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ سیاست۔ سزا۔ گوشمالی۔ حد شرعی سے کم سزا دینا۔ مصلحت وقت کے موافق تنبیہ کرنا (ب) دکن میں تعزیر کرنا مستعمل ہے۔ سزا دینا۔

تعطیل بقول بہار بحوالۂ رشیدی خالی گذاشتن و بیکار نمودن و ضائع گذاشتن می فرماید کہ مجازاً بمعنی بیکار مستعمل (شفیع اثر سہ) چو خط یار دہد درس عشق تعطیل است ؛ مگر کنند سبق ہای خواندہ را تکرار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و بکسر طای مہملہ و بقول منتخب بمعنی خالی گذاشتن۔ فارسیان استعمال این بمعنی بیکاری و رخصت می کنند (ظہوری سہ) بر سر کار اندستان لطف ساقی برمزید ؛ ہفتہ ما را خمار جمعۂ تعطیل نیست ؛ (ولہ سہ) زنجیر شب و روز زہم ریخت ظہوری ؛ امید مرا رابطۂ تعطیل ہمان است ؛ (**اردو**) **تعطیل** بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دیکھو بطالت۔

تعظیم بقول بہار بزرگ داشتن و می فرماید کہ با لفظ داشتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر ظای معجمہ صاحب منتخب ذکر این بمعنی بزرگی کردن کردہ فارسیان

این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی بزرگی و عظمت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند که در ملحقات می آید (ظہوری س) نیست در ہیچ لعبۂ محرابی ٭ کہ بہ تعظیم ابروی خم نیست ٭ (اردو) تعظیم۔ بقول آصفیہ۔ بزرگی۔ عظمت۔ عزت۔ حرمت (مؤنث)

تعظیم خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش اعزاز و تکریم کردن است (ظہوری س) بکوہش کہین سنگ را آن شکوہ ٭ کہ تعظیم خواہد ز البرز کوہ ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر خواہیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تعظیم چاہنا۔

تعظیم دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ عزت کردن و برخاستن برای تعظیم (بیدل س) انشست شعلہ ام از پا و سوختن برخاست ٭ نفس گداختہ را رنگ میدہد تعظیم ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر دہیدن پیداست کہ بجایش می آید

(اردو) تعظیم دینا۔ بقول آصفیہ۔ کسی کی تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا۔ کھڑے ہو کر عزت کرنا۔ استقبال کر کے صدر مین بٹھانا۔

تعظیم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعظیم کردن و خیال تعظیم او داشتن است (ابو حنیفہ غزنوی س) دو ن اتر از مردو ن کسی بمدار ٭ گرچہ دارند ہر کسش تعظیم ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است کہ بجایش می آید (اردو) تعظیم کرنا۔ تعظیم کا خیال رکھنا۔

تعظیم صاحب خانہ کردن ٭ مثل از رنیش حلاج بر داشتن است صاحبان خزینۂ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و

محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائلان
این مثل را بحق صاحب خانہ زنند یعنی مقصود آنست
کہ از اہل خانہ تعظیم صاحب خانہ قریب بہ محال
است از بسکہ صبح تا شام او پیش اہل خانہ می باشد
و تمثیل تعظیم صاحب خانہ (پنبہ از ریش حلاج
برداشتن) است یعنی این ہم محال زیرا کہ او
صبح تا شام کار حلاجی می کند و دائما در ریش
او پنبہ می نشیند پس پنبہ از ریشش بر آوردن آسان
نیست اگر وقتی بر آوردند باز می نشیند از بسکہ
کار حلاج ہمیشہ پنبہ را بر ریش می نشاند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں گھر کا مالک تعظیم سے معاف ہے
اس کا مطلب یہی ہے کہ اہل خانہ اسکی تعظیم
نہیں کر سکتے اسلئے کہ ہمیشہ اس سے سابقہ رہتا ہے

تعظیم کاریگران معاف مثل. صاحب
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ اند و از
معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** گوید کہ
چون کسی پیش مصروف بکاری رود اگرچہ
نو وارد مستحق تعظیم باشد مگر کاریگر جای
خود را نمی گذارد و بہ تعظیمش بر نمی خیزد و این
مثل را بر زبان می آرد مقصود ہمین قدر است
کہ کار و شغل او اجازت نمی دہد کہ بہ ترک شغل
برخیزد اگر برای تعظیم برخیزد کار او بہ تکمیل نمی
پذیرد (اردو) یہی فارسی مثل اردو میں
مستعمل ہے. یعنے مصروف بکار لوگ آنے والے
کی تعظیم کے لئے اپنا کام چھوڑ کر نہیں اٹھہ سکتے

تعظیم کردن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ عزت و بزرگی کردن است (فوجی
نیشاپوری سہ) بی مزد کسی بادہ بجامت نکند
یا تعظیم تو فرزند و غلامت نکند؛ مخفی مباد
کہ از سند بالا استعمال مصدر کردن پیدا است
نہ کردن و تعریف ہر دو بجایش می آید
(اردو) تعظیم کرنا. بقول آصفیہ عزت
کرنا. بزرگی کرنا. آداب بجا لانا.

تعلّق بقول بہار۔ بچیزی درآویختن **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم وضم لام مشدد لغت عربی است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی علاقہ می کنند و بامصادر فارسی ہم مرکب سازند (ظہوری ؎) سبکرو خانہ در بحر تعلّق دل زخود برکن ٭ کہ کشتی بر نمی تابد غم لنگر پرستان را ٭ (ولہ ؎) تعلّق تو ظہوری در آب داشت گلی ٭ سرای دل بخرابی مرمت آلودہ است ٭ (اردو) تعلّق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ علاقہ۔ لگاو۔ رشتہ۔ واسطہ۔

تعلّق بار بدن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر شدن تعلّق است و نمودار شدن علاقہ با کسی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) خرقہ ہای خرقہ می گرید بر حالت ٭ مخور بازی تعلّق بار از بی تجریدی بار ٭ (اردو) تعلّق ظاہر ہونا۔

تعلّق جستن استعمال۔ تلاش تعلّق کردن و تعلّق خواستن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) چہ جوئی درین کوچہ بندی تعلّق ٭ ز بیگانگان شو کہ ہمخانہ گردد ٭ (اردو) تعلّق چاہنا علاقہ ڈہونڈہنا۔

تعلّق بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی علاقہ بودن است (نظام شیرازی ؎) از بس مرا تعلّق با خاک این چمن بود ٭ آصف جانہادہ ام شوق بنیاد آشیان را ٭ (اردو) تعلّق ہونا۔ تعلّق رہنا۔

تعلّق داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ علاقہ داشتن است و از سندش تعلّق داریدن پیداست۔ عیبی ندارد کہ داریدن ہم مرادف داشتن است (حافظ ؎) زیرِ بار اند درختان و تعلّق دارند ٭ ای خوشا سرو

(۱۰۴)

که از بار غم آزاد آمد ۵ (اردو) تعلق کھینا

(الف) تعلق گسل اصطلاح۔ بقول بہار و انند آنکه بچیزی در نیاویزد۔ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که باکسی یا چیزی تعلق ندارد و تعلق گسلیده (میرزا رضی دانش ۵) نه تن زجان تعلق گسل توان پرداخت ۵ نه فرصتی که باین مشت گل توان پرداخت ۵ صاحب آصفی به سند همین شعر و اشتقاق مصدر (تعلق گسیختن) قائم کرده و غور بر لفظ نکرده که متعلق ہے -------

(ب) تعلق گسلیدن است که بمعنی قطع تعلق کردن باشد (اردو) الف قطع تعلق کرنے والا۔ (ب) قطع تعلق کرنا۔

تعلق ماندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکرش کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ماندن علاقه باکسی یا باچیزی (عرفی شیرازی ۵) از آن نکته دان داده اند گوہر توفیق که گنج صنع نماند تعلق بجز ۵ (اردو) تعلق رہنا۔ علاقه رہنا۔

تعلیقه بہار گوید که در ایران نوشتهٔ پادشاهان را رقم گویند و نوشتهٔ امرای عظام مثل وکیل و وزیر و بیگلربیگی وغیره را تعلیقه (زکی ندیم ۵) خط آمد و کیفیت رخسار توکم شد ۵ تعلیقهٔ معزولی ناز تو رقم شد ۵ صاحب انند این را لغت زبان عربی گوید بفتح اوّل وکسر ثالث و نقل قول بہار کند ولیکن صاحب منتخب که محقق لغات عرب است این را ترک کرده و دیگر لغات عرب هم ازین معنی ساکت معلوم می شود که فارسیان بطور تفرس این لغت را قائم کرده اند (اردو) وه حکم جو بجانب وزیر یا امرائے عظام لکھا جائے جس کو فارسی مین تعلیقه کہتے ہین۔ صاحب آصفیه نے تعلیقه پر فرمایا ہے کہ۔ عربی۔ اسم مذکر مال و اسباب کی ضبطی۔ مکان کی قرقی۔ قرق شده اسباب کی فہرست جیسے فرد تعلیقه بھی کہتے ہین

تعلیم بقول بہار کسی را چیزی آموختن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن و داشتن و شدن و فرمودن و کردن و گرفتن و گفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر لام و صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی زبان ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) تعلیم بقول آصفیہ۔ عربی اسم مؤنث تربیت۔ علم سکھانا۔

تعلیم دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی آموزانیدن است و درس دادن (صائب ؎) نشست و خاست بتعلیم شوخی کر سید ہا تعلیم ہا اگر نباشد در بزم آن نگار سپند ہا مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رسیدن است کہ بجایش می آید و دادن مرادف آن (اردو) تعلیم دینا۔

تعلیم داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تعلیم یافتہ بودن (کلیم ہمدانی ؎) کوہکن تعلیم خارا شکفتن از استاد داشت بکوہ ہر چہ کرد از کاوش مژگان شیرین یاد داشت (اردو) تعلیم یافتہ ہونا۔

تعلیم ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حاصل کردن تعلیم است (علی خراسانی ؎) ستاندہ اند ز دجال چون خرش تعلیم گرفتہ اند ز ابلیس حملہ شان ارشاد (اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

(الف) **تعلیم فرما** اصطلاح۔ الف

(ب) **تعلیم فرمودن** بقول بہار مرادف تعلیم گر یعنی معلم و آموزگار۔ صاحب آصفی ذکر ب کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند که الف اسم فاعل ترکیبی است و ب مرادف
تعلیم کردن و آموزانیدن (علی سرهندی سه)
بشوخی پای او بوسیدن و قالب تهی کردن ٭
کدامی بی ادب تعلیم فرما شد رکابش را ٭ (اردو)
الف۔ استاد۔ معلم۔ مذکر ب تعلیم دینا۔
تعلیم فرمانا۔

تعلیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی حقیقی آموزانیدن است (بهار آملی
سه) وی مغنیان شهر را تعلیم کردم ... ٭
وامروز اہل میکده رندی ز من آموختند ٭
(اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا۔

تعلیم گر اصطلاح۔ بقول بهار و انند و
بحر مرادف تعلیم فرما۔ **مؤلف** عرض کند که
از قبیل کاسه گر و دادگر (خواجه نظامی سه)
مرا خضر تعلیم گر بود دوش ٭ به رازی که آمد پذیرای
گوش ٭ مخفی مباد که الف اگر افاده معنی فاعلی کند

(اردو) دیکھو تعلیم فرما۔

تعلیم گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی حاصل کردن تعلیم است۔ مرادف
تعلیم ستاندن (کلیم همدانی سه) خاکساری
نقش پا تعلیم می گیرد ز ما ٭ در فن خود گرچه
شهرت کرده ایم ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال
مصدر گیردن پیداست که بجایش می آید۔
(اردو) تعلیم حاصل کرنا۔

تعلیم گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرادف تعلیم کردن (شاهی سبزواری سه)
نگر استاد جور پیشه ترا ٭ همه تعلیم ناز می گوید ٭ مخفی
مباد که از سند بالا استعمال مصدر گوییدن پیداست
که بجای خودش می آید (اردو) تعلیم دینا
دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرادف تعلیم کردن است (نظامی ــه)
بهر سالی که دوران می فزودش ٭ خرد تعلیم دیگر
می نمودش ٭ (اردو) تعلیم دینا۔ تعلیم کرنا
دیکھو تعلیم کردن۔

تعلیمی بقول بہار و انند و وارستہ تسمہ
که بر سر لجام باشد **مؤلف** عرض کند که یای
نسبت بمعنی منسوب به تعلیم است و همین از
تسمہ اشاره به اسپ می شود در راه رفتن
و استادن وغیره (طغرا در ہجو اسپ ــه) ز تعلیمی
همیشه بیم دارد ٭ ندانم از که این تعلیم دارد
٭ (ولہ در تعریف اسپ ــه) از تعلیمی نشتر
تخنیه چار جل ٭ بود نزد فارسش [illegible]
(اردو) وہ تسمہ جو لگام پر لگا ہوا ہوتا
اور سوار کے ہاتھ میں رہتا ہے جس کے
ذریعہ سے گھوڑا روکا اور چلایا اور
موڑا جاتا ہے۔

تعلیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل
کردن تعلیم است (اسفری نیشاپوری ــه) آن که این
و شریعت زنبی یافته تعلیم ٭ این جود و سخاوت
زملک یافته تلقین ٭ (اردو) تعلیم پانا۔

تعمیر بقول بہار بمعنی زندگانی دادن و عمرِ دراز خواستن و بعمرِ دراز متصف کردن و
آباد ساختن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل است **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتح
و کسر میم فارسیان بمعنی آبادی استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب هم می سازند که
در ملحقات می آید (ظهوری ــه) هوس کنج بر آورده ز تعمیر مرا ٭ ترک تدبیر علم کرده به تدبیر
مرا ٭ (اردو) آبادی۔ مؤنث۔ دیکھو آبادی۔

تعمیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند

که بنا کرده شدن و عمارت گرفتن و آباد بودن
است و از سندش مصدر داریدن پیداست
که بجای خودش می آید (صائب ؎) پیرینا نه
شکستی است که اصلاح توان کرد ٭ بدر زن
از ان خانه که تعمیر ندارد ٭ (اردو) تعمیر کیا
ہوا ہونا۔ آباد ہونا۔

تعمیر طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که از سندش مصدر (تعمیر طلب شدن) پیداست
که بمعنی خواستن آبادی است (صالح شیرازی ؎)
نه بپا طلب آدم سرانجام کردند ٭ تعمیر طلب شام
غم انجام کردند ٭ (اردو) طالب آبادی
ہونا۔ آبادی چاہنا۔

تعمیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی آباد کردن است و از سندش استعمال
مصدر کندن پیداست که بجای خودش می آید (صائب
؎) ویرانه را چه فرش به از نور آفتاب ٭ تعمیر دل
بساغر چون آفتاب کن ٭ (اردو) آباد کرنا۔

تعمیر یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی آباد شدن است (ناظم هروی ؎) بود ز ان
شوکت و شانش جهانگیر ٭ که ز اقبال سکندر
یافت تعمیر ٭ (اردو) آباد ہونا۔

(الف) **تعنت** بقول بهار خطا و سهو بر کسی جستن **مؤلف** عرض کند که بفتح اول و دوم
و نون مشدد مضموم لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی خطا و گناه کسی جستن است فارسیان
استعمال این بمعنی عیب جوئی کرده اند که حاصل بالمصدر است و با مصدر کندن استعمالش
کرده. صاحب آصفی ذکر

(ب) **تعنت کردن** کرده و از سندش استعمال کندن پیداست که بجای خودش

می آید (شیخ شیراز س) اگر فتم که خود هستی از عیب پاک ۞ تعنت مکن بر من عیب ناک ۞ پس ب بمعنی عیب جوئی کردن است (اردو) الف عیب جوئی۔ حرف گیری۔ مؤنث ب عیب جوئی کرنا۔ حرف گیری کرنا۔

تعویذ صاحب آصفی بر معروف قانع **مؤلف** عرض کند که لغت عربست بالفتح وکسر واو وبقول منتخب بمعنی پناه دادن و در پناه آوردن۔ عربان این را بمعنی حاصل بالمصدر۔ وکنایه از نقشی و آیتی استعمال کرده اند که بر کاغذ یا چیز دیگر نوشته برای حفظ از بلاها در گلو می اندازند و بر بازو می بندند۔ فارسیان استعمال این به همین معنی کرده و با مصادر فارسی مرکب نموده (ظهوری س) جز این تعویذ در دفع سیه بختی نمی باشد ۞ که از زلف تو بر بازوی جان بندم ۞ (اردو) تعویذ۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دعا یا کوئی آیت یا اسمای الٰہی کے اعداد لکھ کر گلے میں ڈالتے ہیں یا بازو پہ باندھتے ہیں۔ حرز۔ جنتر۔ نقش۔

تعویذ آسمان اصطلاح۔ بقول بحر و (جهانگیری در ملحقات) و ملحقات برہان و جامع برج جوزا که برج سوم است از جمله دوازده بروج فلک **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و صراحت کامل بر برج سوم گذشت۔ و از ینکه شکل جوزا هیکلی دارد در گلو این را تعویذ آسمان گفتند (اردو) جوزا۔ دیکھو برج سوم۔

تعویذ بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است بر بازو و سر وغیره بستن تعویذ (وحیدی قمی س) الغرض پنبه های داغ بیند غیر میدارد ۞ که بر سر این همه تعویذ بهر درد سر بستم ۞ (ظهوری س) شیخ بر حرز هیکل بند گو تعویذ ۞ رند را حرز اعتقاد بس است ۞

مخفی مباد کہ در سند ظہوری استعمال مصدر بندیدن است کہ گذشت (اردو) تعویذ باندھنا۔

تعویذ سیمین اصطلاح۔ بقول بحر ستارہ باشد۔ صاحب مؤید ذکر این کردہ گوید کہ فیہ شکّ واقول بمعنی ماہ وہیکل جوزا چونکہ معلق بجرہ باشد مناسبتی دارد ودر دیگر نسخ قلمی ذکر معنی دوم نیست بلکہ معنی مالا وہیکل جوزا نوشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکب اضافی است ومراد از جوزا دیگر ہیچ معاصرین عجم تصدیق این می کنند واین استعارہ باشد (اردو) جوزا دیکھو برج سوم۔

تعویذ قبر اصطلاح۔ تعویذ سنگ است کہ بران آیات قرآنی ونام وسال فوت متوفی کندہ باشد **مؤلّف** عرض کند کہ این رسم ہند است یعنی ہندیان برقبور این قسم تعویذ قائم کنند ومعاصرین عجم در ہند این تعویذ سنگی را تعویذ قبر گویند مرکب اضافی است وموافق قیاس (اردو) تعویذ قبر۔ مذکر۔ وہ پتھر جس پر آیات قرآنی اور سنہ وفات اور نام متوفی کندہ ہوتا ہے جس کو قبر پر قائم کرتے ہیں۔

تعویذ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی تعویذ قرار دادن است (حافظ شیرازی) حافظ تو این غزل زکہ آموختی کہ یار، تعویذ کرد شعر ترا و بزر گرفت، (اردو) تعویذ قرار دینا۔

تعویذ نوشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمال اصفہانی) بر ہفت ہیکل فلکی بر بہ پوست شیر، تعویذ می نوشت عطارد زمشک وبان، (اردو) تعویذ لکھنا۔

(الف) **تعہد** بقول آصفی بحوالہ بہار بمعنی تیمار داشتن می فرماید کہ ....

(۴۰۶)

(ب) **تعہّد کردن** مستعمل است و از معنی ساکت (سعدی ۵) خبیث را چو تعہّد کنی و بنوازی ﴿ بدولت تو گنہ میکند بانبازی ﴿ بہار بر الف معنی تیمار داشتن و تازہ کردن را بحوالہ منتخب نوشتہ و صاحب منتخب این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ الف لغت عرب است بفتح اوّل و دوم و ضمّ ہای ہوّز فارسیان مجازاً استعمال این بمعنی امداد و مدارا کردہ اند و ب بمعنی امداد و مدارا کردن است مخفی مباد کہ از سند سعدی مصدر کُندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) الف امداد ۔ مؤنّث ۔ مدارا ۔ مذکر (ب) امداد کرنا ۔ مدارا کرنا ۔

تعیین بقول بہار بر وزن ایین مرادف تعیین بر وزن تلقین بمعنی چیزی را از میان چیزہا مخصوص گردانیدن ۔ می فرماید کہ بالفظ شدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ مخفف تعیین است فارسیان بتخفیف یک یا استعمال این ہا مصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) تعیّن ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ تقرر ۔ تشخّص ۔ معین کرنا ۔

تعینات بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی متعینہ اعم ازینکہ یکی باشد یا زیادہ استعمال کنند و این مجاز است **مؤلف** عرض کند کہ در زبان عرب جمع تعیین برین وزن نیامدہ و این را تفرس توان گفت کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند ولیکن مجرد بیان محقق ہندنژاد بدون سند برای این کافی نیست کہ استعمال این در فارسی زبان بگوش ما نخوردہ و معاصرین عجم بر زبان ندارند و صاحبان لغات ہند این را لغت فارسی نگفتہ اند ظاہراً معلوم می شود کہ محقق با نام و نشان سکندری خوردہ و تعییناتؔ کہ بدو تحتانی می آید بہ یک تحتانی قائم کردہ (اردو) تعینات ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ اسم مذکر ۔ (غلط العوام) متعین ۔ مقرر ۔

تعین اوّل اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب کنایہ از ذات عالی صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و بہ تشدید تحتانی و کنایہ باشد حیف است کہ سند استعمال پیش نشد۔ (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعین گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بفتح اوّل وکسر دوم معین شدن است (طغرای مشہدی ؎) تعین گشت ساعات بزم طرب ٭ خوشی یافت از حکم او روز و شب ٭ (اردو) معین ہونا۔ مقرر ہونا۔

تعیین بقول برہان مرادف تعین کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح وکسر تحتانی لغت عرب است و بقول منتخب مخصوص کردن چیزی را از میان چیزہا فارسیان این را بمعنی حاصل بالمصدر استعمال کنند و با مصادر فارسی ہم مرکب می سازند چنانکہ در ملحقات می آید (اردو) تعیین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ تقرر۔ تشخص (معین کرنا کا حاصل بالمصدر)

تعیینات بقول بہار بر وزن تحقیقات جمع تعیین و فارسیان بمعنی متعینہ استعمال کنند و این مجاز است (ملا طغرا نثر) امید کہ نہال کردہ خود را بسر زمینی تعیینات کردہ فرمایند کہ برگ تازگی میسر گردد (محسن تاثیر ؎) باج بیجائی ز بیجاپور گیرد آن دہن ٭ چون دہد فرمان ز تعیینات رخسارش گل است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مفرس باشد (اردو) دیکھو تعینات۔

تعیین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی مخصوص کردن است (والہ ہروی ؎) کردم از عہد طلب نسخہ گمنامان را ٭ گر شود یافتہ تعیین تو خواہم کردن ٭ (اردو) مخصوص کرنا۔

فوقانی باغین معجمه

تغار بقول برہان و جامع بروزن قطار (۱) طشت گلی را گویند (۲) بمعنی خوردنی و آذوقه و راتب ہم و (۳) بمعنی پیمانه وی فرماید که تغاره بروزن شراره ہم می گویند صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری بر ذکر معنی اول و دوم قانع (ناصر خسرو ۵۱) ناید سرنگر در کنارم ٭ زور دوغ دروغ در تغارم ٭ (سعید ہروی ۵۲) از برای مطبخ انعام او کیوان چرخ ٭ ز ارتفاع سنبله ہر ماہ بفرستد تغار ٭ بہار و وارسته بر معنی دوم قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم گوید که اغلب که معنی دوم مجاز باشد. صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بر معنی اول قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و دیگر معانی مجاز آن **(اردو)** (۱) دیکھو طشت (۲) غذا. کھانے کی چیز. مؤنث (۳) دیکھو پیمانه.

تغاره بقول سروری و جامع و مؤید ہمان تغار که گذشت. صاحب برہان به ذیل تغار ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که بزیادت ہای ہوز در آخر مزید علیه ہمان تغار است بہمۂ معانیش. صراحت ماخذ ہمدرا اینجا کرده ایم **(اردو)** دیکھو تغار

تغافل بقول بہار بمعنی خود را غافل وانمودن می فرماید که بلند. پی در پی. رسوا. سرشار از صفات اوست و تیغ و شمشیر از تشبیہات او و بالفظ داشتن و زدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتح اول و دوم و ضم فا. صاحب منتخب ہم بہمین معنی آورده. فارسیان استعمال این بمعنی غفلت می کنند و با مصادر فارسی مرکب می نمایند

(ظهوری ؎) بحث نگہ بزور تغافل رود زپیش ٭ شرحست بہر متن خموشی بیان ما ٭ (اردو)

تغافل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اہمال۔

تغافل باریدن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر شدن غفلت دانستہ (عرفی ؎) خوش آن ساعت کہ می رفتی و طاقت می رمید از من ٭ تغافل از تو می بارید وحسرت می چکید از من ٭ (اردو) تغافل برسنا کہہ سکتے ہین۔ دانستہ غفلت ظاہر ہونا۔

تغافل پسند اصطلاح۔ بقول بہار (۱) معروف صاحب انند گوید کہ (۲) از اسمای معشوق ہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی دانستہ غافل یعنی کسی کہ تغافل را پسند می کند (میرزا بیدل ؎) حیران بی نیازی خوبان کسی مباد ٭ خون شد دل از نگاہ تغافل پسند او ٭ (اردو) (۱) عمداً اور دانستہ غفلت کرنے والا۔ تغافل پسند بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین (۲) معشوق۔ مذکر۔

تغافل پسندیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پسند پیش کردہ اش ہمان کہ بر (تغافل پسند) گذشت وبمعنی دیدہ و دانستہ غفلت پسند کردن است (اردو) تغافل پسند کرنا

تغافل پیشہ اصطلاح۔ بہار این را مرادف تغافل پسند گفتہ بر معروف قانع وصاحب انند بہر دو معنیش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ از تغافل کار گیرد (صائب ؎) ای تغافل پیشہ ناپروا ز داد دل بدکمن ٭ خاک ما افتادگان در شہر بند دامنست ٭ (ظہوری ؎) تغافل پیشہ صید افگن این سرزمین باشد ٭ کہ دائم بہر تقریبی نگاہی در کمین باشد ٭ (اردو) (۱) ہمیشہ تغافل پسند

کرنے والا۔ دیکھو تغافل پسند (۲) معشوق تغافل کیش

تغافل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تغافل کردن و در تغافل بودن است (صائب ؔ) کدام مطلب عالی است در نظر دل را ٭ کہ بر مراد دو عالم تغافلی دارد ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کی حالت مین ہونا۔ تغافل کرنا۔

تغافل دستگاہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ غوامض سخن مرادف تغافل پسند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تغافل یافتن است (فغانی ؔ) بر دی دلم ز دست و نگفتی تراچہ شد ٭ ہرگز چنین فریب و تغافل ندیدہ ام ٭ (اردو) تغافل پانا۔

تغافل زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دانستہ توجہ نکردن و اختیار کردن تغافل (نظیری نیشاپوری ؔ) در دردل رامی کنم با صبر پیوندی دگر ٭ بر طبیعت خود تغافل میزنم چنارمی دگر ٭ صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن در مصرع دوم طبیعت را طبیب نوشتہ می فرماید کہ (تغافل زدن بر کسی) بمعنی غفلت ورزیدن و توجہ نکردن بروست بخیال ماتصرف آصفی است کہ در نقل شعر تصحیف کرد مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل شدن استعمال۔ واقع شدن تغافل باشد و سر زدن تغافل **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؔ) جانب من

گر نه بیند غیر خوش دل می شود ؎ صد نگه چون جمع گردد یک تغافل می شود ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شودن پیداست که بجایش می آید (اردو) تغافل واقع ہونا۔

تغافل شعار اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ

تغافل شیوه غواص سخن این را مرادف تغافل پسند بهر دو معنی گفته **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و هر دو اسم فاعل ترکیبی بهر دو معنی (اردو) دیکھو تغافل پسند۔

تغافل کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دیده و دانسته غفلت کردن است (شوکتی صفاهانی ؎) دیدی از دور رم و دانسته تغافل کردی ؎ خوب کردی که ترا خوب تماشا کردم ؎ (اردو) تغافل کرنا۔

تغافل کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای تغافل شدن است (وحشی بافقی ؎) خو دیکو از تو کشم باز و تغافل تا کے ؎ طاقتم نیست ازین بیش تحمل تا کے ؎ (اردو) مبتلای تغافل ہونا۔

تغتغ بقول برهان بضم هر دو تای قرشت و سکون هر دو غین نقطه دار (۱) چیزی باشد مانند ... رنفیز که غله بدان پیمایند و بقول بعض پیمانه باشد که چهار خروار غله بگیرد و بفتح اول و ثالث هم آمده و بمعنی پیمانه بزرگ چهار خرواری و باین معنی بجای حرف ثالث نون هم بنظر آمده و بعضی گویند که پیمانه که یک خروار غله بگیرد و (۲) نان تنک را نیز گویند۔ و بدین معنی بجای غین آخر خای نقطه دار هم۔ صاحبان جهانگیری و سروری بر معنی اول قانع۔ (شمس فخری ؎) حاتم عهد شیخ ابو اسحق ؎ که دهد زر بدامن تغتغ ؎ صاحب جامع همزبان

برہان (ابوالعباس سلہ) ای سپر ترا گندم دیست الصد دیه پا در تغتغکی چند بتو ہستم انباز ہ صاحب ناصری می فرماید که بهر دو نون است صاحب جهانگیری خطا کرده و نغنغ بمعنی انغار که بدان غله پیمایند می فرماید که همین اشتباه برای صاحب برہان ہم روی داده - خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی بالا فرموده **مؤلف** عرض کند که ما برای تسلیم قول برہان وجهانگیری اتفاق صاحب جامع را کافی دانیم که محقق اہل زبانست و آنچه در بعض مقامات استعمال این بهر دو نون است آن مبدل این چنانکه تجتو وتجنو یا بالعکس آن چنانچه تاکاج وتاکاج وجود این بهر دو نون مقتضی آن نیست که این را بهر دو فوقانی غلط دانیم چنانکه صاحب ناصری خیال کرده و آنچه بجای معجمه آخر عوض غین معجمه آمده آنهم مبدل این چنانکه چرغ وچرخ واز کلام ابوالعباس پیداست که ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **تغتغک** به کاف تصغیر آخره ہم آمده وبهر دو معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم ظاہر الغت ترکی می نماید ولیکن لغات ترکی ازین ساکت (اردو) (۱) ایک پیمانہ جس سے غلہ ناپتے ہیں مذکر (۲) پتلی روٹی - مؤنث -

تغیّر بقول بهار از حال خود گشتن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وضم تحتانی مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و بامصادر فارسی مرکب می سازند وبدون تشدید تحتانی بکسر دوم ہم که در ملحقات می آید (اردو) تغیّر بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - تبدل - بدلی - تبدیل - انقلاب -

تغیّر آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که به تشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تبدیل وانقلاب (معز می نیشاپوری سے) دگر ہوا متغیر شود -

ز گرد و غبار ؎ در آفتاب نیاید تغیّر و نقصان ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) تغیّر پیدا ہونا۔ تغیر ہونا۔

تغیر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متغیر کردن است (دانش مشہدی ہ) نشاط جامۂ نو صبح عید طفلان است ؎ کجاست می کہ تغیر لباس سنگ دہیم ؎ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن و تعریف ترکیبی بجایش می آید (اردو) بدلنا۔ متغیر کرنا۔

تغیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بہ تشدید تحتانی بحالت تغیر بودن است (جمال اصفہانی ہ) رفیع رای تو بر من تغیری دارد ؎ بہ تہمتی کہ مرا نیست اندران تاوان ؎ مخفی مباد کہ از مصدر بالا استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) متغیر ہونا۔ تغیر پیدا کرنا۔ حالت تغیر میں ہونا۔

تغیر رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بتشدید تحتانی بمعنی واقع شدن تغیّر و تبدیل (ارزقی ہ) مشتری را کہ ہمہ سعد جہان است ازو ؎ ہم تغیر رسد از جرم سپہر و اشکال ؎ (اردو) تغیر واقع ہونا۔

تغیر گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بدون تشدید تحتانی کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن تغیر و تبدیل است (نجات اصفہانی ہ) شحنۂ تیر آور نمی گردد زبی بردن تغیر ؎ پی بخود گرمی بر دہ ہمچو کمان تیر آور راست ؎ (اردو) متغیر ہونا۔ تغیر واقع ہونا۔ تغیر ہونا۔

تغییر بقول بہار از حال خود گردانیدن می فرماید کہ با مصادر دادن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر تحتانی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این

کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند کہ مرادف تغیر است کہ گذشت و با مصادر
فارسی ہم مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری سے) دود دلہای خشک دیر درنگ
لعل را ظہوری محال است تغییر ما ؂ (اردو) تغیّر مؤنث۔ دیکھو تغیر۔

(الف) **تغییر بالش** اصطلاح۔ بقول بحر گرداندن
بالین از طرفی بطرفی ؂ **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش
غیر از معنی حاصل بالمصدر نباشد یعنی تبدیل بالش از
طرفی بطرفی مرکب اضافی است بہار ذکر ـــــ
(ب) **تغییر بالین** بہمین معنی کردہ (صائب
سے) جلوۂ برقیست در میخانہ ہشیاری مرا ؂ از
پی تغییر بالین است بیداری مرا ؂ عرض می کنیم
کہ ہردو مرادف یکدیگر معاصرین عجم ہردو را بزبان
دارند (**اردو**) الف و ب کروٹ بدلنا
کا حاصل بالمصدر ۔

تغییر پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی متغیر شدن است (ازرقی سے) ذکر احوال
تو تغییر پذیرفت شہا ؂ اندرین عالم تغییر پذیرفت
احوال ؂ (**اردو**) متغیر ہونا۔ بدلنا۔

تغییر دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
متغیر کردن است (اوجی نظیری سے) از دست
طالع بدمی رویم شہر بشہر ؂ چون بدقماش کہ تغییر
می دہد بازار را ؂ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر
الدین شاہ قاچار ہم ذکر این کردہ و (تغییر لباس
دادن) را آوردہ مخفی مباد کہ در سند بالا
استعمال مصدر دہیدن است نہ دادن
(**اردو**) متغیر کرنا۔ بدلنا۔

تغییر دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت و از سندش استعمال
مصدر بینیدن پیداست کہ بجایش گذشت۔
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی مشاہدۂ تغییر

کردن است (محتشم کاشی ؎) مردم بوقت پرستش حالم به تحری ٭ پنهان اشاره کرد که تغییر حال بین ٭ (اردو) تغییر مشاہده کرنا۔ دیکھنا۔

تغییر شدن استعمال۔ بمعنی تغییر شدن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرادف تغییر پذیرفتن (ظهوری ؎) شد و تغییر صیغهٔ سوگند ٭ نیست سوگند گر بجان تو نیست ٭ (اردو) تغیر ہونا۔ بدلنا۔ تغیر پذیر ہونا

تغییر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی تبدیل کردن است (حافظ ؎) در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند ٭ گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را ٭ مخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست که بجایش می آید (اردو) تغیر کرنا۔ بدلنا۔

فوقانی بافا

تف بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) بخاره حرارت و گرمی را گویند و (۲) روشنی و پرتو ہم و (۳) بمعنی عفونت و بضم اوّل (۴) آب دہن انداختن۔ صاحبان جہانگیری و سروری و ناصری و فدائی بر معنی اوّل و دوم قانع (مولوی معنوی سلّه) آرام بخش جان شد از آن می که از تفش ٭ صبر و قرار تو به آرام دل برد ٭ (حکیم خاقانی ؎) آه من چند فروزان شد که کوران نیم شب ٭ از تف این آه سوزان رشته در سوزن کشند ٭ صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم کرده صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم و چهارم قناعت فرموده۔ خان آرزو در سراج بذکر بر چهارم معنی بالا گوید که بمعنی چهارم مخفف تفو باشد صاحب تحقیق الاصطلاحات می فرماید که (۵) بالفتح عیبی است در گوہر (صائب ؎) تمام رس نشود

بادهٔ که کف دارد ؎ که عیب دار بود گوہری که تف دارد۔ بہار بذکر بمعنی چہارم گوید که آب دہان است و با لفظ انگندن و زدن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل و دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی چہارم مخفف تفو و بمعنی پنجم ہم اسم جامد و عجبی نیست که تف در سند بمعنی پنجم بمعنی اوّل باشد که گوہر گرم را عیب آن دانند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ صاحب برہان در بمعنی چہارم سکندری خوردہ که آب دہن انداختن نوشته یعنی معنی مصدری اصلا درین نیست و این است اسم مصدر تفتن و تافتن که می آید و جا دارد که بمعنی اوّل ہم این را مخفف تفس گیریم که بمعنی گرمی و حرارت می آید که اسم مصدر تفسیدن است و جا دارد که بمعنی اوّل مبدل تپ باشد که بای فارسی به فا بدل شود چنانکه سپید و سفید (**اردو**) (۱) بخار۔ مذکر۔ حرارت۔ گرمی مؤنث۔ (۲) روشنی۔ مؤنث۔ پرتو۔ مذکر (۳) عفونت۔ مؤنث (۴) تھوک۔ مذکر (۵) تف فارسی میں موتی کے ایک عیب کا نام ہے جس کی تحقیق مزید نہ ہوسکی۔ مذکر۔

تفاخر بقول بہار باہم نازیدن می فرماید که بصلهٔ از و بالفظ بودن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بفتحتین و ضم خای معجمه لغت عرب است۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی ہم که در ملحقات می آید (ظہوری ؎) خرد در درسگاہ عشق جزوی دربغل دارد ؎ تفاخر خاصهٔ خاصان اگر گردید عام اینجا ؎ (**اردو**) تفاخر۔ بقول آصفیه عربی اسم مذکر۔ فخر جتانا۔ ڈینگ مارنا۔ (کا حاصل بالمصدر) فخر۔ ڈینگ۔

تفاخر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل بودن تفاخر است (معزی نیشاپوری ؎) گر تفاخر بود ز خدمت تو ؎ آن تفاخر

علی الخصوص مراست ﴿ (اردو) تفاخر ہونا۔
تفاخر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
تفاخر نمودن ہر دو کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ بعمل آوردن تفاخر و
فخر کردن است (جبلی غرستانی ؎) ہمی کنند
تفاخر ز خدمت سلطان ﴿ کی سپہر دوم انجم و
سوم ارکان ﴿ (منجیک ترمذی ؎) چو ابر
کف شہ تفاخر نماید ﴿ ز راز اسد طبع سائل ربائم
﴿ مخفی مباد کہ از سند اول استعمال مصدر
کندن پیداست کہ شعر تفیش بجای خودش می آید
و از سند دوم مصدر نمائیدن پیداست (اردو)
تفاخر کرنا۔ فخر کرنا۔ ناز کرنا۔

تفاغ بقول برہان و جامع و سروری بکسر اوّل بر وزن چراغ پیمانہ و قدح شراب خوار
را گویند و باین معنی بجای حرف اوّل نون ہم گفتہ اند (کسائی ؎) دل شاد دار و پند کسائی
نگاہ دار ﴿ یک چشم زد جدا مشو از رطل و از تفاغ ﴿ صاحب انند صراحت کند کہ این لغت
فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ محققین ترکی و عربی ازین لغت ساکت معاصرین عجم
گویند کہ فارسی قدیم است (اردو) پیمانہ۔ قدح شراب۔ ذکر۔

تف افگندن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی تفو کردن است (واعظ قزوینی ؎)
نیست دندان اینکہ پیران از دہان می افگنند
﴿ تف بروی اعتبار این جہان می افگنند
(اردو) تھوکنا۔

تفاوت تفاوت بقول آصفی بہر سہ حرکت واو بمعنی دوری در میان دو چیز و دور شدن و
عیب۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربیست۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان استعمال
این بمعنی فرق میان دو چیز می کنند و با مصادر فارسی استعمال این در ملحقات می آید۔ صاحب

تحقیق الاصطلاحات گوید که اراوت خان واضع این را با طراوت قافیہ ساختہ در تعریف صبح گوید (ع) چو نشۂ از طلوع عشق بی تفاوت ہ دل پیر وجوان مست طراوت ہ (اردو) تفاوت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فاصلہ۔ دوری۔ بعد۔ ہل۔ فرق۔

تفاوت آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن فرق باشد (امید رازی ع) تفاوت نیاید جوی زیر و بالا ہ بود طاق نعل بالنعل یکسر ہ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیداست کہ بجایش گذشت۔ (اردو) تفاوت ہونا۔ فرق ہونا۔ تفاوت پیدا ہونا۔

تفاوت داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فرق داشتن و متفاوت بودن است و از سندش استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجایش می آید (عرفی ع) از ان حساب تو ہر دم تفاوتی دارد ہ کہ قد سرو نہ بینی و سایہ پیمائی ہ (اردو) تفاوت رکھنا فرق رکھنا۔

تفاوت باشیدن استعمال۔ بمعنی یافتہ شدن تفاوت و فرق **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) بشرب دگران گر تفاوتی باشد ہ میان صوفی و دردی بشرب ما نیست ہ (اردو) تفاوت ہونا فرق ہونا۔

تفاوت دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مشاہدۂ فرق کردن و فرق یافتن و فرق کردن است (ابن یمین ع) نشاند بی ہنران را بجای اہل ہنر ہ ندید ہیچ تفاوت ز کوف تا بہ ہمای ہ (اردو) تفاوت دیکھنا

تفاوت کرنا۔ فرق کرنا۔ فرق پانا۔

تفاوت شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرق داشتن و واقف شدن از فرق و تفاوت است و از سندش استعمال مصدر شناسیدن پیداست کہ بجایش می آید (جمال اصفہانی ؎) ہمہ جہان شعرایند لیک نشناسند ٭ بوقت شعر تفاوت میان شعر و شعیر ٭ (اردو) فرق معلوم کرنا۔

تفاوت کردن استعمال۔ بمعنی فرق کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد۔ سعدی استعمال مصدر کُندن کردہ عیبی ندارد کہ کردن و کندن مرادف یکدیگر است (؎) چو با قضا و اجل بر نمی توان آمد ٭ تفاوتی نکند گربزی و دانائی ٭ (اردو) فرق کرنا تفاوت کرنا۔

تفاوت گذاشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی راہ دادن تفاوت و فرق کردن است (اثر شیرازی ؎) بکار خلق تفاوت ز ہیچ رو مگذار ٭ چو کرد موافق حق باش در میان داری ٭ مخفی مباد کہ از سندش استعمال مصدر گذاریدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تفاوت کرنا فرق کرنا۔

تف پاشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تف کردن است (باقر کاشی ؎) دشمن کہ زخم بجنگ غم بخراشید ٭ تف کرد بر آسمان و بر خود پاشید ٭ (اردو) تھوکنا۔ دیکھو تف کردن۔

تفت بقول برہان بر وزن ہفت بمعنی (۱) گرم و (۲) گرمی و حرارت می فرماید کہ (۳) ماضی تفتن ہم یعنی گرم گردانید و (۴) بمعنی تعجیل و شتاب ہم و (۵) گرم رفتن و (۶) گرم آمدن و (۷) گرم گفتن و (۸) بمعنی خرام و (۹) بمعنی خرامان و (۱۰) بمعنی قہر و غضب و (۱۱) گرم شدن

از غضب وقهر ود (۱۲) گیاهی است دوائی که خوردن بیخ آن مانند تاتوله جنون آورد و (۱۳) نام موضعی از مضافات یزد که از صفای هوا جامع گرم سیر و سردسیر است (حکیم نزاری سله) چه جلاب آخر از یک قطره آبش ٭ بجان آمد دل پر تفت و تابش ٭ (مولوی معنوی سله) بعد از ان بر داشت هیزم زود رفت ٭ سوی شهر از پیش من او تیز تفت ٭ (وحشی سله) تفت رشک ریاض رضوان است ٭ که در وجای میر میران است ٭ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و پنجم و ششم و هفتم و یازدهم و دوازدهم و سیزدهم کرده صاحب جامع ذکر همه معانی فرموده معنی سوم را گذاشت صاحب رشیدی گوید که گرم شده از غضب و گرم آمده و شتاب نموده و گیاهی و موضعی. صاحب سروری می فرماید که گرم شد و گرد و بشتاب دوید و بمعنی گرم نیز و گیاهی و دوائی هم و نام موضعی. صاحب ناصری بر معنی اول و دوازدهم و سیزدهم قانع. وارسته می طرازد که نام جائی که علامه تفتازانی فرزند آنجاست و می فرماید که (۱۴) سبدی که برای گذاشتن گل و میوه سازند (محسن تاثیر سه) ای باغبان که هستی گستاخ چیدن گل ٭ باری بساز تفتی از آشیان بلبل ٭ خان آرزو در سراج می فرماید که گرم شده و بمجاز غضبناک و خشمگین و همچنین شتابان و آنکه هر دو معنی اخیر را حقیقت گمان برده خطا نموده و نیز گیاهی است و موضعی از مضافات یزد و هم او در چراغ هدایت بر معنی نام جائی قانع زنده بر وارش بهار بذکر معنی سیزدهم و چهاردهم قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و همین است اسم مصدر تفتیدن که می آید و معنی سوم ماضی مطلق آنست شامل بر همه معانی مصدر و معنی چهارم مجاز معنی اول که تعجیل در رفتن و آمدن و گفتن و امثال آن متعلق است با معنی گرم و گرمی و معانی هشتم و نهم را هم مشتاق سندی باشیم و معنی

دہم ہم مجاز معنی اوّل و معنی یازدہم چیزی نیست متعلق بمعنی دہم است و بمعنی دوازدہم و سیزدہم وچاردہم نیز اسم جامد فارسی زبان است۔ طرز بیان برہان پراشیانی در معانی پیدا کردہ۔ صاحب محیط انسبت معنی دوازدہم ذکر تفت نمردہ و بہیچ تفتی گوید کہ بفارسی اسم شوکران است و ہرچہ برشوکران نوشتہ ما ذکرش بر بار یقون کردہ ایم (اردو) (۱) گرم (۲) گرمی۔ مؤنث (۳) دیکھو تفتن یہہ اُس کا ماضی مطلق اور تمام معنون پر شامل ہے (۴) تعجیل۔ جلدی۔ مؤنث (۵) گرم رفتاری۔ مؤنث (۶) آنے مین جلدی۔ مؤنث (۷) کہنے مین تیزی۔ مؤنث۔ (۸) خرام۔ دیکھو بدرام کے ساتوین معنے (۹) خرامان۔ مصدر خرامیدن کا اسم حال (۱۰) قہر۔ غضب۔ مذکر (۱۱) غصے کی گرمی۔ مؤنث (۱۲) دیکھو باریقون (۱۳) تفت ایک موضع کا نام ہے جو مضافات یزد سے ہے۔ مذکر (۱۴) ٹوکرہ جسمین پھول یا میوہ رکھتے ہین۔ مؤنث۔ بہار نے اس کا ترجمہ ڈالی لکھا ہے اور صاحب آصفیہ نے ڈالی پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ دوشاخون کی ٹوکری جسمین پھول یا میوہ وغیرہ سجاکر امیرون اور سردارون وغیرہ کی نذر کرتے ہین (ناسخ ۵) چمن دولت سرا کا صحن ہے رنگین خرامی سے ہاتھ سے جاروب کش کی ٹوکری پھولون کی ڈالی ہے۔

تفتان بقول وارستہ (۱) قسمی از نان کہ آن را بہندی اپراٹھا گویند (محسن تاثیر ۵) بی مثل زنعمت فراوان یکتا و دوتا چو نان تفتان۔ صاحبان انند وغیاث بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) آنچہ از آفتاب و آتش گرم شدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم حال است از مصدر تفتن کہ می آید و ہمین است معنی حقیقی و معنی اوّل مجاز معنی دوم کہ نان مذکور ہم

برتابہ تفتہ می شود (ظہوری ؎) ترسم در آب
خضر ظہوری شوی کباب ؏ تفتان دل تو ماہی
عمان آتش است ؏ (اردو) (۱) پراٹھا بقول
آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کی روغنی تہ
دار روٹی۔ نان وشتری (۲) وہ چیز جو آفتاب
یا آگ سے گرم ہوئی ہو۔ مؤنث۔ گرم چیز۔

تفتن بقول برہان وجامع بروزن زفتن مخفف
تافتن است کہ (۱) گرم شدن و (۲) یکدیگر را
گرم گردانیدن باشد۔ صاحب سروری می فرماید
کہ مختصر تافتن است اما بدو معنی اخیر۔ صاحب بحر ذکر
این کردہ گوید کہ سالم التصریف است یعنی بدون
ماضی ومستقبل واسم مفعول نمی آید۔ وبقول صاحب
موارد مرادف تافتن بمعنی بالا۔ صاحب نوادر
گوید کہ بمعنی جلد وشتاب مخفف شتافتن است
مؤلف عرض کند کہ فضولی صاحب نوادر
باشد ما اتفاق داریم با محققین اول الذکر
وتفتگی حاصل بالمصدر این باشد مرکب شدن از
اسم مصدر تَف وعلامت مصدر تن۔ باصول
ما مصدر اصلی است (ظہوری ؎) ذوقی چنان
می کند از سینہ تفتگی ؏ لب تشنہ کہ سر بسر آتش می دمد
؏ (اردو) (۱) گرم ہونا (۲) گرم کرنا۔

تفتہ بقول برہان بروزن ہفتہ بمعنی (۱) اسباب
گرم باشد و (۲) مخفف تافتہ ہم کہ آزردہ
وکوفتہ ومکدر باشد و (۳) نام گیاہی کہ خوردن
بیخ آن جنون آرد۔ صاحب سروری بمعنی اول
قانع (سعدی ؎) بدست آہن تفتہ کردن
خمیر ؏ بہ از دست بر سینہ پیش امیر ؏ صاحب
فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بود می فرماید کہ بمعنی
تافتہ است وآن ہر چیز است کہ از گرمی بتاب
آمدہ وبرشتہ شدہ باشد (منہ ؎) ز تاب
قبۂ زرین آئینہ تمثال ؏ زمین تفتہ فرو پوشد آتشین
سربال ؏ صاحب محیط گوید کہ (۴) بفتح اول نسج
عنکبوت باشد وبہ نسج عنکبوت می فرماید کہ بفارسی
دام عنکبوت کہ در عنکبوت گذشت وبہ عنکبوت

اشارهٔ این کرده گوید که همه انواع آن سرد و
خشک وخصوصاً اطراف آن و دران جلا وتقویت
ومنع قبول مواد است (الخ) **مؤلف** عرض
کند که این اسم مفعول مصدر تفتن باشد که بجایش
گذشت ومعنی اول حقیقی است ومعنی دوم متعلق
از تافته که بجایش مذکور شد ومعنی سوم مزید علیه
تفت که برمعنی دوازدهمش گذشت یا آن
محقق این باین حال صراحت کافی ندهد را انجا
مذکور ومعنی چهارم هم مجاز معنی اول که از
اسم مفعول تفتن پیدا شد (اردو) (۱) بہت
گرم (۲) دیکھو تافتہ (۳) دیکھو تفت کے
بارہویں معنے (۴) مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

الف) تفته جان اصطلاح۔ صاحبان
ب) تفته جگر برہان وبحر وجامع
ذکر ب کرده گویند که (۱) کنایه از عاشق باشد
و(۲) نیز کسی را گویند که علت دق داشته باشد
صاحبان (ناصری در ملحقات) ومؤید برمعنی اول
قانع **مؤلف** عرض کند که درب معنی اول
کنایه باشد ومعنی دوم هم واستعمال الف هم
در فارسی زبان است که مرادف ب باشد
ظهوری استعمال تفته جانی کرده که بمعنی مصدری
عاشقی و مدقوقی توان گرفت بزیادت یای مصدری
(ع) تر زبان گردیده خضر از العطش گویان
گذشت یکزاد راه تفته جانی آب حیوان برگرفت
و(وله) ز تفته جانی ما سوز و سازمی بالد
که می گدازد و مغز گدازمی بالد (اردو)
الف وب (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق یعنے
دق کا بیمار۔

تفته دل اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
وبحر ومؤید (۱) بمعنی تنگ دل و(۲) غمناک
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
وکنایه باشد از غمناک ومعنی دوم را البته تعلقی
از قیاس نیست واز نیکه بجز هر سه محققین بالا دیگری
از محققین اهل زبان ذکرش نکرده مشتاق سند

استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو تنگدل۔ (۲) غمناک۔

تفته شدن اصطلاح۔ بمعنی گرم تر شدن آت

مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول تفتن مرکب شده است با مصدر شدن (ظهوری ۵) از غمت در دیده هر کس نم کشیده شد جگر ها تفته هر جا دم کشیده (وله ۵) شرار آتش هجرم جگر سوخت سر شکم تفته شد اختر چه باشد (اردو) زیاده گرم ہونا۔ تپنا۔

(الف) **تفتیدن** ب بقول اند و غیاث

(ب) **تفتیده** بالفتح وکسر ثالث۔ آنچه از آفتاب و آتش گرم شده باشد **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول الف است و وجود الف از همین استعمال ب ثابت اگرچه محققین مصادر الف را ترک کرده اند مرکب است از تفت که بمعنی گرم گذشت و یای مکسور و علامت مصدر دن۔ موافق قواعد وضع مصادر بمعنی گرم شدن ظهوری استعمال مرکبات ب کرده است ۵) ابر رحمت که هوا دار گل سیراب است شاید از جانب تفتیده گیاهی گیرد (وله ۵) درون تفتیدهٔ گرماهی صحرای تمنایش نظر از رشک روز حشر کی بر کوثر اندازد۔ وله ۵) ماهی تفتیده جانی می فتد در تابه ها آتش من در سمندر گر شراری می زند (وله ۵) شاباش بر ان قوم ظهوری که بکوئیش تفتیده دل و خشک لب و چشم پر آبند پس از اسناد بالا استعمال (تفتیده جان) و تفتیده درون) و (تفتیده دل) و (تفتیده گیاه) پیداست و این وجود ب را کافیست و ب برای وجود الف کفایت می کند۔ (اردو) الف گرم ہونا (ب) الف کا اسم مفعول وہ چیز جو گرم ہوئی ہو۔

تفتیش بقول بهار نیک جستجو کردن و کاویدن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف**

عرض کند که بالفتح و کسر فوقانی لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تلاش و تجسس استعمال این کنند و با مصادر فارسی هم مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) تفتیش - بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ چھان بین۔ تحقیق۔ تدقیق۔ کھوج۔ سراغ۔

تفتیش کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که تجسس و تلاش و جستجو کردن است - رخسانی خوانساری (س ۵) آشفته شو که کاکل و زلف پری رخان به تفتیش حال زار تو را مشکوک کنند به تخفیف مباد که در سند بالا استعمال مصدر کنندن است که بجایش می آید (اردو) تفتیش کرنا۔ تلاش کرنا۔ جستجو کرنا۔ چھان بین کرنا۔

تف تیغ اصطلاح - بهار گوید بالفتح بمعنی آواز برکشیدن تیغ از نیام نوشته اند و ظاهر آنست که بمعانی درخشانی تیغ باشد زیرا که تف مبدل تپ است و آن مخفف تاب و تاب بدین معنی آمده (نظامی س ۵) در آمد بغریدن ابر سیاه * ز ماهی تف تیغ بر شد بماه * **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با بهار - شارحین سکندر نامه سکندری خورده اند (اردو) تاب تیغ۔ مؤنث تلوار کی چمک۔

تفتیک بقول برهان بروزن نزدیک پشمی باشد نرم که آن را از زیر موی بز برشانه برآرند و از آن شال و تکیه و نمد و امثال آن سازند - صاحب جهانگیری گوید که این را بز پشم و کاغز و کرک و کلک نیز گویند - صاحب جامع گوید که این لغت ترکیست بالکسر و فارسیان بالفتح استعمالش کرده اند صاحب سروری نظر باید که بعربی و تبه نام است - خان آرزو در سراج هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که ماحقیقت این به بز پشم بیان کرده ایم

که محقّق بز پشم گذشت و درینجا همین قدر کافی است که فارسیان لغت ترکی را بر سبیل تفریس به تصرّف در اعراب استعمال کرده اند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت و نظر بسکوت شان اگر لغت فارسی دانیم اسم جامد باشد (اردو) دیکھو بزشم ۔

تفرّج بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ۔ سیر ۔ برای دل خوش کردن ۔ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وضم رای مهمله بمعنی گشایش یافتن وازتنگی ودشواری بیرون شدن (کذا فی المنتخب) فارسیان تفریساً بمعنی بالا استعمال این کرده اند و مجازاً بمعنی تماشا کردن هم که در تفرّج کردن می آید (ظهوری ؎) مست ترا بطارم تاست دیده بازه ؎ مستغنی از تفرّج این سبز طارم است ؎ صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ذکر (تفرّج خود شان) بمعنی سیر خاص کرده (اردو) سیر ۔ مؤنث ۔

تفرجاق بقول سروری بحوالۂ تحفه بمعنی ساخته **مؤلف** عرض کند که ظاهراً ترکی یافته می شود ولیکن لغات ترکی ازین ساکت منظر باعتبار صاحب سروری که محقّق صاحب زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم وهمین لغت به جیم فارسی می آید (اردو) ساخته ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ بنایا ہوا ۔ گھڑا ہوا ۔ مصنوعی ۔ جھوٹا ۔ نقلی ۔ جعلی ۔ اصلی کا نقیض ۔ (صفت)

تفرّج زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول اننذ بمعنی تفرّج کردن است چنانکه در عواصف سخن آورده (حافظ ؎) دانا که زد تفرّج این چرخ حقّه بازه ؎ هنگامه بازچید و در جستجو ببست ؎ **مؤلف** عرض کند که بمعنی سیر و تماشا کردن (اردو) سیر و تماشا کرنا ۔

تفرّج کردن استعمال ۔ بمعنی سیر و تماشا کردن است **مؤلف** عرض کند که موافق

(۱۰۰)

قیاس است (حافظ شیرازے) در روی خود تفرج صنع خدای کن ہا کائینۂ خدای نمای فرستمت ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گفتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) سیر کرنا تماشا دیکھنا ۔

(الف) **تفرجاغ** بقول برہان و جامع بر وزن لمند داغ بمعنی (۱) ساختہ و پرداختہ و (۲) مستعد و مہیا ۔ می فرمایند کہ باین معنی بجای غین معجمہ ۔ قاف ہم بنظر آمدہ یعنی ....

(ب) **تفرجاق** صاحب انند نسبت الف صراحت کند کہ لغت فارسی است ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان نسبت الف گوید کہ درینصورت لغت ترکی باشد یا تغیر لہجۂ ایران **مؤلف** عرض کند کہ لغات ترکی از الف و ب ہر دو ساکت ما باعتبار صاحب جامع کہ محقق صاحب زبان است الف را فارسی قدیم دانیم و ب ہستبدلش چنانکہ آروغ و آروق (اردو) الف و ب (۱) دیکھو تفرجاق (۲) مستعد اور مہیا ۔

تفرق اتصال اصطلاح ۔ بقول بحر و انند و غیاث باصطلاح اطبا بمعنی زخم و جراحت **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ باشد بقاعدۂ فارسی ۔ صاحب اکسیر اعظم ہم استعمال ہمین اصطلاح برای زخم کردہ مرکب اضافی است (اردو) زخم ۔ مذکر ۔ جراحت ۔ مؤنث ۔

تفرقہ بقول منتہی الارب بمعنی پراگندہ و جدا کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ و فتح قاف فارسیان ازین بمعنی حاصل بالمصدر یعنی پراگندگی و جدائی کردہ بامصادر فارسی ساختہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ے) دلم کہ داد بہم صلح طرۂ کاکل ۔ شد ش چو تفرقہ ہا جمع در دخویش گرفت ۔ (اردو) تفرقہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی اسم مذکر ۔ جدائی ۔ مفارقت ۔ علیحدگی ۔ نفاق ۔

تفرقه افتادن استعمال بمعنی علیحدگی و جدائی واقع شدن باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) زیک نگاه کمین گاه گوشهٔ چشمی ؛ هزار تفرقه در کار روان هوشش افتد؛ (اردو) تفرقه پڑنا۔ بقول آصفیه دو چیزون مین فرق هونا۔ جدائی۔ مفارقت هونا۔

تف زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تف افگندن است که گذشت (سرخوش ؎) چراغی راکه ایزد برفروزد ؛ هرانکو تف زند ریشش بسوزد؛ مخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر تف زدن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تهوکنا۔ دیکهو تف افگندن۔

تفس بقول برهان و جامع و سروری بفتح اول و سکون ثانی و سین بی نقطه (۱) گرمی و حرارت را گویند (ابن یمین ؎) آبرو خواهی چو خاک افتاده باش ؛ نی چو آتش در هوا از تاب و تفس ؛ صاحب سروری گوید که (۲) امر حاضر از تفسیدن هم که می آید۔ صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که تفسیدن از همین اشتقاق یافته۔ خان آرزو در سراج می فرماید که برین قیاس تفسیدن و تفسیده **مؤلف** عرض کند که این اسم مصدر است و از همین وضع شد مصدر تفسیدن بقاعدهٔ فارسی (اردو) (۱) گرمی۔ حرارت۔ مؤنث (۲) گرم هو۔ امر حاضر۔

تفسان بقول بهار و انند بمعنی گرم (ظهوری ؎) اگر میرد چراغ درد و داغی ؛ پی احیا دم تفسان برآرم ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم حال مصدر تفسیدن است که می آید شامل بر معنی آن تسامح بهار که اسم جامد خیال کرد (اردو) گرم۔ گرم هونا کا اسم حال۔

تفسه بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و فتح ثالث (۱) سیاهی و داغی را گویند که در بشره و اندام آدمی می باشد و آن را عوام ماه گرفته گویند و بعربی کلف خوانند و (۲) بمعنی اندوه

و بیقراری دل هم و (۳) میل و خواهش بهر چیزی که دیده شود هر چند که سیر باشند و این صفت بیشتر عارض زنان آبستن و مردان تریاکی و افیونی می‌شود و فرماید که بفتح اول هم درست است صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع. صاحب جامع همزبان برهان. صاحب سروری گوید که همان تاسه که گذشت کذا فی الشرفنامه و در فرهنگ بمعنی سیاهی که بسبب سودا بر روی پیدا شود. خان آرزو در سراج گوید که دور نیست که مرکب باشد از تفس بمعنی گرمی و های نسبت و چون حرارت موجب سوختن اخلاط و پیدا کردن سوداست بمجاز کلف را گفته اند پس این نیز بفتح اول باید و نیز تف بمعنی که مذکور شد باید که مخفف تفس بود والله اعلم **مؤلف** عرض کند که در ماخذ اتفاق داریم با او و معانی دوم و سوم را باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبان است مجاز معنی اول دانیم (**اردو**) دکھو تاسہ۔

تفسیا بقول برهان بروزن اغنیا بیونانی صمغ سداب کوهی است و بعضی گویند صمغ سداب صحرائیست صاحب محیط گوید که تافسیاست **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل بر تافسیا کرده ایم فارسیان این لغت یونانی را هم بر زبان دارند ازینجاست که ما این را جا داده ایم (**اردو**) دکھو تافسیا۔

(الف) **تفسیدگی** ظهوری استعمال الف (ب) **تفسیدن** در کلام خود کرده که حاصل بالمصدر ب باشد (ه) بخت را هنگام بیداریست بی خوابیم مست ٭ در جگر تفسیدگی در گریه شادابیم هست ٭ ب بقول برهان بروزن فهمیدن بمعنی گرم شدن و .... (ج) **تفسیده** بقول برهان بروزن فهمیده بمعنی گرم شده. صاحب سروری بذکر ب متفق

با برہان وہمی فرماید کہ تبسیدن ہم بہمین معنی می آید و بقول بحر بکامل التصریف کہ مضارع این تفسید است۔ صاحبان موارد و نوادر ہم ذکر بہ کردہ اند مؤلف عرض می کند کہ مرکب شد از ہمان تفس کہ گذشت بزیادت یای معروف وعلامت مصدر دن و ج اسم مفعولش و بقاعدۂ فارسیان ماضی مطلق ب مرکب بہ یای ہوز کہ افادہ معنی مفعولی کند صاحب جہانگیری این را اسم جامد دانستہ و از مولانا ملک قمی سند آوردہ (س) دوزخ شود از درونہ من زنہار رہ گذار باکہ باہم افتد سروکار با تفسیدہ بود ریگ بیابان دلم ہم ترسم قدم نالہ شود آبلہ دار. با صاحبان سروری و جامع ہم ذکر این کردہ اند و اسم جامد دانستہ اند (ارد و) الف حرارت۔ مؤنث۔ گرمی۔ (ب) گرم ہونا (ج) گرم۔ گرم شدہ۔

تفسیدہ جگر اصطلاح۔ بقول بحر (۱) عاشق و (۲) مدقوق مؤلف عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی ولیکن دیگری از محققین اہل زبان این را ننوشت برای معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم معاصرین عجم بمعنی اول بر زبان دارند (ارد و) (۱) عاشق۔ مذکر (۲) مدقوق۔ دق کا بیمار

تفسیر بقول بہار بمعنی پیدا کردن معنی سخن و وا کردن چیز پوشیدہ می فرماید کہ بالفظ کردن مستعمل۔ مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر سین مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ و فارسیان (۱) بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود بترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید و (۲) بمعنی شرح کلام اللہ ہم (ارد و) تفسیر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ (۱) مغز سخن کو ظاہر کرنا۔ تشریح۔ تفصیل (۲) قرآن شریف کی شرح۔

(الف) **تفسیر کردن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

(ب) **تفسیر نمودن** کہ (۱) بمعنی شرح چیزے نمودن و (۲) شرح قرآن پاک کردن است (نصیرای ہمدانی نثر-۱) بعد از فراغ از اشغال متعلقہ تفسیر لغات مشکلہ ابیات غیر مشروحہ در ہر مقام نمود ”“ (صائب ے) می کند باد صبا ہر روز پیش از آفتاب ☆ مصحف خلق ترا از بوی گل تفسیر ہا ☆ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر گردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) الف و ب (۱) شرح کرنا۔ (۲) تفسیر لکھنا۔

تفسیلہ بقول برہان و جامع و رشیدی بروزن غربیلہ جنسی از پارچۂ ابریشمی کہ از ان قبا و ازار و چیز ہای دیگر نیز بدوزند۔ صاحب جہانگیری این را بحذف سین تفیلہ نوشتہ صاحب سروری بحوالۂ شرفنامہ صراحت سین مہملہ ہم نمودہ صاحب ناصری ہمزبانش خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ و صاحب انند ہم این را فارسی گفتہ و لغات عرب و ترکی ہم ازین ساکت اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان گوئیم (اردو) ایک ریشمی کپڑا جسکو فارسیون نے تفسیلہ کہا ہے۔ مذکر۔

تفش بقول برہان و سروری و جامع و ناصری (۱) بسکون ثانی بروزن کفش سرزنش و طعنہ را گویند و بکسر ثانی (۲) حرارت و گرمی۔ خان آرزو در سراج تفش و تفشہ را بیک جا نوشتہ مرادف یکدیگر بمعنی اوّل گوید و از معنی دوم ساکت۔ صاحب نوادر این را باتپش نوشتہ ذکر معنی دوم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است مرکب از تف و شین نسبت چنانکہ بال و بالش و کنایہ از سرزنش و طعنہ و بمعنی دوم مبدل تپش کہ بای فارسی بدل شد بہ فا چنانکہ سپید و سفید و تکمیل بحث این بر تفسل می آید (اردو)

(۱) سرزنش - مؤنث - طعنہ - مذکر (۲) دیکھو تپش -

تفشل بقول برہان و مؤید وانند بروزن مشعل بمعنی سرزنش وطعنہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان جادارد کہ تفش را کہ بہمین معنی گذشت مخفف این دانیم و باشد کہ لام آخر این زائد باشد چنانکہ نشب ونشبل کہ ذکرش بہ نشبل گذشت اند رینصورت مزید علیہ تفش گیریم وشک نیست کہ در ہرحالت لفظ تف بالضم داخل ترکیب این لفظ است وتبدیل اعراب نتیجہ لب ولہجہ زبان باشد (اردو) دیکھو تفش کے پہلے معنے -

تفشلہ بقول برہان وجہانگیری وجامع بکسر ثالث بروزن امثلہ (۱) قلیہ باشد کہ از گوشت وتخم مرغ وزردک وعسل پزند وگشنیز وگندنا دران کنند وبعضی گویند (۲) عدس سبز نیم پختہ باشد - صاحبان جہانگیری وجامع گویند کہ بہمین معنی تفشیلہ بہ تحتانی چہارم ہم آمدہ - صاحب سروری ذکر تفشیلہ بہ تحتانی چہارم کردہ گوید کہ این مخفف آنست ومی فرماید کہ تفشیلہ بہ طای حطی اول معرب این وبرمعنی اول قانع - صاحبان ناصری ورشیدی ہمزبانش - خان آرزو در سراج بذکر اقوال برہان ورشیدی می فرماید کہ این مخفف تفشیلہ است **مؤلف** عرض کند کہ ما تفشیلہ را اسم جامد فارسی زبان دانیم واین الحق مخفف آن مخفی مبادکہ صراحت کامل علی لمعنی دوم است برا ستار مذکور شد (اردو) (۱) قلیہ جو گوشت اور انڈے وغیرہ سے پکاتے ہین - مذکر جسکو فارسیون نے تفشلہ کہا ہے (۲) دیکھو استار -

تفشہ بقول برہان بفتح اول وثالث وسکون ثانی بمعنی (۱) طعنہ وسرزنش باشد وطعنہ زدن وسرزنش کردن را نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ (۲) چوبی باشد میانہ تہی بدرازی نیزہ

که گلوله از گل ساخته دران نهند و پف کنند
تا بزور نفس آن گلوله بیرون رود و جانور
کوچک مانند گنجشک را کشد و بندوق را به
مشابهت آن تفک خوانند صاحبان جامع و
سروری بر معنی اول قانع. صاحب ناصری
بذیل تفش اشارهٔ معنی اول بحواله برهان فرموده
و خان آرزو هم این را با تفش بمعنی اول آورده
مؤلف عرض کند که ما این را مزید علیه تفش
دانیم بمعنی اول و بمعنی دوم اسم جامد فارسی
زبان و در ترکیب این بمعنی دوم هم لفظ تف
مرکب می نماید با شین معجمه زائد و های نسبت
واللہ اعلم. خطای برهان است که ذکر معنی مصدری
با این کرد (**اردو**) (۱) دیکھو تفش کے پہلے
معنے (۲) ایک نلی جس میں مٹی کی گولی رکھکر
چڑیوں کو ہوائے تنفس سے مارتے ہیں گویا یہ
بندوق کا نمونہ ہے یا بندوق کی ایجاد اسی سے
ہوئی ہے۔ مؤنث۔

(الف) تفشه زدن | **(ب) تفشه زن** صاحب بحر ذکر ب کرده گوید که بمعنی طعنه
زن است بهار و آنند همزبانش (ابو العباس
ع) بجنگ دعوی داری و سخت تفشه زنی
و درشت گوئی و پرخوار و خستوانه تتی **مؤلف**
عرض کند که الف بمعنی مصدری هر دو معنی تفشه
باشد و ب اسم فاعل ترکیبی (**اردو**) الف
طعنه مارنا۔ سرزنش کرنا (۲) تفشه مارنا یعنی
خالی نلی میں مٹی کی گولی رکھکر تنفس کی ہوا سے
چڑیاں مارنا (ب) (۱) طعنه مارنے والا (۲) تفشه
چلانے والا۔

تفشیله بقول برهان بر وزن عربیله بمعنی
تفسله۔ صاحبان جهانگیری و جامع و سروری
و ناصری هم ذکر این کرده اند (شمس فخری ع
سالکان مسالک تحقیق ہ فارغند از شراب
و تفشیله ہ دفع شیطان کفر را دارند ہ در جهان
مجاهدت پیله ہ **مؤلف** عرض کند که ما صراحت

این بر تفشله کرده ایم (اردو) دیکھو تفشلہ۔

(الف) **تفصیل** بقول بہار جدا جدا کردن می فرماید که با لفظ دادن مستعمل صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده به معنی شرح قائع **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر صاد مهمله بمعنی پیدا کردن وفصل فصل کردن کتاب را وعضو عضو کردن قصاب گوسپند را کذا فی المنتخب فارسیان این را بمعنی شرح استعمال کرده اند وبلحاظ این معنی ما این را متفرس دانیم واستعمال ـــــ

(ب) **تفصیل دادن** بمعنی شرح کردن است (امیر خسرو ؎) صاحب فصل آمد وتفصیل داد ٭ کرده تفصیل همه از فصل یاد ٭ (اردو) الف۔ تفصیل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تشریح تصریح (ب) شرح کرنا۔ مفصل بیان کرنا۔

تفضّل بہار ذکر این کرده ازمعنی ساکت واز نظامی ہندی آورده (؎) سبک باش ای نسیم صبحگاهی ٭ تفضّل کن بدان فرصت که خواهی ٭ صاحب آصفی گوید که بقول منتخب نیکوئی کردن وافزون جستن است **مؤلف** عرض کند که بفتحتین وضاد معجمه مضموم مشدد لغت عرب است فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی مهربانی وکرم وعنایت استعمال کنند وبا ہمہ ای خود مرکب می سازند که در ملحقات می آید (اردو) مہربانی۔ مؤنث۔ کرم۔ مذکر۔

تفضّل داشتن استعمال۔ صاحب

تفضّل کردن آصفی ذکر هر دو کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کرم کردن است (حافظ ؎) حافظ مدار امید فرج از مدار دهر ٭ دارد هزار عیب وندارد تفضّلی ٭ (خواجوی کرمانی ؎) نرگسش گوید که فرعون عین

باشد قتل تو ہا جان بہ رشوت می دہم گر این تفضل می کند ہا مخفی مبادکہ در اسناد بالا استعمال مصادر دار یدن ہا کندن است که بجایش می آید (اردو) کرم کرنا عنایت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ دکن میں تفضل کرنا بھی کہتے ہیں۔

تفضیل بقول بہار برگزیدن کسی را برکسی و حکم کردن بر فضل کسی می فرماید که بالفظ نہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر ضاد معجمہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فضیلت و سبقت می کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند۔ که در ملحقات می آید (اردو) فضیلت۔ سبقت۔ مؤنث۔

تفضیل بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سبقت بردن است (نظامی ؎) بہ آب و رنگ تیغت بردہ تفضیل ہا چو نیلوفر ہم از دجلہ ہم از نیل ہا (اردو) سبقت لیجانا۔ فائق قرار پانا۔

تفضیل دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فضیلت دادن است (جمال اصفہانی ؎) گستم ای نور الٰہی ای کہ فرسایات ہا بر ملک تفضیل نسل آدم و حوا دہد ہا مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر دہیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) فضیلت دینا۔ مرجح قرار دینا۔ ترجیح دینا۔

تفضیل نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو

تفضیل نہادن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تفضیل دادن است که گذشت (مجد شیرازی ؎) ترجیح می نہاد کی مہر بر قمر ہا تفضیل می نمود کی حور بر پری ہا (معزی نیشاپوری ؎) آیگانہ بار خدائی کہ از فضائل او ہا ہمین نہند زمین را برابر آسمان تفضیل ہا (اردو) دیکھو تفضیل دادن۔

تفقد بقول بہار گم شدہ را واجستن و وا پرسیدن و با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و ضمّ قاف مشدّد ۔ صاحب منتخب ذکر این کردہ فارسیان بمعنی احوال پرسی و کرم استعمال این کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) کرم ۔ مدارا ۔ مذکر ۔

(الف) تفقّد فرمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم و مدارا و احوال پرسی و توجّہ کردن (حافظ ؎) عجب از وفای جانان کہ تفقّدی نفرمود ٭ نہ بنامہ نی پیامی نہ بخامہ نی سلامی ٭ و مرادف ہمین است ۔۔۔۔

(ب) تفقّد کردن (ولہ ؎) شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا ٭ تفقدی نکند طوطی شکر خارا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا استعمال مصدر کُندن پیداست کہ بجایش می آید ۔ صاحب آصفی ذکر ب ہم کردہ از معنی ساکت (اردو) توجّہ ۔ مہربانی کرنا

تفک بقول برہان و جامع و سروری بضمّ اوّل و فتح ثانی و سکون کاف (۱) چوب میان خالی کہ با گلولہ گل و زور نفس بدان گنجشک و امثال آن زنند و (۲) تفنگ آہنی را نیز گویند (ابن یمین ؎) ہمچو سیمرغ کہ طوفان نبرد از جایش ٭ نہ چو گنجشک کہ افتد بدم باد تفک ٭ صاحب ناصری گوید کہ ہمان تفک است کہ مذکور شد و مخفف تفنگ باشد ۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ تفق معرب آنست و با لفظ افگندن و انداختن و خوردن مستعمل ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ در کلام قدما بمعنی دوم تفک مستعمل است ازینکہ بندوق مستحدث است و در قدیم نبود لفظ آن کہ تفنگ است نیز مستحدث **مؤلف** عرض کند کہ اصل تفنگ است کہ صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و این مخفف آن و مبدلش ہم کہ نون حذف شد و کاف

فارسی بدل شد بکاف عربی چنانکہ گنند وکنند و معنی اوّل حقیقی است کہ پیشینیان عوض تفنگ از ہمان کار می گرفتند و چون در زمانہ مابعد ایجاد تفنگ شد استعمال اصل لفظ برای آن شد (اردو) (۱) دیکھو تپک (۲) دیکھو تفنگ۔ مذکر۔

(الف) تفک انگندن استعمال۔ صاحب
(ب) تفک انداختن آصفی ذکر ہر دو کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی سر کردن و بکار آوردن تفک و تفنگ است (طالب آملی ؔ) دم از وقوف تفک افگنیست می نزنم ٭ چراکہ حجّت او گشتہ جا و دلیل تمام ٭ (باقر کاشی ؔ) گوئی دستم سوختہ داروی تفک ٭ گویا کہ بہ پایہم تفک انداختہ ٭ (اردو) الف و ب تفک مارنا۔ بندوق چلانا۔ بندوق سر کرنا۔

تفکدہ اصطلاح۔ بقول بہار و انند کنایہ از پژاوہ و آتشدان و مانند آن **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح باشد (ظہوری ؔ) داغت بمغز رفتہ فرو حال جسم و جان ٭ از شعلہ ہای تفکدۂ استخوان مپرس ٭ (اردو) دیکھو آتشدان۔

تفکّر بقول بہار اندیشہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضمّ کاف مشدّد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فکر می کنند و با مصادر فارسی مرکب می سازند کہ در ملحقات می آید (اردو) فکر۔ مونث۔ دیکھو اسکال۔

تف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تف زدن است کہ گذشت (تاثیر اصفہانی ؔ) آبرو ننگست بہر مکر دنیا ریختن ٭ خصم مردان است تف بر کیش این قطامہ کن ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر

گندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تھکنا

تفکر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فکر و اندیشه کردن است (اسیر لاہجی ؎) گفت ہر گہ من تفکر می کنم در خلق عالم را تصور می کنم ؎ مخفی مبادکه از سند بالا استعمال مصدر گندن پیداست که بجایش می آید (اردو) فکر و اندیشہ کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔ فکر کرنا۔

(الف) **تفک ساختن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است۔

(ب) **تفک ساز** اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که تفک را درست کند یعنی تفک گر۔ (وحید قزوینی ؎) تفک ساز ما کرده دل را نشان ؎ بنا شد دلم چون تفک بی فغان ؎۔

(اردو) الف تفک بنانا (ب) تفک بنانے والا۔ بندوق بنانے والا۔ تفک ساز بھی کہہ سکتے ہیں

تفک کشادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سر کردن تفک و تفنگ مرادف تفک انگندن که گذشت (قاسمی گونابادی ؎) تفک ہا کشاد ابر وشد در زمان ؎ پر از ژاله و رعد و برق آسمان ؎ (اردو) تفک چلانا۔ بندوق چلانا۔ سر کرنا۔

تفک گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی بدست بابجنگ گرفتن تفک (قاسم گونابادی ؎) گرفتند گردان تفکها بجنگ ؎ شد از ہر طرف گرم بازار جنگ ؎ (اردو) تفک سنبھالنا۔ بندوق سنبھالنا۔ ہاتھ میں لینا۔

تفلیس بقول ناصری و انند بکسر اول و دوم و سوم و سکون آخر نام شہری بود از اجزای ایران و پای تخت مملکت جارجیه یعنی گرجستان و در تصرف سلاطین صفویه و از شہرہای آن

کاخت و کارتیل وغیره واکنون در تصرف دولت روسیه است وهمی فرماید که به بای پارسی (عوض فا) هم که تفلیس معرب آنست وگویند شهری آبادان ونسنظم مؤلف عرض کند که مبدل تپلیس است که بجایش مذکور شد چنانکه سپید وسفید (اردو) دیکهو تپلیس ـ

(الف) تفنک بقول انند همان که در تفک گذشت مؤلف عرض کند که یکی از
(ب) تفنگ معاصرین عجم گوید که در زمانهٔ سلف بندوق نبود وکار از تفک می گرفتند

برای شکار گنجشک وامثال آن وآلهٔ مذکور را تفنگ نام بود که مرکب است از تف وانگ تف بالضم بمعنی حقیقیش وانگ مخفف انگیز اسم فاعل ترکیبی است فارسیان مخفف این یعنی تفک را در محاوره استعمال می کردند وچون بندوق ایجاد شد از برای آن لفظ اصل را استعمال کردند واین مبدل آن است که کاف فارسی بدل شد به کاف عربی چنانکه گند وکند واستعمال معاصرین به کاف فارسی است ـ صاحب رشیدی گوید که در کلام متقدمین تفک است ومتاخرین استعمال تفنگ کرده اند ـ بهار گوید که مرکب از کلمهٔ نگ است که افادهٔ معنی نسبت هم کند چنانچه در هوشنگ وتوشنگ ودیرنگ (ابوطالب کلیم ؎) در مصر که این تفنگ فریادرس است ٭ خصم افگن وگرمخوی وآتش نفس است ٭ موقوف اشارهٔ است در کشتن خصم ٭ سوفش نگهی ز گوشهٔ چشم بس است ٭ خیال ما این است که ماخذ بیان کردهٔ بهار بهتر از ماخذ اول الذکر نیست بعضی از معاصرین عجم این را بالفتح اول هم خوانند اندرین صورت تف را بمعنی گرمی گیریم (اردو) الف وب ـ تفنگ ـ بقول آصفیه فارسی ـ اسم مؤنث ـ بندوق ـ

تفنگ از دست رہا شدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی سر شدن بندوق **مؤلف** عرض کند کہ این زبان معاصرین عجم است (اردو) بندوق سر ہونا۔

تفنگ تہ پر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بضم بای فارسی معاصرین عجم تفنگی را بدین اسم موسوم کردہ اند کہ آن را از پس پر کنند صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است (اردو) وہ توڑہ دار بندوق جسکو پیچھے سے بھرتے ہیں۔ ولایتی بندوق مؤنث۔

تفنگچی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق بردار و صاحب اندہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل باورچی و خزانچی مرکب است

از تفنگ و چی۔ تفنگ بمعنی خود است و چی در ترکی زبان بمعنی صاحب آمدہ کہ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو) بندوق بردار۔ مذکر۔

تفنگ خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر نشانۂ تفنگ شدن و ضرب تفنگ کشیدن (بیدل ؎) طبع بہر جا فشرد دندان ز آفتش نیست باک چندان ؛ باشتہای غرض پسندان زیان ندارد تفنگ خوردن ؛۔ (اردو) نشانۂ بندوق بننا۔

تفنگ دنبالہ پر اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہمان تفنگ تہ پر کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بضم بای فارسی مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو تفنگ تہ پر۔ مؤنث

تفنگ دنگی اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بندوق چقماقی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ مذکور شیر ...

که تفنگ کلاه دار را نام است صاحب بول چال
بحوالهٔ معاصرین عجم متفق با روزنامه **مؤلف**
عرض کند که مرکب توصیفی است که تفنگ را
ترکیب داده اند با لفظ دنگ و یای نسبت
و دنگ بقول برهان بالفتح صدائی که از بر هم
خوردن دو سنگ یا چوب یا امثال آن برآید
پس معنی بیان کردهٔ روزنامه صحیح معلوم می
شود **(اردو)** پتھری دار بندوق جس میں
پتھری کے ذریعہ سے آگ جھڑے۔ مؤنث اور
بقول صاحب رہنما ٹوپی دار بندوق۔ مؤنث

تفنگ ساچمه اصطلاح۔ بقول بول چال
بحوالهٔ معاصرین عجم بندوقی که در آن عوض گلوله
ساچمه ها کار گیرند که دانه های از زیر باریک مثل
عدس باشد **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی
است **(اردو)** چھرّوں کی بندوق۔ مؤنث

تفنگ سربازی اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بندوق
پیادگان فوج۔ صاحب بول چال هم ذکر این
کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) پلٹن کی بندوق۔ پیدل سپاہیوں
کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ ستم کرا اصطلاح۔ بقول
رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار و
بقول صاحب بول چال (به کاف فارسی) قسمی
است از بندوق و صاحب روزنامه بر (تفنگ
کرا) هم همین گوید و صراحت می کند که همین قسم
بندوق را در زبان فرانساوی گرا بکاف فارسی
گویند **مؤلف** عرض کند که ستم مفرس (سٹم
به تای هندی) است بمعنی قسم و نوع و طریق که
لغت انگلیسی باشد پس مرکب اضافی است
یکی از معاصرین عجم گوید که گلولهٔ این دو رمی رود
در جسم شکار پاره پاره شود و شکار شیر از
همین قسم تفنگ کنند **(اردو)** شیر مارنے
کی بندوق۔ وہ بندوق جسکی گولی شکار کے

جسم مین پھٹ جاتی ہے اور جس کا توڑ دور کا ہوتا ہے۔ ایک خاص قسم کی بندوق۔ مؤنث۔

تفنگ سوزنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قسمی است از بندوق کہ آن در انگلیسی زبان بریچ لوڈر نام است صاحب بولچال بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ قسمی است از بندوق ولایتی کہ گلولہ یا سائیہ و باروت را یکجا جمع کردہ گلولۂ طولانی سازند و آنرا ٹوٹہ بہ تاہندی گویند و بدون سنگ چقماق یا کلاہ آن را از پس بندوق داخل بندوق نمودہ سر کنند ہمین است (تفنگ تہ پر) کہ مذکور شد (اردو) ٹوٹہ دار بندوق۔ مؤنث۔ برج لوٹ۔

تفنگ شاسپو اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قسمی است از اقسام بندوق صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ بندوقی را نام است کہ آن را در ہند (کوٹھی دار بندوق) نامند **مؤلف** عرض کند کہ کوٹھی بقول صاحب آصفیہ بمعنی ششتمش خزانۂ بندوق کہ در آن باروت جاگیرد و فارسیان آن را خزانۂ بندوق نامند متحقق نشد کہ شاسپو از کدام زبان گرفتہ اند و بچہ معنی استعمالش کردہ اند لغت فارسی کہ نیست و در ترکی زبان ہم یافتہ نمی شود۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ لغت جرمنی است بمعنی خانۂ کوچک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) کوٹھی دار بندوق۔ مؤنث۔

(الف) **تفنگ کرم** اصطلاح۔ صاحب رہنما ذکر
(ب) **تفنگ کرا** (الف) و صاحب بول چال ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (تفنگ سستم کرا) بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو تفنگ سستم کرا۔

تفنگ گلولہ زنی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار تفنگی کہ در آن استعمال گلولہ می شود برعکس تفنگ ساچمہ صاحب

بول چال ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) وہ بندوق جس مین گولی سے کام لین چھرے دار بندوق کے خلاف۔ مؤنث۔

تفنگ وطپانچہا خالی کردن استعمال صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی تفنگ سر کردن **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) بندوق سر کرنا۔ چلانا چھوڑنا۔

تفنّن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تفریح است **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وبضم نون مشدّد و بقول منتخب بمعنی گونہ گونہ شدن تفریس معاصرین عجم است کہ این را بمعنی تفریح استعمال کردند (اردو) تفنّن بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چہل پہل۔ دل لگی ہنسی خوش طبعی۔

تفنود بقول برہان وجامع بروزن مقصود بمعنی نجدت باشد وآن استواری نفس است در مقام خوف بحیثیتی کہ جزع وفزع بر و غالب نہ شود۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ وصاحب انند این را لغت فارسی گفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ لغت عرب یا ترکی نیست (اردو) تحمّل۔ مذکر۔

(الف) تفنہ بقول برہان وجامع ورشیدی وسروری وناصری ومؤیّد الف بروزن طعنہ و ب بروزن یحییٰ
(ب) تفنی پردۂ عنکبوت را گویند (شہید ع) عشق او عنکبوت را ماند کو کہ تنید است تفنہ گرد دلم ؎ (شمس فخری ع) بجز تگ کردگاری کو نگہداشت ؎ ز دشمن احمد

مرسل بہ تغنہ ہا خان آرزو در سراج بر ذکر الف قانع و صاحب فدائی گوید کہ بحجم تفنی است کہ تنیدہ تند و باشد کہ در کنج دیوار ہا پیدا میشود **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر اسم جامد فارسی زبان است و یکی از معاصرین عجم گوید کہ در وضع این تف داخل است کہ لعاب دہن را گویند و ازینکہ عنکبوت پردۂ خود را از لعاب دہن درست کند بترکیب **تفنا** با کلمہ نہ کہ برای نسبت است این اسم را وضع کردند کہ در محاورہ بالفتح مستعمل شد و این تصرف لب و لہجہ مقامی است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) الف و ب۔ مکڑی کا جالا۔ مذکر۔

تفو بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری آب دہن و آب دہن انداختن را نیز گویند کمال اسمعیل سے) با کف دُر بار تو ہر دم برشک ہا ابر زند بر رخ دریا تفو ہا **مؤلف** عرض کند کہ ہمین اصل تف است کہ گذشت و آن مخفف این اسم جامد فارسی زبان باشد و این را بہ معنی مصدری یا حاصل بالمصدر گرفتن خطاست و معنی مصدری (از تفو زندن) پیدا است چنانکہ از سند بالا ہا ہراست (اردو) تھوک۔ مذکر۔ دیکھو تف اور اردو مین تف بھی مستعمل ہے۔ مذکر۔

تغور بقول ناصری بہ وزن تنور (۱) بمعنی گل است کہ بعربی طین خوانند و بحوالۂ برہان گوید کہ بہ زای ہوز آخر ہم آمدہ صاحب برہان ذکر ہر دو بیک معنی فرمودہ و صاحبان جہانگیری و جامع و رشیدی ہمزبانش۔ صاحب سروری بحوالۂ تحفہ ذکر این کردہ گوید کہ در شرح سامی (۲) بمعنی ظروف گلین کہ پختہ نباشد و غلہ دران کنند و تغوز نیز گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر تغوز بزای معجمہ ہم کند بہر دو معنی اول و می فرماید کہ بہ رای مہملہ اصح است **مؤلف** عرض

کند که بعضی از معاصرین عجم ہم گویند که ہمین اصل است و تفوز مبدلش که می آید چنانکه برغ و برغ ۔ سوم جامد فارسی زبان است و بس و معنی دوم را باعتبار سروری که محقق اہل زبان است مجاز معنی اوّل دانیم (اردو) (۱) مٹی ۔ مؤنث (۲) مٹی کا بڑا کھڑا جس میں اناج رکھنے میں جسکو دکن میں گولی کہتے ہیں ۔ مذکر ۔

تفوزہ بقول برہان و سروری و مؤید مرادف تفوز بمعنی اوّلش **مؤلف** عرض کند که صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم که این مبدل آنست ۔ (اردو) دیکھو تفوز کے پہلے معنے ۔

تفوّق بقول بہار بمعنی افزونی داشتن بر چیزی **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم واو مشدد و بقول صاحب منتخب برتری نمودن ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی فوقیت استعمال این با مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (اردو) فوقیت ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ ترجیح ۔ برتری ۔ شرف ۔ فضیلت ۔

تفوّق داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ترجیح و فضیلت داشتن است و از سندیکه پیش کردہ اش (تفوّق داریدن) پیداست و داریدن مرادف داشتن است که بجایش می آید (نجات اصفہانی ف) زنقش پای تو معراج سربلندیہاست ٭ زمین ہزار تفوّق بر آسمان دارد ٭ (اردو) فضیلت رکھنا ۔ تفوّق رکھنا ۔ مرجح ہونا ۔

(الف) **تفوّل** بقول بہار ہو انند ۔ فال نیک گرفتن می فرماید که این مقابل تطیّر است و با تعظ کردن بصلۂ بہ مستعمل است **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ و صاحبان

محیط و منتهی الارب تفول را ہم بزبان عرب بہمین معنی صحیح دانستہ اند از باب تفعّل و تفاعل یعنی هردو۔ فارسیان استعمال هردو معنی حاصل بالمصدر بامصادر فارسی زبان مرکب کردہ می کنند

(ب) **تفوّل کردن** بمعنی فال گرفتن است۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (سلمان ساوجی ص) عشق بر کشتن عشاق تفول می کرد ؎ اولین قرعہ کہ زد بر من بدنام افتاد ؎ (اردو) الف۔ تفاول۔ فال لینا کا حاصل بالمصدر ب تفاول کرنا۔ فال لینا

الف) **تفهیم** بقول بہار بمعنی دریابانیدن می فرماید کہ بالغط کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ بالفتح و کسر ہای ہوز لغت عرب است ؎ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی فہمایش میکنند کہ حاصل بالمصدر راست ؎

(ب) **تفهیم کردن** بمعنی فہمایش کردن آمدہ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (عرفی ص) کہ بصد قرن دگر امر بدیہی نکند ؎ عقل اوّل بہ براہین بہ پیشش تفهیم ؎ مخفی مباد کہ در سند عرفی مصدر گذردن مستعمل است نہ کردن و تعریف ہردو بجایش می آید (اردو) الف تفہیم۔ مؤنّث۔ فہمایش ب تفہیم کرنا۔ فہمایش کرنا۔ سمجھانا۔

تفیدن بقول موارد و نوادر مرادف تبیدن کہ گرم شدن است مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر تف و یای معروف و علامت مصدر دن۔ صاحب بحر کہ محقق مصادر است این را ترک کردہ تسامح اوست۔ کامل التعریف باشد کہ تفد مضارع این است (اردو) گرم ہونا۔ دیکھو تبیدن۔

فوقانی با قاف

تقاضا بقول بہار (۱) خواہش و می فرماید کہ با لفظ آمدن و داشتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین و کسر ضاد معجمہ و تحتانی ساکن لغت عرب است و بقول منتخب بمعنی خواہش نمودن۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این بمعنی اوّل کنند (ظہوری سلہ) کسی بناز کی خوی اینچنین چہ کند۔ ہزار وعدہ پذیرای یک تقاضا نیست (ولہ سلہ) پیشتر ہرگز نمی آید زبان وعدہ اش تا فت دیر و زود اپس بر تقاضا رخصت است خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ (۲) بمعنی احتیاج برابر ہم و سند این بر (تقاضا شدن) از والہ ہروی می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بر سبیل تفرس و در معنی اوّل اصرار کردن در طلب چیزی ہم داخل (اردو) (۱) تقاضا۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ خواہش دیکھو فزول (۲) خواہش۔ اجابت۔ مؤنث۔

تقاضا آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش ظاہر شدن است (نظامی ے) تقاضای آن شوی چون آیدش۔ کہ از سنگ و آہن برون آیدش۔ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر آییدن پیداست کہ بجایش گذشت (اردو) خواہش ظاہر ہونا۔

تقاضا خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن تقاضا و خواہش است۔ (جمال اصفہانی ے) از نظم من تقاضا ہرگز نخواند کس۔ در شعر من نشان ندہد ہیچکس ہجا۔ (اردو) تقاضا پانا۔

تقاضا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی خواہش داشتن و خواہش

کردن است (بیدل ؎) مقصد نالهٔ دل انـ
سن مدہوشش مپرس ؏ شوق مست است
ندانم چه تقاضا دارد ؏ مخفی مباد که ازسند
بالا استعمال مصدر داریدن پیداست که بجای
خودش می آید (اردو) خواہش کرنا تقاضا کرنا

تقاضا شدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی تحریک بہاشدن وخواہش
اجابت واین متعلق به معنی دوم تقاضاست
که خان آرزو در چراغ ہدایت ذکرش کرده
(واله ہروی ؎) داد جلای بمند انم چه بود
اجزای او ؏ آسمان راشد تقاضائی که برنیگ آ
رید ؏ (اردو) اجابت کی خواہش ـ

ہونا ـ دکن مین کہتے ہین (اجابت کا تقاضا ہونا)

تقاضا کردن استعمال ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت ـ
مؤلف عرض کند که خواہش واصرار
کردن در طلب (حسن ؎) طرفه سرو
کاریست که بروعدهٔ معشوق ؏ صبا بر
نتوان بود تقاضا نتوان کرد ؏ (اردو) تقاضا کرنا

تقاضا نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این
ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقاضا
کردن است (نثر نصیر ہمدانی) اصلاح بخت
بیدار و مشورت عقل خداداد وگواہی دل آگاه
وپیغام سروش عالم بالا تقاضای آن نموده
(اردو) دیکھو تقاضا کردن ـ

تقدم بقول آصفی بمعنی درپیش شدن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب بفتحتین و
ضمّ دال مہمله ـ صاحب منتخب ذکر این کرده ـ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر
کنند یعنی سبقت (ظہوری ؎) عشقت نخست سند داغ درون فگند ؏ بر سینه درگداشته
جگر را تقدم است ؏ (اردو) سبقت ـ مؤنث ـ

تقدمہ بقول بہار و وارستہ بمعنی در پیش کردن و شدن و باصطلاح زرگیہ پیش از کار به کارگر دہند و آن را بفارسی پیشداد گویند (ظہوری ؎) اجناس نثار البلعم ہست خریدار ٭ بی جود تو دہد تقدمہ ارباب سخن را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح لغت عرب است و صاحب منتخب ہم ذکرش کردہ و معنی اصطلاحی مستعملۂ فارسیان می نماید (اردو) پیشگی ۔ رقم جو کسی چیز کی تیاری سے پہلے کاریگر کو ادا دی آمنجملہ قیمت ادا کیجاتی ہے ۔ مؤنث ۔

تقدہ بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و دال بی نقطہ مفتوح بلغت بربر گشنیز را گویند و آن رستنی است کہ بیشتر در آشہای بیمار کنند و بعربی کزبرہ خوانند صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط بر گشنیز صحرائی قانع و ہرچہ بر گشنیز نوشتہ ایم حقیقتش بہ تالکی کردہ ایم (اردو) دیکھو تالکی ۔

(الف) **تقدیر** بقول بہار بمعنی اندازہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر دال مہملہ و فارسیان بمعنی نوشتۂ قسمت استعمالش کنند و با مصادر فارسی مستعمل کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) دست تقدیر بستہ روز ازل ٭ بردم خنجر تو بسمل ما ٭ (اردو) تقدیر ۔ بقول آصفیہ ۔ مؤنث ۔ دیکھو اتفاق آسمانی ۔

تقدیر بودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی نوشتۂ قسمت بودن است (حافظ ؎) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ٭ ورنہ ہیچ از دل بی رحم تو تقصیر نبود ٭ (اردو) تقدیر میں ہونا ۔

تقدیر رفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ مرادف تقدیر بودن است (حافظ
؎) در خرابات مغان ما نیز ہمدستان شویم ٭ ک
این چنین رفتست از روز ازل تقدیر ما ٭
(اردو) دیکھو تقدیر بودن ۔

تقدیر شدن استعمال ۔ مرادف تقدیر
بودن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری ؎) گرم در گشتنم
از شعلہ تدبیر شدہ است ٭ خون بجوان آمدہ
پنداشت کہ تقدیر شد است ٭ (اردو)
دیکھو تقدیر بودن ۔

تقدیر کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
قرار دادن مقدّر و نوشتن قسمت (مغربی نیشاپوری
؎) ضمیر تو چو سگالد خجستہ تدبیری ٭ خدای جلّ جلالہ
ہمان کند تقدیر ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر
تکدن پیداست (اردو) قسمت میں لکھنا ۔

تقدیم بقول بہار بہ ہر دو معنی مثل تقدمہ و ایضاً در پیش فرستادن می فرماید کہ بلفظ
دادن و کردن و یافتن بصلہ بر مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر دال مہملہ لغت عرب
است بمعنی پیش کردن و پیش فرستادن و پیش شدن ۔ فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی سبقت
استعمال این بامصادر فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) تقدیم مؤنث سبقت ۔

تقدیم دادن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ ترجیح دادن است (سنجر کاشی ؎) شمع چو
در جلوہ بہ بیند قدش ٭ خیزد و تقدیم دہد بر خودش
٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال دہیدن پیداست
نہ دادن کہ بجای خودش می آید (اردو) ترجیح
دینا ۔ مرجح گردانا ۔

تقدیم فرمودن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی مقدم قرار دادن و ترجیح دادن است

(ظهوری ـ نثر) بلکه هریکی بصد مبالغه دیگری را برخود تقدیم فرموده ؛؛ (اردو) ترجیح دینا ـ مقدم قرار دینا ـ

تقدیم کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی سبقت کردن است (عرفی شیرازی ـه) که گرادب نکشیدی عنان من قدمش ؛؛ بوسه گاه همی کردبرلبم تقدیم ؛؛ (اردو) سبقت کرنا ـ تقدیم کرنا ـ

تقدیم نمودن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تقدیم کردن است که گذشت (عرفی شیرازی ـه) گرچه سعی کنم ازسفله نهادان تاخیر ؛؛ ورچه برصدرنشینان نمایم تقدیم ؛؛ مخفی مباد که ازسند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیداست (اردو) سبقت کرنا دیکھو تقدیم کردن ـ

تقدیم یافتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مقدم و فائق شدن است وفوق حاصل کردن (انوری ـه) خداگان وزیران که جزکمال خدای ؛؛ نیافت هیچ صفت برکمال او تقدیم ؛؛ (اردو) تفوق پانا ـ ترجیح حاصل کرنا

تقرب بقول بهار بمعنی نزدیک شدن ونزدیکی **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین وبضم رای مهمله مشدد فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرب و نزدیکی می کنند وبا مصادر فارسی مرکب می نمایند چنانکه درملحقات می آید (اردو) تقرب بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مذکر ـ نزدیکی ـ قربت ـ قرب ـ

تقرب کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قرب حاصل کردن است وازسند ش استعمال مصدر گندن پیداست نه کردن

(معزی نیشاپوری ؎) بیم سرش نباشد هرتن	کند تولا ٭ (اردو) تقرب حاصل
که او بمهرت ٭ وازدل کند تقرب وزجان	کرنا۔ قریب ہونا۔

تقره بقول برہان بفتح اول وکسر ثانی ورای بی نقطه مفتوح بلغت بربر۔ زیرۂ رومی را گویند واو را بفارسی نانخواه وکروِیا خوانند۔ صاحب ناصری متفق با برہان صاحب محیط بر تقره می فرماید که کرویاست وبرکرویا گوید که بضم کاف ورا وسکون واو وفتح یاء تحتانی والف ممدوده ومقصوره نیز وبفتح کاف وسکون واو هم آمده معرب کراویا وبسریانی قرنلقان وبیونانی زجمیون وبعربی تقده وتقره وکمون ودر انگریزی کیروی وبفارسی کرویه وزیرۂ رومی وشاه زیره نامند تخم نباتی است بستانی وبری وبر شاه زیره گوید که زیرۂ کرمانی وکرویاست وبرزیره هرچه نوشته ناقلش بر ترون کرده ایم **مؤلف** عرض کند که فارسیان این لغت عرب را هم برزبان دارند واکثر استعمال همین می کنند ازینجاست که ما این را جا داده ایم (اردو) دیکھو ترون۔

تقریب بقول بهار بمعنی نزدیک گردانیدن۔ می فرماید که فارسیان بمعنی وجه وعلت با لفظ دیدن استعمال نمایند (ظهوری ؎) تقریب بزم رفتنی کو ٭ کردیم آخر بهانه ها را (وله ؎) با چنان تاب وتوان گلگون فرو ماندن نداشت ٭ خویش را شیرین باین تقریب بر فرهاد بست ٭ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح وکسر رای مهمله وبمعنی مستعمله زبان فارسی مفرس باشد بر سبیل مجاز (اردو) تقریب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ ذریعه۔ باعث۔ سبب۔ موقع۔

تقریباً صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار به تنوین آخر گوید که بمعنی قریب است **مؤلف** عرض کند که مفرس باشد که در عربی زبان بدین معنی نیامد معاصرین عجم بمعنی اندازه استعمال این کرده اند چنانکه گویند که مسافت آن مقام تقریباً دو کرده است (اردو) تقریباً بقول آصفیہ عربی۔ اندازاً۔ تخمیناً۔ قریب قریب۔

تقریب دانستن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دانستن وجه وسبب باشد وسندش متعلق است از مصدر دانستن که بجایش می آید (جلال سیستانی ؎) جلالا چون کنم با طفل بدخوئی که می رنجد ٭ ز من هر لحظهٔ تقریب رنجیدن نمی داند ٭ (اردو) وجه معلوم کرنا۔

تقریب دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که دریافتن موقع و وجه (کلیم همدانی ؎) دگر تقریب رفتن چون ببزم او نمی دیدم ٭ برای پرسش آن نرگس بیمار می رفتم ٭ (اردو) موقع پانا۔

(الف) **تقریب ساختن** استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بهانه جستن و پیدا کردن وجهی و از سندش پیش کرده اش ...

(ب) **تقریب ساز** پیداست که اسم فاعل ترکیبی است و معصدرش ...

(ج) **تقریب سازیدن** نه ساختن صراحت سازیدن بجایش می آید (شانی مشهدی ؎) امشب که اهل رشک به کاشانه تواند ٭ تقریب ساز گشتن دیوانه تواند ٭ (اردو) (الف) وجه پیدا کرنا

بہانہ ڈھونڈنا (ب) وجہ پیدا کرنے والا۔	بہانہ جو (ج) دیکھو الف۔

تقریر بقول بہار سخن گفتن و قرار دادن و بہ اقرار درآوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی سخنی استعمال کنند کہ از ان تغلب و تصرف دیوانی ظاہر شود و این مجاز است (ظہوری ے) سالہا عامل دیوان خموشی بودم ہ ہیچکس را بمن اندازۂ تقریر نبود ہ می فرماید کہ بالفظ کردن نیز مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر رای مہملہ فارسیان بمعنی گفتگو و بحث استعمال کنند و بدین معنی تقریس باشد و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید کہ تخصیص با مصدر کردن ندارد۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر معنی خاص بیان کردۂ بہار کردہ (صائب ے) رحم کن بر خود زبان شکوہ ما را بہ بند ہ می شود معزول ہر عامل کہ تقریرش کنند ہ مخفی مباد کہ معنی بحث و گفتگو عام است و گفتگو در اعمال کسی خاص باشد بر سبیل مجاز و استعمال این ہر دو معنی می شود ہر دو اسناد بالا متعلق بمعنی خاص است و سنجر کاشی بمعنی عام ہم آوردہ (ے) زبان شکستہ تر است از قلم نمی دانم ہ کہ شرح خود بکدامین زبان کنم تقریر ہ (اردو) تقریر۔ مؤنث۔ گفتگو کسی کے اعمال و افعال سے بحث۔

تقریر شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن گفتگوی کسی است (وفای اصفہانی ے) زبان خویش را تا کردہ ام گویا بخاموشی ہ کسی نشنیدہ در تبرمی زمن چون شمع تقریری ہ (اردو) تقریر سننا

تقریر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کنند که بمعنی عام گفتگو کردن و بحث کردن از
اعمال کسی است و سند این از ظہوری و صاحب
و سنجر کاشی بر لفظ تقریر گذشت۔ صاحب
بحر ذکر این بمعنی مخصوص کردہ معنی عام را ترک
کردہ که در موضوعش داخل نیست حافظ شیراز
بمعنی عام گفته (ع) دانی که چنگ و عود
چه تقریر می کنند ٭ پنہان خورید بادہ که تکفیر
می کنند ٭ مخفی مباد که در سند بالا استعمال مصدر
کردن است که بجایش می آید (اردو) تقریر کرنا
گفتگو کرنا۔ کسی کے اعمال سے بحث کرنا۔

تقریک بقول برہان در ملحقات بروزن تردیک بمعنی ادب کردن و تنبیه نمودن
مؤلف عرض کند که لغت عرب یا ترکی نیست و دیگر محققین زباندان و اہل زبان ہم
ذکر این نکردہ اند بخیال ما فارسی قدیم است که حالا در محاورہ معاصرین عجم نیست و در
کلام متقدمین و متاخرین ہم یافته نمی شود و طرز تعریف برہان ہم خوش نمی نماید باید که
بمعنی تنبیه و ادب دانیم بمعنی اسمی و مصدری (اردو) ادب۔ مذکر۔ تنبیه۔ مؤنث۔

تقسیم بقول بہار بمعنی قسمت کردن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب بالفتح و کسر
سین مہمله فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر خود ہم کنند که در ملحقات
می آید (ظہوری ع) دلی دارم که خوبان بر سر او ٭ گه تقسیم دل باہم در افتند ٭ (اردو)
تقسیم۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانٹ۔ بٹوارہ۔ قسمت۔

تقسیم شدن استعمال۔ لازم تقسیم کردن
است که می آید **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است (ظہوری ع) یک دو دیدنست
و خلقی تقسیم بادیش شد ٭ از غیر اگر نگاہی نگاہی
زیاد باشد ٭ (اردو) تقسیم ہونا۔ تقسیم پانا۔

تقسیم کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که معنی حقیقی متعدی تقسیم شدن که گذشت۔
(ظهوری ؎) عشق تقسیم ہست ولبودم کرد
؛ دل زدلدار وجان زجانان است ؛ (اردو)
تقسیم کرنا۔ بانٹنا۔

تقسیم نمودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف تقسیم کردن است بمعنی حقیقی

(واله هروی ؎) آنکه تقسیم ملال وشادی
عالم نمود ؛ غنچه واری خنده سامان بهار
بانکرد ؛ (اردو) تقسیم کرنا۔

تقسیم یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف تقسیم شدن است (واله هروی ؎)
جوهر آن خجر وکه فردش لقب ؛ یافته تقسیم بحر واین
عجب ؛ (اردو) تقسیم پانا۔

تقصیر بقول بهار بمعنی کوتاهی کردن۔ می فرماید که بالفظ آمدن وافتادن وبستن و
رفتن مستعمل مؤلف عرض کند که بالفتح وکسر قاف لغت عرب است بقول منتخب۔ فارسیان
این را بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قصور وگناه استعمال کنند وبامصادر فارسی هم مرکب سازند
که در ملحقات می آید (ظهوری ؎) بشیری خرامید نخچیر ما ؛ کم از سعی کس نیست تقصیر ما ؛
(اردو) تقصیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کوتاهی۔ کمی۔ گناه۔

تقصیر آمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت۔ صاحب
بحر گوید که مرادف تقصیر رفتن است یعنی گناه
وکوتاهی بوقوع آمدن (وحشی ؎) بی لطفی

بکمال تو دیدم که سوختم ؛ وحشی مگو که از توجه تقصیر
آمده است ؛ خان آرزو در چراغ هدایت
هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است (اردو) قصور لاحق ہونا۔

قصور ہونا۔ کوتاہی ہونا۔

تقصیر افتادن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن تقصیر و گناہ۔ مرادف تقصیر آمدن (سلمان ساوجی ؎) گر در اظہار عنایت ہیچ تقصیری فتد٭ بعد ازین دیار کی گردد دگر داین دیار٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رفتادن است کہ مخفف افتادن وفتادن باشد۔ (اردو) دیکھو تقصیر آمدن۔

تقصیر بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی عفو کردن گناہ و قصور باشد (جمال اصفہانی ؎) یک بوسہ ز لعل خویش کم گیر و بہ بخش٭ زنہار روا مدار تقصیر و بہ بخش٭ (اردو) گناہ معاف کرنا۔ قصور معاف کرنا۔

تقصیر برآوردن مصدر اصطلاحی بمعنی تقصیر گرفتن و قصور قرار دادن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در خاک نکردیم بہر گام تلاشی٭ سعی ہمہ راست تو تقصیر برآورد٭ (اردو) خطا پکڑنا۔ قصور قرار دینا۔

تقصیر بردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قصور کردن است (جمال اصفہانی ؎) مراز چاکرت این ہرزہ گرد گردون نام٭ شکایت است کہ از حد ہمی برد تقصیر٭۔ (اردو) قصور کرنا۔

تقصیر بستن بر دیگری مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر تقصیر بستن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قصوروار و گناہگار قرار دادن و منسوب بقصور و گناہ کردن کسی را (علی خراسانی ؎) طبع تو جاہل اگر باشد گناہ بادہ چیست٭ برگلوی شیشہ نتوان

بست تقصیر ترا ؎ (اردو) کسی کو قصور وار ٹھہرانا۔ گناہ گار قرار دینا۔

تقصیر بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بوقوع آمدن قصور و گناہ و کوتاہی (حافظ ؎) قتل این خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود ؎ ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ؎ (اردو) گناہ نہ ہونا۔ کمی نہ ہونا کوتاہی نہ ہونا۔

تقصیر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کوتاہی داشتن است و کوتاہ بودن (صائب ؎) تقصیر میانش زخم و ہیچ ندارد ؎ حرفی است کہ گویند الف ہیچ ندارد ؎ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر داریدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہ ہونا۔ مختصر ہونا۔

تقصیر رفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تقصیر آمدن است کہ گذشت صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (سلمان ساوجی ؎) داری ہوس کشتنم اینک سر و خنجر ؎ تقصیر اگر می رود از جانب ما نیست ؎ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر رویدن است کہ بجایش می آید (اردو) کوتاہی ہونا۔

تقصیر شدن استعمال۔ کوتاہی و گناہ واقع شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) از فراق تو بمردیم بہ امید وصال ؎ با ہمہ سعی غمم اینست کہ تقصیر شد است ؎۔ (اردو) کمی واقع ہونا۔ قصور واقع ہونا۔

تقصیر فرمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این فرمودہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قصور کردن و گفتن است (حافظ شیراز ؎) گوش بکشای کہ بلبل بفغان می گوید ؎ خواجہ تقصیر مفرما گل تقدیر ببوی ؎ مخفی مباد

(۱۰۱۸)

کہ از سند بالا استعمال مصدر رفرمائیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تصور کرنا فرض کرنا۔

تقصیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تقصور کردن است۔

(صائب ؎) نباشد پردۂ بیگانگی غربال و پر صائب ٭ مکن در سوختن تقصیر اگر بال و پری داری ٭ مخفی مبادکہ از سند بالا استعمال مصدر کُندن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) دیکھو تقصیر فرمودن۔

تقطیع بقول بہار و سراج پارہ پارہ کردن و باصطلاح عروضیان (۱) تجزیہ کردن الفاظ بر اوزان افاعیل بحور و فارسیان (۲) بمعنی تکلف کردن و آراستن خویش را بجامہ و غیرہ استعمال نمایند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر طای مہملہ۔ فارسیان تقطیع را بمعنی دوم ہم استعمال می کنند بمعنی آراستگی ولیکن معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند (محمد قلی سلیم ؎) موزونی طبع ما بود زینت ما ٭ تقطیع برای طبع ناموزونست ٭ (مخلص کاشی ؎) روز بار عام خاصانست تقطیعی ضرور ٭ کعبہ ہر گہ موسم حج شد قبای نو کند ٭ مخفی مبادکہ فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) تقطیع۔ بقول آصفیہ عربی۔ مؤنث۔ وزن شعر (۲) آراستگی۔ زینت۔ مؤنث۔

تقطیع کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ (۱) تکلف کردن و آراستن خویشتن را بجامہ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی وزن شعر کردن ہم (تاثیر ؎) گرچہ پاک سرو بہ رعنائی آن قامت نیست ٭ چونکہ تقطیع کند مصرع موزون گردد ٭ (اردو) (۱) آراستہ کرنا (۲) تقطیع کرنا۔ وزن شعر کرنا۔

تقطیع لباس اصطلاح۔ بقول بحر و انند

پیرایش و آرایش لباس **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است متعلق به معنی دوم تقطیع	(اردو) لباس کی آرایش۔ مؤنث ۔

تقلی بقول برہان بضم اول وسکون ثانی ولام به تحتانی کشیده گوسفند شش ماهه را گویند صاحب سروری گوید که بقول بعض بره مادام که در سال اول باشد صاحب ناصری فرماید که این لغت ترکی است چه در فارسی قاف نیست واگر در لغتی قاف باشد اصل آن غین است مانند قباد و قارن **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبانست ومعاصرین عجم به غین معجمه عوض قاف بر زبان دارند۔ صاحب لغات ترکی این را به غین معجمه عوض قاف لغت ترکی گوید بمعنی برهٔ سه ماهه پس شک نیست که این را مفرس گوئیم به تبدیل غین با قاف چنانکه آروغ و آروق ۔ وچناغ وچناق (اردو) بکری کا بچہ جس کی عمر چھ مہینہ کی ہو۔ مذکر ۔

تقلیب بقا اصطلاح۔ بقول مؤید ای قبا **مؤلف** عرض کند که در بعض نسخ قلمی (اقلب بقا) به همین معنی نوشته وبذیل لغات فارسی آورده و ما هر دو را اصطلاح فارسی ندانیم ازینکه همه محققین اهل زبان ازین ساکت یکی از معاصرین عجم گوید که شک نیست بقا را اگر قلب بعض کنیم قبا می شود ولیکن فارسیان این مرکب را اصطلاحی برای قبا نگفته اند۔ فضولی صاحب مؤید است که این را قائم کرده (اردو) قبا۔ مؤنث ۔

تقلید بقول بهار پیروی کردن کذا فی الکنز و فارسیان این را بمعنی حرف و حرکت کسی را در خویشتن وانمودن از روی تمسخر۔ استعمال کنند با مصدر کردن واین فعل را خمانیدن بخای معجمه و واچانیدن بواو وجیم فارسی ونون تحتانی رسیده هم گویند بزبان شیراز۔ صاحب

روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که تتبّع و تمثّل کردن است و صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور ترجمهٔ این در ہندی بہروپ گوید و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم ہمزبانش که نقل باشد **مؤلّف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر لام و استعمال فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بسبیل مجاز است و بس. صاحب آصفی ـــ ـــ ـــ

تقلید کردن را بمعنی مصدری بیان کردهٔ بہار آورده (**اردو**) **الف**. سوانگ ندکر. بہ روپ بھرنا. بقول آصفیہ. سوانگ بھرنا. اپنی اصلی صورت کے خلاف دوسری شکل میں نمایاں ہونا. بھیس بدلنا.

تقماق بقول بہار بہر دو قاف در فرہنگ ترکی میخ کوب و نیز تقماق نیز گویند و بجای معجمہ ہم (یحیی کاشی ؎) تا بندگر دو بزمین اول میخ ٭ تقماق تفرقش نتوان محکم زد ٭ وارستہ ذکر این گوید که بجای قاف خای معجمہ دانستن سہو است چنانکه از فرہنگ ترکی معلوم شد صاحب لغات ترکی توقماق را بزیادت واو بہمین معنی آورده **مؤلّف** عرض کند که بحقیقت این لغت بر تخماق عرض کرده ایم حیف است که بعض محقّقین ہمین سند یحیی کاشی را در انجا ہم نقل کرده اند. فضولی وارستہ که تخماق را غلط گوید (**اردو**) دیکھو تخماق.

تقم دوز اصطلاح. بہار ذکر این کرده از معنی ساکت (سیفی ؎) سیفی گدای شوخ تقم دوز چون شدی ٭ بر خرقهٔ صلاح مند دوزنیمنت ٭ **مؤلّف** عرض کند که توقوم بقول لغات ترکی خوی گیر و پالان است فارسیان بحذف واو دوم و چہارم تقریباً استعمال این کرده اند و این بمعنی حقیقی کسی که خوگیر را بدوزد. اسم فاعل ترکیبی است (**اردو**).

خوگیر دوز۔ نمدہ سینے والا۔

(الف) **تقویٰ** بقول منتخب بالفتح وفتح واو بالف مقصور لغت عرب است بمعنی پرہیزگاری فارسیان استعمال این بہمین معنی کردہ اند (ظہوری ع) دوش ساقی خندہ در کار بردہ رند برہمہ جمی تقوی گریست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ظہوری ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(ب) **تقوی شگفتن** بالمعنی کامیاب شدن تقوی استعمال کردہ است (ع) بخیہ شطرہ مے دلق ظہوری می خواست ؛ مانند پشم مردہ ورع حیف کہ تقوی شگفت ؛ **(اردو)** **الف** تقوی۔ عربی اسم مذکر۔ پرہیزگاری۔ عبادت (ب) تقوی کامیاب ہونا۔

تقویم بقول بہار راست کردن وباصطلاح اہل تنجیم راست کردن احوال سال از روی زیج وآن شمسی وقمری بود **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح وکسر واو فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بمعنی اصطلاحی استعمال این کنند و بالغات خود مرکب ہم می سازند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ع) بہ تقویمی کہ مستان روز خود دانند شنبہ را ؛ بمی تکلیف زاہد در شب آدینہ می باید ؛ **(اردو)** تقویم بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث جنتری۔ پتّرا۔ وہ کتاب جس میں سال بھر کی تاریخیں ستاروں کے مقامات اور گرہن وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔

تقویم افگندن مصدر اصطلاحی۔ اندا ختن تقویم از دست **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) تقویم کف زکف چو ظہوری فگندہ ایم ؛ این عقدہ ہای کار منجم زانجم است ؛ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر فگندن است عیبی ندارد کہ مخفف افگندن

باشد (اردو) تقویم پھینکدینا ۔

تقویم پارین اصطلاح ۔ بقول بحر بیکار و بی اعتبار **مؤلف** عرض کند که کنایه است ازینکه تقویم سالهای گذشته بمقاصد تواریخ آینده بیکار است اگرچه منجمین از ان هم برای زمانهٔ گذشته کار گیرند (اردو) تقویم پارینه بقول آصفیه ۔ اسم مؤنث ۔ بیکار چیز ۔ وه چیز جو کار آمد نه ہو ۔

تقویم پارینه بکار نیاید مثل ۔ صاحب مخزنیه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان مصرع (که تقویم پارینه ناید بکار) برای چیزی استعمال کنند که بیکار شده باشد (اردو) یہی فارسی مثل اردو مین بیکار چیز کے لئے مستعمل ہے جب کسی چیز کو بیکار خیال کرتے مین اہل ہند کہتے ہین یہہ تو تقویم پارینہ ہے اور دکن مین عموماً اسی مصرع کا استعمال ہے

تقویم دیدن استعمال بمعنی معائنه کردن طالع کسی که از ملحقات تقویم بدست آید ازینکه منجمین در آخر تقویم هر سال از ستارها و احکام نجوم هم کار گیرند **مؤلف** عرض کند که این کنایه است و ورای معنی حقیقی که مشاهدهٔ تقویم کردن است (ظهوری ع) رسد بند تمنا گو ببین تقویم بخت من ۔ که در کارم مدد از گردش اختر نمی آید ۔ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر ببینیدن پیداست که بجایش می آید ۔ عیبی ندارد که دیدن و ببینیدن مرادف یکدیگر است (اردو) کسی کے طالع کا دیکھنا ۔ طالع کا معلوم کرنا ۔

تقویم شمسی اصطلاح ۔ بقول بحر تقویمی که کیفیات شهور شمسی دران نویسند و تقویم قمری مقابل آنست **مؤلف** عرض کند که ترتیب این تقویم باعتبار سلسلهٔ ماه های شمسی است نه قمری یعنی محرم تا ذیحجه و از ماه های شمسی

(۱۰/۷)

ماه ہای اِلٰہی مراد است کہ فارسیان استعمالش کنند کہ از رویت قمر تعلق ندارد و دور دکن از آذر آغاز شدہ بر آبان ختم می شود (اردو) تقویم شمسی وہ تقویم جس میں شمسی مہینون کا سلسلہ ہو۔ مؤنث۔

تقویم فگندن از کف استعمال مرادف تقویم افگندن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تحقیقی است سند این از ظہوری بر تقویم افگندن گذشت (اردو) تقویم پھینکدینا۔ دیکھو تقویم افگندن۔

تقیہ بقول سروری کلاہی کہ در ماوراء النہر در زیر دستار پوشند (نزاری ع) کلاہ و تقیہ و دستار زاہدی از سر ؎ فرو نہادم و زنار بر میان بستم ؎ می فرماید کہ ہمین را تاقیہ نیز گویند **مؤلف** عرض کند کہ تاقیہ مزید علیہ ہمین است واین بالفتح و فتح تحتانی اسم جامد فارسی زبان بعضی از معاصرین عجم برانند کہ تاقیہ اصل است واین مخفف آن بلکہ تاقیہ ترکی است واین مفرسش ولیکن لغات ترک از تاقیہ ساکت وبعضی معاصرین ترک گویند کہ کلاہ بلند باشد کہ اکثر فقرا بر سر گشند ہمچون کلاہ تتری واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) اونچی ٹوپی جو فقرا اوڑھتے ہین۔ مؤنث۔

فوقانی با کاف عربی

تک بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول وسکون ثانی (۱) بمعنی اندک وقلیل وکم باشد و (۲) از دن عموماً و زدن دست برکنار تختۂ نرد کہ کعبتین درست بنشیند خصوصاً و (۳) نام گیاہی است کہ درمیان گندم زار بروید وآن سخت تر از گیاہ گندم باشد ونام گیاہی ہم کہ درمیان آب می روید ودر مصر از ان کاغذ سازند وبعربی حفاۃ گویندش و (۴) بمعنی بسیار تند براہ رفتن ودویدن ہم و (۵) قعر چاہ وتہ حوض وامثال آن وبضم اول (۶) منقار جانور

و (۷) نوک خنجر و نیزه و امثال آن و (۸) چراغی که اندک نور داشته باشد و (۹) بکسر اول
تکهٔ طعام که بعربی لقمه خوانند و (۱۰) بمعنی پیش و نزدیک (حکیم نزاری ۵۱) صفت تیره رای
ماهیات ؛ چون کنم مشتبهه به گوشه زنخ ؛ همچو پشت کمان بنان تتار ؛ مانده میرحاجی
تنک تک و تنخ تنخ ؛ صاحب جهانگیری معنی چهارم و پنجم را ترک کرده ذکر دیگر همه معانی می کند
صاحب رشیدی بر ذکر معنی اول تا چهارم و هشتم تا نهم قانع و سند معنی دوش بخیال ما
معنی چهارم دارد که گذشت (فردوسی ۵۲) ز رستم بپرسید پر مایه توس ؛ که چون یافت
پیل از تک گرز کوس ؛ صاحب سروری ذکر معنی اول و سوم و چهارم تا هفتم کرده از دیگر
معانی ساکت (سعدی ۵۴) بتک ژاله می ریخت بر کوه و دشت ؛ تو گوئی مگر ابر نیسان
گذشت ؛ (سوزنی ۵۵) هر که در چاه عریض او نگه کرد از حسد ؛ از زنان حسد خود را فگند اندر
تک چاه قعیر ؛ خان آرزو در سراج ذکر همه معانی کرده نسبت معنی پنجم گوید که غلط است و
صحیح به کاف فارسی است و نسبت معنی ششم می فرماید که این هم بکاف فارسی مخفف تنگ
که به همین معنی گذشت و بمعنی هفتم مخفف نوک به نون باشد نه تای فوقانی صاحب رهنما بحواله
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر معنی دوم کرده گوید که ترجمه این در هندی چپت است
مؤلف عرض کند که باعتبار صاحبان جامع و ناصری که هر دو محققین اهل زبانند این لغت
را اسم جامد فارسی زبان دانیم و هر چه بکاف فارسی می آید بجایش عرض کنیم. صاحب محیط نسبت
معنی سوم ذکری بر تک نکرد (اردو) (۱) قلیل - کم - مذکر (۲) زد - مار خواه ہاتھہ
پر ہو یا تختہ پر - مؤنث (۳) ایک قسم کی گھانس جو گیہوں کے کھیت میں خود رو ہوتی ہے

یا پانی مین پیدا ہوتی ہے جس سے مصر مین کاغذ بناتے ہین۔ مؤنث (۴) تیر روی۔ مؤنث (۵) باولی یا حوض کا عمق۔ مذکر (۶) چوبچہ۔ دیکھو بت پوز (۷) خنجر یا نیزے وغیرہ کی نوک۔ مؤنث (۸) دہنالا چراغ۔ مذکر (۹) نوالا۔ مذکر (۱۰) قریب۔ نزدیک۔ مذکر۔

تکاب بقول برہان بروزن صواب (۱) زمین آب کند را گویند و (۲) وسط حقیقی دو کوہ و (۳) زمینی را نام است کہ بعضی جا آب فرو رود و از جای دیگر بر آید و بعضی جا خشک باشد و بعضی جا آب استادہ و بعضی جا روان باشد و بعضی جاہای آن سبز و مرغزار بود و (۴) نام الکہ و ولایتی ہم صاحب جامع معنی اول از زمین آب گند رگوید و ذکر معنی دوم وسوم وچہارم ہم کردہ می فرماید کہ بجای موحدہ آخر واو ہم آمدہ صاحب سروری معنی اول و سوم را یکی داند و بہ ترک معنی دوم وچہارم بحوالہ ابو الفرج می فرماید کہ (۵) بمعنی جنگ وخصومت نیز (انوری ۱۰۳ ص) چو آب چتر تو سیل ظفر برانگیزد ٭ از ان کینہ تکابی فرات وجیحون باد ٭ (ابو الفرج ۵ ص) نہ مرا با تکاب او پایاب ٭ نہ مرا کشاد او جوشن ٭ می فرماید کہ معنی سابق نیز ازین بیت باندک تکلفی ظاہر می شود۔ صاحب ناصری ذکر ہمہ معانی بالاحوالہ برہان و رشیدی وغیرہ کردہ بر معنی اول و دوم وثوق دارد۔ غالب دہلوی در قاطع برہان این را بہ کاف عربی صحیح نداند وبر برہان حرف نہد و بہ کاف فارسی درست می انگارد صاحب قاطع القاطع جواب شد کی بہ ترکی دادہ **مؤلف** عرض کند کہ حق آنست کہ صاحب برہان درست نوشت و صاحب ناصری ہم کہ محقق زبان خود است بمعنی اول و دوم صحیح داند و این مرکب است از لفظ تک و آب و آنچہ بکاف فارسی می آید صراحتش ہمد را نجا کنیم و معنی اول وسوم را یکی دانیم

ومعنی پنجم را اگر باعتبار ابوالفرح تسلیم ہم کنیم بر سبیل مجاز باشد ومعنی دوم ہم مجاز است
ومعنی چہارم ہم مجاز وغالباً دران ولایت زمین متذکرہ معنی سوم بیشتر باشد ازینجاست
کہ بنامش آن ولایت را موسوم کردند (اردو) (۱ و ۳) کھوکلی زمین جسمین پانی نہ ٹھہرے
ایک جگہہ جذب ہو جاے اور دوسری جگہ نکل آے۔ مؤنث (۲) وہ زمین جو دو پہاڑ
کے درمیان ہو۔ مؤنث (۴) ایک ولایت کا نام۔ مؤنث (۵) لڑائی خصومت۔ مؤنث

تکاپوی بقول برہان وجامع وبحر بابای فارسی بر وزن حفاجوی (۱) بمعنی آمد شد از روی تعجیل وشتاب و (۲) جستجوی بسیار وبقول بعض (۳) تردد بیفائدہ صاحب سروری بر معنی اول قانع (سعدی سلہ) تکاپوی ترکان وغوغای عام ٭ تماشاکنان بر در وکوی وبام ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اول ودوم گوید کہ اصل این تک وپو است وتک وتاز مرادف این صاحب فدائی کہ یکی از علمای معاصر عجم بودی فرماید کہ آمیختہ است از تک کہ بعجم بیک سر دویدن است کہ جائی ایستادہ نشود وپوی کہ بعجم رفتار است از نیروی وتکاپوی وتکادو وتک یعنی دوندگی بسیار را گویند۔ غالب دہلوی در قاطع برہان بکاف فارسی صحیح داند وبر برہان اعتراض می کند وحسب مناقاطع القاطع جواب ترکی بہ ترکی می دہد **مؤلف** عرض کند کہ محققین صاحب زبان اعنی جامع وناصری وسروری بہ تحقیق لغات زبان خود معتبر تر از محقق ہند نژاد اند مالف درمیانی این لغت را الف عطف دانیم چنانکہ رواروو امثال آن معنی اول حقیقی است ودیگر معانی مجازآن۔ استعمال این بمعنی سوم از نظر ما نگذشت (اردو) (۱) دوا دوش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث دوڑ دھوپ

پیروی۔ کوشش (۲) جستجو۔ تلاش۔ مؤنث (۳)	بفائدہ ترّدد۔ مذکر۔

(الف) تکان
(ب) تکان خوردن

الف را ہیچ یکی از محققین فارسی زبان ذکر نکرد و لغات ترکی و عرب ہم ازین ساکت البتہ صاحب ساطع این لغت ہندی را بمعنی حرکت و اضطراب آوردہ و صاحب فرہنگ آصفیہ ہم این را بمعنی کسلمندی و اعضا شکنی لغت ہندی نوشتہ و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ب را بمعنی بی حس و حرکت شدن از ہیبت و خوف و ماندگی و کوفت گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ الف اسم جامد فارسی زبان و مرکب باشد از تک کہ بمعنی دوش گذشت و الف و نون زائد تا فارسیان معاصر استعمالش بمعنی تعب کردہ اند کہ از دوادوش عائد حال می شود و ب را ازہمین اسم مرکب کردہ و مصدر تکاندن و تکانیدن کہ می آید ہم مرکب از الف معلوم می شود بر سبیل مجاز کہ صراحتش ہمدرانجا کنیم و این از عالم توافق لسانین است کہ تھکان و تھکن بمعنی ماندگی و کوفت در ہندی ہم آمدہ چنانکہ صاحب آصفیہ ذکرش کردہ بالجملہ الف را بمعنی کوفت و ماندگی اسم جامد فارسی زبان دانیم و ب را مرکب از الف (اردو) الف تکان۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ تھکاوٹ۔ ماندگی (ب) سہم جانا۔ بقولہ ڈر جانا۔ خوف یا رعب مین آجانا۔ ہیبت چھا جانا۔ (نصیر ۵) رکھے ہے منہ مین یہہ انگشت حیرت اسے کمان ابرو ہو گیا ہے سہم کچھ کھا کر یہ تیرا تیر دل میرا

(الف) تکاندن
(ب) تکانیدن

صاحب موارد ذکر الف کردہ و صاحب بحر ب را بمعنی افشاندن گرد از دامن و قالی و امثال آن کامل التصریف گفتہ کہ مضارع

این تگانداست (ملا طغرا ؎) چو ابر بهاری تگاند لباس ٭ صدا پیچد از رعد در هفت طاس ٭ مؤلف عرض کند که اسم مصدر هر دو همان تگان است که بمعنی ماندگی و کوفت گذشت و معنی لفظی آن کوفت زده و مانده کردن گو تگاند از گرد صاف کردن چیزی که از این عمل آن چیز گویا درمانده و کوفته می‌شود که حرکت این عمل متقاضی آنست (اردو) جھٹکنا۔ گرد سے صاف کرنا۔

تگاو بقول برهان با واو بر وزن و معنی تگاب است که گذشت صاحبان سروری و ناصری هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که حرفی نیست که این مبدل آنست چنانکه آب و آو (اردو) دیکھو تگاب۔

تگاور بقول برهان و جامع و بحر بر وزن سراسر بمعنی تک آور رونده یعنی حیوانات رونده و دونده عموماً و اسپ و شتر خصوصاً۔ صاحب ناصری گوید که باشواهد در ضمن لغت تک گذشت و در اینجا می فرماید که اسپ خوش رفتار و دونده را تگاور گویند چنانکه ملک الشعرا کاشی گفته (؎) تگاوری که در زیر زین بدولت شاه ٭ چو رعدگاه صهیل و چو برق گاه صیال ٭ (از ناصری ؎) بیار آن دشت پیمای تگاور ٭ فلک کوب و زمین بر و هوا در ٭ صاحب فدائی هم گوید که اسپ تیز رفتار را گویند **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از اسپ و شتر۔ غالب دهلوی در قاطع برهان اعتراض بر برهان کرده و صاحب قاطع القاطع جواب ترکی بترکی داده و حق همین است که ما این را به کاف عربی باعتبار محققین اهل زبان صحیح دانیم (اردو) گھوڑا اور اونٹ۔ مذکر۔

تگاور ابلق اصطلاح۔ بقول برهان و جامع و بحر کنایه از دنیا و روزگار است

باعتبار شب و روز **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و موافق قیاس (**اردو**) دنیا، مؤنث

تکبّر بقول آصفی بزرگی نمودن و گردن کشی کردن۔ **مؤلف** عرض کند کہ بفتحتین وضم موحدہ مشدد لغت عرب است صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی غرور استعمال کردہ اند کہ حاصل بالمصدر است و با مصادر در ترکیب فارسی ہم استعمال این کنند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ۵) این ہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ٭ داشتی کاش در خلد بہ کاشانۂ ما ٭ (**اردو**) تکبّر۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ غرور۔ گھمنڈ۔ انانیت ہماہمی۔ رعونت۔

تکبّر نجاک اندر انداز دت مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این در مذمت تکبّر کنند (**اردو**) بڑے بول کا سر نیچا ٭ جو چڑھیگا سو گریگا ٭ آپ ہی نے ان ہندی کہاوتوں کو فارسی کہاوت کے مقابلہ میں لکھا ہے۔

تکبّر رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی زیبا بودن تکبّر است **مؤلف** عرض کند کہ محاورۂ فارسیان است (ظہوری ۵) اینہمہ ناز و تکبّر نرسد رضوان را ٭ داشتی کاش در خلد بکاشانۂ ما ٭ (**اردو**) تکبّر زیبا ہونا۔

تکبّر عزازیل را خوار کرد مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان در مذمت تکبّر استعمال این می کنند۔ مقولہ ایست نہ مثل (**اردو**) اسی فارسی مثل کو اہل دکن کہاوت کی طرح تکبّر کی مذمت میں استعمال کرتے ہیں۔

تکبّر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

(۴۰۱۹)

اين کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی حقیقی است یعنی غرور کردن (سعدی
ره) تکبر مکن زینهار ای پسر ۶ که روزی
زدستش درآئی بسر ۶ مخفی مباد که از سند بالا
استعمال مصدر گندن پیداست که بجالش می آید
(اردو) تکبر کرنا غرور کرنا ۔

تک بند اصطلاح ۔ بقول برہان وجہانگیری
وجامع وبحر ورشیدی وسروری وبہار وسراج
بروزن فرزند کمرے را گویند که از ابریشم و
یا پشم شتر وامثال آن بافند وبر یکسر آن تکمہ
یا مہرہ وبر سر دیگر آن انگلہ نصب سازند وآن
مہرہ یا تکمہ را در ان انگلہ اندازند تا بر میان
بند شود (جامی ره) سنگ تک بند قلندر
کشتی تجرید را ۶ از پی تسکین سحری بی نوای لنگر
است ۶ (بابای فغانی ره) ہمہ چیز تو محبوبانہ
وعاشق کش است اما ۶ قیامت در قبای چیست
وتک بند دل آویز است ۶ **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است وتک درینجا بمعنی
پیش است که گذشت یعنی چیزی که از پیش بند
شود (اردو) کمر بند ۔ پیٹلہ ۔ مذکر ۔

تکبیر بقول بہار بمعنی بزرگ شمردن وبہ بزرگی صفت کردن وبہ بزرگی خدا را یاد کردن
والله اکبر گفتن می فرماید که فارسیان بالفظ زدن وکشیدن وکوفتن وگفتن استعمال این کنند
مؤلف عرض کند که بالفتح وکسر موحدہ لغت عرب است فارسیان بمعنی اسمی استعمال
این کنند یعنی یاد خدا وبا مصادر خود مرکب سازند که در ملحقات می آید (اردو) تکبیر بقول
آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ اللہ اکبر کہنا ۔ خدا کا نام لینا کا حاصل بالمصدر ۔

تکبیر خواندن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی گفتن تکبیر است (ادہم کاشانی ره)
زبس نان کور و کم سفرہ ست دنیای دنی ادہم

بجای حمد تکبیر فنا خوانند بر نانش ۔ (اردو) تکبیر کہنا۔ تکبیر پڑہنا۔

تکبیر زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکبیر خواندن (حافظ شیراز ؎) من ہمان دم کہ وضو ساختم از چشمۂ عشق ۔ چار تکبیر زدم یکسرہ بر ہرچہ کہ ہست ۔ (اردو) تکبیر کہنا۔ تکبیر پڑہنا۔ دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (احمد یزدی ؎) زیر کان در شش جہت تاسیر حکمش دیدہ اند ۔ چار تکبیر فنا بر ملک سنجر کردہ اند ۔ (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکبیر خواندن است (نظیری نیشاپوری ؎) خورشید ازکمال تو تکبیر می کشد ۔ ماہ از تو کس ندیدہ تمام آفریدہ ۔ (اردو) دیکھو تکبیر خواندن۔

تکبیر کوفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بلند کردن صدای تکبیر۔ (انوری ؎) کوس تجرب گاہ چون تکبیر فتح کوفت ۔ خصم از نماز خیر و سلامت سلام داد ۔ (اردو) تکبیر کی آواز بلند کرنا۔

تکبیر گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آموختن تکبیر است بمعنی لازم (نظیری ؎) زبس بوی کمال شرک می آید ز توحیدم ۔ در ارشاد مغان تکبیر از من برہمن گیرد ۔ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تکبیر سیکھنا۔

تکبیر گفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی تکبیر خواندن است (کمال خجندی ی ٥) اگرچہ میر دکمال از عشق آن روی ہا بروح پاک او تکبیر گوئید ۔ مخفی مبادا کہ از سند بالا استعمال مصدر گوئیدن پیدا ست نہ گفتن و تعریف ہر دو بجایش مذکور شود (اردو) دیکھو تکبیر خواندن ۔

تکتاز اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی تاختن و دویدن و جستجو کردن **مؤلف** عرض کند کہ مخفف تک وتاز است بمعنی حاصل بالمصدر مرادف تک ودو وتکاپوی (اردو) دیکھو تکاپوی ۔

تکتک بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار اینجا و آنجا۔ صاحب بولیجائی بحوالہ معاصرین عجم می فرماید کہ بمعنی بعض بعض است و صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ مذکور متفق با روزنامہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہم مصدق رہنما می کنند و با صاحب بولیجائی اتفاق ندارند فارسی جدید است و اسم جامد و در استعمال مرکب بمعانی دیگر ہم می آید ۔ (اردو) یہاں اور وہاں ۔

تکتک پا اصطلاح ۔ بقول بحر بفتح ہر دو فوقانی و ہر دو کاف تازی آواز پا بوقت دویدن ۔ بہار ہمزبانش ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم بہمین معنی آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و درین اصطلاح مرکب تکتک بمعنی صدا است ۔ (اردو) آہٹ ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مؤنث ۔ آواز پا ۔ کھڑکا ۔ پیرچال ۔

(الف) **تکتک پا رفتن** مصدر

(ب) **تکتک پائی رساندن** اصطلاحی

الف بقول بہار و انند ترسانیدن از آواز پا و ب از شجاعت و قدرت خود

چیزہا می گوید ولاف می زند (محسن تاثیر ؎) سروی علم نہ گشتہ کہ از شوخی خرام ؏ با او قد تو تکتک پائی نرفتہ است ؏ (محمد سعید اشرف ؎) حرف وصوت تو بہ اغیار نوائیست مہن ؏ بہ یاران شدنت تکتک پائیست مہن ؏ صاحب بحر نسبت الف متفق با بہار۔ خان آرزو نسبت الف بر مطلق ترسانیدن قانع وسند ہر دو ہمان شعر محسن تاثیر است مؤلف عرض کند کہ الف موافق قیاس است از نیکہ چون کسی از پس کسی می آید آواز پا لش پیش رو را می ترساند و ب لغو است کہ سند اشرف بکارش نمی خورد و تکتک پا در مصرع دومش بمعنی آواز پاست و بس (اردو) آہٹ سے ڈرانا۔

تکتک شدن مصدر اصطلاحی صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی از ہم جدا شدن است می فرماید کہ (اما تکتک شدہ) بمعنی (لیکن ہر یک دیگر جدا) صاحب رہنما بر (تکتک شدہ) می فرماید کہ بمعنی تہ و بالا و پریشان شدہ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کردۂ روزنامہ کنند و طرز تعریف رہنما صورت دیگر پیدا کردہ و معنی اول موافق قیاس ہم (اردو) ایک دوسرے سے جدا ہونا۔

تکمہ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ چرخ و پای کالسکہ را نامند معاصرین عجم این را بالفتحتین گویند مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی جدید است و در استعمال متاخرین و متقدمین نیامدہ (اردو) گاڑی کا پہیا۔ مذکر۔

تکرار بقول بہار بمعنی بارہا گردانیدن۔ می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و فتح رای مہملہ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ

فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و بامصادر فارسی مرکب هم سازند که در ملحقات می آید و تخصیص بمصدر کردن نیست (ظهوری ے) چند تکرار افترای غیر را تہمت است ای بمیروت تہمت است ؛ (اردو) تکرار ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث مکرر سکرر کہنا ۔ باربار کہنا کا حاصل بالمصدر ۔

(۲۰۰) **تکرار داشتن** استعمال ۔ بمعنی پی درپی کردن کاری **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) احتیاج دیدن دیگر نشد بر هر که دید ؛ دلربایان را نباید در نگه تکرار داشت ؛ (اردو) مکرر سکرر کرنا پے درپے کرنا ۔

(۲۰۱) **تکرار کردن** استعمال ۔ مکرر و سکرر کردن کاری **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ے) سبق مهر می کنند تکرار ؛ که ورق باز بر نگردانند ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمصدر گردن پیداست که بجایش می آید (اردو) کسی کام کو مکرر سکرر کرنا ۔ دہرانا ۔ تہرانا ۔

تکرار نمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تکرار کردن است (عطار نیشاپوری ے) گفت بر من چشم شد اسرار عشق ؛ می نمایم هر زمان تکرار عشق ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال بمصدر نمائیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) دیکھو تکرار کردن ۔

تکرعّاده اصطلاح ۔ بقول بولچال بحواله معاصرین عجم چیزی که آن را در هندی دُهرا گویند یعنی تیر چوبین یا آهنین کالسکه که بران تکر کالسکه دور زند **مؤلف** عرض کند که تکر بمعنی اوست و عرّاده بالفتح و به تشدید را لغت عربست نوعی از آلات جنگ و آن

آلتی است کوچکتر از منجنیق (کذا فی المنتخب) پس بمجاز آن سیخ آهنی را گفتند که بران پایهٔ بدّو کالسکه دور زند و این را مفرس گوییم که مستعمل و محاورهٔ معاصرین عجم است و متاخرین و متقدمین فرس استعمال این نکرده اند قلب اضافت (عراده تکر) است ولس (اردو) دُہرا دکن مین اُس سیخ آہنی کا نام ہے جس پہ گاڑی کا پیا پھرتا ہے جس کو آرس بھی کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے اس کو نہین لکھا

تکروشتن بقول برہان با را و تا ی قرشت بر وزن پہلوشکن بلغت ژند و پاژند بمعنی پیچیدن صاحبان انند و موارد ہم این را آوردہ اند **مؤلف** عرض کند که تکروشتن بلغت ژند و پاژند بقول معاصرین زردشت و دستوران پارسی عشق پیچ را گویند و لیکن این لغت در کتب لغات یافته نمی شود فارسیان قدیم با این اسم مصدر علامت مصدر (تن) مرکب کرده مصدر ساختند و حالا استعمال این مصدر ہم متروک است (اردو) لپٹنا۔

تکز صاحب رشیدی گوید که مرادف تکس و تکسک تخم انگور را گویند که میان عرب یعنی دانه انگور باشد و اکثری این لغت را به زای فارسی گفته اند و صحیح به زای تازی است چه از سین مهمله او را بدل کنند نه فارسی را (بسیمی ۵) گر بیارند و نگویند و دہند تر بادی تو لینگ تکزی نان ندہی باب ترا خان آرزو در سراج گوید که بفتحتین است و شمس فخری بضم کاف آورده و گفته که قافیه ندارد و در ساحی بفتح اول و کسر ثانی است و اول صحیح باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید و حالا بزبان معاصرین عجم است و تکمیل بحث این بر تکژ کنیم که به زای فارسی می آید (اردو) دیکھو تکژ۔

تکژ بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون زای فارسی استخوان و تخم انگور و بضم اول و کسر ثانی

هم درست است۔ صاحب رشیدی بذیل
تکزکه به زای تازی گذشت ذکراین کرده
آن راصحیح داند مؤلف عرض کند که صاحب
عجم این را اصل دانند و تکز را مبدل این چنانکه
ژند و زند۔ اسم جامد فارسی قدیم و لغت
ژنده یا ژند است (اردو) انگور کا تخم۔ مذکر

(الف) تکژدان اصطلاح۔ الف۔ بقول
(ب) تکژدانه لغات بیان مرادف
ب وهردو پرده راگویند که دانۂ انگور درمیان
آنست و پوست انگور راهم خوانند۔ صاحب
مؤید بذکر ب قانع **مؤلف** عرض کند که
الف ازقبیل قلمدان است موافق قیاس
وب را بمعنی الف گرفتن موافق قیاس
نیست که ازان معنی تکژ پیدا است الا اینکه
هاهای هوز دانه را زائد قرار دهیم و دانه را
بمعنی دان گیریم (اردو) الف و ب
انگور کا پوست یا وہ مقام جس کے اندر تخم
انگور ہوتا ہے۔ مذکر۔

تکس بقول برهان و جهانگیری و جامع
و سروری و ناصری و سراج و رشیدی همان
تکژکه گذشت و بعربی عجم گویند باعین مهمله۔
(بهرامی ۵) آن خوشه بین چنانکه یکی خیک
پر نبید ۔ بسر بسته و نبرده بدو دست تکیس
برگونهٔ سیاهی چشمست غژب او ۔ هم بر مثال
مردمک چشم از و تکس ۔ **مؤلف** عرض کند که
مبدل تکژ است و همین است مثال این مبدل
و بقول بعض این مبدل تکز باشد که به زای
هوز گذشت چنانکه ایاز و ایاس (اردو)
دیکھو تکز و تکژ۔

(الف) تکسرمزاج استعمال۔ الف۔
(ب) تکسرمزاجی بقول رهنما بحوالۂ سفرنامه
ناصرالدین شاه قاچار اعضاشکنی و صاحب
روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ مذکور نسبت ب گوید که
بیماری است **مؤلف** عرض کند که الف

مرکب اضافی است و ب بزیادت یای مصدری
هر دو سوانی قیاس و استعمال معاصرین عجم است
(اردو) الف و ب۔ اعضا شکنی بیماری نشتی
تکسک بقول برہان و جہانگیری و جامع و
رشیدی و سروری و سراج مرادف ہمان تکس است
(حکیم سوزنی ره) بہ تکسکی نیز زده خواہد۔ پوسه
راز مین بہاے دو زر ہ مؤلف عرض
کند کہ کاف تصغیر و تحقیر بر تکس زیادہ کردہ اند
دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تکس۔
تکسل بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و
سکون ثالث و لام بمعنی تکسک است۔
صاحبان سروری و مؤید و انند ہم این را آورده
مؤلف عرض کند کہ لام بر تکس زیادہ کرده
اند چنانکہ نشب و نشیل (اردو) دیکھو تکس۔

تکسین بقول برہان و جامع و سروری بروزن تحسین (۱) نام بزرگی است از بزرگان
ترک (امیر مختاری ره) در بزم تکسین نہ سزد سیب بہ غالیت ہا اکسیر امارت نشدی گوہر تکسین
ہ صاحب سروری گوید کہ از کلام سوزنی معلوم می شود کہ (۲) نام شہریست حسن خیز
و از کلام حکیم لامعی نام ملک ترکستان (سوزنی ره) تا کہ از یغما و تکسین از برای رزم
و بزم ہ بندگان آرند شیطان بند و حور العین صور ہ از برای رزم دشمن و ز برای بزم دوست
ہ حیزیت یغما مخواه جز لعبت تکسین مخر ہ (لامعی ره) زگونا گون تماثیل و ظرائف باغ پنداری
عبادت گاه قیصر گشت و یا رامشگہ تکسین ہ صاحب ناصری معنی اوّل را ذکر نکرده و فرماید
کہ نام ملکی است از ترکستان و شہری منسوب بہ خوبان و (۳) بمعنی حکمران و امیر نیز آمده۔
(سنائی ره) ای لبا باد و بوش تکسینان ہ ترت و مرد از دعای مسکینان ہ و می فرماید کہ
منسوب بدانجا را از ترکان خوبروی پرورده تکسین خوانند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل

و دوم گوید که در فارسی بودن این نظر است **مؤلف** عرض کند که صاحب لغات ترکی این را نام پدر ترکان بحوالهٔ لسان الشعرا گفته و ازین ظاهر است که لغت ترکی است و همین باشد حقیقت معنی اوّل و معنی دوم هم از معنی اوّل تعلقی داشته باشد بسبیل مجاز که آبادی شهر و ملک تکسین متعلق به پدر ترکان باشد و معنی سوم را هم مجاز دانیم (اردو) (۱) ترکون کے ایک بزرگ کا نام تکسین ہے جس کے متعلق ترکون کا یہہ خیال ہے کہ قوم ترک کا جد اعلی ہے (۲) ایک شہر اور ملک کا نام بھی تکسین ہے۔ مذکر (۳) حکمران ترک

تکش | بقول برہان و جامع و سروری بفتح اوّل و ثانی بروزن جمش (۱) نام یکی از ملوک و سلاطین است (کمال اسمعیل ؎) ای زرایت ملک و دین در نازش و در پرورش ٭ خسرو گیتی علاء الدین والدنیا تکش ٭ و (۲) تخم دانهٔ انگور را هم گویند (سعدی ؎) تکش با غلامان یکی راز گفت ٭ که این را نباید بکس بازگفت ٭ صاحب ناصری نسبت معنی اوّل می فرماید که نام سلطان تکش خان خوارزمی پسر ایل ارسلان خوارزمشاه بوده. خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که معنی دوم تصحیف است و صحیح بسین مهمله **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ معنی اوّل معلوم نشد و بمعنی دوم مبدل تکژ چنانکه باژگونه و باشگونه و باعتبار محققین اهل زبان ما این را تصحیف نه گوئیم (اردو) (۱) تکش ایک پادشاہ کا نام (۲) دیکھو تکژ۔

تکشمر | بقول بہار بفتحتین خویشتن را کشمیری وانمودن. صاحب مصطلحات هم ذکر این بذیل (یاد کانی) کرده می فرماید که فارسیان بعض لغات الفاظ عربی استعمال کرده اند و این از همان قبیل است (نعمت خان عالی ؎) ای سفله تمام کار و بار تو دغاست ٭ اینجا به ادب باش

تکشمیر بیجاست ، مهمانی ما که وعده کردی نرسید ، آخر تکلیف چه شد و بهتہ کجاست ، وارستہ بعد ز نقل ذکر بعض همین قسم الفاظ مفرس کرده که بجایش می آید **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم با او (اردو) اپنے آپ کو کشمیری ظاہر کرنا۔

تکفیر بقول بہار کافر خواندن می فرماید که با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر فا۔ فارسیان استعمال این معنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر ہم مرکب ہم (ظهوری) تا زبان مدعی می شد مسلمان کاشکی ، غسل می دادش به آب قصهٔ تکفیر ما (اردو) تکفیر۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کافر کہنا۔ کفر کا فتوی دینا۔ کفر۔

تکفیر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کافر گفتن کسی را سندی که از حافظ شیراز آورده از آن استعمال مصدر کردن پیداست که تعریفش بجای خودش می آید ( ) واعظ که جنگ و عمود چه تقریر می کنند ، پنهان خورید باده که تکفیر می کنند ، (اردو) تکفیر کرنا کافر کہنا۔ کافر قرار دینا۔

تکل بقول برہان و جامع بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون لام (۱) گوسفند شاخ دار جنگی را گویند و (۲) پسر ساده نوخط و (۳) مردم ابله و بی اندام را ہم۔ می فرمایند که بکسر اوّل ہم درست است صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید که بکسر تا و فتح کاف (۴) پنبه که بر جامه پاره زنند کذا فی الفرہنگ و معنی اوّل را بفتح کاف نوشته (شمس فخری) بدر دانی چه است جفت خسوف ، ز آنکه تمام بود و کور و تکل ، (مولوی معنوی) چو ریسمان شد نام ز آنکه سوزن ہجرت ، ہمی زند بقبای دلم ہزار تکل ، (وله) فرعون ز فرعونی آمنت

بجان گفته ؏ برخرقهٔ جان دیده ایمان تگلی دیگر ؏ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید که
دگل تبدیل اینست **مؤلف** عرض کند که ما سند شمس فخری را که صاحب سروری برای معنی دوم
آورده برای معنی سوم مناسب تر دانیم فتامل واین لغت بهرچهار معنی اسم جامد فارسی زبان است
(اردو) (۱) لڑنے والا بکرا۔ مذکر (۲) بے ریش و بروت لڑکا (۳) احمق (۴) وہ روئی جس کو
پھٹے ہوے کپڑے پر سیویں (تھگلی۔ مؤنث) دیکھو بازتگن۔

تگلتو اقول ملحقات برہان (۱) چیزی که از نمد وغیره دوزند و زیر زین بگذارند تا آسیب
به پشت اسپ نرسد و (۲) بروت ہم۔ صاحب بحر بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید که
به مجاز ریش را گویند که داخل سبل کرده دراز سازند۔ وارسته بذکر معنی اوّل از ظهوری سند آرد
(ـــه) در تگلتو خوری وجل سائی ؏ تیغهٔ پشت و دشنهٔ دندان ؏ و نسبت معنی دوم می فرماید که
ریشی که باختلاط سبل دراز شده باشد (یحیی کاشی در ہجو منظری ـــه) رنگ بدل کرده بروی
او ؏ موی سر دوش تگلتوی او ؏ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر ہر دو معنی کرده در تعریف معنی
دوم با بحر متفق (اشرف ـــه) چو زین زان رو نمی خواہد به پہلو ؏ که دارد پشت او ریش از تگلتو
؏ می فرماید که لطف ایہامی درین شعر موقوف بران است که ریش بیای مجہول جراحت است وبیای معروف
معروف و چون در روزمرّهٔ حال ایران واو و یای مجہول نمانده ہمه معروف گشته و لطف دیگر
آنکه اکثر مغلان که آشنائی کتب قدیمه ندارند واز زبان فارسی اماکن دیگر اطلاع ندارند انکار حروف
مجہول زبان فارسی دارند و شیر بمعنی لبن و شیر بمعنی اسد و ہمچنین ریش و ریش بہر دو معنی مذکور
را یکی دانند و این خطاست **مؤلف** عرض کند که صائب و دیگر شعرای متقدمین و متاخرین

در قافیہ شعر (شیر بمعنی اسد) را ہم با (شیر بمعنی لبن) قافیہ کردہ اند پس قول خان آرزو پیش شان اعتبار ندارد و استعمال شعرای مستند تر دیدش می کند قواعد فارسی وجلیہ لغات تابع استعمال ومحاورہ باشند نہ محاورہ تابع آن بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است بہر دو معنی ولفظ تکل بمعنی چارمش داخل ہر دو معنی باشد مرکب با تو کہ بمعنی درون می آید (اردو) (۱) خوگیر۔ نمدہ۔ مذکر (۲) وہ مونچھ جس میں ڈاڑھی کا ایک حصہ شریک کر کے دراز کریں۔ مذکر۔

تکلتو دوز استعمال۔ بہار بذکر این گوید کہ معروف (ملا طغرا سہ) گر تکلتو دوز گیرد قیمتش صد گز نمد ٭ در تکلتو ایش خسی ہمچون جہت نہ اشتر است **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو) خوگیر سینے والا۔ مذکر۔

تکلف بقول بہار بر خود گرفتن کاری بی فرمودن و رنج بر خود نہادن و از خود چیزی نمودن کہ آن نباشد۔ می فرماید کہ فارسیان بمعنی چیزی کہ بشخصی دہند استعمال نمایند (سالک قزوینی سہ) یک موئی تبسم بی نمک جلوہ نماندہ است ٭ زین بیش بکس بار تکلف نتوان کرد ٭ (ظہوری سہ) خوان وصل افگندۂ داد تکلف دادۂ ٭ سیر چشمی از حیا بر میہمان خوش غالب است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عربست است بفتحتین وضم لام مشدد۔ فارسیان بمعنی تصنع ونمایش وظاہر داری ہم استعمال کنند و با مصادر خود مرکب سازند (اردو) تکلف۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ تصنع۔ بناوٹ۔ نمود۔ ایسی بات دکھانی جو اپنے میں نہو۔ نمایش۔ ظاہر داری (ذوق سہ) اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر ٭ آرام سے وہ ہے جو تکلف نہیں کرتا ٭

تکلف بر افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ دور شدن و باقی نماندن تکلف است (شفائی اصفہانی ؎) بملک بی نوائی ہر چہ خواہی می توان کردن ٭ تکلف گر برافتد پادشاہی می توان کردن ٭ (اردو) تکلف باقی نہ رہنا۔ بے تکلف ہونا۔

تکلف رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال (تکلف از میان رفتن) بمعنی باقی نماندن تکلف پیداست (شاہی سبزواری ؎) ساقی بغم تو عقل و جان رفت ٭ می دہ کہ تکلف از میان رفت ٭ (اردو) باہمی تکلف باقی نہ رہنا۔ تکلف نہ ہونا۔

تکلف ستاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تکلف کردن است (والہ ہروی ؎) ستانش تکلف کہ تکلف قدری ٭ چون برہم خورد محض کلفت باشد ٭ (اردو) تکلف کرنا

تکلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است۔ صاحب بحر گوید کہ معروف و نیز دادن چیزی بشخصی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ہمزبانش۔ سند این از سالک قزوینی بر تکلف گذشت (اردو) تکلف کرنا۔ کوئی چیز کسی شخص کو دینا۔

تکلم بقول بہار بمعنی سخن گفتن می فرماید کہ بالفظ شکستن بمعنی برہم زدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وبضم لام مشدد۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان بمعنی اسمی یعنی کلام استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم (ظہوری ؎) در وام دیدہ گوش گرہ کردہ عقل و ہوش ٭ طاقت بباد دادہ حسن تکلم است ٭ (اردو) تکلم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گفتگو۔ کلام۔ بول چال۔

تکلم شکستن مصدر اصطلاحی۔ آصفی گوید کہ بمعنی برہم زدن است **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر شکلفیدن پیداست کہ بجای خودش می آید (عرفی ؎) تازی بلب غسانہ پردازہ ز انگاہ ٭ گر تشکنی تکلم ٭ (اردو) پریشان کرنا۔ برہم کرنا۔

تکلم کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی گفتگو کردن است (شفائی اصفہانی ؎) آخر چہ شد کہ ہیچ تکلم نمی کنی ٭ خاموش باد لعل شکر خای کیستی ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر گشتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) گفتگو کرنا۔ بات کرنا۔

تکلم نمودن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکلم کردن است (ہلالی استرآبادی ؎) شنیدہ ام کہ تکلم نمود ہمچو مسیح ٭ باین حدیث لب لعل روح پرور او ٭ (اردو) بات کرنا۔

تکلہ بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری بضم اول بروزن عقلہ (۱) نام یکی از اتابکان است کہ در شیراز پادشاہی کردند و (۲) دیوانہ را نیز گویند (شیخ سعدی ؎) مظفر الدین سلجوق شاہ کز عدلش ٭ روان تکلہ و بونصر سعد می نازند ٭ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول گوید کہ لقب است نہ علم **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان است و وجہ تسمیۂ معنی اول واضح نشد کہ چرا باین لقب موسومش کردند (اردو) (۱) پادشاہان شیراز سے ایک پادشاہ کا لقب تکلہ تھا (۲) دیوانہ۔

تکلیف بقول بہار بہ اندازۂ طاقت کار فرمودن کسی را و فارسیان بمعنی مطلق کار فرمودن بالفظ کردن استعمال نمایند پس تکلیفات شرعیہ بنا بر مشہور از قسم ہمین باشد **مؤلف** عرض کند

که لغت عرب است بالفتح وکسر لام ۔ صاحب منتخب ہم ذکراین کردہ فارسیان استعمال این بمعنی زحمت ودشواری با مصادر فارسی کنند که در ملحقات می آید (ظہوری سہ) امنع حرف از تکلیف برظہوری نیست ؛ بجزاین دگرچه توان گفت ہر زبانش نیست ؛ (اردو) تکلیف بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث ۔ طاقت سے زیادہ کام لینا ۔ زحمت ۔ دشواری ۔

تکلیف بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که زحمت بودن است (حمید بخاری سہ) بہ تکلیف فطرت دلیری نمود ؛ بہ سعی که تکلیف براوی نبود ؛ (اردو) تکلیف ہونا ۔ زحمت ہونا ۔

تکلیف دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی زحمت دادن ومبتلای زحمت کردن است وکنایہ ازطلب کردن (شفائی اصفہانی سہ) تکلیف میدہم بجرنغان نگان نگیان ؛ تا این بہانہ باوساغری دہم ؛ مخفی مباد که ازسند بالا استعمال مصدر دہیدن پیداست که بجائش می آید (اردو) تکلیف دینا ۔ زحمت دینا ۔ طلب کرنا ۔

تکلیف شدن بسرمیز مصدر اصطلاحی صاحب روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید که بمعنی گفتن که میز تیار است صاحب رہنما صراحت مزید کند که زحمت دادن برای آمدن برسرمیز وطلب کردن برسرمیز **مؤلف** عرض کند که این محاورہ معاصرین عجم است که بمعنی طلب کردہ شدن برسرمیز استعمال کردہ اند (اردو) میز پر طلب کیا جانا (کھانے کے لیے)

تکلیف کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که ازسند والہ ہروی (۱) بمعنی طلب کردن پیداست وہمین است محاورہ معاصرین

عجم ہم چنانکہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (تکلیف بہ بال کردند) رامعنی (دعوت دادند وطلب کردند در محفل رقص) نوشتہ وصاحب روزنامہ ہم این رامعنی (مستدعی شدند کہ بضیافت خانہ بیاییم) آوردہ (والۂ ہروی ہ) ہشدار کہ مقتضای پیری ٭ تکلیف کند بہ گوشہ گیری ٭ درین شعر ہم معنی طلب کردن ومستدعی شدن است و (۲) بمعنی زحمت ساختن ہم (ظہوری ہ) باہمہ طفلی ونادانی خود میدانی ٭ کہ مرا بیہدہ تکلیف تحمّل نکند ٭ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ معنی این باعث شدن کسی رابرامری باشد وہمین است مقصود معنی اوّل بیان کردۂ صاحبان روزنامہ ورہنما ہم مخفی مباد کہ از ہردو اسناد بالا استعمال مصدر کندن پیدا است کہ بجالش می آید (اردو) (۱) طلب کرنا کسی امر کا باعث ہونا۔ (۲) ایذا پہنچانا تکلیف دینا۔

(الف) **تکلیف کسی برخاک افگندن** (ب) **تکلیف کسی برخاک انداختن** بمعنی اصطلاحی۔ الف۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت از عالم حرف کسی برخاک افگندن باشد یعنی قبول نکردن (سنجر کاشی ب ہ) میخورہ وستانہ خرامید بصحرا ٭ برخاک بینداختہ تکلیف ہوا را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ پروای زحمت وتکلیف نکردن است تعریف خان آرزو درست نیست فتامل (اردو) الف وب تکلیف کی پروا نکرنا۔

تکلیف نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) مرادف معنی دوم تکلیف کردن است و (۲) بمشاہدہ آوردن تکلیف ہم (نثر عالی شیرازی) عطّار قضا کیفدان بلا کبر دش در آوردہ ہمکنان را تکلیف نشۂ سرشار سرباز می نمود ٭ (اردو) (۱) دیکھو تکلیف کردن کے دوسرے معنے (۲) تکلیف دکھلانا تکلیف سے آگاہ کرنا

تکمار (الف) بقول سروری بدیل تکمر بضم تا وسکون کاف و فتح میم تیر معروف باشد که پیکان ندارد و آن را تخمار نیز خوانند (امیر خسرو ۵) هم از ولیت خوارج نشانهٔ لعنت ؛ که سگ زن است بر ایشان سزاند تکمار است ؛ **مؤلف** عرض کند که باعتبار سروری که محقق زبان خود و از اہل زبانست تکمار را اصل دانیم و صاحب برہان ہم این را بہمین معنی آورده و تخمار را مبدلش دانیم که کاف به خای معجمه بدل شده چنانکه شاماکچه و شاماخچه و ......

(ب) **تکمر** را مخفف الف دانیم که صاحب برہان ذکرش بہمین معنی فرموده صاحبان جامع و ناصری ہم ذکر این کرده اند و صاحبان جامع مؤید ب را بہمین معنی آورده اند و ما بر تخمار که گذشت صراحت ماخذ دیگر ہم کرده ایم و بلحاظ آن تخمار اصل باشد و ب مبدلش (اردو) الف و ب ۔ دیکھو تخمار ۔

تکمه بقول برہان و جامع و ناصری بضم اوّل و سکون ثانی و فتح میم گوی گریبان و امثال آن ۔ بہار گوید که بالفظ بستن و کردن و گشادن و نہادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که ہیچ خصوصیت با این مصادر ندارد و تصریحش در ملحقات می آید ۔ اسم جامد فارسی زبان است ۔

(اردو) تکمہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو انگل ۔

تکمه بستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی قائم کردن تکمه باشد در حلقه و از سندش مصدر تکمه بندیدن پیدا است که مرادف این است و تعریف بندیدن بجایش می آید (واصف بخاری ۵) تا به برکرده ای سرو قبای آبی ؛ تکمه بندد به گریبان تو گل از شبنم ؛ (اردو) گھنڈی لگانا گھنڈی کو اُس کے حلقہ مین قائم کرنا

تکمہ بند استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حلقۂ کہ تکمہ دران بند شود و جا گیرد (ظہوری ؎) گریبان شاخ است چون ہرزہ خندہ شد ٭ سعی نشو و نما تکمہ بند ٭ **(اردو)** گھنڈی قائم کرنے والا۔ وہ مقام جہان گھنڈی لگا دیتے ہین جسکو دکن مین بلڈا کہتے ہین گھنڈی کا حلقہ۔ مذکر۔

تکمہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکمہ بستن است کہ گذشت (خالص اصفہانی ؎) از ان دمی نکشاید کہ کردہ اند ای گل ٭ ز غنچۂ دل ما تکمۂ قبای ترا ٭ **(اردو)** گھنڈی لگانا۔ گھنڈی کو اس کے مقام پر قائم کرنا۔

تکمہ کشادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیرون کردن تکمہ از حلقۂ او (ظہوری ؎) غنچہ تا نکہت کند در جیب ٭ بسر انگشت برگ تکمہ کشاست ٭ **(اردو)** گھنڈی کو اس کے حلقہ سے نکالنا۔ گھنڈی نکالنا۔ کھولنا۔

تکمہ نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن و قرار دادن تکمہ باشد (اسالی شیرازی ؎) ز سیم اشک نہم چاک سینہ را تکمہ ٭ کہ سر برون نکند آہ عاشقانۂ دل ٭ **(اردو)** گھنڈی قائم کرنا۔ گھنڈی قرار دینا۔

تکمیل بقول بہار تمام گردانیدن۔ می فرماید کہ بالفظ دادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بالفتح و کسر میم فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر یعنی تمام و کمال می کنند کہ در ملحقات می آید **(اردو)** تکمیل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تمام۔ پورا۔ انجام۔ کمال۔

تکمیل دادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که باتمام رسانیدن وکامل کردن (انوری ـه) سایۀ گنبد نه سوادش داداست بلی دست کحال قضا دیدۀ دین راتکمیل ہو (اردو) کامل کرنا ۔

تکند بقول برہان وجامع وناصری بفتح اول بروزن کمند آشیانۀ مرغان راگویند صاحب برہان می فرماید که بکسراول ہم گفته اند وجائی مرغ خانگی رانیزگویند ـ صاحبان جہانگیری ورشیدی وسروری برمعنی آشیانۀ مرغان قانع ـ خان آرزو درسراج بذکرمعنی اول گوید که بباي تازی نیزگذشت واغلب که بباي تازی تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند که ما این راہم اسم جامد فارسی زبان دانیم وآنچه به موحدۀ اول گذشت صراحتش ہمدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بکند ـ

تکو بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری وناصری بروزن عدو (۱) نان تنک روغنی را گویند و(۲) موی درہم پیچیده ومجعد راہم (اثیرالدین اخسیکتی ـه) درتکوی تست جان من اسیر چون غریبی کوبظلمت خوگرفت ۞ خان آرزو درسراج ذکراین کرده **مؤلف** عرض کند که ہردو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) روغنی روٹی ـ مؤنث (۲) پیچیده بال ـ مذکر ـ

(الف) **تک وتا**
(ب) **تک وتاز** اصطلاح ـ بقول بحر ہردو مرادف تک تاز که گذشت صاحب ناصری باتکاپوی ذکراین کرده مرادفش گوید **مؤلف** عرض کند که الف مخفف ب باشد وہردو مرادف تکاپوی وتک تاز که بجایش گذشت مخفف ب (اردو) دیکھو تکاپوے ـ

تکوک بقول برہان وجامع بفتح اول وواومجہول بروزن ملوک (۱) صراحی باشد که آن را ازطلا ونقره یا ازگل بصورت جانوران خصوصاً بصورت شیرسازند وبدان شراب خورند صاحب برہان

گویند که بدین معنی بجای حرف ثانی لام هم بنظر آمده و بضمه اول (۲) غرفهٔ بزرگ را گویند و (۳) نشانهٔ تیر و هدف را هم گفته اند (استاد رودکی سلہ) می گسارانند تکوک شاهوار ہ خود بشادی روزگار نوبهار ہ صاحب جهانگیری معنی سوم را ترک کرد صاحب رشیدی ذکر معنی اول کرده گوید که ولیکن بدین معنی بلوک بضم با و لام آمده و بیای تازی و کاف هم و بیای فارسی بمعنی غرفه د الخ) و از معانی دوم و سوم کناره کشیده ـ صاحب ناصری بحوالہ قول رشیدی و برهان بذکر معنی اول می فرماید که اصح آنست که در بای فارسی نگاشته شاد فرماید که سروری) و دیگران درین لغت اختلاف بسیار و خبط بی شمار کرده اند والله اعلم خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که آنچه بمعنی تبای تازی و کاف آورده اند هر دو تصحیف است می فرماید که بمعنی غرفه نیز نوشته اند لیکن بدین معنی به باو لام گذشت **مؤلف** عرض کند که ما باعتبار جامع که محقق زبان خود است این را بهر سه معنی صحیح دانیم که اسم جامد فارسی زبان است تا با تا بدل شود و بای عربی بفارسی چنانکه تنکوب و تبکوت و تب و تپ و کاف با لام هم بدل شود چنانکه الکاک و آلماک جا دارد که لغات گذشته مبدل این باشد یا این مبدل آن ما را در صحت این لغت کلامی نیست (اردو) (۱) صراحی جسکو مٹی یا سونے یا چاندی سے بشکل جانور بناتے ہین خصوصاً شیر کی شکل مین جس سے جام شراب کا کام لیتے ہین ـ مؤنث (۲) بڑی کھڑکی ـ مؤنث (۳) نشانہ ـ مذکر ـ

تکول بقول ملحقات برهان بمعنی اول تکوک که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدلش که کاف بدل شده به لام که ذکرش همدرانجا کرده ایم

(اردو) دیکھو تکوک کے پہلے معنے ـ

تکوی بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف تکوکه بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که

سند این همه را بجا مذکور شد و این مزید علیه	آنست (اردو) دیکھو تکو ۔

تکّه بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی و سروری بفتح اوّل و تشدید کاف بروزن عکّه (۱) بزی را گویند که سرکرده و پیشرو گلهٔ گوسفندان باشد و بزنر را نیز گفته اند (چنانکه بر باژن گذشت) و (۲) یک جلد دفتر را هم می گویند. و (۳) سرگین گاو و میش که آن را بدست پهن کرده بجهت سوختن خشک نموده باشند و بضمّ اوّل (۴) نوعی از تیر است که بجای پیکان گرهی دارد (همان تکمار که گذشت) و (۵) پشته و بلندی و بکسر اوّل (۶) لقمه و (۷) پارهٔ هر چیز چنانکه گویند فلان چیز را تکه تکه کرد یعنی پاره پاره ساخت (همین معنی ششم بر تک هم گذشت) صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و ششم و هفتم گوید که (۷) طائفهٔ بزرگی از تتار که صاحب فدائی بر معنی پنجم و ششم قانع ۔ صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار می فرماید که بمعنی (۸) نر آهو و (۹) نر خرگوش هم ۔ صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ مذکور بذکر معنی اوّل کرده گوید که بز کوهی است و صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم همزبانش و هم او گوید که معاصرین عجم (۱۰) بمعنی ازاربند بالکسر استعمال کنند و صاحب سوار السبیل بدین معنی معرب گوید ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالهٔ قوسی می فرماید که بفتح و تشدید کاف است و بذکر دیگر معانی تا معنی هفتم صراحت مزید کند که قوسی تکانک در لغات عرب بمعنی تکه فروش آورده و این دلالت دارد که تکه عربی باشد **مؤلف عرض کند** که لغات عرب ازین ساکت و صاحب لغات ترکی این را بمعنی اوّل لغت ترکی گفته پس بخیال ما فارسیان همین لغت ترکی را بمعنی اوّل استعمال کرده اند و معاصرین عجم مجازاً بمعنی هشتم و نهم هم و بمعنی هفتم اسم جامد فارسی زبان است و معانی دوم و ششم مجازهٔ آن و بدیگر معانی هم چاره نیست جز آن

کہ باعتبار محققین اہل زبان اسم جامد فارسی دانیم (اردو) (۱) پتنگ یکرا ۔ چھیلا ۔ مذکر (۲) دفتر کا ایک حصّہ ۔ مذکر (۳) اُپلا ۔ دیکھو پاچک کے پہلے معنے (۴) دیکھو تکار (۵) پشتہ بلند ۔ ٹیلا ۔ مذکر (۶) لقمہ ۔ مذکر ۔ دیکھو تک (۷) ہر چیز کا ٹکڑا ۔ مذکر (۸) نر ہرن دیکھو آہو (۹) خرگوش کا نر ۔ مذکر (۱۰) ازار بند ۔ مذکر ۔

تکہ و جنازہ مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و دیگر محققین امثال ہم این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ ما از حقیقت معنی و محل استعمال این بیخبریم واللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ناقابل ترجمہ ۔

تکیز بقول برہان و جامع بر وزن تمیز تخم و استخوان انگور را گویند ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در کتب معتبرہ دیدہ نشد و تکز بدون تحتانی و تکس گذشت پس تکیز و تکین کہ می آید ہر دو تصحیف باشد **مؤلف** عرض کند کہ ہرگاہ صاحب جامع کہ محقق اہل زبانست ذکر ہر دو کردہ پس چرا نگوئیم کہ این اصل است و اسم جامد فارسی زبان و تکز کہ گذشت مخفف این و چادانیم کہ این را مزید علیہ آن ہم دانیم تصحیف قرار دادن درست نباشد کہ محقق صاحب زبان تصدیق آن می کند (اردو) دیکھو تکز ۔

تکین بقول برہان و جامع بر وزن زمین (۱) نام پادشاہی و (۲) بمعنی زیرین و (۳) تخم و استخوان انگور ہم ۔ صاحب سروری بر معنی اول قانع (انوری ۵) آنکہ قدر بدر رادای خدمتش افگندہ و موم کشان دودۂ بیال و تکین را ۔ **مؤلف** عرض کند کہ تک بمعنی تہ آمدہ و از ہمین است معنی دوم از قبیل زیرہ و زیرین یعنی منسوب بہ تہ و بمعنی سوم ہم از تکیز چنانکہ پائیز و پائین (اردو) (۱) تکین

ایک پادشاہ کا نام جس کی صراحت نہیں ہوئی ہے (۲) نیچے کا (۳) دیکھو تکیز اور تکنزا اور تکنز ۔

تکیہ بقول بہار (۱) بالش و چیزی کہ بران تکیہ زنند و در ہند تکیہ بالش را گویند و در فارسی بالش و ناز بالش و بالین و ناز بالین و (۲) بمعنی پشتی می فرماید کہ این فارسی است ماخوذ از تکاۃ بوزن کلاہ کہ در عربی بدین معنی آمدہ و بمجاز است پشت و پناہ و (۳) مکان بودن فقرا چنانکہ تکیۂ صائب کہ جای پاکیزہ ایست در صفاہان و مزار صائب دران واقع شدہ و (۴) بمعنی اعتماد نیز (محسن تاثیر) در تکیۂ فراغت ماقیل وقال نیست ٭ آنجا کہ ہست بالش ما خون دلی بہ (ولہ) یاد حق منزل آرام وفاکیشان است ٭ تکیہ بر لطف خدا تکیۂ درویشان است ٭ می فرماید کہ با لفظ آوردن و دادن و داشتن و زدن و کردن مستعمل۔ صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم گوید کہ عاشور خانہ را گویند۔ صاحب سواء السبیل تکیہ را بہ تشدید تحتانی معرب گوید از تکیۂ ترکی بمعنی سوم۔ صاحب لغات ترکی ازین ساکت و صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی دانیم و استعمال این با مصادر فارسی ترکیب فارسی در ملحقات می آید (اردو) (۱) تکیہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بالش کے پہلے معنے (۲) پشتی گاہ۔ پناہ کی جگہ۔ مؤنث (۳) تکیہ۔ بقول آصفیہ۔ فقرا کے رہنے کی جگہ (۴) تکیہ بقول آصفیہ۔ بھروسا۔

تکیہ آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بالش آوردن است و معنی دیگر ندارد (اردو) تکیہ لانا۔

تکیہ باشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر تکیہ بودن کردہ کردہ از معنی ساکت و سندی گ

برای آن آورده از ان همین مصدر مرکب پیدا آست که بمعنی اعتماد بودن است (علی سرہندی ے) اہل ہمت را نباشد تکیہ بر بازوی کس ؛ خیمۂ افلاک بی چوب و طناب استادہ است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو) بھروسہ ہونا تکیہ ہونا بھی کہہ سکتے ہین اسلئے کہ تکیہ بمعنی بھروسہ اردو مین مستعمل ہے۔ دیکھو تکیہ کے چوتھے معنے۔

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بحرمت نشست گاہ بزرگان این مثل زنند بطریق موعظت در ادب مقصود آنست کہ بر جای بزرگان نباید نشست (اردو) دکن مین کہتے ہین ؛؛ بزرگون کے تکیہ سے ٹیکا نکرو ؛؛

تکیہ بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکیہ باشیدن است کہ گذشت سند آصفی نگارش می خورد و ہمہ را انجا نقلش کردہ ایم۔ معاصرین عجم این را ہم بر زبان دارند چنانکہ گویند ؛؛ مارا بر قول او تکیہ بود کہ این را کردیم ؛؛ یعنی بر قولش اعتماد بود (اردو) دیکھو تکیہ باشیدن

تکیہ جای اصطلاح۔ بقول بہار (۱) مسند و (۲) بمجاز پشت و پناہ (عرفی ے) خستگان را بمژدۂ صحت ؛ تکیہ و تکیہ جا فرستادی ؛ صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جای تکیہ باشد بمعنی مسند کہ تکیہ بر مسند می نہند و معنی دوم مجاز آنست (اردو) (۱) مسند۔ مؤنث (۲) پشت و پناہ۔ مؤنث۔

تکیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی بالش خوردن صاحبان بحر و بہار و مصطلحات ہم ذکر این کردہ اند (ظہوری ے) در طبع از گرانی سبکی ؛ تکیۂ کاہ خوردہ کوہ وقار ؛ طالب

کلیم ؒ) زلبسکہ شیشہ رطوبت پذیر شد زہوا ؎ اگر زیادہ خورد تکیہ افتد از اندام ؎ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود از استعمال بالش کردن است (اردو) تکیہ لینا۔ تکیہ کو کام مین لانا۔

تکیہ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پناہ دادن است (علی سبزواری ؒ) نمودہ می شفقی چہرۂ فرنگ ترا ؎ بہ ناز بالش گل تکیہ داد رنگ ترا ؎ (ظہوری ؒ) چہ شد تو عذر نہد ننگ جفای خویش مخواہ ؎ دل ضعیف اگر تکیہ بہ پیکان داد ؎۔ (اردو) پناہ دینا۔ مدد دینا۔

تکیہ داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اتکا داشتن بر کسی۔ از اسناد پیش کردہ استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجای خودش می آید (جناب اصفہانی ؒ) تکیہ بر خورشید دارد طاق ابرویت مگر ؎ ہست طاق بارگاہ خسرو گردون جناب ؎ (سعدی ؒ) کہ خلقی بر و تکیہ دارند و پشت ؎ نبایست خلقی بیکبار کشت ؎ (اردو) بھروسا رکھنا۔ اتکا کرنا۔ ٹیکا کرنا۔

تکیہ زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اتکا کردن است (جبلی غرجستانی ؒ) گہ جعد سوسن پوش او تکیہ زدہ بر دوش او ؎ گہ سر نہد بر گوش او زلفین عنبرسای او ؎ (نظامی ؒ) مزن تکیہ بر سند و تخت خویش ؎ کہ ہر تخت را تختہ ہست پیش ؎ مخفی مباد کہ از سند نظامی استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) اتکا کرنا۔ بھروسہ کرنا۔

تکیہ ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تکیہ زدن و تکیہ کردن است (نظامی ؒ) طرح نغر قاب در انداختم ؎ تکیہ بر آمرزش حق ساختم ؎ (اردو) تکیہ کرنا۔ بھروسہ کرنا۔

تکیه فرستادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مدد کردن و پناه دادن است (عرفی شیرازی ع) خستگان را بشرده صحت ؎ تکیه و تکیه جا فرستادی ؎ (اردو) مدد دینا ۔ پناہ دینا ۔

تکیه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی اتکا کردن (باقر کاشی ع) درآید چون خیال خیل مژگان تو در خاطر ؎ کنم گه تکیه بر شمشیر و گه بر خنجر آسایم ؎ (سلمان ساوجی ع) دم خورشید هر دم ببوی صبا ما را ؎ ولیکن تکیه بر باد صبا کردن نتوان ؎ (سعدی ع) مکن تکیه بر دستگاهی که هست ؎ که باشد که نعمت نماند بدست ؎ مخفی مباد که از سند اول و سوم استعمال مصدر کندن پیداست که بجابش می آید (اردو) تکیه کرنا ۔ بھروسا کرنا ۔

تکیه گاه اصطلاح ۔ بقول بہار مرادف همان تکیه جای صاحب بحرعجم آورده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ع) صباح عید که در تکیه گاه ناز و نعیم ؎ کلاه گوشه بسر کج نهند و شه دهیم ؎ (ملا مفید بلخی ع) تکیه گاهم ملائم است چو چشم ؎ بالش مخمل شکر خواب است ؎ (ملا طغرا ع) مبوی کمرا به توان همنشین ؎ سر ناز را تکیه گاه از سرین ؎ (حیاتی گیلانی ع) ای کوته از صفات تو فکر بلند ما ؎ داغ تو تکیه گاه دل دردمند ما ؎ (اردو) دیکھو تکیه جاے ۔

تکیه گاه داشتن استعمال ۔ بمعنی پناه گاه داشتن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ۔ ظهوری استعمال (تکیه گاه داریدن) کرده معنی ندارد که داریدن و داشتن مرادف یکی است (ع) کاهش ازین بیشتر کسی نه شنید است ؎ پیکرم از سایه تکیه گاه ندارد ؎ (اردو) پناه گاه رکھنا ۔ سہارا رکھنا ۔

تکیه گاه ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه گاه کردن است (کمال اصفهانی ؎) سر نیزه ساز دز دل تکیه گاه ٭ لب تیغ کرده زجان بوسه گاه ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر سازیدن پیداست که بجایش می آید (اردو) پناه گاه بنانا ۔ بهروسه کا مقام قرار دینا ۔

تکیه گاه کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تکیه گاه ساختن است از سندش استعمال مصدر گندن پیداست عجبی ندارد که بجایش می آید (صائب ؎) نقش مراد طرح به اقبال می دهند ٭ جمعی که تکیه گاه خود از بوریا کنند ٭ (اردو) پناه گاه بنانا (دیکهو تکیه گاه ساختن)

تکیه گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه گرفتن است (شفائی اصفهانی ؎) چون روز هجر روزی من شد سحر نشد ٭ شام غمش که تکیه بر روز جزا گرفت ٭ ۔ (اردو) پناه حاصل کرنا ۔ پناه لینا ۔

تکیه گه شدن استعمال ۔ بمعنی پناه گاه قرار یافتن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) انتظاری که شود تکیه گه وعده کجاست ٭ اینچنین خون دلم از وعدهٔ بی مدت شد ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شدن پیداست که بجایش می آید (اردو) پناه گاه قرار پانا ۔

(۲۰۴)

فوقانی با کاف فارسی

تگ بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی بفتح اول و سکون ثانی بمعنی (۱) ته و پائین هیچ چیز حوض و بن چاه و امثال آن و (۲) بمعنی تک و دو هم و (۳) بوم و زمین و (۴) فریاد و بانگ بلند و جار و (۵) بلغت زند و پا زند ضرمه های رسیده (امیر خسرو

ھ) درتنگ آبش زصفا ریش خوسد ٭ کور تواند بدل شب شمرد ٭ (مولانا جامی ھ) نگاه جامع

اگرچه تیز تنگ بود ٭ بوقت کامرانی سست رگ بود ٭ (ملا رضا جبری ھ) مهدو نسیج تنگ سیه

بتر از سیمابی کله ٭ تنگ زرد فوطه ته بسته هنگام سودا ریخته ٭ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا

گوید که آنچه برهان و سروری معنی دوم را بکاف تازی نوشته اند خطاست و (۶) بمعنی قماش هم بهار

بر معنی اول قانع و گوید که در اصل بمعنی پایانست و لهذا بمعنی قدم قعر دریا و مانند آن نیز آمده **مؤلف**

عرض کند که بهمه معانی بالا اسم جامد فارسی زبان است و آنچه در بعض معانی بکاف عربی گذشت

مبدل این همچون گند و کند و برای معنی ششم بیان کرده خان آرزو مشتاق سند استعمال می باشیم

(اردو) (۱) ته ۔ مؤنث (۲) دوڑ دھوپ ۔ مؤنث (۳) زمین ۔ مؤنث (۴) فریاد ۔ مؤنث

(۵) پکا ہوا خرما ۔ مذکر (۶) کپڑا ۔ مذکر ۔

تگاب بقول برهان و جهانگیری و جامع بر وزن شراب (۱) پیاله باشد از نقره و غیره که در

ته آن لوله نصب کرده باشند و با آن شراب و گلاب و امثال آن در شیشه کنند و آن را در عربی

قیف گویند و (۲) زمین نشیب پر سبزه و علف که آب باران بر آن بدود و جا بجا بماند و (۳)

نام روستائیست از ولایت گنجه و (۴) جنگ و خصومت را نیز گفته اند و (۵) نام پرده ایست

از موسیقی (امیر خسرو ھ) تگابی بد بر آب سبزه در دی ٭ بلندیهاش پیراهن پیاپی ٭ (ابوالفرج

رونی ھ) نه مرا با تگاب او پایاب ٭ نه مرا با کشاد او جوشن ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول

گوید که ظاهرا بدین معنی مرکب است از تگ بمعنی بن و آب و ذکر دیگر معانی هم کرده گوید که تگاو

مبدل این است که می آید **مؤلف** عرض کند که همین صراحت ماخذ درست می نماید و بدیگر معانی

اسم جامد فارسی زبان دانیم و برای آن مرکب ندانیم (اردو) (۱) قیف ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو بتو (۲) نشیبی زمین ۔ مؤنث (۳) ایک دیہ کا نام ولایت گنجہ سے تگاب ہے ۔ مذکر (۴) جنگ لڑائی خصومت ۔ مؤنث ۔ (۵) موسیقی کے ایک راگ کو فارسیون نے تگاب کہاہے ۔ مذکر ۔

تگاپو اصطلاح ۔ بقول آصفی و بہار و انند بمعنی دو یدن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش است نہ دو یدن و الف اتصال درمیان تگ و پو است مرکبات این در ملحقات می آید و آنچہ بکاف عربی گذشت اصل است و این مبدلش ہمچون کند و گند (ظہوری ۵) در آخر رہ ظہوری افتاد ۔ ۔ بدین طرفہ کہ اوّل تگاپوست ۔ (اردو) دیکھو تگاپوے ۔

تگاپو زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوادوش کردن است (نظامی ۵) شنیدم کہ رستم سوار دلیر ۔ بہ تنہا تگاپو زدی ہمچو شیر ۔ (اردو) دوڑ دھوپ کرنا تگ و دو کرنا ۔

تگاپو کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تگاپو زدن است (فیضی ۵) بلا برہ عشق تگاپو کردن ۔ پیوستہ بخور شید ازل رو کردن ۔ (اردو) دیکھو تگاپو زدن ۔

تگاپوی بقول رشیدی تاختن و دو یدن مرادف تک و تاز **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو در سراج ہرچہ گفتہ ما بر تکاپوی نقلش کردہ ایم کہ بکاف تازی گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا و تحتانی آخرہ زائد است (اردو) دیکھو تگاپوے و تگاپو ۔

تگامشی اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث بفتح اوّل و کاف فارسی و فتح میم و کسر شین معجمہ کلمۂ مرکب است از تگ و مشی و الف

برای اتصال است چنانکه در تگاپو و دواد و
پس معنی تگاشی تگاپو و بسیار دویدن باشد و
چون لفظ تگ بمعنی عقب و پس نیز می آید درین
صورت الف برای اشباع شود و معنی آن لقا
باشد یعنی در پی کسی دویدن **مؤلف** عرض کند
که تگ بمعنی پس و عقب اصلا نیامده البته تک
بکاف تازی بمعنی قریب و پیش گذشت پس
این را به کاف تازی بمعنی تعاقب گرفتن
سن وجهی می توان نه به کاف فارسی و دیگری
از محققین زباندان و اهل زبان غیر ازین
دو محقق هند نژاد ذکر این نکرده است
(اردو) دیکھو تگاپو ۔

تگاندن بقول بهار وانند بمعنی افشاندن (ملا طغرا ع) جو ابر بهاری تگاند لباس ؛؛ صدا پیچد از رعد در هفت طاس ؛؛ صاحب نوادر که همان بهار است صراحت فرماید که افشاندن جامه و امثال آن تا از گرد و غبار پاک شود **مؤلف** عرض کند که تکانیدن بکاف عربی بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم همدرانجا مذکور کم غوری این هر دو محققین است که این را بکاف فارسی قائم کرده اند و تگ که بکاف فارسی گذشت هیچ تعلق از ماخذ ندارد (اردو) دیکھو تکانیدن ۔

تگاو بقول برهان و جهانگیری و جامع مرادف
تگاب که گذشت **مؤلف** عرض کند که مرادف
و مبدل اوست چنانکه آب و آو (حکیم سنائی
ع) داشت زالی به روستای تگاو ؛؛ مهستی
نام دختری مه کاو ؛؛ (منوچهری ع) وقت
سحرگه چکاو خروش بر زند در تگاو ؛؛ ساعتکی گنج کاو
کاعتکی گنج باو ؛؛ (حکیم سوزنی ع) چو آید آید
باوی سبو و دوره خم ؛؛ چو شد کاسه سیه باد وی
تگاو کدو ؛؛ (اردو) دیکھو تگاب ۔

تگاور بقول بهار وانند بمعنی ترکیبی آن منسوب

به تک است از عالم دلاور وتناور ولهذا
اطلاق آن بر مرکب آمده وبعضی گویند اسپ
راهوار خصوصاً چه گوئیا صاحب تک است
که قدم باشد وقدم عبارت از رهوار سیت
به یای مصدر وغیر راهوار عموماً **مؤلف** عرض
کند که ماحقیقت این بر تگاور بیان کرده ایم که
به کاف تازی گذشت (اردو) دیکھو تگاور۔

(کاف عربی کے ساتھہ)

تگاور ابلق اصطلاح۔ بقول مؤید همان
تگاور ابلق که بکاف تازی بجایش گذشت
مؤلف عرض کند که ماحقیقت ماخذ این همانجا
بیان کرده ایم (اردو) دیکھو تگاور ابلق۔

تگ بن اصطلاح۔ بقول ملحقات همان
حوض کوچک باشد **مؤلف** عرض کند که دیگر
همه محققین ازین اصطلاح ساکت ومعاصرین
عجم هم بدان نظر ندارند اگر سند استعمال این گیر آید
توانیم بالفتح وضم موحده خوانیم که تگ بمعنی
زمین وبن بمعنی بنیاد وسوراخ گذشت اندرین
صورت این کنایه باشد از حوض کوچک (اردو)
چھوٹا حوض۔ مذکر۔

تگ بند اصطلاح۔ بقول وارسته همان
تک بند که بکاف تازی بجایش مذکور شد **مؤلف**
عرض کند که ماحقیقتش همدرانجا عرض کرده ایم
(اردو) دیکھو تک بند۔

تگتاز بقول برهان وجامع وجهانگیری بفتح
اوّل وتای قرشت بروزن پرواز تاختن و
دویدن وجستجو کردن **مؤلف** عرض کند که
مبدل همان که بکاف عربی گذشت چنانکه کند
وگند۔ صراحت ماخذ این همدرانجا کرده ایم۔
(اردو) دیکھو تکتاز۔

تگ دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی دواندن است (نظامی ۵) ز دیر زمین
تخت عاج ایم هرا که تک به صبا داد سواریم را که

بخیال ما این به کاف عربی است (اردو)	دو نرانا ۔

تگدی بقول بہار وانند گدیہ کردن (حکیم شفائی ؎) بی یارستوتگدی چو مشتری کردن ٭ نہادہ است شب و روز پای دکانش ٭ **مؤلف** عرض کند کہ وارستہ بذیل (پای دکانی) ذکر این ہم کردہ گوید کہ اکثر الفاظ فارسی است کہ فارسی زبانان عربی دان تصرفی دران کردہ بطور عربی ساختہ اند وبعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیدہ واین ہم یکی ازان است (الخ) ما می گوئیم کہ این مفرس است (اردو) فقیری ۔ مؤنث ۔

تگرگ بقول برہان وجامع بفتح اوّل وثانی وسکون رای قرشت وکاف فارسی (۱) معروف است کہ ژالہ ویخچہ باشد وبفتح رای قرشت بر وزن لعزک (۲) پایہ وپی دیوار را گویند ۔ صاحبان سروری وناصری برمعنی اوّل قانع (شاعر ؎) ژالہ از نرگس فرو بارید وگل را آب داد ٭ وز تگرگ روح پرور مالش عناب داد ٭ صاحب فدائی گوید کہ دانہ ہائی کہ یخ بستہ از آسمان می بارد صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ہم ذکر معنی اوّل کردہ وصاحب محیط می فرماید کہ بعربی جلید وبہ ترکی دولی وبہندی اولا وگار نامند وسرد مزاج وجملہ افعال مانند برف است وازان کثیف تر وبقول گیلانی طبع جلید سرد تر وگاہی ازان گرمی وخشکی ظاہر می شود بالعرض وبرای پیران بداست وآب آن نافع درد دندان حادث از حرارت ونیز آب آن نافع زلو چسپیدہ در حلق وگفتہ اند کہ چون تگرگ را بر پارچۂ کرپاس پیہن نمایند وبر گردن صاحب سلعہ گلو کہ در بنگالہ می شود بندند باعث تحلیل است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد بہر دو معنی (اردو) (۱) اولا بقول

آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔ تیہر۔ بجری (۲) انیو۔ مذکر۔ دکن مین یایہ کہتے ہین۔

تگ زدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی تگاپو کردن است (اثر شیرازی ؎) ہزار سال بہ گرد حریم او نرسد ٭ پای آہوا گرتگ زند چو نافہ عبیر ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر زدن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) دوڑنا۔ تگ و دو کرنا۔ بھاگنا۔

تگر بقول سروری بفتح تا و کاف فارسی۔ دانہ انگور۔ می فرماید کہ شمس فخری بضم ہم کاف آوردہ و گفتہ کہ قافیہ ندارد۔ الا در شرح سامی بفتح تا و کسر کاف تصحیح کردہ (ابو العباس ؎) تگر نیست گوئی در انگور او ٭ ہمہ شیرہ دیدیم یکسر زرش ٭ صراحت مزید کند کہ تکس ہم گویند۔ صاحب مؤید ہم این را آوردہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ بہ کاف تازی گذشت اصل است بہ قول معاصرین عجم واین مبدل آن چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو تکر۔

تگر دانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین۔ غلاف دانہ مؤلف عرض کند کہ ملجا ما معنی تگر غلاف قیاس است و بدون سند استعمال معتبر ندانیم (اردو) تخم کا غلاف۔ معنی میوے وغیرہ کا وہ مقام جہان تخم رہتا ہے مذکر۔

تگش بقول مؤید بفتحتین و کاف فارسی دانۂ انگور و بکسر تین اسمی از اسامی ترکان۔ صاحب انند بحوالۂ کشف اللغات بذیل تگر ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مبدل تگر است و بس چنانکہ بازگونہ و باشگونہ و معنی آخرہ ہیچ کہ لغات ترکی ازین ساکت (اردو) دیکھو تگر۔

تگل بقول برہان بفتح اول بروزن جمل (۱) قوچ جنگی باشد و (۲) بکسر اول پارچہ و رقعہ کہ بر جامہ پینہ کنند (خاقانی ؎) بامن پلنگ ساں گوئی

روباه طبیعت کاست ۵ این خوک کرد تنگ تگلِ و منه
گوهرک ۵ صاحبان جهانگیری و جامع بذکر معنی اوّل
و دوم می فرمایند که در هر دو اول مفتوح و ثانی مکسور
نوخاسته که خطش تمام دمیده نبود. و صاحب جهانگیری
بمعنی دوم بکسر اوّل و فتح ثانی آورده (معنوی
معنوی ۵) چه پریشان شده ام زانکه سوزن
هجرت ۵ همی زند بقبای وطن هزار تگل ۵ (شمس
فخری ۵) بدوال چو است جفت خسوف ۵ زانکه
تمام بود و کور و تگل ۵ خان آرزو در سراج ذکر
هر سه معنی بالا کرده **مؤلف** عرض کند که همه اینست
بکاف تازی هم به همین معانی گذشت حیف از محققین
که همین سند دوم و سوم همه را اینجا بکاف تازی
نقل کرده اند و در اینجا به کاف فارسی بخیال ما و تصدیق
معاصرین عجم این اصل است و آن مبدل این چنانکه
گند و کند. اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو)
دیکھو تگل کے پہلے اور تیسرے اور چوتھے معنے۔

تگمار بقول رشیدی همان تکمار که به کاف تازی
گذشت. خان آرزو در سراج گوید که بضم اوّل
و سکون دوم و رای مهمله همان تگه و تگمر بحذف
الف مخفف آن و تخمار به خا بدین معنی آمده و آن
مبدل است و ظاهراً مرکب است از تخمه و کلمهٔ
ار که برای نسبت آید پس بکاف تازی بود۔
مؤلف عرض کند که صراحت کافی همه را اینجا
کرده ایم (**اردو**) دیکھو تکمار۔

تگمر بقول برهان و جهانگیری و جامع همان
تکمر که بکاف تازی گذشت **مؤلف** عرض کند
که این مبدل آنست چنانکه کند و گند (**اردو**)
دیکھو تکمر۔

تگ و پو اصطلاح۔ مرادف همان تکاپوی
که گذشت **مؤلف** عرض کند که ما این را بکاف
تازی صحیح دانیم و در سند ظهوری تصحیف کتابت
می شماریم (ظهوری ۵) هم خود میان بجستن
خود چست کرده ۵ سالک بمقصد از تگ و پوی
تو میرسد ۵ (**اردو**) دیکھو تکاپوے۔

تگ و تاب اصطلاح ـ بقول بہار کنایہ از آرام و قرار (نظامی ے) خشک ریختہ بر گذر خواب را ؛ فراموش کردہ تگ و تاب را ؛ می فرماید کہ اگرچہ مشہور (تب و تاب) بہر دو موحدہ است بمعنی بی طاقتی و اضطراب لیکن درینجا صحیح نمی شود گو کہ در نسخۂ ماخود مانوس نباشد چراکہ شعر خواجہ خود سند است ـ صاحب انند نقل نگارش چنانکہ عادت اوست **مؤلف** عرض کند کہ کتابت این بکاف فارسی تصحیف است و صحیح بہ کاف تازی و معنی این آرام ہرگز نباشد کہ ہیچ یک لفظ ازین مرکب تائیدش نمی کند بلکہ برعکس آن بمعنی تک و تاز است و نظامی گوید کہ از برای خواب بر رہ گزر خشک ریختہ شد یعنی بالش صحرائی برای خواب خشک است کہ دائما مسافرین می ریزند تا بالای زمین نرمی پیدا شود مقصود شعر ہمین است کہ خواب کرد و تگ و تاز را فراموش کرد ـ فتامل (اردو) دیکھو تگ و تاز ـ

تگ و تاز اصطلاح ـ بقول ملحقات برہان دویدن و تاختن و جستجو کردن ـ صاحب بحر این را بہ کاف تازی آوردہ و بہار متفق با ملحقات برہان (محمد رفیع قزوینی ے) نفست از طول عمل چند بود در تگ و تاز ؛ رسن این سگ دیوانہ کنی چند دراز ؛ خان آرزو در سراج محمد فرماید کہ تگ بمعنی دویدن بکاف فارسی و تاز بمعنی دوانیدن اسپ است و تحقیق آنست کہ بمعنی رفتن بہ تعجیل و شتاب روی خواہد بود و مجازاً بمعنی جستجوی **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما بہ کاف عربی صحیح است کہ بجایش گذشت و این مقابل آن چنانکہ گند و گند و بحث این بر لفظ تگ گذشت و تک و تاز ہر دو بمعنی آہی دو دوش است و بس (اردو) دیکھو تک و تاز ـ

تگلبین بقول ملحقات برہان (۱) آتش را گویند و (۲) نام پہلوانی ـ صاحب مؤید بحوالۂ فرہنگ

فہرِ قواس ذکر این کردہ گوید کہ نام پادشاہی وپہلوانی ہم کذا فی الشہنامہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم این را اسم جامد زند و پازند گویند و نسبت علم گویند کہ فارسیان تیمناً بدین نام موسوم کروند (**اردو**) (۱) دیکھو آتش (۲) ایک پہلوان اور پادشاہ کا نام - مذکر -

فوقانی باللام

تل بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی (۱) کوہ پست و پشتۂ بلند را گویند و (۲) ہر چیزی کہ بر روی ہم ریختہ خرمن کردہ باشند و (۳) کنایہ از پسر امرد و منعم گویند عربی است صاحب ناصری بذکر معنی اول می فرماید کہ مقابل ہامون کہ زمین صاف است (انوری ؏) پیش پیکان گل و خنجر بید از پی انک ٭ تا نسازند کمین و نسگالند جدال ٭ بر محیط فلک از ہالہ سپر سازد ماہ ٭ بر بسیط کرہ از خوید زرہ پوشد تل ٭ (از ناصری ؏) آمد شب ای جمال ہان اندر زمام آور جمل ٭ تا بر نشینم یکزمان بنوردم این ہامون و تل ٭ و می فرماید کہ طلال و اطلال بطای حطی جمع آن و معرب صاحب فرہنگ فدائی می فرماید کہ پشتہ و بلندی کہ از خاک وسخت باشد مگر ہنوز سنگ نشدہ بہار این را بمعنی اول بہ تشدید لام گفتہ (میرزا طاہر وحید ؏) جای بلند بہر تماشائیان خوش است ٭ بر تل سبز چرخ برائی فرس چرا ٭ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان ذکر معنی اول و دوم کردہ و بحوالہ قوسی بفتحتین زمین بلند گفتہ می فرماید کہ اغلب کہ معنی دوم مجاز باشد وہم در چراغ ہدایت می نویسد کہ بفتح و تخفیف لام شہرت دارد و بہ تشدید نیز **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب این را بافتح و تشدید لام بمعنی پشتۂ ریگ و تودۂ خاک لغت عرب گفتہ می فرماید کہ تلال بالکسر جمع آن است پس بخیال ما فارسیان استعمال این ہم بہ تشدید وہم بہ تخفیف کردہ اند و بمعنی دوم و سوم مجاز است

و آن را تفریس دانیم که پسر امرد بلند سرین ہم تلی را مانند (اردو) (۱) پشتۂ بلند۔ ٹیلہ۔ مذکر۔ (۲) ہر چیز جو تہ بہ تہ رکھی جاے اور زمین سے بلند ہو۔ مؤنث (۳) وہ لڑکا جس کو داڑھی مونچھہ نہ نکلے ہون۔ مذکر۔

تلا بقول انند بکسر اوّل بمعنی ذہب کہ فارسیان عربی دان بطای حطّی نوشتہ اند از عالم تپیدن۔ صاحب غیاث ذکر این بحوالۂ سراج کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما این را در سراج اللغات خان آرزو نیافتیم و از ینکہ دیگر ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان این را ترک کردہ اند و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم از ینکہ بادی این لغت بحوالۂ غلط محض غیاث است و صاحب انند نقل بردارش صاحب سواد السبیل کہ محقق معتبر بات است ذکر طلا نکرد و صاحب منتخب ہم تلا یا طلا را باین معنی نہ نوشت بعض محققین اردو مثلاً صاحب فرہنگ آصفیہ طلا را معرب تلا گویند و مطلا را در سندش گیرند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال صاحب محیط طلا را بکسر اوّل فارسی گوید کہ بفارسی زر گویند و بترکی التون و بعربی ذہب و بہ ہندی سونا و کنچن نیز نامند و آن جسد معدنی است کہ آب در بحار و انہار می آورد پس متفرق آن را باسباب جمع کردہ می گذارند و گاہ در زمین بسبیل سائر معادن یافتہ می شود و افضل آن معتدل لطیف و گویند حار رطب است و نزد بقراط حار فقط و گویند مائل بہ گرمی و نزد اطبای ہند بارد و گویند مزاج آن معتدل مائل بگرمی و با رطوبت غریزی و گویند کہ گرم است و جالی و لطیف و از مخالطت قوی می گردد و بہترین آن آنست کہ آتش بدان نرسد و از مخالطت غش خالی بود و احکام آن در تفریح قلب کمتر از یاقوت و منافع بی شمار دارد (الخ) اردو

طلا ۔ بقول آصفیہ معرّب ۔ مذکر ۔ زر سرخ ۔ سونا ۔

تلاتوف بقول برہان وجہانگیری وجامع وسروری ورشیدی بفتح اوّل وثانی بالف کشیدہ وفوقانی بہ واو رسیدہ وبہ فای زدہ (۱) شور وغوغا را گویند و (۲) کسی را نیز گفتہ اند کہ خود را چرگین و پلید نگہدارد و از کثافت و نجاست پرہیز نکند و مردم از و نفرت کنند (حکیم اسدی ؎) بہ چرخ اختر ازبیم دیوانہ دیو ٭ زمین با تلاتوف کہ باغریو ٭ (شمس فخری ؎) نباشد فیلسوف آنکس کہ باشد ٭ بہ بد زشتی ونا پاکی تلاتوف ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) بہم خوردگی وآشفتگی ہم ۔ خان آرزو بذکر ہر دو معنی اوّل الذکر نسبت معنی اوّل گوید کہ در کلام اسدی تلاتوف بمعنی زالہ ولرزہ است نہ شور وغوغا و می تواند کہ زمینہا تلاتوف کہ باغریو ۔ باشد درین صورت بمعنی چرگین ونجس خواہد بود نسبت سرگین اسپان وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل را باعتبار محققین صاحب زبان معتبر دانیم و از معنی سوم بیان کردۂ صاحب ناصری جا دارد کہ شعر حکیم اسدی را متعلق کنیم باین حال این اسم جامد فارسی زبان می نماید ومعنی اوّل اصل است کہ تلاج وتوف ہر دو بمعنی اوّل می آید پس بترکیب ہر دو بحذف جیم استعمال این کردہ اند ودیگر معانی مجازش (اردو) (۱) شور وغوغا ۔ مذکر ۔ (۲) کثیف اور غلیظ شخص (۳) پریشانی ۔ آشفتگی ۔ مؤنث ۔

تلاج بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی بفتح اوّل بر وزن کلاج بانگ وشغلہ وشور وغوغا وغلغلہ باشد صاحب برہان می فرماید کہ باین معنی بکسر اوّل بر وزن خراج ہم آمدہ (منصور شیرازی ؎) ز آہ زخمی وآوای کوس ونالۂ نای ٭ بگوش چرخ رسید

غلغل وغریو وتلاج ہ (شمس فخری ے) نیست ممکن در زمان عدل او ہ گر کسی در ملک برخیزد تلاج ہ صاحب جامع گوید کہ تلاج ہم بہمین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج ہم این را	آوردہ مؤلف عرض کند کہ مخفف تلانج می نماید کہ بہمین معنی می آید واسم جامد فارسی قدیم وبقول بعض معاصرین عجم لغت ٹرندو یا ٹرند۔ (اردو) دیکھو تلاتوف کے پہلے معنے۔

تلاس بقول برہان وجامع وسروری بفتح اول بروزن مماس نام شہریست در ترکستان مؤلف عرض کند کہ برین تعریف مجمل ترکش تعوق داشت (اردو) تلاس۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ مذکر۔

تلاش بقول بہار (۱) است کردن و در فرہنگ قوسی (۲) باکسی معارضہ در بیت بازی و (۳) مبالغہ کردن و (۴) درآویختن (انتہی) و (۵) بمعنی خیال واندیشہ چون تلاش چیزی آمدن ازکسی۔ خان آرزو در سراج بحوالہ سروری می فرماید کہ (۶) بروزن ہراس نام شہری است در ترکستان واز دیگر معانی بالا ساکت صاحب انند این را لغت فارسی گفتہ با بہار تعوق وذکر معنی ششم نکرد مؤلف عرض کند کہ تلاش بدین معنی در عربی نیامدہ فارسیان استعمال این بمعنی جستجو وسعی وکوشش می کنند وبس کہ استعماش در ملحقات می آید وباصادر فارسی ہم مرکب می کنند وآنچہ بعض تلاشی را بمعنی فاعلی گیرند تصرف شان است کہ بعض فارسیان عربی دان این قسم تصرف در لغات فارسی کردہ اند اگرچہ بعض محققین تلاشی را غلط دانند (ظہوری ے) بار امید وصل چہ سنگین بستہ اند ہ ترسم کہ در تلاش نمیرد تلاش ما ہ (ولہ ے) پی آبرو عالمے در تلاشند ہ مگر آبرو خاک کوی وصالست ہ آنچہ خان آرزو

معنی ششم آوردہ متعلق بہ تلاس است کہ بسین مہملہ گذشت وصاحب سروری ہم کہ ماخذ اوست ذکرش بہ سین مہملہ کردہ عجبی نیست کہ تصحیف کتابت خان آرزو باشد ومعنی اول تا پنجم ہم کہ بیان کردۂ بہار قابل نظر و ناقابل تسلیم ومحتاج بسند استعمال وحق آنست کہ این لغت ترکی است بقول صاحب لغات ترکی بمعنی سعی ودر فارسی زبان مستعمل (اردو) تلاش ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مؤنث جستجو ۔ سعی ۔ کوشش ۔ ڈھونڈ ڈھانڈ کھوج تحقیقات سراغ

تلاش آمدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بعمل آمدن جستجو است (صائب ؎) تلاش قرب فقر از ہر جگرداری نمی آید ٭ کہ نقش پنجۂ شیر است نقش بوریای او ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر آئیدن پیدا است کہ بجایش گذشت (اردو) تلاش ہونا ۔

تلاش افتادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ واقع شدن جست وجو است (جلالا ؎) جلالا آنکہ خط گرد خال عارضش سرزد ٭ تلاش افتاد باہم بر سر یک دانہ موران را ٭ (اردو) تلاش واقع ہونا ۔ تلاش ہونا ۔

تلاشان بقول برہان وجامع ورشیدی وناصری بافتح باشین نقطہ دار بر وزن ہراسان نام مرغزاریست بزرگ در صفاہان ۔ خان آرزو در سراج ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نپیوست (اردو) اصفہان مین ایک بڑے سبزہ زار کا نام تلاشان ہے ۔ مذکر ۔

تلاش داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که متلاشی بودن است (سعید اشرف
ے) تلاش معنی باریک دارد ہر که استاد
است ؎ که اینجا صید لاغر بیشتر مطلوب صیاد
است ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
داریدن پیداست نه داشتن و داریدن بجای
خودش می آید (اردو) تلاش میں ہونا۔
متلاشی ہونا۔ تلاش میں رہنا۔

تلاش کردن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بمعنی جستجو کردن است (طالب آملی
ے) سحر که جوہر شمشیر ناله فاش کنم ؎ چو مہر
یک تنه با عالمی تلاش کنم ؎ مخفی مباد که از سند
بالا استعمال تلاش کردن پیداست که
بجایش می آید (اردو) تلاش کرنا ڈھونڈنا۔

تلاشی بقول بہار (۱) تلاش کننده می
فرماید که بعضی مردم ہندوستان متلاشی بمعنی
تلاش کننده گویند غلط محض است و صحیح بدین
معنی تلاشی است (نور العین واقف ے)
دل تلاشی است آن شکر لب را ؎ شکر لله
سعیه بدآید ؎ صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار
گوید که (۲) پاش پاش شدن است صاحب بولچال
بحواله معاصرین عجم میفرماید که پریشان شدن **مؤلف** عرض
کند که معنی دوم پیدا کرده معاصرین عجم است یای نسبت
بر لفظ تلاش زیاده کرده اند برای معنی اول و معنی دوم
پاره پاره گی و پاش پاشی و پریشانی بیای مصدری۔
(اردو) (۱) تلاش کرنے والا۔ (۲) پریشانی مؤنث

تلاطم بقول بہار با ہم زدن موج دریا۔ می فرماید که با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض
کند که لغت عرب است بفتحتین و ضم طای حطی۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کرده فارسیان استعمال
این بمعنی حاصل بالمصدر با مصادر فارسی کنند که در ملحقات می آید (ظہوری ے) کی مردمک
بکشتی چشم از خطر رہد ؎ گر قلزم سرشک مرا این تلاطم است ؎ (اردو) تلاطم بقول آصفیه

عربی ۔ اسم مذکر ۔ موج ۔ لہر ۔ پانی کی تھپیڑین ۔ ہلیا ۔

تلاطم افگندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی شور افگندن است (ناظم ہروی سے) چہ برخاک افگند جودش تلاطم ہ برد بر گنج قارون ہے حسرت انجم ہے (**اردو**) شور پیدا کرنا ۔ تلاطم پیدا کرنا ۔

تلاطم بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تلاطم برپا کردن است (ظہوری سے) از ان قطرۂ آن تلاطم برد ہ کہ از شحش گریبان قلزم درد ہے (**اردو**) تلاطم برپا کرنا ۔

تلاطم زدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تلاطم کردن وقریب بمعنی تلاطم بردن است (ظہوری سے) چہ لازم از پدر چیدن تو تہمت ز چو دریا گوہر ان قہر تش تلاطم ہ مخفی مبادا کہ از مصادر بالا استعمال مصدر زدن پیدا است کہ بجائش می آید (**اردو**) دیکھو تلاطم کردن و بردن ۔

تلاطم کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی برپا کردن تلاطم است (تنہا شہرستانی سے) محیط تشنہ لبی ہا چنین تلاطم کردہ کہ کشتی دل ما را بان طرف انداخت ہے (**اردو**) تلاطم کرنا ۔ تلاطم برپا کرنا ۔

تلافی بقول بہار دریافتن و بدست آوردن می فرماید کہ فارسیان بمعنی عوض و بدل دادن و باقتضا کردن و نمودن استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین و کسر فاء بقول منتخب یک دیگر را دریافتن و بمعنی مستعملۂ فارسی زبان این را مفرس دانیم کہ بیانش در ملحقات می آید (**اردو**) تلافی ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر و مؤنث ۔ عوضہ ۔ پاداش ۔ مکافات

تلافی شدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی معاوضه شدن است (صیقلی یزدی ے) رنجیده ام بر تبه از جفای تو ؛ کز صد هزار لطف تلافی نمی شود ؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر شودن پیدا است که بجاش یا می آید (اردو) تلافی ہونا - معاوضہ ہونا -

تلافی کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی معاوضه کردن است و از سند پیش کرده اش استعمال مصدر گندن پیدا است (صائب ے) چشم و دهان یار تلافی کند مگر ؛ عمر عزیز را که بخواب وخیال رفت ؛ (**اردو**) تلافی کرنا - بدل کرنا -

تلافی نمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تلافی کردن است - (صائب ے) در پرده نمود از عرق شرم تلافی ؛ در ظاهر اگر روی تو آتش بجهان زد ؛ (**اردو**) دیکھو تلافی کردن -

تلاق بقول برهان وسروری بالکسر و بقول جامع بالفتح بروزن عراق (۱) آن گوشت زیادتی را گویند که درمیان فرج زنان است و (۲) بمعنی پاچه تنبان و شلوار هم آمده خان آرزو در سراج بذکر هردو معانی بالا گوید که چون در فارسی قاف نیست غالباً ترکی باشد **مؤلف** عرض کند که در ترکی زبان تالاق یعنی سپرز است و آن عضوی است اندر شکم پس عجبی نیست که فارسیان بحذف الف همین تالاق را مفرس کرده برای هردو معنی استعمال کرده اند معنی اوّل اصل باشد و معنی دوم مجاز آن بوبسیل شباهت - صاحب فرہنگ آصفیه که محقق زبان اردو ست برثنا ذکر تلاق هم کرده گوید که ترکی است مجرّد بیانش را بحالت سکوت محققین ترکی کافی ندانیم صاحب

روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار این را بمعنی (۳) ورطہ یا وحل گوید پس بخیال
ما این ہم مجاز معنی اوّل باشد بنظر شباہت و ورطہ بالفتح محل ہلاکی و زمینی را گویند کہ در ان
راہ نباشد (کذا فی الغیاث) و این اسم جامد فارسی جدید و استعمال معاصرین عجم است (اردو)
(۱) فرج زنان کا وہ گوشت جو حصّۂ بالائی میں ہوتا ہے متصل بہ مبول۔ مذکر۔ دیکھو بلرج کے
جو تھے معنے (۲) پائنچہ۔ دیکھو بداق (۳) ورطہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ہلاکت کا مقام
وہ زمین جہاں رستہ نہو۔

تلاقی بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی ملاقات **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی بہم رسیدن و یکدیگر را دیدن لغت عرب است بفتحتین و کسر قاف (کذا فی المنتخب)
معاصرین عجم ہم استعمال این کردہ اند (اردو) ملاقات۔ مؤنث۔

الف تلالا بقول برہان و جامع بر وزن جلاالانفس و صوت خوانندگی و گویندگی صاحب
ناصری گوید کہ این را تلّلا و تلاتلا نیز گویند و تللی و یالی نیز۔ بہار بحوالۂ برہان ذکر این کردہ
(امیر خسروؒ) از نجگی در برگ رزبی یا ی ای ای سرمایہ تحریک بس کا فتاب میوہ زیر بروی
تلالا داشتہ * **مؤلف** عرض کند کہ اسم صوت است و از سند پیش کردۂ بہار استعمال
(ب) **تلالا داشتن** بمعنی تلالا گفتن پیدا ست (اردو) الف تلالا۔ دکن میں اس
حرف صوت کا نام ہے جو کسی چیز کو عمدہ حالت میں دیکھ کر کہتے ہیں۔ (ب) تلالا کہنا۔

تل اللہ اکبر اصطلاح۔ بقول بہار نام
تنگنائی (میرزا صائبؒ) از زیر پای عشق
فتادست آسمان * عشق این سواد را تل اللہ اکبر
است * **مؤلف** عرض کند کہ دیگران ازین

اصطلاح ساکت و بخیال ما فضولی بہار است که این را بصورت اصطلاحی قائم کرد (اللہ اکبر) بجائیش گذشت که موضعیست بر کوہی در شیراز بصفت خاص که ذکرش ہمدرانجا کردہ ایم و تل بمعنی خودش بجائیش گذشت ہیچ ضرورت نداشت که این را بطور اصطلاحی قائم کنند و تعریفش ہم درست نیست و ہیچ تعلق با تل ندارد بلکه معنی حقیقی این ورسند تلی است که بمقام (اللہ اکبر) قائم شدہ است (اردو) مقام اللہ اکبر کا ٹیلہ - مذکر -

تلانج بقول جامع و مؤید و سراج و برہان بروزن ایارج مرادف ہمان تلاج که گذشت خان آرزو این را تصحیف تلاج داند مؤلف عرض کند که ما این را اصل دانیم و آن را مخفف این اسم جامد فارسی قدیم (اردو) دیکھو تلاج

تلاوت بقول بہار بالکسر خواندن قرآن و جز آن می فرماید که بالفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بفتح و او لغت عرب است فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر یعنی قرآن خوانی یا کتب خوانی می کنند که در ملحقات می آید (اردو) تلاوت - بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث - پڑھنا قرآن شریف کا پڑھنا (حاصل بالمصدر) یعنی خواندگی -

تلبا بقول برہان و ملحقات جہانگیری بروزن حلوا بلغت ژند و پاژند بیہ گوسفند و گاو و امثال آن صاحب ناصری بحوالہ برہان این را بمعنی گاو و گوسفند آوردہ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که تصحیف کاتب ناصری و نقل نگارش دانیم که پیہ را ترک کرد (اردو) بکرے یا گاے کی چربی - مؤنث -

تل باشہ اصطلاح - بقول ملحقات برہان قلعہ ایست مستحکم و وسیع بطرف شمال حلب با بین آن و حلب دو روزہ راہ است **مؤلف** عرض کند که باشہ ہم بہ ہمین معنی گذشت و تل

بمعنی حقیقتش مضاف است بسوی یا شر دیگر ہیچ ۔ فارسیان استعمال این الف بافت کنند (اردو) دیکھو باشم

تلبیہ بقول بہار و مصطلحات بمعنی لبیک گفتن حاج (خالص استرابادی ہے) شہا ہم که زشوق طواف مرقد تو ؁ بجای تلبیہ بر لب درود ناعصور ؁ مؤلف عرض کند که لغت عرب است بفتح اول وکسر با وفتح تحتانی ۔ صاحب منتخب ہم ذکر این کردہ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کردہ اند یعنی لبیک گوئی حجاج (اردو) حاجیون کی لبیک گوئی یعنی لبیک کہنا کا حاصل بالمصدر

تلخ بقول بہار (۱) طعم معروف (ظہوری ہے) چاشنی یادر شکر از کام تلخم راست کرد ؁ پیچکیہا ے اثر از نالۂ خام من است ؁ و (۲) تند و تیز و (۳) ناگوار و ناملائم ومجاز (۴) دشنام (میر نجات ہے) شعلہ کردار نگاری ہمہ طرز و انداز ؁ تلخ و پر زور و بلا ہیچو شراب شیراز ؁ (محسن تاثیر ہے) قامت سرو قدان بخت بلند است مرا ؁ تلخ شیرین دہنان شربت قند است مرا ؁ (ولہ ہے) پیشت لب نوشین لبان تلخ تو نقل عاشقان ؁ قند مکرر می شود شہد شکر آمیز تو ؁ ومی فرماید که در اصطلاحات بمعنی (۵) سیاہ (صائب ہے) گر ندارد ماتم ایمان این دل مردگان ؁ از چہ دارد جامۂ خود کعبہ اسلام تلخ ؁ صراحت مزید کند که از اہل زبان بتحقیق پیوسته که (۶) نام محلہ الیست که در انجا سرما بشدت می شود (سالک یزدی ہے) دم مزن واعظ عذاب ما مکن ؁ بدتر از دوزخ بود سرمای تلخ ؁ مرگ باشد پیش چشم عاشقان ؁ خواب شیرین در شب یلدای تلخ ؁ شور بختان نظر کوتہ کنند ؁ جان شیرین در سر دنیای تلخ ؁ ہم گوید که در کلام بعضی از استادان واقعست که سبز تلخ بمعنی سبز مائل بسیاہی باشد که کمال سبز نیست وگریہ تلخ واشک تلخ بسیار شور و نمکین که در حالت اندوہ و ملال می باشد وارستہ ذکر معنی (۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶)

کرده نسبت معنی ششم گوید که جائیست که هوایش شدید البرودت ست - خان آرزو در چراغ ہدایت
بذکر معنی اوّل و دوم و چهارم گوید که (۷) بمعنی رنگ سبز سیاه هم چنانکه سبز تلخ گویند و بصراحت
معنی دوم گوید که سخت و شدید - صاحب فدائی نسبت معنی اوّل فرماید که یکی از مزه های چارگانه
است که دوشمان شیرین باشد و آن بسان آنست که در کاسنی و مانند آن نهاده شده - صاحب
تحقیق الاصطلاحات بخصوصیت بر معنی پنجم قانع **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است
بمعنی اوّل عجب است از برهان و جهانگیری و سراج و سروری و ناصری و جامع و امثالهم که این
لغت معروف را ترک کردند محققین ترک هم این را ترک کرده اند ازینکه ترکی نیست و عربی نباشد
پس ترک محققین فارسی تلخ ما باشد بالجمله معنی اوّل حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و معنی ششم
قائم کردهٔ بهار و وارستهٔ فضول است که از سند سالک یزدی تلخ بمعنی دوم پیداست و خان
آرزو در چراغ ہدایت همین سند را بمعنی دوم گرفته و معنی هفتم قائم کردهٔ خان آرزو هم لغو است
ازینکه رنگ سبز سیاهی مائل را تلخ گویند پس متعلق شد به معنی پنجم - استعمال این به ترکیب در
ملحقات می آید (اردو) (۱) تلخ - بقول آصفیه کڑوا (۲) تند - تیز (۳) تنخ - بقوله ناگوار -
ناپسند (۴) گالی - مؤنث (۵) کالا -

تلخ آمدن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی اوّل است و آمدن درینجا بمعنی ظاهر شدن و واقع شدن و بودن (روحانی سمرقندی ۵)

زهر هجرت گرچه تلخ آمد بکام عیش تنگ ٭ شربت وصل تو کار مومیائی می کند ٭ (اردو) کڑوا معلوم ہونا - کڑوا ہونا -

تلخ ابرو اصطلاح - بقول بحر بمعنی ترش رو

و بلی دماغ بہار بر بید ماغ قانع (حکیم زلالی ے) ایاز آن نوشخند تلخ ابرو ہا بت پرکش کمان ناوک او ہا **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی سوم تلخ است یعنی ابروئی دارندہ کہ ناگواری ازو ظاہر شود۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) تلخ ابرو بقاعدہ فارسی اردو مین اُس شخص کو کہ سکتے ہین جس کے تیور سے ناگواری ظاہر ہوتی ہو۔

تلخ ارتیج اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان زغال و اخگر آتش افروختہ آتش دان را گویند **مؤلف** عرض کند کہ ارتج در ترکی زبان بمعنی نیزہ آمدہ (کذا فی لغات ترکی) جاداریم کہ فارسیان بہ تبدیل واو بائے تحتانی (چنانکہ انگور و انگیر) ارتیج را مرکب ساختند با تلخ۔ قلب اضافت ارتیج تلخ بمعنی حقیقی نیزۂ ناگوار و تیز و کنایہ از اخگر آتش افروختہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ دیگری از محققین زبان دان و اہل زبان ذکر این نکردہ و مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) سلگے ہوے کوئلے اور دیکھو اخگر۔

تل خالد اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان قلعہ ایست از نواحی حلب۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و فارسیان بفک اضافت استعمال این می کنند و عجبی نیست خالد نام پادشاہی یا دیگری بنای این نہادہ و تل درینجا بمعنی اوست و مرکب کنایہ باشد از قلعہ مذکور (اردو) تل خالد ایک قلعہ کا نام ہے جو نواحی حلب مین واقع ہے۔ مذکر۔

تلخ بہر بقول بہار و انند کنایہ از مدبر و بدبخت (حکیم زلالی ے) شہنشاہ شکر ریزان دہری ؎ اگرچہ شور بخت تلخ بہری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ تلخ درینجا بمعنی آلودست و این اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) بدبخت۔

تلخ پاسخ بقول بہار و انند بمعنی تلخ گفتار **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہر سوالی را جواب تلخ دہد متعلق بمعنی دوم و سوم تلخ (حکیم زلالی ے) گل کشمیر کی شمشاد خلخ ؎ بت شیرین سوالِ تلخ پاسخ ؎ (اردو) تلخ گفتار بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جسکی گفتگو ناگوار ہو اور ہر ایک سوال کا جواب تلخ دیتا ہو۔

تلخ جبین اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از ترشرو۔ (صائب ے) موجی است کہ تاج از سر فغفور رباید ؎ چینی

که دراز ابروی تو ای تلخ جبین است ۴) صاحب بحر این را مرادف تلخ ابرو گوید که بمعنی ترش رو و بید ماغ گذشت و صاحب تحقیق الاصطلاحات این را بمعنی بدخو نوشته مؤلف عرض کند که همه درست است مرادف تلخ اند گیر (صائب ۵) چون می اگرچه تلخ جبین افتاده ایم ۰ پر خوش وقت شد کسی که بسر وقت ما رسید ۰ (اردو) دیکهو تلخ ابرو ۔

تلخ جکوک اصطلاح ۔ بقول برهان با کاف نقطه دار و جیم و کاف و واو و کاف دیگر و حرکت مجهول ۔ کاسنی صحرائیست که بعربی یعضید گویند ۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا این امرادف (تلخ جوک) گوید صاحب ناصری هم زبانش ۔ صاحب محیط برکاسنی دشتی) گوید که (هندبای بری) و (بقله یهودیه) و بیونانی طرخشقوق و بهندی کا دور نامند ۔ نبات آن شبیهه به کاسنی بستانی ۔ طعم آن بسیار تلخ ۔ سرد و خشک در آخر اول و بقول شیخ سردی آن بیشتر از رطوبت آن مضر گردد ۔ شیرهٔ آن جالی بیاض چشم ۔ و منافع دارد **مؤلف** عرض کند که تلخ بمعنی اول اوست و نمی دانیم جکوک چه معنی دارد و لغت کدام زبانست ۔ ما باعتبار جامع و ناصری که اهل زبانند جکوک را لغت فارسی دانیم که داخل این اصطلاح است و صاحب برهان بذیل (تلخ جوک) هم ذکر جکوک به همین معنی کرده و مجموعهٔ این قلب اضافت (جکوک تلخ) بمعنی مبادی که همین لغت به جیم فارسی هم می آید بقول بعض ۔ (اردو) جنگلی کاسنی ۔ مؤنث ۔

تلخ جوان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برهان با واو معدوله بر وزن کیف دان (۱) زهر قاتل و (۲) فوت و موت ۔ صاحب بحر هم این را به جیم آورده صاحب مؤید می فرماید که با خای موقوف و جیم مضموم (۳) بمعنی زهره یعنی تلخه ۔ چنانچه در شرح مخزن است امّا در قنیه این را (تلخ خوان) بمعنی زهر گفته **مؤلف** عرض کند که ما این را به خای معجمه صحیح دانیم و مقصود

ملحقات برہان ہم ہمین معلوم می شود و وزن کیف دان ہم تقاضای ہمین می کند کتابتش نقطۂ زیر و نقطۂ بالا نہاد و صاحب مؤید آن را بہ جیم نگاشت و صاحب بحر نقلش کرد ۔ مقصود ملحقات برہان ہمین می نماید کہ (تلخ خوان) را بواو معدولہ بروزن کیف دان خوانیم و معنی سوم بیان کردۂ مؤید و شرح مخزن ہم برای ہمان (تلخ خوان) است کہ بہ خای معجمہ می آید و آنچہ قنیہ نوشتہ است صحیح است (اردو) (۱) زہر ۔ مذکر (۲) موت ۔ مؤنث (۳) پتا ۔ مذکر ۔

تلخ جوک اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع بروزن کرم سود بمعنی حلکوک است کہ کاسنی صحرائی باشد **مؤلف** عرض کند کہ بیان صریحی این بر (تلخ حلکوک) گذشت و این مخفف آنست بحذف یک کاف ۔ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تلخ حلکوک ۔

(الف) تلخ حلکوک اصطلاح ۔ بقول مؤید و رشیدی و جہانگیری مرادف ہمان (تلخ حلکوک) کہ بجیم عربی گذشت ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ بجای معجمہ و جیم فارسی و کاف فارسی و واو مجہول

(ب) تلخ چوک ہم ہمین معنی بحذف کاف اول مخفف این است صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ چکوک ترہ ایست کہ بجاہایش می آید و آنچہ ازان تلخ است آن را بدین نام خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ہمین وجہ تسمیہ درست معلوم می شود و کسانی کہ این را بکاف عربی نوشتہ اند چنانکہ گذشت تحریف باشد یا مبدل این چنانکہ کاچ و کاج ۔ (اردو) دیکھو تلخ جوک ۔

(الف) تلخ حرف اصطلاح ۔ صاحبان

(ب) تلخ حرفان بحر و انند و غیاث ب را بمعنی کافر نعمتان نوشتہ اند و الف را ترک کردہ ۔ ہرکہ اول نوشت صاحب غیاث است و دیگر ہر دو نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ترک الف ایما کند کہ فارسیان استعمال با

کردہ اند و از الف مختر ز و رنہ ضرورت نداشت
کہ واحد را ترک کردہ جمعش را در فرہنگ ہا جا
و ہند در حالی کہ استعمال الف اصل است
و ب جمع آن و ظاہراً معنی (الف) کسی کہ حرف
او تلخ باشد و تخصیص معنی کافر نعمت قابل نظر
است (ظہوری ۵) تلخ حرفان را مروت داد
است آن چاشنی ؀ کہ برای تلخکامان شکر انداز اند
کند ؀ استعمال ظہوری ہم معنی بیان کردہ ماست
و برای معنی اول الذکر سند واضح می خواہیم ازینکہ
ہیچ یکی از محققین صاحب زبان ذکر این نکرد
(اردو) (الف) سخت گو۔ بد زبان (ب)
کافر نعمت وہ لوگ جو کفران نعمت کرین یعنے
نا شکر نعمت ہوں ۔

تلخ خاطر اصطلاح ۔ بہار ذکر این کردہ
از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی یعنی کسی کہ خاطر او
تلخ باشد یعنی کبیدہ خاطر و ناخوش (ظہوری
۵) برہمن از حلاوت مہرت ؀ تلخ خاطر از آرزوی
صنم ؀ (اردو) تلخ خاطر اس شخص کو بقاعدۂ
فارسی کہہ سکتے ہین جو کبیدہ خاطر ہو۔ اور ناخوش

تلخ خوان اصطلاح ۔ بقول ملحقات برہان
و بحر زہرہ را گویند و آن متصل است بہ جگر مؤلف
عرض کند کہ ما صراحت کافی بر (تلخ جوان) کردہ ایم
کہ بجیم عربی عوض خای معجمہ گذشت (اردو) دیکھو
تلخ جوان کے کل معنے ۔

تلخ داشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر
بمعنی کند رداشتن ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت (صائب ۵) طفل بازی گوش
آرام از معلم می برد ؀ تلخ دارد زندگی بر ما دل
خود کام ما ؀ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر
داریدن است نہ داشتن و داریدن بجایش
می آید کہ مرادف داشتن باشد (اردو) تلخ کہنا

(الف) **تلخ رو** اصطلاح ۔ بقول بہار و

بحر واند (۱) کنایه از ترش رو و بید ماغ (وحید
ع) بدریا می شود از بازگشت آبها ظاهر
٭ که هرکس مرجع خلق است باید تلخ رو باشد ٭
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و
موافق قیاس و (۲) قلب اضافت روی تلخ که
مرکب توصیفی است (صائب ط) بتلخ روئی من
اظهار تنگدستی خویش ٭ که از طپانچه بحر است روی
مرجان سرخ ٭ وهم

(ب) **تلخ روئی کردن** بمعنی تلخ کردن رو
و ترش رو شدن (راقم ع) دیده با شور سر شکم
تلخ روئی می کند ٭ عاقبت از شورش اشکم دل
دریا گرفت ٭ مخفی مباد که از سند راقم استعمال
مصدر گردن پیداست که بجالش می آید صاحب
تحقیق الاصطلاحات هم ذکر الف کرده مرادف
تلخ جبین گوید (اردو) الف (۱) ترش رو
بید ماغ - بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے ہیں (۲) روے
تلخ وہ صورت جس سے تلخی اور ناگواری ظاہر ہو

(ب) بدمزاجی کرنا - بداخلاقی کرنا -

(الف) **تلخ زبان** اصطلاح - بهار و
(ب) **تلخ زبانی** انند بذکر این از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی کسی که زبانش در سخن تلخی کند یعنی
بشیرینی کار نگیرد که بدخلق باشد (صائب ع)
باده کو تا من آن تلخ زبان رام شود ٭ تلخی می
نمک تلخی بادام شود ٭ صاحب فرهنگ فدائی
گوید که مرد بدگو را گویند که دشنام دهد و ب
ترجمهٔ بدزبانی و بدگوئی می فرماید که کسی که زبانش
خوش نباشد **مؤلف** عرض کند که حاشا که این
معنی از ب ظاهر شود بلکه معنی آخره متعلق به الف
است و بدزبانی معنی مصدری دارد نه فاعلی
(اردو) الف تلخ زبان بقاعدهٔ فارسی
کہہ سکتے ہیں یعنے بدزبان (ب) بدزبانی مونث

تلخ ساختن مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱)
معروف و (۲) بمعنی بی مزه کردن - صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است که تلخ کردن است از روی ذائقه و معنی دوم مجاز باشد که تعمیم معنی خلاف تخصیص لفظ است مخفی مباد که از اسنادش استعمال مصدر رسانیدن پیدا ست که تعریفش بجای خودش می آید (نظامی ۵)

اگر نیه من عشرت او تلخ سازید * در بر مگهه خوش نمکان شور نگنجد * (صائب ۲ ع) * خجل دشنگاهان خواب شیرین تلخ می سازد * (وله ع) * بر خضر زندگانی جاوید تلخ ساخت * مخفی مباد که ناگوار کردن داخل معنی دوم است (اردو) (۱) کڑوا کرنا۔ (۲) بے مزہ کرنا۔ ناگوار بنانا۔

تلخ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی ذائقہ تلخ پیدا کردن و (۲) ناگوار شدن (سلمان ساوجی ۱) تنگ شد بی لبت اوقات بر ما جهان *

تلخ شد بی شکرت بر ما شراب * (ظهوری ۵) از زهر چشم کیست ظهوری حکایتت * خوابم شد است تلخ چه شیرین فسانه است * مخفی مباد که این لازم تلخ کردن است که می آید و شامل باشد بر همه معانی تلخ (اردو) (۱) تلخ ہونا۔ کڑوا ہونا (۲) ناگوار ہونا۔

مصادر اصطلاحی بقول بهار و بحر و انند هیچ معنی

(الف) **تلخ شدن خواب**

(ب) **تلخ شدن زندگانی**

(ج) **تلخ شدن زندگی**

(د) **تلخ شدن شراب**

(ه) **تلخ شدن عیش**

ناخوش و بی مزه شدن اینهاست مؤلف عرض کند که این مصدر مرکب چون مضاف شود بسوی ماکولات و مشروبات و ما یتعلق بها معنی اوّلش ذائقہ تلخ پیدا کردن است و اگر اضافت آن بسوی غیر آن شود کنایه از ناگوار شدن باشد و صراحت کافی بر تلخ شدن گذشت

(صائب الف ۵) پستہ ہا را لعل می گونت گریبان چاک کرد ٭ تلخ شد از چشم شوخت خواب بر بادام ہا ٭ سند ۶ بر تلخ شدن گذشت (ولہ ۵) عیش جہان ز گریۂ من تلخ می شود ٭ این شمع را بہ ہیچ شبستان روا مدار ٭ مخفی مباد کہ در بعض جا ہا بحالت اضافت بسوی ماکولات و مشروبات و ما یتعلق بہا ہم ہر دو معنی تلخ شدن توان گرفت واضح باد کہ از سند آخر استعمال مصدر شودن پیداست (اردو) الف نیند کا ناگوار ہونا۔ ب و ج زندگی تلخ ہونا۔ ناگوار ہونا۔ د شراب کڑوی ہونا۔ ناگوار ہونا۔ ہ عیش تلخ ہونا۔ ناگوار ہونا۔

تلخ شنفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ شنیدن سخن ناگوار (عرفی شیرازی ۵) زین بزم نہ این بار برآشفتم و رفتم ٭ کی بود کہ تلخی ز تو شنفتم و رفتم ٭ (اردو) ناگوار بات سننا۔ سماعت کرنا۔

تلخ عتاب استعمال۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) معشوق۔ مذکر۔

تلخ عیش اصطلاح۔ بقول برہان و ملحقات جہانگیری و بحر و انند کنایہ از کسی کہ از آزار و مکروہی و مصیبتی از حوادث روزگار بدو رسیدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اردو) وہ شخص جس کی زندگی تلخ اور ناگوار ہو۔ تلخ عیش بھی ترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

تلخک بقول برہان و جامع بر وزن زردک (۱) تصغیر تلخ باشد و (۲) نام گیاہی است بغایت تلخ و بعضی گویند (۳) خربزۂ تلخ کہ بعربی حنظل و قثاء النعام خوانند و بقول بعض (۴) کاسنی را گفتہ اند و (۵) نام یکی از ظرفا ے

سلطان محمود غزنوی۔ صاحب جہانگیری بہ معنی دوم وسوم قانع۔ صاحب سروری ذکر معنی اول و دوم وسوم وچہارم کردہ۔ صاحب ناصری معنی اول وسوم وچہارم را آوردہ (نظامی ؎) بساحاجی کہ خود را ز اشتر انداخت ؛ کہ تلخک را نہ تر شک بازنشناخت ؛ خان آرزو در سراج معنی اول را ترک کرد مؤلف عرض کند کہ معنی اول موافق قیاس و در دیگر معانی ہم کاف تصغیر وتحقیر باشد۔ صاحب محیط ذکر تلخک تلخہ دو واز ہمین صراحت مزید معنی دوم متعذر کہ کدام گیاہ را فارسیان بدین اسم موسوم کردہ اند۔ بخیال ما معنی چہارم ودوم یکی است وہرچہ صاحب محیط بر حنظل نوشتہ ما ذکرش بر تژند و شبشش کردہ ایم وہم او ہرچہ بر کاسنی گوید ما نقاش بر انطونیا کردہ ایم (اردو) (۱) تھوڑا سا تلخ (۲) ایک گھانس کا نام فارسی میں تلخک ہے جس کی تعریف مزید معلوم نہو سکی (۳) دیکھو تژند اور شبشش (۴) کاسنی۔ دیکھو انطونیا۔ (۵) تلخک۔ سلطان محمود غزنوی کے ایک ظریف اور مسخرے کا نام تھا۔ مذکر۔

تلخ کام اصطلاح۔ بقول بہار وبحر وانند مقابل شیرین کام مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی وکنایہ از کسی کہ نامراد وناکام باشد (ظہوری ؎) تلخ حرفان را مروت دادہ است آن چاشنی ؛ کز برای تلخ کامان شکر اندازان کنند ؛ صاحب فرہنگ فدائی صراحت خوشی کردہ یعنی آنکہ روزگار بہ بدی ونومیدی بگذرد (اردو) وہ شخص جو نامراد اور جس کی زندگی ناامیدی اور ناکامی کے ساتہہ گذری ہو۔ بقاعدۂ فارسی ناکام کہہ سکتے ہین۔

تلخ کامی اصطلاح۔ بمعنی تلخی کام مؤلف عرض کند کہ ہمان تلخ کام کہ یای مصدری در آخرش مرکب کردہ بمعنی ناخوشی وناکامی استعمال کنند۔ (ظہوری ؎) تلخ کامی چہ بلائیست ز شیرین دہنان

پ زہر را کام دہد شکر لوزینہ ما ❊ (اردو) تلخ کامی ۔ مؤنث ۔ بقاعدۂ فارسی یعنی ناکامی و نامرادی استعمال کر سکتے ہیں ۔

تلخ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ناگوار کردن است صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار این را بمعنی مکدر کردن آوردہ طرز تعریفش خوش نباشد سند این از صائب بہ تلخ کردن زندگانی می آید (ظہوری ے) بیت شیرین شکر عیش ظہوری تلخی ❊ خویش را تلخ مکن زہر غمی می باشد ❊ مخفی مباد کہ در سند ظہوری استعمال مصدر گشتن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) تلخ کرنا ۔ ناگوار کرنا ۔

(الف) تلخ کردن خواب استعمال
(ب) تلخ کردن روی (الف)
(ج) تلخ کردن زندگانی بقول بہار
(د) تلخ کردن شراب ناخوش و

تلخ کردن عیش بے مزہ کردن خواب است و ہم او برای ج و د و لا ہم ہمین معنی بیان کردہ یعنی ناخوش و بی مزہ کردن زندگانی و شراب و عیش ۔ صاحب بحر ذکر ب کردہ گوید کہ بمعنی بید ماغ شدن و ترش کردن روی و ہم او ذکر چہار مصادر دیگر کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر تلخ شدن و ملحقاتش صراحت کافی کردہ ایم و این متعدی آنست و اضافت تلخ کردن بسوی دیگر الفاظ ورای این پنج ہم می توان (صائب الف ے) بخل دستگاہان خواب شیرین تلخ می سازد پ شکر خوابی کہ من بر روی فرش بوریا دارم ❊ (واہ ج ے) بر خضر زندگانی جاوید تلخ ساخت پ عمر دوبارہ کہ من زان دو لب رسیدہ ❊ ۔ (ولہ ے) زندگانی تلخ خواہد کرد بر صید حرم ❊ تیغ عالم گیر او دامی کہ از جوہر کشیدہ ❊ (ابوطالب کلیم ے) صورت زیبا ز خواب عافیت بیدار شد ❊ عیش را از نالہ تا کی تلخ بر دنیا کنم ❊ مخفی

سماؤ کہ در بعض اسناد بالا استعمال مصدر ساختن وسازیدن وکندن بجای کردن است عیبی ندارد کہ ہر سہ مرادف یکدیگر است (اردو) (۱) نیند کو ناگوار کرنا (۲) صورت ترش کرنا (۳) زندگانی تلخ کرنا (۴) شراب کو ناگوار بنانا۔ (۵) عیش کو تلخ کرنا۔

تلخ کمیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ غیاث بمعنی کمیتی کہ رنگش مائل بسیاہی باشد **مؤلف** عرض کند کہ کمیت بضم اول وفتح میم وسکون تحتانی بمعنی شراب انگوری واسپ سرخ رنگ مائل بسیاہی است وما این لغت را طبع آزمائی غیاث وبی غوری نقل نگارش دانیم۔ ازینکہ تلخ بمعنی سیاہ ہم بجایش گذشت ہر رنگی را کہ بلفظ تلخ مرکب کنند مقصود ازان رنگ مائل بسیاہی باشد چنانکہ سرخ تلخ وسبز و زرد تلخ وامثال آن۔ ہیچ خصوصیت بالفظ کمیت ندارد کہ برنگ اصطلاحی قائم کنیم (اردو) وہ چیز یا شراب یا گھوڑا جو سرخی کے ساتھہ سیاہی مائل ہو۔ جیسے کمیت

تلخ گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلخ شدن است (شاہی سبزواری ؎)
نہ چندان کام جان شیرین شدہ از ذوق دشنامش ؎ کہ گردد تلخ اگر زہر اجل ریزند در کامش ؎
(اردو) تلخ ہونا۔

تلخ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی حاصل کردن چیزی کہ تلخ است واز سندش استعمال مصدر گیردن پیداست کہ بجایش می آید (طالب آملی ؎) دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب ؎ چون ابر تلخ گیرم وشیرین عوض دہم ؎ (اردو) تلخ چیز لینا۔

تلخ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلخ شدن است (شفائی اصفہانی ؎) جرعۂ

کہ حسرت آن تلخ کامش گشتہ بود ؎ گر پشیمان گشتہ بر تربت فرہاد ریز ؎ (اردو) دیکھو تلخ شدن۔

تلخ گفتار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی تلخ زبان **مؤلف** عرض کند کہ گفتار تند و تیز کنندہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ سخن بہ تلخی کند مقابل شیرین گفتار (شیخ شیراز ؎) امردانکہ کہ خوب شیرین است ؎ تلخ گفتار و تندخوی بود ؎ چون برشیں آمد و بلوغت شد ؎ مردم آمیز و مہر جوی بود ؎ (اردو) تلخ گفتار۔ بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو سخت زبانی کرے۔

تلخ گفتن استعمال۔ صاحب بحر گوید کہ بمعنی دشنام دادن و سرزنش کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ صاحب آصفی از برای این سند سعدی پیش کردہ کہ بر تلخ گفتار گذشت و ما آن را برای این درست ندانیم معاصرین عجم استعمال این می کنند (اردو) گالی دینا۔

تلخ گو استعمال۔ بمعنی کسی کہ عادت تلخ گفتن دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) تا نباشند تلخ گوی بتان ؎ می زکنج لب انگبین روید ؎ (اردو) تلخ گو بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو گالیان دے یا سخت گفتگو کرے۔

تلخ مہر استعمال۔ بقول بحر بمعنی (۱) بدبخت **مؤلف** عرض کند کہ بکسر میم باشد۔ اسم فاعل ترکیبی و معاصرین عجم (۲) بمعنی بدخلق و تندمزاج و بی رحم استعمال کنند برای معنی بیان کردہ اش مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدبخت۔ بدقسمت (۲) بے رحم۔ بدخلق۔

تلخ نگاہ استعمال۔ بقول بہار و انند بمعنی تند نگاہ **مؤلف** عرض کند کہ (۱) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ تندی و زشتی نگاہ کند و (۲) قلب اضافت نگاہ تلخ (صائب ؎) پشت لب پیمانۂ ما سبز شد از زہر ؎ آن ساقی بیرحم ہمان تلخ نگاہ ہست ؎ (ظہوری ؎) گو عیش

پیشِ مرو غیر که آن تلخ نگاه ٭ تنگری می نیست که پروار نگس برتابد ٭ (اردو) (۱) تلخ نگاه۔ بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سختی اور تلخی سے کسی کو دیکھے۔ بیرحم۔ (۲) نگاہ تلخ۔ مؤنث

تلخ نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ابمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تلخ بنظر آمدن (فغانی شیرازی ص) آنکس کہ ذوق بادہ برو تلخ می نمود ٭ بگذاشت جام شربت میل شراب کرد ٭ (اردو) تلخ دکھائی دینا۔ تلخ نظر آنا۔

تلخ نوا زدن استعمال۔ آواز بہ تندی و تیزی برآوردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (عرفی ص) نوا را تلخ تر میزن چو ذوق نغمہ کم یابی ٭ حدی را تیز تر میخوان چو محمل را گران بینی ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زدن پیداست کہ بجایش می آید واین مصدر (تلخ زدن نوا) بود کہ بجایش ترک شد وتلافی مافات کردہ ایم (اردو) تند آواز کرنا۔

تلخ و ترش اصطلاح۔ بقول بحر و برہان وجامع و ناصری وانند بمعنی محنت ومشقت دنیا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دنیا کی محنت اور مشقت۔ مؤنث

تلخ وش اصطلاح بمعنی تلخ رو باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ وش بمعنی شبیہہ و نظیر و مانند آمدہ (حافظ شیراز ص) آن تلخ وش کہ صوفی ام الخبائثش خواند ٭ اشهی لنا واحلی من قبلۃ العذارا ٭ (اردو) دیکھو تلخ رو۔

تلخہ بقول انند وغیاث بالفتح (۱) خلط صفرا و (۲) بمعنی ظرف آن خلط کہ بہندی پتا گویند می فرمایند کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ تلخ زیادہ کردہ اند و موافق قیاس است معنی اول اصل است ومعنی دوم مجازش (اردو) (۱) خلط صفرا۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے۔ بمعنی صفرا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے خلط پر فرمایا ہی مذکر

(۷۰۲) (۷۰۳)

آمیزش۔ اخلاط اربعہ یعنے صفرا۔ سودا۔ خون۔ بلغم مین سے ایک چیز (۲) پتا۔ بقول۔ اسم مذکر۔ ایک اندرونی عضو کا نام ہے جس مین صفرا پیدا ہوتا ہے۔ زہرہ۔ مرارہ۔ صفرے کی تھیلی۔

تلخہ پیاز اصطلاح۔ بقول محیط اسم بلبوس است و بہ بلبوس گویدکہ بروزن بلبوس اسم یونانی است و فیلاطون نیز گویند و فالیوس و بسریانی بلابلکس و بلغت دیلمی بلبیسا و بعربی بصل الذئب و بصل الزیر و بفارسی زیر و تلخہ پیاز و بترکی داغ سوغانی و در طبرستان لم نامند و آن پیاز صحرائیست و مانند پیاز کوچک۔ الا۔ تو بر تو نیست بلکہ مانند سیر یک دانہ و اندک تلخ و مائل بشیرینی و قبض و دو نوع باشد و ہر دو نوع خشک است و منافع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (**اردو**) جنگلی پیاز۔ مؤنث۔

تلخ ہندوانہ اصطلاح۔ بقول محیط اسم حنظل است **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کافی بر تلخ بند و تلبش گذشت (**اردو**) دیکھو تلخ بند و تلبش۔

تلخی بقول برہان و جامع بروزن بلخی (۱) کاسنی را گویند و آن گیاہی است معروف و بقول بہار (۲) مرارت چون تلخی بادام و تلخی گلاب و می فرماید کہ بالفظ بردن و بریدن و دیدن و شکستن و کشیدن مستعمل۔ خان آرزو در سراج بحوالہ برہان بر ذکر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول و دوم ہر دو یای نسبت است و ما صراحت معنی اول بر انطونیا کردہ ایم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ استعمال این با مصادر در ملحقات می آید (ظہوری ۵۴) ہیچ کس عمری باین تلخی ندارد غالبا ٭ دائم کردہ زہر حسرتی در شیرہا ٭ (**اردو**) (۱) کاسنی۔ مؤنث۔ دیکھو انطونیا (۲) تلخی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث کڑواہٹ۔

تلخی آمدن استعمال۔ بمعنی ظاہر شدن ذائقہ تلخ بر زبان **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است

ظہوری س ۵) ریزد ظہوری در بان این زہرما
در کام جان ؎ تلخی گر آید بر زبان موج شکر گفتار
را ؎ مخفی مباد کہ ازین سند استعمال مصدر آئیدن
پیدا است کہ گذشت (اردو) تلخی ظاہر ہونا ۔

تلخی بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ زائل
کردن تلخی باشد (باقر کاشی س ۵) وقت مردن
بر زبان نام لبت آوردم ؎ از لذتش تلخی جان
کندنم از کام ببرد ؎ (اردو) تلخی زائل کرنا

(۱۴۰۲)

تلخی برکندن استعمال ۔ بمعنی دور کردن
و دفع کردن تلخی باشد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (ظہوری س ۵) زہر فراق
خوردہ ام شہد وصال بادیم ؎ گر رگ و ریشہ
برکنم تلخی جان گزای را ؎ پس بضم کاف عربی
و فتح نون آکندن مرادف کردہ اند ہم آمدہ کہ
بجای خود می آید و برکردن بمعنی برآوردن
از ظہوری [illegible] (اردو)

تلخی دور کرنا ۔

تلخی بریدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دور
کردن تلخی است (صائب س ۵) ابنرد تلخی بادام
را آب ؎ نشد کم زہر چشمش از شکر خواب ؎ (اردو)
تلخی کو دور کرنا ۔ مٹانا ۔ دفع کرنا ۔

(۱۴۰۱)

تلخی پاشیدن استعمال ۔ بمعنی یافتہ شدن
تلخی است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و
پاشیدن درینجا بمعنی پاشیدہ شدن مستعمل (ظہوری
س ۵) زہر شد آنجا کہ پاشیدہ است تلخی بر شکر ؎ کام
کوہ آنجا کہ ہجرانش گرانی کردہ است ؎ (اردو)
تلخی پائی جانا ۔

تلخی جان کندن استعمال ۔ صاحب بہار و آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی سختی مرگ است و از
باقر کاشی سندی آرد کہ بر (تلخی بردن) گذشت
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (اردو)
سکرات کی سختی ۔ مؤنث ۔

تلخی چشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ ذوق تلخی برداشتن بمعنی حقیقی است (نثر ظہوری) تلخی مشقت لسب کمال کہ چشیدہ کہ بچاشنی رنجش مصر مصر شکر بکام و زبان درکشیدہ ۔ (اردو) تلخی چکھنا ۔ تلخ مزہ حاصل کرنا ۔

تلخی چشیدہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی محنت دیدہ مؤلف عرض کند کہ مقصود غیر از محنت کشیدہ نباشد موافق قیاس است ۔ یعنی کسی کہ محنت می کشد ذوق ناگواری می چشد ۔ (اردو) محنت کشیدہ وہ شخص جو مبتلائے محنت ہو چکا ہو ۔

تلخی داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بحالت ناگواری تلخی بودن از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر داریدن پیداست کہ می آید (بدیع نصیر آبادی ۔) کشتۂ زہر تغافل تا ابد بی کشتہ نیست ؛ چون گل تریاک تلخی در کفن داریم ما ۔ (اردو) ناگواری کی حالت مین ہونا ۔ مبتلائے تلخی ہونا ۔

تلخی دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی مبتلای تلخی و ناگواری شدن است و از سند پیش کردہ اش استعمال مصدر بیدن پیداست کہ می آید (کمال خجندی ۔) نہ بیند تلخی جان کندن آنکس ؛ کہ لعل جان فزایت را گزیدست ؛ البتہ از کلام ظہوری استعمال این پیداست (۔) ہیچ تلخی ندید طالع شور ؛ کہ ذخیرہ برای کام نکرد ؛ (اردو) تلخی اور ناگواری مین مبتلا ہونا ۔

تلخی شکستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالہ بہار کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی دفع کردن و شدن تلخی و ناگواری باشد اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن معاصرین

عجم استعمال این کنند (اردو) تلخی و ناگواری کو دفع کرنا۔ تلخی و ناگواری دفع ہونا۔

تلخی شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فضولی اوست که بتوثیقهٔ سند فغانی که استعمال تلخ شنیدن بمعنی دشنام شنیدن بایای وحدت کردہ این مصدر را بالفاظ قائم کردہ غور بر معنی شعر نکرد (ف) تلخی نشنیدیم هم از ساقی مجلس * هرچند که پیشش شکر و قند شکستیم * (اردو) کالیان سننا۔

تلخی فروختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی فروختن اغذیهٔ تلخ۔ از سند پیش کردہ آصفی (تلخی فروش) پیداست که اسم فاعل ترکیبی است و آن تعلق دارد با مصدر فروشیدن که بجائیش می آید (عرفی ف) تا خواندہ ام که هیچ گره بی کشاد نیست * تلخی فروش هجر تو قنادی منست * (اردو) تلخ غذاؤن کو فروخت کرنا۔

تلخی فزودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که زیاد کردن تلخی باشد (طالب آملی ف) ترش روئی های صبرم تلخی حسرت فزود * غالباً امداد صفرا می کند لیموی من * (اردو) تلخی بڑھانا۔

تلخی کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی تندی و ترشروئی کردن است (خسرو ف) دل را روا کن حاجتی ای راحت جان همه * با ما چنین تلخی مکن ای شکرستان همه * مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر رکندن پیداست که بجای خودش می آید (اردو) تلخی کرنا۔

تلخی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای تلخی شدن است (صائب ف) از جهان تلخی بسیار کشیدم صائب * که زشیرین سخنان

شد بیخم شیرین تر بود (اردو) مبتلای تلخی ہونا۔

تلخی گذشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که عائد حال شدن تلخی است (سعدی ؒ) از انجمله تلخی که بر من گذشت بود دانم چرا مروز شیرین نگشت بود (اردو) تلخی گذرنا۔ تلخی عائد حال ہونا۔

تلخی یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض نماید که بمعنی حقیقی است (فغانی شیرازی ؒ) می توان گفتن که نتوان یافت در صد جام همی آنقدر تلخی که فرهاد از کف حلوا کشید (اردو) تلخی پانا۔

تل زرنیخ اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی آتش و انگشت دان۔ **مؤلف** عرض کند که (تل زرنیخ) بجایش گذشت و صراحت معنی زرنیخ همدرانجا کرده ایم که جوهر سیست کانی و تل بمعنی اوست پس این مرکب را معنی مرادف آن دانیم یعنی انگشت و زغال افروخته۔ صاحب بحر در معنی این تصرفی کرده دیگری از محققین با او نیست۔ بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم۔ مخفی مباد که تل بمعنی پشته ریگ مذکور شد و معنی لفظی این پشته جوهر سیست و کنایه باشد از انگشت افروخته۔ فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو تل زرنیخ۔

تلسک بقول برهان و جامع و رشیدی بکسر اول و ثانی و سکون سین بی نقطه و کاف خوشهٔ کوچک انگور که جزو خوشهٔ بزرگ است یعنی بر خوشهٔ بزرگ چسپیده است خان آرزو در سراج بکسر اول و فتح ثانی نوشته گوید که این تصحیف است و صحیح بنون نلسک چنانکه می آید۔ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان و مبدل نلسک دانیم یا آن را مبدل این که نون به تا بدل شود چنانکه ناکاج و تاکاج و تا بنون چنانکه تختو و نختو۔ قول صاحب جامع را که محقق

صاحب زبان است معتبر تر از خان آرزو دانیم (اردو) انگور کے خوشہ کا ایک چھوٹا حصہ۔ مذکر

تل سلطان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان موضعی است کہ مابین آن و حلب یک منزل راہ است **مؤلف** عرض کند کہ باشد کہ بر بلندی واقع باشد و از بانیان آن کسی باشد کہ سلطان نام دارد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نپیوست (اردو) تل سلطان ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر جو حلب سے ایک منزل پر واقع ہے۔

تل شدن استعمال۔ یعنی پشتہ شدن و بصورت تپہ واقع شدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ص) جستہ تا برق غمش تل شدہ خاکستر دل ٭ بیم آنست کہ دود جگری برخیزد ٭ (اردو) ٹیلہ ہونا۔

تلطف بقول بہار نرمی نمودن و مہربانی کردن **مؤلف** عرض کند کہ بتحقیق و منتہی الارب ثابت شد لغت عرب است۔ فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند کہ در ملحقات می آید (حافظ شیرازی ص) آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ٭ (اردو) تلطف۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مہربانی عنایت کرم۔

تلطف دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی یافتن مہربانی و کرم است (ناظم ہروی ص) ولی در پردہ توفیق یوسف ٭ از و ہر چند می دید این تلطف ٭ (اردو) مہربانی پانا۔

تلطف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کرم و مہربانی کردن است (حافظ ص) از شرم در حجابم ساقی تلطفی کن ٭ باشد کہ بوسہ چند بر آن دہان توان زد ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر کُنَدن پیداست کہ بجای خودش می آید (اردو) تلطف کرنا۔ کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔

(۱۰۰۳)

تلغراف بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار۔ تاربرقی را گویند۔ صاحب بول چال هم ذکر این کرده صاحب سواء السبیل این را معرب تلیگراف فرنساوی داند **مؤلف** عرض کند که ٹیلیگراف به تای هندی وکاف فارسی لغت انگلیسی است فارسیان این را به تبدیل تای هندی به تای عربی وتبدیل کاف فارسی به غین معجمه حذف یا مفرس کرده باشند وچادارد که معرب گیریم که معاصرین عجم هم استعمالش کردند (اردو) ٹیلیگراف انگریزی اسم مذکر۔ تاربرقی

تلف بقول بهار بالتحریک دراثبت شدن ومجاز بمعنی ضائع شدن وخراب شدن۔ صاحب لطائف برہان گوید که (۲) بضم اول کثافتی که بعد از خوردن انگور وامثال آن بجائی بماند **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بفتحتین بمعنی ہلاک شدن کذا فی المنتخب۔ فارسیان بمعنی مجازی استعمال کرده اند که مفرس باشد واستعمال این با مصادر فارسی در ملحقات می آید وبمعنی دوم هم مفرس دانیم که در عربی وترکی بدین معنی نیامده (اردو) (۱) تلف۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ضائع۔ برباد۔ خراب۔ رائگان (۲) وه فضله جو انگور کھانے کے بعد ظرف مین باقی ره جاتے۔ مذکر۔

تلف شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ضائع شدن است (الهی همدانی ؎) خون جگر تلف شد وذوق گریستن کشته از مژه ام بجای اشک آبله های پای را ۔ (اردو) تلف ہونا۔ ضائع ہونا۔

تلف کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی ضائع کردن است (صائب ؎) از سرد مهری آتش شوقم فسرده است ٭ روغن تلف مکن بچراغیکه مرده است ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گندن پیداست که بجایش می آید

(اردو) تلف کرنا۔ ضائع کرنا۔

تلف گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تلف شدن است (ملا جامی سہ) باغ ز آسیب تو گردد تلف ثبات در آید بہ وسیبی بکف ٭ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلف گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تلف گردیدن (شفائی اصفہانی سہ) گرنمی بودم تلف می گشت غمہای جہان ٭ مصرفی چون بخت من جستند حسرت ساختند ٭ (اردو) دیکھو تلف شدن۔

تلقین بقول بہار فہمانیدن و سخن فراز بان کسی دادن می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر قاف کذافی المنتخب فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر استعمال این می کنند و با مصادر فارسی مرکب ہم که در ملحقات می آید (اردو) تلقین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ تعلیم دینا۔ سمجھانا۔

تلقین دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که فہمایش کردن و آگاہانیدن (حافظ شیرازی سہ) حدیث آرزو مندی که در این نامہ ثبت افتاد ٭ ہمانا بی غلط باشد که حافظ داد تلقینم ٭ (اردو) تلقین کرنا۔ سکھانا۔ اطلاع دینا۔

تلقین کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف ہمان تلقین دادن است که گذشت (سلمان ساوجی سہ) زبان سوسن آزاد در سخن آید ٭ اگر کنم بہ ثنای تو اش سخن تلقین ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر کردن پیداست که بجایش می آید (اردو) تلقین کرنا۔ دیکھو تلقین دادن۔

تلقین گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن اطلاع وآگہی است (کمال ۵)
خط سبزت ز رخ دل بردن آموخت ٭ کہ طوطی گیرد از آئینہ تلقین ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر گیرد است کہ بجایش می آید (اردو) تلقین پانا۔ آگاہی حاصل کرنا۔ اطلاع پانا۔

تلقین نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلقین کردن است (نثر۔ عالی شیرازی)
ساکنان شیراز را جمع نمودہ اوامر ونواہی دینی ومواعظ ومسائل یقینی تلقین نمودہ ٭۔
(اردو) دیکھو تلقین کردن۔

تلقین یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تلقین گرفتن است (معزی نیشاپوری ۵) آن دین وشریعت زنبی یافتہ تعلیم ٭ وین تیغ وشجاعت زملک یافتہ تلقین ٭ (اردو) تلقین پانا۔ دیکھو تلقین گرفتن۔

تلک بقول برہان بفتح اول وثانی وسکون کاف (۱) کسی را گویند کہ سلطنتش بسیار گندہ وپرہا شدہ و (۲) در جای دیگر سلت برگندہ نوشتہ بودند بفتح بای ابجد وکاف واللہ اعلم وبفتح اول وسکون ثانی (۳) بمعنی تلخ کہ ضد شیرین است و (۴) زر ورق را نیز گویند وطلق معرب آنست و (۵) نوعی از قماش ہم ہست وبضم اول وسکون ثانی (۶) غلہ باشد کہ آن را لوبیا خوانند وبکسر اول وفتح ثانی (۷) جامۂ پشوانہ وآستین کوتاہ و (۸) درخت سیب صحرائی کہ بیونانی زعرور۔ وبعربی تودوثلاث حبات نام دارد وبکسر اول وسکون ثانی (۹) زنجبیل تر وتازہ۔ صاحب جہانگیری نسبت بمعنی اول صراحت کند کسی کہ سلطنتش پراگندہ باشد وبند کر معنی سوم وششم نسبت معنی ہفتم

فرماید کہ تشیوا نداست و ذکر معنی ہشتم و نہم ہم کردہ (اسدی ۵۵) ہم از محل و ہم ظرائف زمنہ
ہ ہم از شارہ و تلک ، خوردو پرندہ (شرف شفردہ ۵۵) قابستہ سر و از عطای جزلیت ہ
تلک دوختہ بید ز انعام عامست ۔ صاحب جامع باتفاق برہان ذکر ہمہ معانی کردہ معنی دوم
را گذاشت صاحب رشیدی معنی اوّل و نہم را ترک کردہ ذکر معانی دوم تا ہم کرد صاحب سروری معنی اوّل و دوم
و نہم را ترک کردہ ذکر دیگر ہمہ معانی فرمود صاحب ناصری بمعنی چہارم قانع و ارستہ بترک صراحت ہمہ معانی معتر
کہ با وصف معانی کثیرہ در تشیراز (۱) اکیل را گویند فقرہ نان شفیدہ شدہ تلک نبک و سہ من لوزہ و چہار سیر ...
مناول می فرمایند گہ سگ می خورند و بیش گندیدہ خود می خندند" بہار ہمزبانش ۔ خان آرزو در
سراج بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید کہ یکی ازین دو تصحیف است و بذکر معانی سوم تا ششم نسبت
معنی ہفتم گوید کہ مخفف تراک است و دیگر معانی را گذاشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معنی
ہفتم قناعت فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ معانی اسم جامد فارسی زبان است و صاحب
محیط نسبت ابرک ہرچہ نوشتہ ما برابرک نقلش کردہ ایم و آنچہ نسبت لوبیا گفتہ ۔ ذکر آن بر از ارگم
مذکور شد و صراحت سیب صحرائی بعنوانش بر از دف و حقیقت زنجبیل بعنوانش ہمین کہ اسم عربی است
و فقیر ہم و بیونانی ہرطیون و بسریانی زنگبیل و بفارسی شنگویز و در انگریزی جنجر و بہندی خشک
آن را سونٹھ و تر آن را ادرک گویند ۔ بیخی است معروف ۔ گرم در آخر سوم و خشک در دوم و
گویند تازہ و تر آن یعنی ادرک گرم در سوم و خشک در اوّل و خشک آن خشک تا سوم ینافع
بی شمار دارد (الخ) (اردو) (۱) گل موچھہ ۔ دکن میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کے موچھہ بڑے
اور گنجان ہوں ۔ صاحب آصفیہ نے گل مچھے پر فرمایا ہے وہ ڈاڑھی کے بال جو ٹھوڑی کے بال سے ملے

کے بعد رخساروں پر رکھ لیتے ہیں (الخ) (۲) وہ شخص جس نے اپنی مونچھ کو اکھیڑا ہو (۳) تلخ کڑوا (۴) دیکھو ابرک (۵) ایک خاص قسم کا کپڑا جس کی تعریف کامل معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔ (۶) لوبیا۔ دیکھو ازاروم (۷) پیشواز۔ دیکھو پیشواز (۸) جنگلی سیب۔ دیکھو ازوف (۹) ادرک۔ بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ ایک قسم کی جڑ ہے جسے سکھا کر سونٹھ بناتے ہیں اور آپ ہی نے سونٹھ پر فرمایا ہے۔ ہندی اسم مؤنث۔ سوکھی ادرک۔ زنجبیل۔ (۱۰) ایک پیمانہ۔ مذکر۔

تلکان بقول ناصری نام جائی است در خراسان کہ معدن تلک در انجا ظاہر شدہ و ہمچنین جائی است در قزوین کہ اول تلک در انجا یافتہ شدہ ہر دو را معرب کردہ طالقان خوانند و ہر دو شہر اکنون بہ تعریب اشتہار یافتہ۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت الف و نون نسبت بہ تلک این ہر دو مقامات راموسوم کردند کہ کان ابرک دارد (**اردو**) طالقان۔ خراسان اور قزوین میں دو ایسے مقامات کا نام ہے جس میں ابرک کی کان ہے۔ مذکر۔

تلگراف بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار مرادف تلغراف کہ گذشت۔ صاحب بولچال ہم بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ۔ صاحب سخندان پارس ذکر این فرمودہ می فرماید کہ گاہے فارسیان استعمال مخفف این ہم می کنند چنانکہ گویند ”ہشت روز است خط نوشتہ بودم جواب نیامد ناچار امروز تیل زدہ ام“ یعنی تلگراف فرستادہ ام **مؤلف** عرض کند کہ تلیگراف لغت انگلیسی است و در محاورۂ معاصرین عرب معرب آن تلغراف بحذف و تبدیل است۔ فارسیان آن را مفرس کردہ اند یعنی بہ تبدیل تای ہندی بہ فوقانی وحذف تحتانی کاف فارسی را بجای خود قائم داشتند آنچہ صاحب سخندان گوید صراحت آن برا (تیل زدن) می آید (**اردو**) دیکھو تلغراف۔

تلگرافچی اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار مہتمم تار برقی را گویند کہ کاروبار این می کند **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بندوقچی و باورچی است بہ ترکیب چی کہ لغت ترکی زبان است (اردو) تار برقی کا مہتمم -

تلگراف خانہ استعمال - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ مکانی را نام است کہ دران کاروبار تار برقی می شود - صاحب بول چال ہم ذکر این بحوالۂ معاصرین عجم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرکب اضافی بقلب اضافت (اردو) تار گھر - مذکر -

(الف) تلمبہ **(ب) تلمبہ چی** **(ج) تلمبہ فوارہ** الف بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار آلہ کہ بوسیلۂ آن آتش را آب زنند و فرونشانند و ب کسی کہ اہتمام آن آلہ کند - صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور ج را بمعنی فوارہ آوردہ کہ ازان آب زنند **مؤلف** عرض کند کہ **الف** را اسم جامد فارسی جدید دانیم و ب و ج مرکب آن معاصرین عجم این را بفتحتین و فتح موحدہ می خوانند - (اردو) الف فیرانجن - مذکر - وہ آلہ جس سے آگ بجھاتے ہین (ب) فیرانجن کا مہتمم (ج) فیرانجن کا پنپ - مذکر -

تلمن بقول برہان بفتح اول و سکون ثانی و میم مکسور بنون زدہ - یعنی آدمی و حیوانات دیگر - می فرماید کہ لغت زند و پازند است و ترجمۂ عربی این الف - صاحبان ناصری و انند بحوالۂ برہان ذکر این کردہ اند و صاحب جہانگیری ہم در ملحقات آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ تل بمعنی اوست یعنی پشتارہ و تن ہم در فارسی زبان بمعنی تودہ ہر چیز

می آید و بمعنی سوراخ وسط شاہین ترازو ہم ۔ پس این اسم مرکب معلوم می شود از
تِل و من (اردو) تاک ۔ مؤنث ۔

تلمیح بقول انند بروزن تفعیل ۔ لغت عرب است بمعنی نگاہ سبک کردن بسوی چیزی
و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی
وغیرہ یا آیات قرآن مجید یا احادیث وغیرہ **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان برای این
معنی اصطلاحی لغتی دیگر نیست ازینجاست کہ ما این را جا دادہ ایم (اردو) تلمیح ۔ بقول
آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ علم بیان کی اصطلاح مین کسی قصہ وغیرہ کا کلام مین اشارہ کرنا ۔

تلمیذ بقول بہار بروزن تعویذ شاگرد می فرماید کہ بالکسر معرّب وتلامذہ و تلامیذ جمع آن
صاحب انند گوید کہ ظاہرا فارسی است و عربی فصیح نیست و لہذا صاحب قاموس ذکر این
نکرد صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد
فارسی زبان است و صاحب منتخب ہم این را فارسی گوید عجب است از محققین فارسی زبان
کہ این را ترک کردہ اند از ینکہ زحمت تحقیق را برنداشتند (اردو) تلمیذ ۔ بقول آصفیہ ۔
عربی ۔ اسم مذکر ۔ شاگرد ۔ طالب العلم ۔

تلمیس و جلمیس بقول ناصری بپارسی قدیم سریانی نام دو پسر گلشاہ یعنی آدم بودہ
بعربی قابیل و ہابیل خواندہ اند و دو دختر را کہ یکی ہکیسار و دیگرے اکیمار نام داشتہ بدین دو برادر
دادہ ۔ اکیمار کہ بہ تلمیس رسید خوب تر از ان بود کہ بہ جلمیس دادہ شد بنا برین جلمیس از راہ
غرض نفس روزے وقتی کہ تلمیس بخواب رفتہ بود سنگی بر سر برادر زدہ او را بکشت و آدم بزبان سریانی

برای ہابیل شعر دار مرثیتی فرمود مضمون او را یعرب ابن قحطان بعربی ترجمہ کردہ مشہور راست و می شاید کہ این چہار نام سریانی باشد از لغت وساتیر نقل کردہ شد **مؤلف** عرض کند کہ قول ناصری کہ محقق زبان خود است اعتبار را شاید (اردو) تلمیس و بلبیس فارسی قدیم میں آدم کے دو لڑکون کا نام ہے جن کو عربی میں قابیل و ہابیل کہتے ہیں۔ مذکر۔

تلندہ بقول برہان و جہانگیری و جامع و انند و مؤید بفتح اول و دوم بالون بروزن لاپندہ کج زبان را گویند یعنی شخصی کہ درست تکلم نتواند نمود و او را بعربی فافاہ خوانند خان آرزو و سراج ذکر این بحوالہ برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محققین بالالغرش در زبان است یعنی لغزش کنندہ در زبان کہ سخن صاف ادا نتواند کرد و این ظاہر اسم فاعل معلوم می شود از مصدر تلیدن کہ بقول صاحب رہنما بمعنی لغزیدن بجائش می آید محققین بالا از تحقیق کار نگرفتند و اسم جامد خیال کردند (اردو) کج زبان صاف گفتگو نہ کرنے والا۔

تلنک بقول ناصری و برہان بفتح اول و نون و سکون ثانی و کاف میوہ شبیہ بہ شفتالو **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری این را اسم جامد خوانیم۔ صاحب محیط ذکر این نکرد بنا علیہ از تعریف مزید قاصریم مخفی مباد کہ ہمین لغت بکاف فارسی ہم آمدہ و صاحب جامع آن را بہ تحقیق بہ کاف عربی نوشتہ ما ہمہ را انجا ہر دو را تسلیم کردہ ایم (اردو) ایک میوے کو فارسیون نے تلنک کہا ہے جو شفتالو سے مشابہ ہوتا ہے۔ مذکر۔ دیکھو تلنگ۔

تلنگ بقول جامع بروزن بزرگ بکاف عربی (۱) بمعنی حاجت و خواہش و نیاز چہ تلنگی بمعنی خواہش کنندہ باشد و (۲) ہم بروزن تفنگ کنایہ از پیر امرد و (۳) بکسر اول و ثانی

زدن انگشت باشد بر دف وامثال آن و (۴)
خوشه کوچک انگور که بر خوشه کلان چسپیده بود
که این معنی تلنک هم آمده بکسر اول و فتح دوم
(۵) نام ولایتی است از ملک دکن و (۶) میوه
شبیه به شفتالو. صاحب ناصری ذکر معنی اول و
سوم و چهارم و پنجم به کاف فارسی کند. صاحب
مؤید قلمی بکاف فارسی بر معنی اول قانع. صاحب
برهان به کاف فارسی بذکر معنی اول و سوم و چهارم
و پنجم معنی دوم را ترک کرده. صاحب جهانگیری
هم بکاف فارسی برای معنی اول از سوزنی سند
آرد (ص) خر گرانجیست گدیه خوکه زده هوا ز
تلنگ ملوک تا بخراب ؛ و برای معنی سوم از شیخ
عمی عراقی (ص) آنجا که بچرخ است من از
ضرب تلنگ ؛ آتش زند از شوق در ان راه
شلنگ ؛ رفتیم و رسیدیم و گرفتیم بچنگ ؛
آن حلقه که صور از و ست یکصوت چلنگ ؛
هم او ذکر معنی چهارم و پنجم هم کرده. صاحب

سروری هم بکاف فارسی بجائی ذکر معنی اول
و پنجم قانع و گوید که مردم بمعنی پنجم تلنگانه نیز گویند
(امیر خسرو ص) اسپ همه تنانکشم از تلنگ
؛ پیل همه مست ستانم ز تنگ ؛ و بجای دیگر
ذکر معنی سوم و چهارم بحواله فرهنگ کند. صاحب
رشیدی هم بکاف فارسی ذکر معنی اول و سوم
و چهارم و پنجم فرموده و آرسته به کاف فارسی
نسبت معنی سوم هی از ذکه بسر انگشت نواختن
دف است و دایره و مرادف کوک نیز یعنی
هم آهنگ کردن سازی را با یکدیگر و موافق
ساختن آوازهای تارها و اصوات (میر نجات
ص) نوبت تخته شلنگ است حریفان دستی ؛
تنبک ما به تلنگ است حریفان دستی ؛ و میرزا
کرد (۷) وردسندی و صاحب مذاقی (وله ص)
توکه از اهل تلنگی برارباب نیاز ؛ تا تلنگی مکن و
بهر حریفان بنواز ؛ و در آخر همه ذکر معنی اول
هم فرموده. خان آرزو در سراج ذکر معنی اول

وسوم بہ کاف فارسی کنند و بہ ذکر معنی چہارم گوید
کہ ما ہر ابہام تلسک بہر دو کاف کہ بمعنی تخم دانۂ
انگور بہ گذشت کہ آن را تلسک و تلنگ خوانند
و بذکر معنی پنجم گوید کہ تحقیق آنست کہ تلنگ در
اصل ہندی تی لنگ است بمعنی ملک مذکور و اہل
ملک خصوصاً برہمن آن ملک و تلنگانہ مخصوص نام
ملک مذکور است و کلمہ آنہ در ہندوستان برای
نسبت چنانکہ راجپوتانہ و این نیز قریب بہ فارسی
است از عالم توافق لسانین **مؤلف** عرض
کند کہ بیچارہ در چراغ ہدایت بذیل (تلنگ
دائرہ) ہم ذکر معانی این کردہ و معنی ہفتم بیان
کردہ وارستہ راہم ہمدرانجا آوردہ بخیال
ما این اسم جامد فارسی زبان بکاف فارسی و عربی
ہر دو است و بہ اعتبار صاحبان تحقیق کہ بعض آن
اہل زبانند ہمہ معانی را تسلیم کنیم و مقصود معنی
سوم ہجرین نباشد کہ امتحان صدای دف و دائرہ
است بہ انگشتان (اردو) (۱) حاجت
خواہش۔ مؤنث (۲) وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی
مونچھ نہ ہون۔ امرد۔ مذکر (۳) ڈھول یا دائرہ
کا امتحان انگلیون کے ذریعہ سے۔ مذکر۔ (۴)
انگور کا چھوٹا خوشہ جو بڑے خوشہ پر ہو۔ مذکر۔
(۵) تلنگانہ۔ مذکر۔ دکن کے ملک کا وہ حصہ جس
مین تلنگی بولی جاتی ہو۔ (۶) دیکھو تلنگ (۷)۔
درد مندی۔ مؤنث۔

تلنگانہ بقول بہار بمعنی (۱) گدایانہ صاحبان
سروری و رشیدی بذیل تلنگ ذکر این بمعنی (۲)
ولایتی از ملک دکن کردہ اند یعنی مرادف معنی
پنجم تلنگ۔ خان آرزو در سراج بذیل تلنگ [illegible]
کہ تلنگ در اصل ہندی۔ تی لنگ است بمعنی
ملک مذکور و اہل ملک خصوصاً برہمن آن ملک و
تلنگانہ مخصوص نام ملک مذکور و کلمۂ آنہ در
ہندوستان برای نسبت است در ملک۔
چنانکہ راجپوتانہ و گوندوانہ و این نیز قریب بہ
فارسی است از عالم توافق لسان و تلنگیانہ [illegible]

به تلنگ بمعنی گدایانه **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و اگر پیش شود این را مخفف تلنگیانه دانیم که بجایش می آید و آنچه خان آرزو نسبت معنی دوم در بیان ماخذ طبع آزمائی کرده که آنه را لفظ هندی برای نسبت دانسته فضولی اوست آنه کلمهٔ فارسی زبان است که افادهٔ معنی لیاقت کند چنانکه شاهانه و جرمانه پس فارسیان تلنگ را بترکیب آنه تلنگانه کردند و اهل هند باتباع فارسی بعض الفاظ هندی راهم باآنهٔ فارسی مرکب می کنند که این قسم عمل در بسیاری از الفاظ هندی است (سعدی ﷺ) قبای تلنگانه برتن کنند ۞ بدخل حبش جامهٔ زن کنند ۞ (**اردو**) (۱) دیکهو تلنگیانه کے پهلے معنے (۲) دیکهو تلنگ کے پانچویں معنے ۔

تلنگبین بقول برهان و جامع بروزن و معنی ترنجبین است و آن داروئی است شیرین و مانند شبنم بر خار شتر می نشیند صاحب جهانگیری این را مرادف ترنگبین گوید که گذشت ۔ صاحب سروری از نزاری سند آورده (ﷺ) در سوائے مجاز نیست عجب ۞ زهر اگر با تلنگبین باشد ۞ **مؤلف** عرض کند که خان آرزو در سراج درست گوید که ترانگبین که گذشت اصل است و این مبدلش چنانکه آروند و الوند (**اردو**) دیکهو ترانگبین ۔

تلنگ دائره اصطلاح ۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که (۱) دائره وغیر آنست که دائرهٔ دف را به انگشتان زنند تا صدا برآید و (۲) بازئی است که طفلان خطی کشیده مهره بازی کنند و مهره هر که از ان برآید برد از دست (اشرف ﷺ) برخاست چو ساز در میان آوردم ۞ کردم به تلنگ دائره بیرونش ۞ زلّه بر دارش بهار نسبت معنی اوّل می فرماید و تعریفش بهتر از استاد او یعنی آوازیکه از دائره به نواختن برآید و ذکر معنی دوم هم کند و (۳) بالکسر بمعنی زدن دائره و دف بانگشتان تا صدا از وی برآید ۔

وہردو محققین بالاگویند کہ از اہل زبان بہ تحقیق
رسیدہ کہ (بہ تلنگ دائرہ کار کردن) کنایہ از کار
بہ آسانی کردن است چنانچہ از کلام اشرف ہم
مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ محقق نامدار
وبہار زلہ بردار ہر دو این مصدر مرکب را
از کلام اشرف پیدا کردہ اند وما این را فضول
دانیم سند اشرف متعلق بمعنی اول وسوم می توان
مخفی مباد کہ مقصود بہار از معنی سوم حاصل بالمصدر
باشد نہ مصدر واین مرکب اضافی است وتلنگ
دریجا بمعنی مطلق صدا است ۔ وبرای معنی دوم
سند استعمال می خواہیم کہ محققین اہل زبان ودیگر
اہل تحقیق زبان دان ازین ساکت اند مخفی مباد
کہ معاصرین عجم در معنی اول وسوم حرکت وآواز
را مخصوص کنند یعنی امتحان آواز دف وہمچنین
آواز امتحان دف وامثال آن (اردو)
(۱) ڈھول کا امتحان جو بجانے سے پہلے انگلیوں
سے تھاپ لگاکر کیا جاتا ہے ۔ مذکر (۲) ایک خاص
قسم کا کھیل ۔ مذکر (۳) ڈھول وغیرہ کی وہ آواز
جو بجانے سے پہلے بطور امتحان کی جائے ۔ مؤنث

تلنگی بقول برہان بضم اول وفتح ثانی (۱)
نیاز مند وخواہش کنندہ وگدا راگویند وبکسر ثالث
(۲) مخفف تولنگی است کہ میان پاچہ باشد و
(۳) کنایہ از پسر امرد وضخیم وسترش وبی باک و
خونی وتونی ہم صاحب رشیدی بر معنی اول قانع
وصاحب سروری سند دہد از شمس الدین کوتوالی
(ع) از تلنگی مجوی صدق وصواب ۞ کہ تجوید
کسی ز آتش آب ۞ ہم او می فرماید کہ درین ایام
(۴) بمعنی جلف وجری ۔ صاحب مؤید ہم بر معنی
اول قناعت کردہ **مؤلف** عرض کند کہ یای
نسبت بر لفظ تلنگ زیادہ کردہ اند ومعنی اول
موافق قیاس است ودر معنی دوم از تولنگی تہ تنگی
می نماید ومیان پاچہ پارچہ ایست کہ بر میان ساتر
شود ہمچون پاچہ ازار وہمین است تہ لنگی وتہ لنگ
وتولنگ مبدلش واین معنی را شتاق سندی نیابیم

که غیر از برهان دیگری ذکرش نکند و معنی سوم مجاز
معنی دوم یافته می شود که همین باشد لباس امردان
در عجم عموماً و در معنی چهارم که جلف است مرادش
از ظالم باشد و این مجاز معنی سوم می نماید که امردان
را ظالم گفته‌اند چنانکه فارسیان یار خود را ظالم
می گویند بالجمله ورای معنی اول و چهارم دیگر معانی
را قابل نظر دانیم و بدون سند استعمال تصفیهٔ آن
نمی توانیم کرد و معنی چهارم را باعتبار صاحب
سروری که محقق اهل زبانست تسلیم کنیم (اردو)
(۱) نیازمند۔ خواہشمند۔ غرضمند۔ فقیر (۲) ایک
قسم کا تہبند۔ مذکر (۳) وہ لڑکا جس کی ڈاڑھی
اور موچھ نہ ہوں۔ (۴) ظالم۔

تلنگیانه بقول سروری بضم تا و فتح لام و
نون دوم با کاف فارسی (۱) حاجتمندانه
و گدایانه منسوب به تلنگی که گذشت۔ می فرماید که
درین زمانه بر جلف و جسری اطلاق کنند مقصودش
از (۲) ظالمانه باشد (سراج الدین راجی ؎)
شاه بشنید چون ترانهٔ او دید وضع تلنگیانهٔ او ۞
می فرماید که بحذف یا هم مستعمل صاحب رشیدی
بر معنی اول قانع و خان آرزو در سراج هم بر معنی
اول قناعت کرده **مؤلف** عرض کند که باعتبار
سروری که محقق زبان خود است معنی دوم را هم
معتبر دانیم و مجرد معنی جلف بقولش بر تلنگی گذشت
طرز تعریفش حقیقت را ظاهر نکرده مخفی مباد که بحسب قواعد
فارسی زبان کلمهٔ آنه که افادهٔ معنی قابلیت و لیاقت
کند مرکب است بالفظ تلنگی یعنی لقابلیت تلنگی
و مراد از حاجتمندانه و گدایانه و لفظ گدایانه
هم خوش تمثیل این است (اردو) (۱) حاجت
مندانه فقیرانه۔ (۲) ظالمانه۔

تلنه بقول برهان و جهانگیری و جامع و رشیدی
بضم اول و سکون ثانی و فتح نون بمعنی حاجت و
خواهش و نیاز و ضرورت (کمال اسمعیل ؎)
اکنون که هیچ سوند ار دو بازار هنروران و رائی
با تلنه تو آورم که هستی با معشوق روزی نوائی

صاحب سروری فرماید که ہمان تلنگ که گذشت خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است به تشدید نون و فارسیان استعمال این به تخفیف کنند **مؤلف** عرض کند که صاحب منتخب که محقق لغات عرب است ذکر این نکرد و صاحب منتہی الارب این را بمعنی حاجت آورده پس قول خان آرزو قرین صواب است و جا دارد که تلنگ را ہم که به ہمین معنی گذشت بر سبیل تبدیل تعلقی ازین باشد به تصرف در اعراب (اردو) حاجت۔ خواہش مؤنث۔ نیاز۔ مذکر۔ ضرورت۔ مؤنث (دیکھو تلنگ)

تلو بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری و ناصری و رشیدی بفتح اوّل بر وزن زلو (۱) مطلق خار را گویند و بضم اوّل (۲) پائین تیر باشد۔ جائیکه پی دران پیچند و رنگ کنند و پیکان مضبوط سازند (ابو رافع) تیر اندر قلب دشمن تا تلو کو می خلد چونانکه در چشمش تلو ہ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کرده **مؤلف** عرض کند که ہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) کانٹا۔ مذکر (۲) تیر کا وہ مقام جہان پیکان مضبوط کرین۔ مذکر۔

تلوازه بقول ملحقات بمعنی خانه که از چوب سازند۔ در ہندی مچان گویند **مؤلف** عرض کند که مچان در ہندی خانه نیست بلکه آن مقام را نام است که در دیوار خانه برای داشتن و گذاشتن سامان قائم کنند که بعربی رف گویند دیگری از محققین ذکر این نکرد و ما این را اسم جامد دانیم که معاصرین عجم ذکر این کنند (اردو) مچان۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ٹانڈ۔ ٹانٹر۔ وہ تختے یا لکڑیان جو دیوار مین اسباب وغیرہ رکھنے کے واسطے زمین سے اونچی لگا دیتے ہین۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ دکن مین اُس مقام کو بھی مچان کہتے ہین جو کھیتون مین چار لکڑیون پہ قائم کرتے ہین تاکہ شب مین کاشتکار باغراض حفاظت وہین رہے۔

تلواسه بقول برہان بروزن چلپاسہ (۱) اضطراب و بی آرامی و بی قراری و اندوہ (۲) میل بچیزی داشتن صاحبان جامع و جہانگیری و ناصری ذکر معنی اول کردہ اند (جمال الدین اشہری ؎) زبس تلواسہ کاندر جان من بود ٭ تو گفتی مردنم درمان من بود ٭ صاحب رشیدی این را مرادف تالواسہ گوید که بجایش گذشت بہار ذکر این کردہ میفرماید که با لفظ کردن و گرفتن مستعمل ۔ خان آرزو در سراج این را صحیح بفتح اول داند که مخفف تالواسہ است و بحوالہ رشیدی گوید که در کلام قدما نیامدہ و غیر از کلام خسرو یافتہ نشد **مؤلف** عرض کند که قول ناصری و جامع که محققین اہل زبانند برای معنی اول سندی را ماند ہیچ ضرورت ندارد که کلام شعرا را برای این ضرور دانیم ۔ و این درست است که این را مخفف تالواسہ گوئیم که بجایش گذشت و معنی دوم مجاز باشد (اردو) (۱) دیکھو تالواسہ (۲) خواہش ۔ رغبت ۔ مؤنث ۔

تلواسہ بودن استعمال ۔ بمعنی اضطراب بودن بی قراری **مؤلف** عرض کند که سند این از اشہری بر تلواسہ گذشت موافق قیاس است (اردو) بی قراری رہنا ۔ اضطراب رہنا ۔

تلواسہ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این بحوالہ بہار کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اضطراب و بیقراری کردن سند این پیش نظر نیست عیبی ندارد که موافق قیاس است ۔ (اردو) مضطرب اور بیقرار ہونا ۔

تلواسہ گرفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلای اضطراب شدن و عارض شدن بیقراری و اضطراب (ملا جامی ؎) آن یکی را گرفتہ تلواسہ ٭ که خورد بیشتر ز ہم کاسہ ٭ (اردو) اضطراب لاحق ہونا ۔ بیقراری ہونا ۔

تلوسہ بقول برہان بفتح اول بروزن وسوسہ مخفف تلواسہ که (۱) اضطراب و بیقراری و

اندوه باشد (خسرو) کا خر روز آخرم آید
چو روز ۂ تلوشہ جان شود م سینه سوز ۂ و (۲)
بضمّ اوّل و ثانی غلاف کارد و شمشیر و امثال
آن می فرماید که این معنی بفتح اوّل بر وزن سبوچہ
هم بنظر آمده و بفتح اوّل و ثانی (۳) غلاف خوشهٔ
خرما و غلاف دانهٔ خرما و (۴) تیشهٔ درودگری
را هم گفته اند (امیرخسرو) کام از تلوسه
و مرگ لبالب تلخ است ۂ شربت آب نهر بیگ
بیاریدم مرا ۂ (شجاعی) خیال غمزهٔ ات از لب
کرد در دلم بخلید ۂ دلم تلوسه شمشیر آبدار تو گشت
ۂ صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اوّل و
دوم قانع صاحب جامع همزبان برهان صاحب
سروری بجائی ذکر معنی اوّل و چهارم کرده و
بجای دیگر معنی دوم را آورده خان آرزو در
سراج بذیل تلواسه بذکر معنی اوّل این قانع و
بذیل تلوسه بفتحتین و واو معروف ذکر معنی دوم و سوم
و چهارم فرموده گوید که در نسخهٔ میرزا بفتح اوّل
آورده. اوّل صحیح است بهار بر معنی اوّل
قانع. **مؤلف** عرض کند که به معنی اوّل این
را مخفّف تالواسه دانیم و بدیگر معانی اسم
جامد فارسی زبان (**اردو**) (۱) دیکھو
تالواسه (۲) میان. مؤنّث. تلوار
یا چھری وغیره کا غلاف (۳) خوشهٔ خرما یا دانهٔ
خرما کا غلاف. مذکّر (۴) تیشه. مذکّر۔

تلوک قول برهان و جامع بفتح اوّل و ضمّ ثانی و سکون واو و کاف (۱) نشانهٔ تیر که بعربی هدف خوانند و (۲) ظرف
و صراحی که آنرا بصورت شیر و گاو و حیوانات دیگر ساخته باشند و بدان شراب خورند. صاحبان جهانگیری و سروری
و رشیدی بر معنی اوّل قانع. صاحب ناصری گوید که همان تکلوک که گذشت. باختلاف گفته اند و در پلوک اصح آن
نگاشته شد خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی گوید که تحقیق این بکاف گذشت یعنی ترکلوک **مؤلف** عرض کند که تکلوک
بمعنی اوّل و دوم گذشت و پلوک که بیای فارسی و لام بجایش مذکور شد بهر دو معنی بالا نیست و تکوک را هم ازین هیچ تعلق نیست

وخود ناصری ہم برتکوک ذکر این معانی نکردلی دانم کہ اینجا اشارۂ آن چرا کہ دباتی حال با این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وصراحت کافی بہ تکوک کردہ ایم (اردو) دیکھو تکوک کے تیسرے اور پہلے معنے ۔

تلوشہ بقول ملحقات برہان بمعنی شگوفہ و بہار درخت را گویند **مؤلف** عرض کند کہ صراحت اعراب نکرد معاصرین عجم گویند بفتح اول وضم دوم وفتح چہارم لغت قدیم است کہ حالا بر زبان نیست کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) شگوفہ ۔ مذکر ۔ بہار ۔ مؤنث ۔

تلہ بقول برہان وجامع ۔ بفتح اول وثانی غیر مشدد (۱) مطلق آنچہ جانوردران بقید درآید و (۲) جائی کہ دران چاروا بندند و (۳) اتوئی کہ بر جامہ وامثال آن کشند و (۴) باثانی مشدد پائیہ نردبان را گویند و (۵) بکسر اول بروزن حلیہ بمعنی طلا باشد کہ بعربی ذہب خوانند ومعنی چہارم ہم ۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی بر معنی اول وپنجم قانع ۔ صاحب سروری بجائی ذکر معنی چہارم کردہ گوید کہ حالا پائہ گویند وبجای دیگر ذکر معنی اول ودوم وسوم کردہ بیفزاید کہ مدام داخل معنی اول است (ابن یمین سے) نفس نفیس او نشود خاضع فلک ز سیمرغ را کسی نفگند است در تلہ بر صاحب ناصری بر معنی اول ودوم وچہارم وپنجم قانع ۔ وارستہ نسبت معنی اول صراحت مزید کند کہ چیزی است کہ بدان جانوران را شکار کنند ورای دام (ملا عبد الرزاق فیاض اخوند سعید اشرف سے) روح در کسوت آدم زپی معرفت است پکردہ اند این تلہ در خاک کہ عنقا گیرند ہ وگوید کہ ہمین معنی بہ تشدید لام ہم آمدہ ۔ خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید کہ مطلق دام است وبحوالہ قوسی گوید کہ چوبی است کہ آن را کج کنند وبران زہ حلاجی بندند ودانہ بران گذارند وتلہ را درخاک پنہان کنند ومرغان را بدان صید نمایند وبحوالہ نسخہ حلیمی گوید کہ بمعنی طویلہ کہ چاروا دران

بندند و بذکر معنی چهارم می طرازد که قوسی بباے فارسی گفته و بحوالهٔ سروری ذکر معنی سوم و پنجم هم کرده و هم او در چراغ هدایت صراحت مزید نسبت معنی اوّل کند که اقسام دارد یک قسم آنست که جانوری در قفس انداخته بهان قفس جانور دیگر شکار کنند. بهار بر ذکر معنی اوّل قانع بصراحتی که خان آرزو کرد. صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار ذکر معنی اوّل بدین صراحت کند که دام است **مؤلّف** عرض کند که بهمه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و تَلَه که بباے فارسی بمعنی چهارم گذشت مبدّل این چنانکه تخم و تخمه و جادار که آن را هم اسم جامد دانیم و اشارهٔ این هم بهمه را انجا کرده ایم نسبت معنی اوّل عرض می شود که مطلق دام است بهر صورت که سازند (اردو) (۱) دام. خواه کسی شکل کا هو جس سے جانور کو گرفتار کرین. مذکر (۲) طویله یا وه مقام جهان چلیس پایون کو. کهتے هین. مذکر (۳) دیکهو اتّو (۴) دیکهو پلّه (۵) سونا. مذکر. دیکهو تلا۔

تلی القول برهان بضم اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی مجهول بمعنی (۱) دست افزار و (۲) دست افزار دان سرتراشان و حجّامان باشد و (۳) کیسهٔ خیاطان که سوزن و ابریشم و انگشتوانه دران نهند و (۴) بکسر اوّل طلا را گویند. صاحب جهانگیری بر ذکر معنی اوّل و چهارم قانع و در معنی اوّل خصوصیت سرتراشان کند. صاحب رشیدی ذکر معنی دوم و سوم و چهارم کرده (سراج الدین راجی ۵۱) تلیِ تیر تو از خون خصم رنگینست ٭ بپای مردی شنجرف احتیاج تش نیست ٭ (حکیم سوزنی ۵۳) ندیدهٔ تله سوزنم که سوزنیم ٭ نیم چو سوزن درزی نهان میان تلی ٭ (سعدی ۵۴) وجود مردم دانا مثال زر تلی است ٭ که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند ٭ می فرماید که (۵) بمعنی تلو هم آمده که گذشت. صاحب سروری ذکر معنی اوّل و سوم و پنجم

کردہ می فرماید کہ تولی باضافۂ واو ہم می آید بمعنی اول۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ معنی دوم مجاز باشد و ذکر معنی سوم کردہ نسبت معنی چہارم می فرماید کہ تحقیق آنست طلا در اصل بہ تای قرشت تلا بودہ فارسیان عربی دان ابطای مطبقہ نوشتند و تلی امالۂ آنست و بذکر معنی پنجم گوید کہ می توان کہ واو بہ یا بدل شود **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول اسم جامد دانیم و معنی دوم مجاز معنی اول و معنی سوم مجاز معنی دوم و معنی چہارم بقول خان آرزو امالۂ تلی یا اینکہ عربی دانان بالف مقصورہ خواندند و الف آخر را بصورت تحتانی نوشتند و معنی پنجم مبدل تلو چنانکہ انگور و انگیر (اردو) (۱) استرہ۔ مذکر (۲) حجام کی دھوبٹا۔ مؤنث۔ یہہ دکن کا محاورہ ہے۔ وہ صندوق یا کیسہ جس میں حجام اپنا سامان رکہتا ہے۔ مذکر (۳) درزی کا صندوق یا کیسہ جس میں سامان دوخت ہوتا ہے۔ مذکر۔ دکن میں درزی کا اٹریم کہتے ہیں۔ مذکر (۴) دیکھو طلا (۵) دیکھو تلو۔

تلیبار بقول برہان و جامع و رشیدی بفتح اول و ثالث مجہول و بای ابجد بہ الف کشیدہ بروزن خریدار۔ خانہ را گویند کہ بجہتہ کرم پیلہ چوب بندی کنند تا پیلہ حاصل شود۔ صاحب جہانگیری بذکر این گوید کہ تلیوار ہم بہ ہمین معنی آمدہ (کمال گیلانی ؎) بدر و بام خانہ بگذشتند ؛ بہ تلیبار آشنا گشتند۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو می فرماید کہ تلیمار ہم بہ ہمین معنی آمدہ۔ خان آرزو در سراج می طرازد کہ تلیوار مبدل این است **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ معانی دوم و سوم تلی این مرکب با وار قیاس کنیم کہ معنی لفظی این مثل صندوق حجامان و خیاطان است کہ خانہ خانہ باشد و تلیبار مبدلش کہ واو بہ موحدہ بدل شود چنانکہ آو و آب و تلیمار ہم مبدلش چنانکہ مونہ

و تمیز (اردو) وہ لکڑی کا خانہ دار گھر جو ریشم کے کیڑوں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

تلیدن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی لرزیدن **مؤلف** عرض می کند کہ ہمہ محققین مصادر وغیرہ مصادر را ازین ساکت و بخیال ما مرکب است از اسم جامد تول کہ بمعنی وحشت آید بحذف واو و یای معروف و علامت مصدر دن۔ بہ اصول ما مصدر اصلی است کہ اسم جامد این لغت فارسی است و تلندہ کہ گذشت اسم فاعل این و ما اشارۂ این ہمہ را انجا کردہ ایم معنی لفظی این بلحاظ ماخذ وحشت کردن و لیکن استعمال فارسیان معاصر بمعنی لرزیدن است کامل التصریف باشد و مضارع این تلد (اردو) کانپنا۔

تلیمان بقول برہان بروزن نریمان نام پہلوانیست ایرانی و بقول بعض تورانی صاحب جہانگیری بر پہلوان ایران قانع و صاحب جامع بر مجرد پہلوان۔ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری و صاحب سروری پہلوان تورانی گوید۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این متحقق نشد ایرانی باشد یا تورانی علَم است و بس و ازینکہ بقول معاصرین عجم پہلوانیست بسیار معروف ما این را جا دادہ ایم و معاصرین عجم این را منسوب بہ ایران کنند (اردو) تلیمان ایک پہلوان کا نام ہے جو ایران یا توران میں گزرا ہے۔ مذکر۔

تلیوار بقول برہان و جہانگیری و جامع و ناصری و رشیدی بروزن و معنی تلیبار است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این ہمہ را انجا عرض کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدل این (اردو) دیکھو تلیبار

فوقانی با میم

تم بقول برہان و جامع و رشیدی و سروری و ناصری بفتح اول و سکون ثانی آفتی است

که در چشم پیدا می شود مانند پرده و آن را بعربی غشاوه گویند (ابن یمین ؎) هر کس نشان سروری اندر جبین تو ٭ بیند اگرچه در بصرش آفت تم است ٭ خان آرزو در سراج گوید که ظاهرا مخفف تمر است که به همین معنی می آید **مؤلف** عرض کند که اتفاق داریم باو پردهٔ عنکبوت هم بهمین معنی گذشت (اردو) موتیا بند۔ مذکر۔ دیکھو پردهٔ عنکبوت ۔

تماج بقول برهان و جامع و انند و سراج بضم اول بر وزن اماج کیسهٔ درازی را گویند که از پارچه دوزند و یا ابریشم بافند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است ۔ (اردو) همیانی۔ مؤنث۔ دیکھو اپراندخ۔

تماخ صاحب مؤید مطبوعه بذیل لغات فارسی گوید که گیاه تنک را گویند کذا فی بعض الکتب **مؤلف** عرض کند که در نسخ قلمی همین معنی بر تمارخ نوشته که می آید و تصحیف کاتبین مطبع نولکشور بیش نیست (اردو) دیکھو تمارخ ۔

(۱ الف) **تماخره** بقول برهان بفتح اول و خای نقطه دار و رای بی نقطه (۱) بمعنی هزل و مزاح و مسخرگی و ظرافت می فرماید که (۲) بسکون خای نقطه دار هم گفته اند بمعنی مطلق سخن اعم از مطایبه و خوش طبعی و غیر آن۔ صاحب سروری در هر دو معنی بسکون خای نقطه دار آورده۔ صاحبان جهانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سراج بر معنی اول قانع (حکیم ناصر خسرو ؎) گر تو تماخره کنی اندر چنین سفر ٭ بر خویشتن کنی تو نه بر من تماخره ٭ بهار ذکر معنی اول گوید که با لفظ فراگرفتن و کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم می نماید و ــــــــــ

(ب) **تماخره فراگرفتن** بمعنی مسخرگی اختیار کردن است (پور بهای جامی ؎)

ای احمقی که سرکه ترا دید از خریت ؎ حالی فراگرفت مزاح و تماخره ؎ و - - - - - - - - - - - - -

(ج) **تماخره کردن و کندن** بمعنی مسخرگی کردن است و سند این از ناصر خسرو برالف گذشت (اردو) الف (۱) مسخرگی. ظرافت. مؤنث (۲) بات. مؤنث (ب) مسخرگی اختیار کرنا (ج) مسخرگی کرنا۔

تمارخ بقول ملحقات برہان بفتح اول و رای قرشت گیاه تنک را گویند مؤلف عرض کند که در نسخ قلمی مؤید هم این لغت بهمین معنی یافته می شود. اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) ہریالی۔ مؤنث۔

تماشا بقول بہار باشین نقطه دار بالف کشیده نظر کردن بچیزی از روی حظ یا عبرت. وارسته گوید که تفاعل مشی است در اصل تماشی بود مثل تمنّی و تولّی و تقاضی اینجا هم یا را بالف بدل کرده اند معنی لغوی آن با یکدیگر پیاده رفتن. فارسیان بمعنی دیدن آرند انعمت خان عالی (ے) جان بر سر دل رفت و دل از دیده برون شد ؎ این ها همه از بهر تماشای تو باشد. خان آرزو در سراج می فرماید که بعضی از فضلا در شرح گلستان نوشته اند که لفظ تماشا تفاعل مشی است و اصلش تماشیٔ است و فارسیان در این قسم مصادر یا را بالف بدل کنند از عالم تمنّا پس معنی تماشا نظر به اصل لغت با یکدیگر پیاده رفتن چون یاران برای تفرج اکثر با هم پیاده سیری کنند در عرف بمعنی تفرج مستعمل شده و لهذا بطرف دیده منسوب می شود چنانکه سعدی گوید (ع) دیده شکیبد ز تماشای باغ ؎ نقل است روزی سعدالله خان وزیر می گفت که تماشای باغ دیدم آخوند ملّا عوض وجیه گفت که تماشا خود دیدن است

پس تماشا دیدن درست نمی شود ۔ صحیح کرد یدم است ۔ سعد اللہ خان این را بتن برداشت واز
آنچه در مصدر تحریر یافت ظاہر شد که ہر دو غرخیطا کرده اند خطا معترض نمایان است وخطای
معترف بجہته آنکه بایستی قبول کرد ہرچند تماشا دیدم غلط باشد امّا ازان وجه که معترض گفته است
غلط نیست بلکه از وجه دیگر است مگر آنکه مسامحته بکار برده مصدر را بمعنی مفعول گیرند بحذف
وایصال یعنی متفرّج به از قبیل اعتماد واعتبار در مقام حمل مواطات چنانچه در خطابات بادشاہی
و وجه تسمیهٔ غلامان واقع شود یا از تماشا مابه التماشا اراده نمایند چنانکه مہلک را مرگ گویند و
نجات دہنده را حیات واین نوع مسامحات در جمیع محاورات شائع وکسی انکار آن نمی تواند
کرد (انتہی کلامه) می فرماید که ہرچند لفظ عربی است بمعنی اوّل استعمال کنند ونظیر این لفظ سیر است
که در عربی ہم بمعنی رفتن است و فارسیان بمعنی مذکور استعمال نمایند چنانکه سیر و تماشا گویند و با لفظ
کردن مستعمل شود و با دیدن ہرگز در اشعار اساتذه دیده نشد ہرچند شارح مذکور بزور طبع
روا داشته امّا استعمال زبان دانان مخالف اوست و مراد از تفرّج ہم ہمان دیدن است
از روی حظ و مراد آخوند استعمال اہل زبان فارسی است درین صورت ہیچ اعتراض براو وارد نیست
بلکه غلط شارح است فتامّل (انتہی) ہم او در چراغ ہدایت می فرماید که سالک یزدی استعمال تماشا
دیدن کرده واین خالی از غرابت نیست (۵) تعجب دارد این صورت تماشا دارد این معنی ؎
جہان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ؎ می فرماید که بعد تامّل معلوم می شود که دیدن اینجا بمعنی دریافتن است
یعنی من تماشا نمی دانم که چیست و حال آنکه عالم محو تماشا است ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم
ذکر این کرده با وارسته متفق ۔ بہار گوید که فارسیان بمعنی دیدن و ہنگامه استعمال این کنند مؤلف

عرض کند کہ استعمال فارسیان (۱) بمعنی نظارہ و دید است کہ حاصل بالمصدر دیدن باشد و (۲) بمعنی ہنگامہ بصورت ترکیب و صراحت استعمال در ملحقات می آید و بحث کامل تماشا دیدن بجایش کنیم (اردو) (۱) تماشا۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ دید۔ نظّارہ (ظفر ؎) دکھائی دی ہمیں کیفیت کونین ہستی مین ٭ نظر آیا خدائی کا تماشا بت پرستی مین ٭ (۲) ہنگامہ۔ مذکر۔

تماشا افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی واقع شدن نظارہ باشد و مراد از جم غفیر جمع شدن از برای مشاہدہ و دید و تہلکہ افتادن و ہنگامہ برپا شدن از کثرت تماشائیان (حزین ؎) قیامت شد بپا از جلوۂ نوخیز شمشادش ٭ تماشا در بہشت افتاد از حسن خدادادش ٭ (اردو) ہنگامہ برپا ہونا۔

تماشاچی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ہر کہ تماشا می بیند یعنی متماشی و نظارہ چیزی می کند **مؤلف** عرض کند کہ لفظ تماشا مرکب شد با کلمۂ چی کہ لغت ترکی است از قبیل نقارچی و باورچی کہ افادۂ معنی فاعلی کند یعنی تماشابینندہ (اردو) تماشہ بین بقول آصفیہ۔ ہر قسم کی سیر دیکھنے والا (یہہ فارسی مین اسم فاعل ترکیبی کے معنے ہین اور انھین معنون مین اردو مین بھی اس کا استعمال ہو سکتا ہے)۔

تماشہ خانہ استعمال۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشاگاہ و تماشاکدہ (صائب ؎) حسن چون تنہا شود از چشم خود دارد خطر ٭ در تماشا خانۂ آئینہ ہم تنہا مباش ٭ (خواجۂ شیراز ؎) حلقۂ زلفش تماشا خانۂ باد صباست ٭ جان صد صاحب دل اینجا بستۂ آن موببین ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مکانی و مقامی کہ دران تماشا واقع شود یعنی محل تماشا (اردو) تماشے کا مقام دیکھو تماشاگاہ۔

تماشاخانۂ اوپرا اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشاگاہی کہ دران رقص و سرود باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است ماصراحت اوپرا بجائش کردہ ایم کہ بمعنی رقص و سرود است (اردو) وہ تماشاگاہ جہان ناچ رنگ ہو۔

تماشاخانۂ رسمی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار تماشاگاہی کہ دران نقل ترک شاہی شود صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم تصدیق این می کند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است و معنی لفظی این خلاف کنایۂ محاورۂ معاصرین عجم است کہ زبان خود را بتاریکی می برند (اردو) وہ ناٹک جس مین پادشاہی ترک وحشم کی نقل ہو۔ مذکر۔

تماشاخانۂ سرباز اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار میدانی کہ دران سپاہ فوجی بازی کند ہمچون جنگ مصنوعی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) وہ میدان جہان فوجی کرتب دکھلائے جاتے ہین۔ مذکر۔

تماشاخانۂ کالا اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ تماشاگاہی کہ بسیار تجمل و شان دارد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وہ ناٹک جس مین شان و تجمل زیادہ ہو۔ مذکر۔

تماشادادن مصدر اصطلاحی بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشا نمودن و بمشاہدہ آوردن تماشا **مؤلف** عرض کند کہ متعدی تماشا دیدن است محاورۂ معاصرین عجم باشد (اردو) تماشا دکھلانا۔

تماشا دارد اصطلاح۔ بقول بحر ای لائق دیدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است گویندہ"سربازی فلان تماشا دارد" یعنی

(اشرف مازندرانی ؎) وجد صوفی شب معراج تماشا دارد ؛ جلوۂ تیر در آماج تماشا دارد ؛
(اُردو) دیکھنے کے قابل ہے۔ قابل دید ہے۔

تماشا داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ محو تماشا بودن است (مسیح کاشی ؎) پیوستہ بروی تو تماشا دارم ؛ دل در خم آن زلف چلیپا دارم ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ مصدر داریدن است کہ بجالش می آید (اردو) محو تماشا ہونا۔

تماشا دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی نظارہ کردن است (سالک یزدی ؎) تعجب دارد این صورت تماشا دارد این معنی ؛ جہان محو تماشا و تماشائی نمی بینم ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیدا است کہ بجالش می آید خان آرزو در سراج بذیل تماشا گوید کہ تماشا دیدن ہرگز در اشعار اساتذہ دیدہ نشد۔ ما بحث کاملش بذیل تماشا نقل کردہ ایم وہم او در چراغ ہدایت بذیل تماشامی نویسد کہ در کلام سالک یزدی (تماشا دیدن) را دیدہ ام واین خالی از غرابت نیست لیکن بعد تامل معلوم می شود کہ دیدن اینجا بمعنی دریافتن است یعنی من تماشائی دانم کہ چیست حالانکہ عالم محو تماشا است (انتہی) ما میگوئیم کہ فضولی اوست ودیدن در ینجا بمعنی دریافتن نیست بلکہ یافتن ومشاہدہ کردن ونظارہ کردن ذوق زبان ندارد کہ استعمال سالک را از غرابت پندارد۔ فتأمّل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات بذیل تماشا کردن ذکر این کردہ گوید کہ ترجمۂ محاورۂ ہندی است بخیال ما او ہم ذوق سخن ندارد (شیخ حسین شہرت ؎) نبرم اہل دنیا چون تماشا بین بتخانہ ؛ ندارم مطلبی از برہمن می کشم بیجا ؛ (امیر خسرو ؎) خرّم آن روز کہ من آن رخ زیبا بینم ؛ او کند ناز و من

از دو تماشا بنیم ﴿ (اردو) تماشا دیکھنا بقول آصفیہ۔ سیر دیکھنا کیفیت اٹھانا۔

تماشا رسیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ بنظر آمدن تماشا است۔ (نظیری ؎) مجلس چو بشکست تماشا بامید بود در بزم چون نماند کسی جا بما رسید ﴿ (اردو) تماشا نصیب ہونا۔ تماشا نظر آنا۔

تماشا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر شودن پیدا است کہ بجالش می آید و معنی این قرار یافتن تماشا ست (عالی ؎) غنچۂ دلہا ز شوقت ہر طرف وا میشود ﴿ گر نقاب از رخ بیندازی تماشا می شود ﴿ (بدیع اصفہانی ؎) شیشہ ہا چید است بر طاق دلم دست امید ﴿ گر فتد سنگی زندیکی تماشا می شود ﴿ (اردو) تماشا ہونا تماشا قرار پانا۔

تماشا کدہ اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف تماشا خانہ و تماشا گاہ (شوکت ؎) گلشن از بسکہ ز روی تو تماشا کدہ است ﴿ نگہ گل نگہ دیدہ حیرت زدہ است ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تماشا خانہ۔

تماشا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تماشا دیدن باشد (نظیری نیشاپوری ؎) چنانم می گزد بی او تماشای چمن کردن ﴿ کہ شکل غنچہ در گلشن سر مار است پنداری ﴿ (اردو) دیکھنا۔ دیکھو تماشا دیدن۔

تماشا گاہ اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشا خانہ کہ جای و محل تماشا باشد (صائب ؎) ز فیض سرمۂ حیرت درین تماشا گاہ ﴿ یکی شد است چو آئینہ خوب و زشت مرا ﴿ **مؤلف**

عرض کند که موافق قیاس است (اردو) تماشا گاہ۔ دیکھو تماشا خانہ۔

تماشاگر اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مرادف تماشائی بمعنی بینندہ (ملا شانی تکلو ے) نزد یک بہ آتش نتوان رفت ہمان بہ کز دور تماشا گر گلزار تو باشیم ⁂ (ملا طغرا ے) ز رنگین بتان دیدۂ دوستان ⁂ بمجلس تماشاگر بوستان ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از قبیل دادگر و صیقل گر (اردو) تماشا دیکھنے والا۔

تماشانگاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش استعمال مصدر نگاریدن پیداست و معنی این قائم کردن تماشا (عرفی ے) برشفق گریہ عطارد شمار ⁂ بر ورق دیدہ تماشانگار ⁂ (اردو) تماشا قائم کرنا۔

تماشانمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ جلوہ دادن و مشاہدہ کنانیدن تماشا متعدی تماشا دیدن است (شانی مشہدی ے) بران سر دارد م سودا کہ دست افشان و پاکوبان ⁂ درایم و زجیون در شہر و بنمایم تماشائی ⁂ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر نمائیدن پیداست کہ بجائش می آید (اردو) تماشا دکھانا۔

تماشائی بقول بہار و وارستہ بمعنی تماشا گر کہ گذشت (ملا نوعی ے) حسن مسطور نظرہا ست کہ چون صورت خویش ⁂ بہرۂ نیست از آئینہ تماشائی را ⁂ (ظہوری ے) گر تماشائی شود پیدا تماشا رخصت است ⁂ حسرتی سازی اگر خود را تماشا رخصت است ⁂ (ولہ ے) غوطہ در دام نگہ خوردہ تماشائی او ⁂ یک جہان دیدہ اگر در بن ہر مو دارد ⁂ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تماشائی

بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ سیر دیکھنے والا	نظارہ کن۔ ناظر۔

(الف) **تماغہ** بقول بہار بالضم و غین معجمہ کلاہ شاہین و بازہ و امثال آن (خواجہ عبید اللہ سامی ؎) ای کردہ بصید آہوی دل آہنگ؛ بربستہ کمر بچین دامن لب تنگ؛ این پردۂ سینہ بند بر پستان نیست؛ مانند تماغہ ایست بر چشم پلنگ؛ (علی رضای تجلی ؎) شہباز قدس نقش چو زند بال و پر بہم؛ نہ چرخ را بیفگند از سر تماغہ وار؛ (ابو طالب کلیم ؎) کبوتر کو بہ زنہارش در آید؛ تماغہ از سر شاہین ربایہ؛ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ ترکی و عربی نیست فارسی قدیم است و بعض معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (**اردو**) ٹوپی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ تھیلی جو شکاری جانور کے منہ پر چڑھا دیتے ہین (طماغہ)۔ (وزیر ؎) وہ بدگمان ہون کہ خط دیکھے بند کین آنکھین؛ چڑھائی باز کی ٹوپی سر کبوتر پر؛

تمام بقول بہار کافی و بسندہ و کامل و بی نقصان و بمعنی آخر و منقضی بالفظ شدن و کردن و بمعنی نظام یافتن بالفظ گرفتن مستعمل۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ مصدر عربی است و فارسیان آن را بمعنی تمام اسم فاعل استعمال کنند و ازین جہت یای مصدری فارسی بآن الحاق سازند **مؤلف** عرض کند کہ صاحب منتخب بفتحتین بمعنی درست و درست شدن آوردہ فارسیان استعمال این ترکیب با مصادر خود بمعنی (۱) آخر و ختم و (۲) بمعنی کامل و کل ہمہ کردہ اند در ملحقات می آید معنی دوم ین مجاز معنی اول می نماید بخیال ما مفرس است (ظہوری ؎) خونہا تمام جوش زد از شور بلبلان؛ گلہای آتشین شرر گلخن من است؛ (ولہ ؎) ہر کہ ضرس دارد امیدی براو؛ در تمام شہر و کو غمگین نگشت؛ (**اردو**) تمام۔ بقول آصفیہ۔ عربی (۱)

آخر۔ ختم۔ ۲ ۲ کامل۔ بالکل۔ سالم۔

تمام آن را چمن گرفته است مقولہ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی اطراف آن مقام سبزہ زار است **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ موافق قیاس است (اردو) اس مقام کے اطراف سبزی ہے۔

تمام اجزا استعمال۔ بقول بہار و بحر بمعنی کامل و بی نقصان (عبد الرزاق فیاض ؎) غرت بی طالعان ہرگز تمام اجزا نبود ٭ دامنی گر داشت این خلعت گریبانی نداشت ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (اردو) کامل۔ تمام بے نقصان۔

تمام بر آمدن و بر آمدن استعمال کامل بر آمدن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (ظہوری ؎) زخود تمام بر آیم مگر تمام بر آیم ٭ ہزار بار بسوزم مگر کہ خام بر آیم ٭ حیف است کہ مصدر بر آمدن بجایش ترک شد (اردو) کامل نکلنا۔

تمام بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کامل بودن است (کمال اصفہانی ؎) خلق گویند مغز خوردہ ٭ ہر کہ در آصفی تمام بود ٭ (اردو) کامل ہونا۔

تمام دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی تمام تر معائنہ کردن و کامل فہمیدن و دانستن و یافتن (نظامی گنجوی ؎) پدر در خسروی دیدہ تمامش ٭ نہادہ خسرو پرویز نامش ٭ (اردو) کامل ملاحظہ کرنا۔ دیکھنا کامل پانا۔ کامل خیال کرنا۔

تمام رس اصطلاح۔ بقول بحر و بہار مقابل نارس۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات

صراحت فزید کند که آنچه خوب رسیده باشد از شراب وغیر آن مقابل نیم رس (صائب ۵) اتمام رس نبوده باده که کف دارد ہ که عیب دارد بود گوهری که تف دارد ۂ مؤلف عرض کند که مراد ف پخته که خامی ندارد چنانکه میوۂ تمام رس و شراب تمام رس ۔ اسم مفعول ترکیبی است

(اردو) پختہ ۔ پکا ہوا ۔

تمام رسیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سند پیش کرده او از صائب همان است که بر (تمام رس) گذشت و دران استعمال (تمام رس) است که اسم مفعول ترکیبی است و لازم نمی آید که بوثیقهٔ آن این مصدر را تمام کنیم ازینکه استعمال دیگر مشتقات این بدین معنی در کلام فارسیان دیده نشد ۔ صاحب آصفی غور نکرد

(اردو) ناقابل ترجمه ۔

(الف) **تمام ساختن** استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که کامل کردن وختم کردن و بانجام رسانیدن است (صائب ۵) خورشید در دو هفته کند ماه را تمام ۂ حسن تو کار من به نگاهی تمام ساخت ۂ و ازهمین قبیل است ۔۔۔

(ب) **تمام سازد پیش** (ظهوری ۵) بیان عیدی کن و در عیدگاه عشق قربان شود که می سازد و شهادت ناتمامان را تمام ایجاد ۔

(اردو) الف و ب تمام کرنا ۔

تمام شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) لازم تمام کردن است یعنی کامل شدن و از دو اسناد پیش کرده اش استعمال مصدر رشودن پیداست که بجایش می آید (ظهوری ۵) چه در ترکتازی کنند اهتمام ۂ شود ترکی ترک گردون تمام ۂ (کمال اصفهانی ۵) چل روز از ان سبب گل آدم سرشته بود ۂ

تا قصر دین بحجت وجودت شود تمام ٭ وارسند
صائب استعمال تمام شدن پیداست (۵)
در خاکساری آنکه چو صائب تمام شد ٭ بر صدر
اگر قرار کند آشنا است ٭ صاحب رشیدی
گوید که (۲) بمعنی مردن هم. صاحبان بحر و بہار
ذکر بیرو معنی کرده اند وارسند صائب من وجہ
معنی دوم هم توان گرفت. خان آرزو در سراج
گوید که بدان سبب که موت متمم کمالات انسانی
است ازینجاست که بعضی در تعریف انسان
گفته اند حیوان ناطق ثابت چنانکه شاعر گوید (۶)
نشنیده که هر که بمیرد تمام شد ٭ واین از
تحقیقات علامه ... است مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) (۱)
تمام ہونا (۲) مرنا۔

تمام شہر در زیر پا افتادہ است مقولہ۔ رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر
این کرده گوید که یعنی تمام شہر در نشیب واقع است
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
تمام شہر نشیب میں ہے۔

تمام عیار اصطلاح. بقول بہار بمعنی تمام
اجر اگر گذشت صاحب بحر گوید که بمعنی کامل و
بی قصور (صائب ۵) شود بساط جہان چون
زر تمام عیار ٭ کنند کوشش اگر خلق در برومندی
هم ٭ مؤلف عرض کند که بمعنی کامل العیار۔
(اردو) کامل العیار. وہ سونا یا چاندی جو کھرا ہو

تمام کردن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی ختم کردن است (شفائی اصفہانی ۵)
چون لب از قصه اظهار محبت وامانده ٭ بر زبان
تا نگیرم تمامش کردم ٭ (اردو) تمام کرنا۔
ختم کرنا۔

تمام کشیدن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند بالکلیه کشیدن و چیزی باقی نداشتن و کشیدن

بکمال است (خاقانی ے) شراب عمر تو فیض است
در ترا بی غفلتی ز خوش آن حریف کہ این کاسہ را
تمام کشید ﴿ (ابوالرجای غزنوی ے) کمال دولت
دہ بخششش ہنوز نیم نکشی است ﴿ ز جہان چو تیر شود را
گر تمام کشید ﴿ (ظہوری ے) نفس بپیغمبر بلبل
آہ تا تمام کشیدہ ﴿ شود چکیدہ چکیدہ گریہ خام کشید
﴿ (اردو) کامل کھینچنا۔ پینا کھانا ہوا یا ہونا کیلا
جام شراب وغیرہ۔

تمام گذشتن استعمال۔ بمعنی منقضی شدن
ہنماسد مؤلف عرض کند کہ بموافق قیاس است
(ظہوری ے) کاہست از عمر بیکار و ہنوز ﴿ پیمانہ
و تمام می گذرد ﴿ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گذردن پیداست کہ بجای خودش می آید
(اردو) کامل گذر جانا۔

تمام گردانیدن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی تمام کردن است (سنائی
غزنوی ے) از او خدمت ما کاری بنیاد پایان
﴿ ہم تو بنیاد نہادی ہم تو تمام گردانی ﴿ (اردو)
تمام کرنا۔ ختم کرنا۔

تمام گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بمعنی تمام شدن است (صائب ے) امید
بلبلش داشتم ندانستم ﴿ کہ این قدح بچشیدن تمام
می گردد ﴿ (اردو) تمام ہونا۔ ختم ہونا۔
دیکھو تمام شدن۔

تمام گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی تمام و کامل شدن (معزی یلیشاپوری ے)
گیرد بدولت تو ہمہ شغلہای نسق ﴿ گیرد بہ ہمت
تو ہمہ کارہا تمام ﴿ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال
مصدر گیردن پیداست کہ بجایش می آید (اردو)
کامل ہونا۔ تمام ہونا۔

تمام گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف تمام شدن است (کلیم همدانی ﮯ) واصل زحرف چون و چرا بسته است لب ٭ چون ره تمام گشت جرس بی زبان شود ٭ (اردو) تمام ہونا۔ دیکھو تمام شدن۔

تمامی | صاحب تحقیق الاصطلاحات نذیل تمام گوید که فارسیان یای مصدری فارسی به آن الحاق سازند **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی موت و (۲) بمعنی اختتام و انجام معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجازش۔ درخیال ما یای آخره زائد است (صائب ﮯ) کار جهان تمامی هرگز نمی پذیرد ٭ پیش از تمامی خود خود را تمام گردان ٭ (وله ﮯ) خندهٔ شادی چه می خواهی درین ماتم سرا ٭ گل تمامی عمر خود را صرف یک خمیازه کرد ٭ (فطرت قمی ﮯ) خال لب او قوت تقریر زما برد ٭ این ذره سخن عرض تمامی شعرا برد ٭ (ظهوری ﮯ) تمامی عمر خاشاک سر کوی هوس چیدم ٭ که نادان می کند بر شعلهٔ خورا خام جوشی را ٭ (اردو) (۱) موت۔ مؤنث (۲) تمامی۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ انت۔

تماهیچه | بقول ملحقات برهان گوشت نرم و نزار و پخته صاحب انند بحوالهٔ مؤید گوید که بر وزن و معنی تباهیچه باشد یعنی گوشت نرم و پخته **مؤلف** عرض کند که این مبدل تباهیچه است چنانکه غرب و غرم و صراحت ماخذ مبدل انجا کرده ایم (اردو) دیکھو تباهیچه۔

تمتع | بقول بهار بمعنی بهره خوردن (ی) یافتن می فرماید که بالفظ برداشتن و بردن و داشتن و دیدن و گرفتن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که بقول منتخب بفتحتین وضم فوقانی مشدد سوم لغت عرب است به همین معنی فارسیان استعمال این بمعنی اسمی یعنی فائده کنند که در ملحقات

می آید (اردو) تمتّع۔ یعنے فائدہ۔ مذکر

تمتّع بر داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است و تمتّع شدن (صائب ؎) نشد زگردش تمتّع نصیب ہیچ گہر ٭ تمتعی کہ دل از خطّ دلستان بر داشت ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتّع بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تمتّع برداشتن است (مخلص کاشی ؎) مدا زہم چہ تمتّع برند چون دندان ٭ جماعتی کہ زطفلی بہم برآمدہ اند ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتّع بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حاصل کردن تمتّع باشد مرادف تمتّع برداشتن (صائب ؎) خموش باش نظر کن بہ طوطیان صائب ٭ کہ جز قفس چہ تمتّع ز گفتگو بستند ٭ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔

تمتّع داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتّع بودن است (حافظ شیرازی ؎) از لذّت حیات ندارد تمتّعی ٭ امروز ہر کہ وعدۂ فرداش می دہند ٭ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال مصدر داریدن پیداست کہ بجائش می آید۔ (اردو) متمتّع ہونا۔ فائدہ یاب ہونا۔

تمتّع دیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتّع شدن مرادف تمتّع داشتن است۔ (صائب ؎) تمتّع با کمال قرب زان رعنائی نمی بینم ٭ کہ زیر پا نہ بیند یار و من بالائی بینم ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر بینیدن پیداست کہ بجائش گذشت (اردو) دیکھو تمتّع داشتن۔

تمتّع گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی متمتع شدن است مرادف تمتع بردن (صائب ع) نشد ز دولت بیدار رزق اہل سعادت ؎ تمتعی کہ ازان چشم نیمخواب گرفتم ؎ (اردو) متمتع ہونا۔ فائدہ حاصل کرنا۔

تمتع یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی فائدہ حاصل کردن است (سعدی ع) تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ؎ ز ہر خرمنی خوشۂ یافتم ؎ (اردو) فائدہ حاصل کرنا۔ فائدہ پانا۔

تمتم بقول برہان و سروری و ناصری و رشیدی و جامع بفتم ہر دو فوقانی و سکون ہر دو میم (۱) قطاس باشد و آن دم گاو کوہی است کہ سپاہیان آن را از نیزہ و علم آویزند و بر گردن اسپ بندند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بکسر ہر دو بمعنی سماق است **مؤلف** عرض کند کہ بعض محققین بنسبت معنی اول این لغت را بفتح ہر دو فوقانی نوشتہ اند و بمعنی دوم صاحب محیط ہم این را سماق گفتہ و بر سماق ہرچہ نوشتہ نقلش بر تتری کردہ ایم ولیکن تمتم بمعنی دوم خود لغت عربی است و صاحب منتہی الارب آوردہ البتہ بقول خان آرزو این را مفرس توانیم گفت اگر سند استعمال این بکسر ہر دو بدست آید (اردو) (۱) جنگلی گائے کی دم جو گھوڑون کی گردن اور علم پر زینت کے لئے لٹکاتے ہین۔ مؤنث (۲) سماق دیکھو تتری۔

تمثال بقول بہار بالکسر بمعنی پیکر و تماثیل جمع آن۔ می فرماید کہ بالفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ این بالکسر لغت عرب است فارسیان استعمال این با مصادر فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و ہیچ تخصیص مصدر کشیدن نیست (اردو) دیکھو پیکر کے پہلے معنے۔

تمثال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض

کند کہ بمعنی نقش بستن و تصویر کشیدن (عالی شیرازی ے) کجا بر آب بر ہم خوردہ کس بستہ است تمثالی ٭ میسر نیست نقش مدعا طبع مشوش را ٭ ۔ (اردو) تصویر کھینچنا۔ نقش کرنا۔

تمثال ساختن استعمال۔ صاحب آصفی

تمثال کشیدن ذکر این کردہ از معنی ساخت

مؤلف عرض کند کہ بمعنی تصویر کشیدن و نقش کردن مرادف تمثال بستن است (رودکی سمرقندی ے) بہشت آئین سرائی را بپرداختند ٭ ز ہر گونہ در آن تمثال ہا ساختند ٭ (ثنائی مشہدی ے) ہست از پیشانی عاشق ہویدا حال عشق ٭ می کشد مجنون سر و رچون کشد تمثال عشق ٭ (اردو) تصویر کھینچنا۔ نقش کرنا۔

تمثال گر اصطلاح۔ بقول برہان در ملحقات و بہار و بحر و مؤید صورت گر و نقاش (شیخ شیراز ے) چنان صورتش بستہ تمثال گر ٭ کہ صورت نہ بندد از ان خوبتر ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) مصور۔

(الف) **تمثیل** بقول بہار بمعنی نگاشتن پیکر۔ می فرماید کہ بمعنی تشبیہ دادن از کلام محسن تاثیر مستفاد می شود (ے) دین و دل را می دہی بر باد نادم می زنی ٭ باز تمثیل کرم بر نام حاتم می زنی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ بالفتح و کسر ثای مثلثہ بقول منتخب لغت عرب است فارسیان بمعنی مثال استعمال کردہ اند و بہ ہمین معنی در عربی ہم استعمال است بمعنی مصدری و از سند بالا

(ب) **تمثیل زدن** بمعنی مثال دادن ظاہر (اردو) الف۔ تمثیل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ مثال۔ تشبیہ۔ نظیر (ب) تمثیل دینا۔ بقولہ۔ مثال دینا۔

تمچہ بقول ملحقات برہان بمعنی توشہ دان۔ مرادف تنچہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر الغت

ترکی معلوم می شود وسکوت دیگر محققین فارسی ہم تائید خیال ما می کند ولیکن لغات ترکی ازین ساکت
چارۂ نیست کہ فارسی قدیم دانیم۔ معاصرین عجم ازین بیخبر اند (اردو) توشدان۔ بقول آصفیہ۔
فارسی۔ اسم مذکر۔ توشہ دان۔ وہ ظرف جس مین سفر کی خوراک رکھین۔

تمخیشا بقول برہان وجامع با خا و تای شخذبر۔ وزن مہ سیما۔ (۱) نام یکی از اصحاب کہف است
و (۲) نام دعائی ہم کہ بوقت حاجت می خوانند صاحب انند بذکر این صراحت کند کہ لغت فارسی
زبان است **مؤلف** عرض کند کہ بقول معاصرین عجم لغت ژند و پاژند باشد بمعنی دوم بخیال ما
بمعنی اول فارسی نباشد و در عربی ہم یافتہ نمی شود بباشد کہ سریانی باشد (اردو) (۱) ایک صحابی
کا نام اصحاب کہف سے تمخیشا (۲) ایک دعا کو فارسیون نے بھی تمخیشا کہا ہے۔ جس کی صراحت
مزید نہین ہوئی۔ مؤنث۔

تمدن بقول آنول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی تہذیب **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است
بفتحتین وضم دال مہملہ مشدد بمعنی بود وباش کردن در شہر انتظام شہر نمودن وازینکہ باشندگان
شہر بہ نسبت دیہاتیان صاحب تمیز می باشند فارسیان استعمال این بمعنی تہذیب کردہ اند و
معاصرین عرب ہم بدین معنی استعمال می کنند پس ما این را مفرس تدانیم (اردو) تمدن۔ مذکر۔
تہذیب۔ صاحب آصفیہ نے اس کو ترک فرمایا ہے مگر اردو مین انھین معنون مین مستعمل ہے۔

تمدہ بقول برہان وجامع بفتح اول وسکون ثانی بر وزن بندہ کج زبان را گویند یعنی شخصی
کہ در حرف زدن زبانش خوب نگردد کہ بہ عربی فافاہ خوانند۔ خان آرزو در سراج می فرماید
کہ بدین معنی تمندہ بر وزن دوندہ آمدہ وتلندہ ہم بدین معنی گذشت وہیچ یکی ازین سہ لغت

در کتب معتبره نیست **مؤلف** عرض کند که ما بر تلنده حقیقت ماخذ این عرض کرده ایم و تمنده مبدلش باشد پس این را مخفف تمنده دانیم و باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است معتبر دانیم (**اردو**) دیکھو تلنده ـ

تمر بقول برہان و جامع بفتح اول و سکون ثانی و رای بی نقطه (۱) آب مروارید که علتی است در چشم و بکسر اول نیز بنظر آمده ـ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید که در بعضی از فرہنگها (۲) آب مروارید را تمر خوانند با اول بکسور و ثانی زده ـ خان آرزو در سراج بذیل تم که معنی اول گذشت این را اصل داند و تم را مخفف این **مؤلف** عرض کند که طرز بیان ہمه محققین بالا ورای صاحب جہانگیری ظاہر می کند که تمر را معنی قسمی از بیماری چشم دانند که بعمر چہل سالگی در چشم پدید آید و بدان سبب نیروی بینائی کمی گیرد و چون از پنجاه تجاوز کند آن علت خود بخود زائل شود و بعضی از فرہنگها مرض آب مروارید چشم گویند ولیکن صاحب جہانگیری این را بمعنی آب مروارید مطلقاً آورده که آن را معنی دوم قائم کرده ایم و ہمین معنی اصل این اسم جامد است و معنی اول مجاز آن از ینکه نام مرض چشم ہم آب مروارید چشم است فتامل مخفی مبادکه صاحبان رشیدی و سروری ہم این را بالکسر دانند و معنی متفق با برہان (**اردو**) (۱) دیکھو تم (۲) دیکھو آب گوہر

تمرستان استعمال ـ بقول انند و غیاث که موافق قیاس است از قبیل گلستان و شبستان بفتحتین باغ خرما را گویند **مؤلف** عرض کند (**اردو**) کھجور کا بن ـ مذکر ـ

تمرقرک بقول برہان بفتح اول و کسر ثانی و سکون رای بی نقطه و قاف و زای نقطه دار مفتوح بکاف زده (۱) کلام خدا و قران مجید را گویند (۲) بضم ثانی ہم گفته اند و گویند که ترکی است صاحب

سہروری می فرماید که این لغت را از فرہنگ قواس نقل کردہ ایم (عمید لویکی ۵) برفلک رسالتش راه روان شرع را ۞ ہریک ازین چہار رکن آیتی از تمر قرک ۞ صاحب رشیدی گوید که بمعنی (۲) ستارۂ قطب و مصحف مجید۔ صاحب مؤید بحوالۂ فرہنگ علی بیگی و فخر قواس بمعنی اوّل قناعت کردہ مؤلف عرض کند که شان لغت تقاضای ہمین می کند که لغت ترکی دانیم ولیکن عجب است از لغات ترکی وکنز که این لغت را ترک کردہ اند باوجود این ما این را فارسی ندانیم (اردو) (۱) کلام اللہ۔ مذکر (۲) ستارۂ قطب۔ مذکر۔

تمر ہندی اصطلاح۔ بقول محیط العربی صبار را و برومی قبار فوزنیقن و بفارسی خرمای ہندی و بہ انگریزی ٹمرانڈ و بہندی املی و انبلی گویند درخت آن عظیم و ثمر آن در غلاف ہای باریک و پوست آن بعد رسیدن اندک صلب صدفی و سرخ می گردد و در ہند کثیر الوجود ثمر آن سرد در اوّل وخشک در دوم و بقول شیخ سرد وخشک در دوم۔ ترشی قوی آن مائل باندک قبض و گویند سردی آن تا بدرجۂ سوم می رسد و بعضی سرد وخشک در سوم گفته اند وخشکی سرخ آن زیادہ و گویند که شیرین آن قریب باعتدال مائل بحرارت و آن مسہل لطیف تر از آلو بخارا یعنی ثقل آن بمعدہ و احشا کمتر از ثقل آلو بخارا است و رطوبت آن کمتر از ان و معتدل فراج قلب حار بسردی خود و مزیل خفقان حار و قی صفراوی و مقوی معدہ مسترخی از کثرت قی و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی (اردو) تمر ہندی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث املی کا درخت اور اس کا پھل

(الف) **تمرین** بقول بول چال یعنی قواعد است و معاصرین عجم --------------

(ب) تمرینات جسدیّہ ورزش جسمانی را گویند و . . . .

(ج) تمرینات عسکریّہ قواعد فوجی را۔ مؤلف عرض کند کہ الف لغت عرب است

و بقول منتخب بالفتح وکسر رای مہملہ بمعنی نرم کردن و خوگر ساختن۔ فارسیان معاصر استعمالش کہ بمعنی قواعد

کردہ اند از ہمین معانی است و ب و ج مرکب توصیفی است و موافق قیاس (اردو) الف۔

قواعد۔ مؤنث ب جسمانی ورزش۔ مؤنث ج فوجی ورزش۔ مؤنث۔

تمّار بقول بہار آنکہ ادویۂ مفردہ بفروشد و در عرف ہند پساری گویند (کمال اسمٰعیل ؏)

تمار کلک او را شیر اجل مجاہر ❊ عطار خلق او را باد صبا مقابل ❊ مؤلف عرض کند کہ معاصرین

عجم بالکسر خوانند و فارسی قدیم و حالا ہم بر زبان شان است (اردو) عطار۔ بقول آصفیہ

عربی۔ اسم مذکر۔ دوافروش۔ پنساری۔

تمسّک بقول بہار چنگ در زدن۔ گوید کہ فارسیان بمعنی ما بہ التمسک استعمال کنند یعنی

نوشتۂ کہ بکسی دہند ہنگام گرفتن زر قرض یا چیزی دیگر از کسی تا وی عند الطلب اگر انکار کند

آن دیگر را ہمان نوشتہ سند باشد برای اثبات دعوی خود (نواب امیر الامرا شایستہ خان

آصفجاہی ؏) ز پرسش گنہم روز حشر آخر شد ❊ تمسکات گناہان خلق پارہ کنید ❊ می فرماید

کہ بہ تخفیف ہم آمدہ (علی خراسانی ؏) ز قفا دیدہ اش بر آید زود ❊ ہر کہ جوید بہ نقص تو

تمسک ❊ (ولہ ؏) دستگیری ز کس نمی یابم ❊ بلعصا جستہ ام از ان تمسک ❊ مؤلف

عرض کند کہ اگرچہ این بفتحتین وضم سین مہملہ مشدد لغت عرب است ولیکن بمعنی مستعلہ فارسی

این را مفرس دانیم (اردو) تمسک۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے گرفت

پکڑ۔ وہ اقرار نامہ یا نوشتہ جو قرضہ کی سند مین قرضدار ، قرضخواہ کو لکھدیتا ہے تاکہ قانونی گرفت سے نہ بچے ۔

تمغا بقول بہار (۱) داغی کہ بر ران اسپ و دیگر مواشی کنند گویا آنہم مہر است و (۲) باجی کہ بر درہای بلاد و معابر بجار از تجار گیرند و (۳) مہری از چوب کہ بعد ضبط باج بر اجناس تجار زنند و در ملحقات مہر یکہ بر روی انبار غلہ و امثال آن زنند و (۴) بمعنی فرمان سلطانی (سعید اشرف سلہ) برگ لالہ است کہ افتاد در آغوش نسیم ٭ بر سر ریگلش داغ نشان تمغای (طالب کلیم سلہ) دران از باج و از تمغا خبر نہ ٭ ز تکلیفات دیوانی اثر نہ ٭ (ظہوری رباعی سلہ) ریحان جنان چو خط زیبای تو نیست ٭ آرند چو مہتابی تو مہتابی تو نیست ٭ جنس سر جای بدی شہرت نشود ٭ خطی کہ بران نقطہ ز تمغای تو نیست ٭ (والہ ہروی سلہ) دارد ز تفضل سعادات ٭ تمغای قبول حق بطاعات ٭ (صائب سلہ) داغ رسوائی خدا داد است منصور مرا ٭ ہست تمغای تجلی لائہ طور مرا ٭ وارستہ بذکر ہمہ معانی گوید کہ (۵) اکثر رستن شاعر مضمون خود را و این ازان جہت است کہ گویا مہر خود می کند (سلہ) ہیچ فرقی در میان زخش و گلگون تو نیست ٭ این ہمان معنی بود گویا کہ تمغا کردہ اند ٭ صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اول و دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بہمین سہ معنی بیان کردۂ ملحقات برہان لغت ترکی زبان است کہ صاحب لغات ترکی ذکرش کردہ فارسیان استعمال این کردہ اند و اکثر استعمال فارسی بمعنی مہر است و مجازاً بمعنی سند و فرمان شاہی ہم و صراحت کامل معنی پنجم بر مصدر (تمغا کردن) می آید کہ ما ازان اتفاق نداریم و غلط پنداریم (اردو) (۱) وہ داغ جو گھوڑے کے پٹھے پر دیتے ہین ۔ مذکر

(۲) دیکھو بلج کے دوسرے معنے (۳) وہ چوبی مہر جس سے ذخیرۂ اجناس پر مٹی بچھا کر لگاتے ہیں مؤنث (۴) بادشاہی فرمان۔ مذکر (۵) شاعر کا اپنے ہی مضمون کو مکرر باندھنا کا حاصل بالمصدر اپنے مضمون کی تکرار۔ مؤنث۔

تمغاچی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ محصول راہداری ستانند (سیفی ؎) ز تمغاچی سپردِ غلامی بر جبین دارم ٭ تلف شد نقد جان و حاصل باقی همین دارم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب ترکی زبان است بہ همین معنی کہ فارسیان استعمال این کردہ اند (اردو) محصول راہداری وصول کرنے والا اہل کار۔ مذکر۔

تمغا زدن استعمال۔ بقول بہار و بحر باصطلاح ارباب دفاتر ایران دریدن گوشۂ فرد را (میرزا محسن تاثیر ؎) تاثیر مگو از نظر افتادۂ یارم ٭ تمغا نزند ناظر شہ باطلہ بسیار ٭ می فرماید کہ ناظر متصدی کل کارخانہ جات پادشاہی را نام است کہ آن را در ہندوستان خان سامان گویند و باطلہ یعنی فرد باطل است **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو محققین بالا اسکندری خوردہ اند تمغا زدن درینجا بمعنی مہر کردن است۔ شاعر گوید کہ ناظر شہ بر باطلہ یعنی فردی کہ گوشۂ او دریدہ باشد۔ و باطل شود مہر شاہی نمی کند پس یار ما کہ بر من نظر نمی کند گویا من مشابہ باطلہ ہستم و نظر یار را تمغا قرار می دہد مقصود شاعر همین قدر کہ یار از نظر افتادہ مدان بلکہ فرد باطلہ دان و چشم نکردن او عادت مستمرہ است کہ بر فرد باطلہ مہر نمی کنند چیزی دیگر نیست مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر زندن پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) مہر کرنا۔

تمغا کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار مکرر بستن مضمون خود و اگر از غیر بود دزدی یا ابتذال است سند این کہ پیش کرد بر معنی

پنجم تمغا گذشت **مؤلف** عرض کند که از سند سعید اشرف معنی بیان کردهٔ هر دو محققین اصلا پیدا نیست و نه این معنی را معاصرین عجم بر زبان دارند۔ خان آرزو در چراغ ہدایت با ہر دو محققین بالاتفاق است ما می گوئیم که او ہم غور بر معنی شعر اشرف نکرد اشرف گوید که ای یار در میان رخش (که اسپ رستم بود) و گلگون تو ہیچ فرق نیست بجز آنکه بر اسپ رستم داغ زده اند و اسپ تو بی داغ است و از نیکه اسپ رستم ابلق و داغدار بود چنانکه از بیان محققین پیداست یعنی با سرخی و سپیدی مخلوط بود شاعر این نقص را در وی پیدا کرد و از نیکه گلگون نام اسپ شیرین بود و ہمه تن سرخ رنگ او را به از اسپ داغدار قرار داد این است حقیقت معنی شعر و پایهٔ تحقیق ہر سه محققین با نام و نشان که لطف معنی شعر را نفہمیدند و برای خود معنی پیدا کردند که ہیچ یک محقق زبان دان نمی گوید و اگر معنی مضمون مکرر پیدا کردهٔ شان را تسلیم ہم کنیم معنی شعر چه باشد غیر از ینکه خبط است فتامل۔ حاصل اینکه تمغا کردن مرادف تمغا زدن است بمعنی حقیقی چنانکه ظہوری ہم گوید (ع) تخیل بر دل از حد کاو کاوی ٭ لبت را عاقبت تمغای ما کرد ٭ (اردو) مہر کرنا۔

(۵۴۰۲) **تمغائی** بمعنی کسی که تمغا وصول کند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ع) متاع زہد و تقوی را ظہوری ٭ ز داغ من به تمغائی رساندست ٭ مخفی مباد که جا دارد که درین شعر در تمغائی یای وحدت گیریم که بر لفظ تمغائی آمده و تمغای مزید علیه تمغا است و لیکن تمغائی بمعنی تمغاچی ہم درست است (اردو) وہ اہل کار جو محصول راہداری وصول کرتا ہے۔ مذکر

تمغوز بقول برہان و جامع و انند بازای ہوز بر وزن محفوظ پیرامون دہان و منقار مرغان خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است و صحیح بتغوز بیای موحده که گذشت **مؤلف**

عرض کند که موحده بدل شده به فوقانی چنانکه تبکوب و تبکوت و فوقانی بدل شد به میم و همین مثال اول این قسم تبدیل است پس باعتبار صاحب جامع که محقق زبان خود است این را مبدلش نگوییم موجادارد که این را قلب معض تبغوز قرار دهیم که تبفوز باشد و پس ازان موحده را به میم بدل کنیم چنانکه غرب و غرم (اردو) دیکھو تبفوز۔

تمکّن صاحب آصفی ذکر این بحوالهٔ منتخب کرده که بمعنی جاگرفتن است. فارسیان استعمال این با مصدر داریدن کرده اند و با مصدر داشتن هم درست باشد که بمعنی جاداشتن است (ناظم هروی ؎) ز گل در گلستان دارد تمکّن ٭ و گر نه بوته خاریست گلبن ٭ (اردو) رہنا۔ قیام کرنا۔

تمکین بقول بهار جادادن و دست دادن در کاری می فرماید که گران سنگ از صفات اوست و کوه تمکین و لنگر تمکین هم آمده و بمعنی قدر و وقع مستعمل و بالفظ دادن و کردن و نهادن و یافتن مستعمل (ظهوری ؎) بر سند تمکین و وقار است ظهوری ٭ در شادی و غم خال ز تعبیر برآورده ٭ **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر کاف صاحب منتخب این را بمعنی پای برجا کردن کسی را نوشته. فارسیان بمعنی قدر و عزت و توقیر استعمال این کرده اند و با مصادر فارسی مرکب که در ملحقات این می آید (اردو) تمکین. بقول آصفیه. عربی. اسم مؤنث. عزت. توقیر۔

تمکین دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که عزت دادن و قدر کردن است صاحب بحر هم به همین معنی ذکر این کرده (اثر شیرازی ؎) مهابتت چو برافروزد از عتاب جبین ٭ بکار خویش فلک را نمید هد تمکین ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر دهیدن پیداست که بجایش می آید۔ (اردو) عزت دینا. قدر کرنا۔

تمکین کردن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت ـ صاحب بحر گوید که مرادف تمکین دادن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و از سندیکه در شاهد استعمال مصدر کندن پیداست که بجا بشی می آید (فرخی اردستانی ـ ۵) بسختی ایام باشد بر سبک عقلان گران ٭ می کند دیوانه سرشان تمکین سنگ را ٭ (اردو) دیکھو تمکین دادن ـ

تمکین گاه اصطلاح یعنی مقام رعب و داب **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ـ ۵) به تمکین گاه عرض حال کوه آهنی دارم ٭ چه دانستم حیا در رعشه سیماب اندازد ٭ (اردو) تمکین گاه ـ بقاعده فارسی مقام رعب و داب کو کہہ سکتے ہیں ـ مذکر ـ

تمکین نهادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بزرگی کردن است (سعدی شیرازی ـ ۵) جوانمرد شاطر زمین بوسه داد ٭ ملک را ثنا گفت و تمکین نهاد ٭ (اردو) قدر و منزلت کرنا ـ بزرگی کرنا ـ

تمکین یافتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی قدر و منزلت و بزرگی و عزت حاصل کردن (انوری ابیوردی ـ ۵) خواستم گفت در سخن من و تو ٭ از مکانت نیافتیم تمکین ٭ (اردو) بزرگی اور عزت پانا ـ حاصل کرنا ـ

تملول بقول برهان بر وزن مقبول رستنی است که خود رو و شبیه به اسفاناخ است و آن را در خراسان برغست و بعربی قنابری خوانند ـ صاحب انند نقل بر دارش ـ صاحب محیط افزاید که همان قنابری است **مؤلف** عرض کند که آنچه صاحب محیط بر قنابری نوشته ما نقلش بر برغست کرده ایم و این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو برغست ـ

تملیت بقول برهان و سروری بر وزن تملیک باره کوچکی باشد که بر بار بزرگ بندند ـ

وگاہ بر پشت چار وا انداز ند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار نیز گویند۔ صاحبان جامع ورشیدی و ناصری میفرمایند کہ تنبلیت ہم خوانند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اصل این ہمان تنبلیت است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ این مخفف ومبدل آنست کہ نون بہ میم بدل شد چنانکہ کمبین وکجیم و موحدہ حذف شد مرادف بکیاسا (اردو) دیکھو بکیاسا۔

تمن بقول برہان و جامع بر وزن چمن میغ را گویند و آن بخاری است تاریک ملاصق بر روی زمین وبعربی ضباب گویند خان آرزو در سراج گوید کہ این بخار تاریک است کہ در زمستان بر زمین پیدا شود **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و مرادف ترم باشد کہ بجایش گذشت (اردو) کہر۔ مذکر۔ دیکھو ترم۔

تمنّا بقول بہار بمعنی خواہش و آرزو می فرماید کہ تباہ از صفات اوست و با لفظ آوردن در دماغ وبستن وپختن و داشتن و در دل شکستن وسوختن وکردن و یافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب تمنّی بمعنی آرزو کردن۔ فارسیان بہ تبدیل تحتانی بالف استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر بامصادر فارسی کردہ اند کہ در ملحقات می آید (ظہوری ؎) گشت آن روز کہ تابندہ طناب رگ و پی ٭ خیمہ و داغ تمنّای تو در سینۂ ما ٭ (اردو) تمنّا۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ خواہش۔ درخواست آرزو۔ امید۔

تمنّا آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود آصفی از (تمنّا آوردن در دماغ) است (نظامی ؎) تمنّای گل وردماغ

آورند ۂ منظر سوی روشن چراغ آورند ۂ واو خیال کرد کہ ازین شعر مصدر تمنّا آوردن می برآید حالانکہ نظامی لفظ تمنّا را استعمال کردہ است و (در دماغ آوردن) مصدر یست دیگر۔ آصفی بر معنی شعر غور نکرد و بسکندری خورد۔ تمنّا آوردن در محاورۂ فارسی مستعمل نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تمنّا بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی پیش کردن و ظاہر کردن تمناست (تقی کاذرونی ؎) باہمہ بوالہوسی ہا گذارد ہمت ۂ کہ تمنا بدر قاضی حاجات بریم ۂ (اردو) تمنا پیش کرنا۔ تمنا ظاہر کرنا۔

تمنّا بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎) ہر دل کہ ز دار الشرحین و فاجست ۂ سودای خطا کرد و تمنّای تتبست ۂ (اردو) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

تمنّا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی حالت تمنّا (ظہوری ترشیزی ؎) سجدۂ دائمی بود تمنّای جبین ۂ کرد پیری اینک بخمیدن رفتم ۂ (اردو) تمنا ہونا۔ تمنا رہنا۔

تمنّا پختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ تمنا کردن است (ظہوری ؎) تا چند تمنا پزم و خام برآید ۂ تا چند سحر پرورم و شام برآید مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر پزیدن پیدا است کہ گذشت۔ از کلام دیگر ظہوری البتہ سند استعمال این بدست آید (ولہ ؎) یک تمنّا نہ پخت سینہ گرم ۂ کہ دل از آہ سرد خام نگرد ۂ۔ (اردو) تمنا کرنا۔

تمنّا پوش کردن حسرت مصدر اصطلاحی

حسرت را در تمنا پوشیدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ع) دل حریف زخم بیرحمان نبود ؛ حسرت خود را تمنا پوش کرد ؛ (اردو) حسرت کو تمنا میں چھپانا ۔ مخفی کرنا ۔

تمنا داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بحالت تمنا بودن است (صائب ع) تمنای ترحم دارم از خونریز مژگانی ؛ کہ تیغ خود بدامان قیامت پاک می سازد ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر داریدن پیدا ست کہ بجای خودش می آید و از کلام ظہوری استعمال این ہم بدست آمدہ (ع) زور شیرین تخت شاخ گل تمنا داشت سرو ؛ در سجود قامت رعناش قد خم نداشت ؛ (اردو) تمنا رکھنا ۔

تمنا در دل شکستن مصدر اصطلاحی بقول بحر قطع ہوا و ہوس کردن صاحب آصفی بر تمنا شکستن قانع و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قطع آرزو کردن است (صائب ع) بال پروازش در این عالم بود صائب فروغ ؛ ہر کہ اینجا بیشتر در دل تمنا بشکند ؛ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر شکنیدن پیدا ست کہ بجایش می آید (اردو) آرزو مٹانا ۔

تمنا زدیدن مصدر اصطلاحی مخفی کردن و دور کردن تمنا **مؤلف** عرض کند کہ از سند ظہوری استعمال این بدست آمدہ (ع) نفس بحرف شہادت توان دلیر کند ؛ اگر بسینہ تمنای خون بہا زدند ؛ (اردو) آرزو کو چھپانا ۔ آرزو مٹانا ۔

تمنا سوختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ دفع شدن و کردن آرزو (صائب ع) روزنہ سازد پاک صائب سینہ ہا را از ہوس ؛ ز آتش امساک می سوزد تمناہای خام

مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر سوزیدن پیداست کہ می آید (اردو) آرزو تمنا۔

تمنا شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن تمنا و آرزو ست در دل (حزین ؎) لب جان بخش و گلزار جمالی در نظر دارم ٭ تمنای بہشت و آب کوثر کی شود مارا ٭ مخفی مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر شودن پیداست کہ بجالش می آید (اردو) دل مین تمنا پیدا ہونا۔ آرزو ہونا۔

تمنا شکستن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش از صائب ہمان کہ بر (تمنا در دل شکستن) مذکور شد و این مرادف آن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو تمنا در دل شکستن۔

تمنا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این ہم دارد از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی آرزو کردن است (فغانی شیرازی ؎) نظر دار سوی عاشقان چشمان خونریزش ٭ دلا در ہای رحمت باز شد چیزی تمنا کن ٭ مخفی مباد کہ این سند مصدر کُنَدن است کہ بجالش می آید البتہ از سند ظہوری استعمال این پیداست (؎) دل تمنای طپیدن کرد است ٭ صبر آرام رمیدن کرد است ٭ (اردو) تمنا کرنا۔ آرزو کرنا۔

تمنا یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بر آمدن تمنا باشد (خاقانی ؎) عافیت آرزو کنم ہیہات ٭ این تمنا ست یافتن دگر است ٭ (اردو) آرزو نکلنا۔ تمنا پوری ہونا۔ آرزو بر آنا۔ مراد پانا۔

تمنای خام اصطلاح۔ بمعنی آرزوئی کہ توقع بر آمدن آن نباشد ہمچون ہوس خام است کہ معقول نباشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) کو عقل خام از

تف تدبیر پر محوش ہا صد تختگی فدای تمنای خام است ہا (اردو) ہوس خام مؤنث بقاعدہ	فارسی مرکب توصیفی۔ وہ ہوس یا تمنا جو معقول نہ ہو اور جس کے بر آنے کی امید نہو۔

تمنده بقول برہان بر وزن رندہ کج زبان را گویند و او شخصی است کہ خوب تکلم نتواند کرد و بغیر از مخرج فا ہیچ یک از مخارج او درست نباشد و بعضی برعکس این گفتہ اند یعنی در گفتن حرف فا عاجز باشد و او را بعربی فافاة خوانند و بعضی الکن را گویند کہ در اثنای حرف زدن زبانش می گیرد صاحب جامع گوید کہ ہمان تمدہ کہ گذشت صاحب سروری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل تلندہ است کہ گذشت و تمدہ مخفف این لام بہ میم بدل شود و ہمین است مثال اولش از ینکہ متحقق است کہ تلندہ اصل است چنانکہ در صراحت ماخذش مذکور (اردو) دیکھو تلندہ۔

(الف) **تمنک** خان آرزو در سراج ذکر الف کردہ گوید کہ صاحب برہان این را
(ب) **تمنگ** بکاف فارسی بفتح اول وکسر دوم آوردہ رستنی است سرخ رنگ و ترش طعم وبکسر اول ہم گفتہ اند و بجای نون تحتانی نیز دیدہ شدہ بعضی گویند کہ صحیح بہ نون است و ازین معلوم می شود کہ نون در اول کلمہ است و قوسی بہ فوقانی اول آوردہ و بعد از میم یا گفتہ و نوشتہ کہ میوہ ایست کہ بتازی زعرور گویند صاحبان برہان و مؤید و انند ذکر ب کردہ اند۔ صاحب محیط ذکر الف کردہ گوید کہ گیاہ سرخ و ترش است کہ آن را چوکا گویند **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر چوکا بتولش بر اشتلیک چشم کردہ ایم و آنچہ خان آرزو بحوالۂ قوسی سلسلۂ این بہ زعرور رساندہ بکتابت تحتانی را بعد میم آوردہ ما این را اسم جامد فارسی زبان

دانیم و نہ کاف فارسی صحیح پندا ریم (اردو) چوکا۔ مذکر۔ دیکھو اشلیک چشم۔

تمنہ بقول رشیدی بفتحتین سوزن کلان کہ بدان چیزہای گندہ وستبر دوزند **مؤلف** عرض کند کہ سکوت دیگر محققین زباندان وصاحب زبان ازین لغت تعجب خیز است معاصرین عجم تصدیق این کنند و بندرز ہم بہ ہمین معنی گذشت کہ این مرادف آنست واسم جامد فارسی زبان ولیکن معاصرین عجم اکثر استعمال بندرز کنند و این را بر زبان ندارند (اردو) سوا۔ دیکھو بندرز۔

(الف) **تمودان** بقول برہان وجامع بروزن سودان جمع ترکست کہ ترکان باشند۔ گویند ترکان از نسل یافث بن نوح اند۔ صاحب ناصری گوید کہ توران وتورانیان را نیز گویند (ب) **تمودی** بقول ش آنچہ منسوب بہ توران باشد چنانکہ در ترجمۂ دساتیر ساسان پنجم بہ بہرام چوبینہ پیام دادہ کہ "تا بہ تمودان نزدی و بہ تمودی دشنہ کشتہ نشوی ہوای پادشاہی ایران از سر بدر نخواہی کرد" صاحب سفرنگ بشرح پنجاہ وسوی فقرۂ (نامۂ شت ساسان نخست) گوید کہ الف نام کشور توران است و ب بمعنی تورانی **مؤلف** عرض کند کہ تمو نام کشور توران است و الف و نون زائدتان در آخرش آوردہ تموان ہم گفتند و یای نسبت تورانی را تمودی گویند معاصرین عجم تصدیق این می کنند و صراحت معنی برہان وجامع معتبرتر از فرہنگ سفرنگ نیست وجا دارد کہ الف مخفف تمودیان ہم باشد کہ از متعرف صاف ظاہر است (اردو) الف توران اور توران کے رہنے والے۔ مذکر ب تورانی۔ یعنی توران کا باشندہ۔

تموز بقول برہان بفتح اوّل وثانی مضموم بہ واو وزای نقطہ دار زدہ (۱) گرمای سخت و (۲) نام ماہ اوّل تابستان و (۳) ماہ دہم از سال رومیان کہ زمان بودن آفتاب در برج سرطانست صاحب سروری بہ معنی سوم قانع وصاحب جامع بہ معنی اوّل و دوم (خسرو ۵) برسر ہر میوہ ز تاب تموز ٭ مرغ شدہ پختہ خورد خام سوز ٭ (ظہوری ۵) بروموعظہ واعظ تموز می آید ٭ حدیث توبہ وفصل چمن مروت نیست ٭ (سعدی شیراز ۵۳) عمر برفست وآفتاب تموز ٭ اندکی ماند و خواجہ غرہ ہنوز ٭ خان آرزو در سراج ذکر ہر سہ معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد دانیم بمعنی اوّل ومعنی دوم وسوم مجاز آن. خان آرزو معنی سوم را اصل داند ومعنی اوّل و دوم را مجاز آن ولیکن ما با او اتفاق نداریم نام ماہ ہا بنا بر حرارت آن زمان است پس باشد کہ بزبان رومی تموز بمعنی حرارت سخت باشد (اردو) (۱) سخت گرمی. مؤنث (۲) گرما کے پہلے مہینے اور (۳) سال رومیون کے دسوین مہینہ کا نام تموز ہے. مذکر

(الف) **تموک** بقول برہان بفتح اوّل وضم ثانی وسکون ثالث وکاف (۱) نشانۂ تیر باشد کہ عرب ہدف گویند و (۲) تیری را گفتہ اند کہ پیکان پہنی دارد وچون بگوشت یا استخوان فرو رود بآسانی برنیاید و (۳) ہر چیزی را گویند کہ در چیزی رود کہ برآوردن آن دشوار باشد. صاحبان جہانگیری وسروری ذکر معنی اوّل و دوم کردہ اند (شمس فخری ۵) سپر مدح شاہ بس کہ مرا ٭ نکند پیش تیر فاقہ تموک ٭ (لطفی ۵۲) ہر دمی کومرا تموک زند ٭ پیش او دل بہ لابہ کوک زند ٭ صاحب رشیدی بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ آن تلوک بہ لام دوم است نہ بمیم اگرچہ بعضی گفتہ اند صاحب ناصری نقل نگارش. خان آرزو در سراج ہم نقلش برداشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی

اوّل این را مبدل تلوک توان گرفت چنانکه تلنده و تمنده و معنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل با شد مخفی مباد که از اسناد بالا مصادر

(ب) **تموک زندن** و پیداست (اردو) الف (۱) دیکھو تلوک کے پہلے معنے (۲)
(ج) **تموک کندن** وہ تیر جو نشانہ پر دھس جائے جس کا نکالنا مشکل ہو۔ مذکر۔ (۳) ہر وہ چیز جو دوسری چیز میں داخل ہونے کے بعد اس کا نکالنا مشکل ہو۔ مؤنث (ب) تیر مارنا۔ (ج) نشانہ قرار دینا۔

(الف) **تمہید** بقول بہار ہموار و نیکو کردن کار۔ می فرماید کہ با لفظ کردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب بالفتح و کسرہای ہوز (کذافی المنتخب) فارسیان استعمال این بمعنی آغاز بیان کردہ اند و

(ب) **تمہید کردن** بمعنی آغاز بیان کردن است (تنہای شہرستانی ع) تمہید صد مقدمہ کردیم حیف حیف یکرہ نشد کہ گوش کند داستان ما (اردو) الف تمہید۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ کسی مضمون کی اٹھان (ب) تمہید کرنا کسی بات کا مقدمہ پیش کرنا آغاز کرنا۔ تقریب کرنا۔

تمیز بقول بہار مرادف تمییز (۱) بمعنی جدا کردن۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار این را (۲) بمعنی خوبصورتی نوشتہ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفر نامۂ مذکور بمعنی صاف و آراستہ گوید و صاحب بول چال ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ تمییز کہ بدو تحتانی می آید لغت عرب است بفتح اوّل و کسر تحتانی۔ فارسیان بحذف یک یا بمعنی فرق

استعمال این کنند و ہمین است معنی اول و معنی دوم مجاز که معاصرین بمعنی صاف و پاکیزہ استعمالش
کنند و تکمیل بحث با ملحقات این در تمیز می آید (ظہوری ؎) از نظر پیشگیان حسن شناس ؎ ہمہ
جا نازش تمیز مرا ؎ مخفی مباد که لفظ تمیز با مصادری که مستعمل می شود استعمال این ہم می توان
و بالعکس این ہم (اردو) (۱) تمیز بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مونث ۔ شناخت ۔ پہچان ۔ اندازہ
فرق (۲) صاف ۔ پاکیزہ ۔ آراستہ ۔

تمیز داشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که فرق کردن است (تاثیر ؎) کرشمہ ناز و
ادا دلبری چہ چیز ندارد ؎ ہمین میانہ عشق ہوس
تمیز ندارد ؎ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر
داریدن پیدا است که بجایش می آید (اردو)
تمیز کرنا ۔ فرق کرنا ۔ تمیز رکھنا ۔

تمیز کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که
بمعنی فرق کردن است (صائب ؎) بفکر
خلق چہ نسبت خیال صائب را ؎ چرا تمیز خطا
از صواب نتوان کرد ؎ (اردو) تمیز کرنا ۔
فرق کرنا ۔

تمیزیدن مصدریست که مرکب است از
تمیز و یای معروف و علامت مصدر دن ہمہ
محققین مصادر این را ترک کردہ اند و دیگر
محققین لغات ہم و لیکن در استعمال فارسیان
بنظر آمدہ و سالک یزدی استعمالش کردہ (؎)
سالک بفروشند بہ بادۂ صافی ؎ کو ذائقہ
محتسبی تا بہ تمیزد ؎ وارستہ بذیل (یای دکانی)
ہمین کلام سالک را نقل کردہ گوید که اکثر الفاظ
است که فارسی زبانان عربی خوان تصرفی در آن
کردہ و بعض الفاظ عربی را بطور فارسی تراشیدہ
اند الخ ؎ **مؤلف** عرض کند که این مصدر

(۲۰۲۰)

موافق قیاس است و بسیار مصادر همچو این از اسم جامد دیگر السنه وضع شده که ما آنرا به اصول خود مصادر جعلی نام نهاده ایم و صراحت آن	بر (اسم مصدر) کرده ایم و بحث این در تمییز بدو یا هم آمده (اردو) تمیز کرنا فرق معلوم کرنا ۔

تمیشه بقول برهان و جامع بفتح اول و کسر ثانی مشدد و سکون تحتانی مجهول و شین منقوطه دار مفتوح بآمل شهری و مدینه و نام بیشه ایست در نواحی شهر آمل که در میان آملیان بشیای بیشه شهرت دارد ۔ صاحب جهانگیری بر نام بیشه قانع (حکیم فردوسی ۵) ز آمل گذر سوی تمیشه کرد ٭ بنشست اندران نامور بیشه کرد ٭ صاحب سروری می فرماید که شهریست در ایران که نشستگاه فریدون بود وقتیکه از آمل بیرون رفت بانجا رفت ۔ صاحب ناصری گوید که آنچه از تواریخ مازندران معلوم می شود ۔ دو تمیشه بوده است یکی را تمیشهٔ اهلم گویند و دیگری تمیشهٔ بالنصران ۔ وقتیکه افراسیاب از ترکستان عزیمت قلع و قمع منوچهر کرد منوچهر در حصار تبره رے محصور شد و ازانجا براه لارجان به بیشهٔ تمیشهٔ اهلم آمد و خزائن و زنان خود را بقلعهٔ مور فرستاد که دران عهد ماهیری نامیدند و می فرماید که تمش درخت توت اسمه گل را گویند که بس خاردار است و لونش سیاه و بمزاج سرد هما ما طمبس معرب آنست که بعربی علیق گویند ۔ خان آرزو در سراج گوید که مصرع دوم فردوسی دلالت صریح دارد برین مطلب که تمیشه نام بیشه ایست نه شهری مؤلف عرض کند که اتفاق داریم باو و با وجه تسمیهٔ بیان کردهٔ ناصری که تحتانی زائد بعد میم و های نسبت بر تمش داخل کرده اند (اردو) تمیشه ایک جنگل کا نام ہے جو نواحی شہر آمل مین واقع ہے جہان توت کے کثرت سے ہین مذکر۔

تمیک بقول برہان و جامع بفتح اوّل بروزن شریک رستنی باشد سرخ رنگ و ترش مزه و بکسر اوّل هم آمده ۔ صاحب جہانگیری گوید که در بعضی فرہنگہا بجای تحتانی نون مرقوم است صاحب رشیدی فرماید که صحیح تمنک چنانکه در باب نون می آید و ہم او در باب نون تمنک را بنون اوّل و میم و فوقانی سوم چیزی دیگر نوشته که و رای این است تسامح او معلوم می شود که درین لغت نون سوم را نون اول نوشت ۔ صاحب ناصری نقل نگار ہمه ۔ صاحب محیط ذکر این نکرد و بر تمنک به نون عوض تحتانی گوید که گیاه سرخ و ترش است که آن را چوکا گویند **مؤلف** عرض کند که تحقیق این بر اشلیک چشم گذشت و تمنک به نون سوم بجایش مذکور ۔ ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آن را مبدل این چنانکه اوچ و اونج (**اردو**) دیکھو تمنک ۔

تمیز بقول بہار مرادف تمیز که بیک یا گذشت خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید که لفظ عربی است بمعنی شناختن و دریافتن بدو تحتانی بر وزن تفعیل و در کتب دیگر نوشته ام که چند مصدر عربی است که تصرف آن بطریق فارسی می آید چنانکه فهمیدن و رقصیدن و طلبیدن و طعیدن و غارتیدن و در شعر یحیی کاشی طلوعیدن نیز دیده شد در ینولا بشعر سالک یزدی تمیزد ماخوذ از تمیز دیده شد و این تصرف از قسم تصرفات طرزی و فوقل و امثال ایشان است که اینها عمداً آنها را شعر بر مضحکه گذاشته اند می فرماید که حال الاحقر آرزو را اشتباه واقع شده معلوم نیست این مصادر اصل عربی است که فارسیان را در ان تصرف است یا آنکه مشترک است در ہر دو زبان ۔ غایتش در بعضی از حروف که در فارسی نیامده فارسیان بسبب اتباع عربی ہمان انچه عربی را مراعات میکنند و این از عالم توافق ہندی فارسی است که اتفاق درین دو زبان بحدیکه

تعداد آن مشکل است و بر متتبع این هر دو زبان که بکمال رسانیده باشد ظاهر می گردد و صاحب تحقیق الاصطلاحات می فرماید که این مصدر عربی است از باب تفعیل فارسیان یک یا راحذف کنند همچنین در تغییر هم که آن را تغیر کرده اند ۔

مؤلف عرض کند که بقول منتخب تمیز لغت عرب است بدو یا بمعنی جدا کردن فارسیان تمیز و تمییز هر دو را بمعنی امتیاز و فرق استعمال کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند که در ملحقات می آید و تمیزیدن مصدر فارسی زبان هم بجایش گذشت آنچه خان آرزو بحث این مصدر را درینجا نوشته و نسبت دیگر مصادر هم اشاره کرده که از الفاظ عربی وضع شده اند و خیال کرده که تصرف فارسیان بطور مضحکه است قلت مذاق اوست در زبان فارسی ورنه هرگز اینچنین خیال نمی کرد بیچاره نمی داند که زبان فارسی مملو از ترکی و عربی و سنسکرت است

بسیاری از مصادر فارسی مرکب از اسم جامد عربی و ترکی و سنسکرت یافته شده که آن را مصدر جعلی نام است و تعریف مصادر اصلی و جعلی براغت (اسم مصدر) کرده ایم مضحکه را درین دخلی نیست آنانکه عبور بر زبان فارسی ندارند واز حقیقت وضع مصادر بیخبر اند خیال شان چنین باشد ولیکن عجب است از خان آرزوی اکبرآبادی که مؤلف کتب لغات است و اینچنین خیال میکند وای براو که خیال مضحکه بر صدها الفاظ مرکبۂ فارسی زبان می کند و حیرالسوی کلیۂ فارسیان نمی رود که در وضع مصادر تخصیص اسم مصدر فارسی زبان نمی دارند و همۂ مصادر را بر بنای قیاس وضع کرده اند و هیچیک مصدر سماعی نیست آنانکه عبور ندارند بعض مصادر را سماعی نام نهاده اند و ما بر هر یک مصدر ثبوت قیاس پیش کرده ایم قائل مخفی مباد که ملحقات این را با تمیز هم متعلق توان کرد که بیک تحتانی گذشت (اردو) دیکھو تمیز ۔

تمیز یافتن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی فرق یافتن است (کمال اصفهانی ے) زمهر	وکین تو تمیز یافته اند ازینی پدر دو شاخ بوده اند یک درخت منبرود ازینی (اردو) فرق پانا۔

فوقانی بانون

تن بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی (۱) بدن است و (۲) جسم هم که مقابل جوهر باشد و (۳) بمعنی خاموش۔ چه تن زدن خاموش شدن را گویند۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم وسوم گوید که تن زدن بمعنی صبر وتحمل کردن و آسودن هم مقصودش بجز این نباشد که تن بمعنی (۴) صبر وتحمل و (۵) بمعنی آسایش هم آمده۔ صاحب رشیدی بر معروف قانع۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل می فرماید که (۶) بمعنی تننده اسم فاعل مصدر تنیدن و (۷) بمعنی به تن امر حاضر از تنیدن۔ صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل و دوم وسوم قناعت فرموده۔ صاحب فدائی بر معنی اوّل اکتفا کرده۔ بهار بذکر معنی اوّل گوید که بمجاز (۸) دماغ را هم تن گویند و باصطلاح ارباب دفاتر هندوستان (۹) بمعنی تنخواه چون دفتر تن و دیوان تن۔ می فرماید که بمعنی اوّل۔ آزاده۔ افسرده۔ خاکی۔ خوابناک۔ زار۔ سیمین۔ فرسوده۔ لاغر۔ لطیف۔ نازپرور از صفات و حریر۔ حصار۔ خار۔ رشته از تشبیهات اوست۔ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اوّل غلط است بدو وجه یکی آنکه همان معنی بدن است و نیز جسم مقابل جوهر نیست بلکه نوع جوهر است۔ و وجوهر معقول است بران و دوم نیز چرا که تنها تن بمعنی خاموشی نیامده بلکه تمام تن زدن بمعنی خاموشی است چنانکه بر مستمع پوشیده نیست پس بدین معنی مجاز باشد و معنی دیگر در الفاظ متاخرین نوشته خواهد شد انشاء الله تعالی و در هندی نیز بمعنی جسم است پس از توافق لسانین باشد۔ صاحب

سخندان گوید که در سنسکرت بدن انسان را تنو گویند **مؤلف** عرض کند که در معنی اول خیال ما این است که فارسیان از لغت سنسکرت تنو بحذف واو اسم جامد قرار داده باشند و نسبت معنی دوم عرض می شود که از اقسام جوہر است و این معنی را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم که محقق زبان خود است اگر در تعریف تسامحی راه یافت نمی توان از معنی و استعمال انکار کرد و معنی سوم البتہ خاموشی است نہ خاموش و شک نیست که بدون وجود این معنی (تن زدن) بمعنی خاموش شدن نباشد صاحب برہان از نزاکت کار گرفتہ که ہمین است اسم مصدر تن زدن و معنی چہارم و پنجم ہم درست است و مجاز معنی سوم که صبر و تحمل و آسایش ہم با خاموشی تعلق دارد۔ البتہ استعمال معنی سوم و چہارم و پنجم بدون ترکیب دیده نشد و معنی ششم فضول است که بدون ترکیب با اسمی حاصل نمی شود و بقاعده اسم فاعل ترکیبی است و معنی ہفتم ہم ناقابل بیان بود که از مشتقات تنیدن است و معنی ہشتم مجاز معنی اول و بمعنی نہم مخفف تنخواه و بہ تحقیق ما (۱۰) علامت مصدر فارسی است که مخصوص است برای مصادر لازم چنانکه دن برای مصادر متعدی است و در بعض مصادر خلاف این کلیہ ہم یافتہ شده چنانکه سفتن و امثال آن ولیکن خیال ما این است که واضع این ہر کلیہ خود قائم بود محاوره زبان آمیز نگرد و مثالی چند بر خلاف این پیدا کرد و ما بر بعض مصادر اشارهٔ ازین ہم کرده ایم۔

(اردو) (۱) تن۔ مذکر۔ بدن جسم۔ قالب (۲) جسم جوہر کی ایک قسم ہے یعنے وہ جوہر جو طویل عریض عمیق ہو۔ مذکر (۳) خاموشی۔ مؤنث (۴) صبر و تحمل۔ مذکر (۵) آسایش۔ مؤنث (۶) ناقابل ترجمہ (۷) مصدر تنیدن کا امر حاضر (۸) دماغ۔ مذکر (۹) تنخواه۔ مؤنث (۱۰) تن فارسی مین علامت مصدر ہے۔ مذکر۔

تن آخشیجانی اصطلاح۔ بقول سفرنگ بہ شرح ہشتاد و ہفتمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بمعنی جسم عنصری **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) جسم عنصری۔ مذکر۔ وہ جسم جسکو عناصر اربعہ سے تعلق ہو

تن آسا اصطلاح۔ بقول سفرنگ بہ شرح ششمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) بالف ممدودہ وسین مہملہ بالف کشیدہ (۱) چیزی مثال جسم۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار گوید کہ (۲) مرادف تن پرست وتن پرور یعنی آنکہ تن وی معبود او باشد۔ بہار ذکر (تن آسای) بزیادت یای زائد در آخر بہمین معنی بیان کردہ آصفی کند (صائب ؎) نیست با دیدۂ بیدار تن آسایان راہا باشکر خواب فراغت شکر آبی کہ مراست ہا صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ آسا و آسای امر حاضر آسائیدن است و آسائیدن مرادف آسودن پس این اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آسایش دہندہ بہ تن خود یعنی آرام پسند وتن پرور پس آصفی در تعریف این سکندری خوردہ معنی اول لفظی است و معنی دوم ترکیبی (**اردو**) (۱) مثل تن کے۔ (۲) آرام پسند۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو آرام وراحت مین رکھتا ہے۔

تن آسان اصطلاح۔ بقول رشیدی بمعنی (۱) آسودہ۔ صاحب جامع فرماید کہ (۲) تندرست و آسودہ ہم صاحب سروری با نہ همی متفق (حکیم فرخی ؎) از کف او چیان تبرسد بخل ہا کہ تن آسان و تندرست زتب ہا خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی گوید کہ بمعنی اول صحیح است و تحقیق آنست کہ این مجاز باشد مرکب از تن بمعنی خودش و آسان بمعنی مشہور یعنی کسی کہ تن را بہ آسانی وبی تصدیع نگاہدارد **مؤلف** عرض کند کہ آسانیدن بمعنی آسان کردن وراحت یافتن گذشت پس آسان

امر حاضر از وست و بترکیب تن با آسان اسم
فاعل ترکیبی است یعنی تن را بہ راحت دارندہ
مرادف معنی دوم تن آسا دیگر ہیچ (اردو)
دیکھو تن آسا۔

تن آسانی اصطلاح۔ بقول بہار و وارستہ
معروف و بقول بحر بمعنی راحت و آرام (شیخ
شیرازی) تن آسانی گزیند خویشتن را ٭ زن
و فرزند بگذارد بہ سختی ٭ صاحب سروری
گوید کہ بمعنی آسودگی (حکیم سنائی) مدح
ہر کس مگو بد شواری ٭ چون نیابی زکس تن آسانی
٭ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری با تن آسان
مرکب کردہ اند و بس (اردو) آسودگی۔
راحت۔ مؤنث۔ بقاعدہ فارسی تن آسانی کا
استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

تن آسانی اصطلاح۔ بہار و انند ذکر
این کردہ اند و ما اشارہ این بہ تن آسا
کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست بمعنی دوم
و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو تن آسا۔

تن آسائی اصطلاح۔ بقول بہار معروف
(شانی تکلو) در بہشت نو نیاز ان آرزوی
دل غم است ٭ دوزخ است آنجا کہ می باشد
تن آسائی درو ٭ صاحب بحر گوید کہ مرادف
تن آسانی۔ می فرماید کہ در قافیہ غزل شکیبائی
و رہائی است و وارستہ ہم ذکر این کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ یای مصدری با (تن آسای مزید
علیہ تن آسا) مرکب کردہ اند موافق قیاس است
(اردو) دیکھو تن آسانی۔

تن آسودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ سندی کہ پیش کردہ از ان استعمال (تن
آسانی) پیداست پس نمی توان از تن آسانی
کہ حقیقتش بجائش گذشت مصدر (تن آسودن)
قائم کنیم خبر نیکہ (آسودن تن) بمعنی حقیقی اوست

واین قلب اضافت باشد و آسودن تن در محاورۂ فارسی بنظر نیامدہ مگر معنی حقیقی غلط نیست یعنی آرام	یافتن تن (اردو) تن کا آرام پانا۔ تن کو آرام دینا۔

تناب بقول رشیدی رسن خیمه می فرماید که متاخرین رعایت اصل فرس نموده بجهته دفع اشتباه بکلمه دیگر به طا نویسند چنانکه در کلمات دیگر و واو درین افصح است از با و طنب بضمتین عربی است و اطناب جمع آن۔ دیگری از محققین اہل زبان و زباندان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که ما این را اگر بمعنی طناب مستعمله گیریم باید که اسم جامد فارسی زبان انهم وازینکه محققین اہل زبان ذکر این نکرده اند۔ مجرد قول قیاسی و بی سند رشیدی را کافی ندانیم حقیقت طناب همین قدر که معرب طنب عربی است بزیادت الف بمعنی مزید علیه طنب واگر سند استعمال تناب پیش شود ما آن را مبدل طناب گیریم نه اصل طناب و معنی لفظی این آب تن البته درست باشد که خارج از بحث است (اردو) طناب۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث خیمه کی رسّی۔ دیکھو بارکش۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے اس کو عربی سمجھا ہے حالانکہ معرب ہے اور عربی طنب۔

تنادیل بقول ناصری وانند بفتح اول وکسر دال بروزن قنادیل گروهی از پارسیان قدیم که خلاف احکام و قرارداد شریعت آزرهوشنگ یعنی مه آباد پیغمبر عجم کردندی و آنان را از شریعت آزرهوشنگ آهرمن و دیو و گمراه خواندندی و ملامت کردندی و گروهی که متابعت احکام کتاب بیمان آزرهوشنگ می کردند بضد این طائفه آن را فرشته و سروش سپاسی و به دین وسهی کیش و زنادیل می نامیدند و این دو لغت را از دبستان نقل شد و در فرهنگها نیست **مؤلف** عرض کند که ظاهر الغت سریانی یافته می شود نه فارسی و ازینکه فارسیان قدیم

استعمال این کردہ اند ما این را باعتبار ناصری جا دادہ ایم (اردو) تنا دیل پارسیون کے اُس گروہ کا نام ہے جو خلاف شریعت پیغمبر مہ آباد عمل کرتے تھے ۔ مذکر ۔

تناسا صاحب ناصری ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی آسودہ تن است **مؤلف** عرض کند کہ ہمان تن آسا کہ گذشت در ینجا الف ممدودہ را مقصورہ نوشتہ اند (اردو) دیکھو تن آسا ۔

تناسان بقول برہان و ناصری بمعنی آسودہ وتندرست **مؤلف** عرض کند کہ ہمان تن آسان کہ بہ الف ممدودہ گذشت د ما بمعنی آسودہ تسلیم کردہ ایم (اردو) دیکھو تن آسان ۔

تناسیدن بقول سُوید بحوالہ زفانگویا (۱) بمعنی خوش شدن **مؤلف** عرض کند کہ در دیگر نسخ قلمی ہمین مصدر را تناسائیدن بحوالہ زفانگویا نوشتہ کہ مرکب است از تناسا نون وعلامت مصدر دن معنی لفظی این (۲) تن آسائی کردن است و راحت حاصل کردن و معنی اول مجاز باشد و بس (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) راحت حاصل کرنا ۔

تنافور بقول برہان بافا بر وزن بلادو مقداری از گناہان باشد بشریعت زردشت صاحب (جہانگیری در ملحقات) و صاحبان ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند ۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ گناہ اندک است چنانکہ ما صغیرہ گوئیم ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بلحاظ زبیان خوش نباشد مراد از گناہ صغیرہ است نہ مقداری از گناہان و نہ گناہ اندک ترجمہ گناہ صغیرہ باشد بلکہ گناہی را نام است کہ درجۂ آن کم باشد مقابل گناہ کبیرہ و این ہم لغت سریانی یافتہ می شود ہمچون تنادیل کہ گذشت معصنی از معاصرین برانند کہ لفظ تن در ہر دو لغت داخل است واسم جامد فارسی قدیم و لیکن از صراحت مترجمہ

ترکیب این قاصراند (اردو) شریعت زردشت مین گناہ صغیرہ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ ادنی گناہ خفیف جرم۔ وہ گناہ جسکو خدا ے تعالی توبہ سے معاف کر دیگا۔

(الف) تنامبد | **(ب) تنانبد** صاحب سفرنگ بشرح دوازدہمی فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور گوید کہ ب بفتح تای فوقانی و نون با الف و نون وضم بای ابجد و دال مہملہ ساکن جسم کل وہمچنین (تن بند) و (تنامبد) وچونکہ ہمہ اجسام وہمہ ارواح بہ احاطۂ فلک الافلاک اندتن فلک الافلاک راجسم کل و نفس او را نفس کل خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو اسم جامد فارسی قدیم است ودیگر جہ محققین ازان ساکت اند واز فلک الافلاک باعتبار آغاز شمار از زیر آسمان نہم مراد است وباعتبار شمار از بالا آسمان اول باشد کہ ذکرش برادرۂ افلاک گذشت پس معنی این جسم کل وجرم فلک الافلاک باشد وشک نیست کہ در ترکیب این لفظ تن داخل وعمرات کال ترکیب جز (تنبد) کہ می آید صراحت ناخشور جی من وجہ شدہ است (اردو) پہلے یا نویں آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان تن اصطلاح۔ بقول ناصری واتند بحوالۂ فرہنگ دساتیر جرم فلک نہم باشد۔ می فرمایند کہ ہمین را تنانبد و تن بد وتنکن و تن سالار نیز گویند **مؤلف** گوید کہ ترجمۂ جسم الاجسام باشد کہ فلک الافلاک را گویند و تعریف آن بر تنانبد گذشت (اردو) نویں آسمان کا جرم۔ مذکر۔

تنان گرد اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح بست وسومی فقرۂ (نامۂ سوم شت شامی کلیو) بکسر کاف فارسی وسکون را و دال مہملتین مجمع اجسام **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس (اردو) عالم سفلی عالم دنیا۔ مذکر

تنانی بقول برہان بروزن امانی بمعنی جسمانی باشد چه تن بمعنی جسم ہم آمده ـ صاحب ناصری گوید که بالکسر آنچه منسوب به جسم باشد چنانکه حواس عشره و قوای دیگر ـ صاحب مدائی گوید که ہرچه وابستهٔ تن است بمعنی جسمانی ـ خان آرزو در سراج نقل نگار برہان ـ صاحب سفرنگ بشرح چہل و چارمی فقرهٔ (نامهٔ شت جی افرام) ہم متفق با برہان مؤلف عرض کند که موافق قیاس (اردو) منسوب به تن یعنے جسمانی ـ

تنانی دریابنده اصطلاح ـ بقول صاحب ناصری بمعنی حواس خمسهٔ ظاہری و باطنی مؤلف عرض کند که فارسی قدیم است (اردو) حواس خمسهٔ ظاہری و باطنی ـ مذکر ـ

تنانی کیشان اصطلاح ـ بقول سفرنگ بشرح صدوسی و چارمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی لفرزاباد وخشوران وخشور) گروه مجسّمه که از خداوند تعالی جسم پندارند مؤلف عرض کند که فارسی قدیم و موافق قیاس (اردو) وه گروه جو خداوند تعالے کے جسم کا قائل ہے مذکر ـ

تناو بقول رشیدی ہمان تناب که گذشت مؤلف عرض کند که اشارهٔ این ہم ہمدر انجا دابیم بتبدل آنست چنانکه آب و آو (اردو) دیکھو تناب ـ

تناور بقول برہان و جامع باد او بروزن سراسر شخصی قوی جثهٔ تنومند و فربه را گویند صاحب جہانگیری گوید که خداوند تن فربه و قوی (شیخ سعدی ؎) چو بندبن که تناور شود به پنجه سال ؛ به پنج روز به بالاش بر شود یقطین ؛ صاحب رشیدی بر قوی تن قانع ـ صاحب سروری ـ صاحب تنه و فربه و قوی نوشته ـ صاحب ناصری درست گوید که ہر چیز بزرگ قوی جثه باشد خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از تن و آور که کلمهٔ نسبت است مؤلف عرض کند که در ماخذ سکندری خورد آور کلمهٔ نسبت نیست بلکه امر حاضر است از آوردن بمعنی لفظی این

آور بمعنی توانگر که اسم فاعل ترکیبی و کنایه از قوی
حقیقتاً این برای انسان مخصوص است و مجازاً
برای غیر انسان هم مستعمل شد چنانکه مرد تناور و
درخت تناور بمعنی گویند که برای درختان

مستعمل اینجا (تنه آور) بود ہای ہوز حذف
شده تناور باقی ماند (اردو) تناور
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ قوی جثہ۔ فربہ جسیم
موٹا مشٹنڈا۔

تناول بقول آصفی بمعنی فراگرفتن **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است فارسیان
استعمال این بمعنی خورش کرده اند و با مصادر فارسی هم استعمال این است که در **ملحقات**
می آید و استعمال مجرد این یافته نشد حاصل بالمصدر خوردن است بمعنی خورش **(اردو)**
صاحب آصفیہ نے تناول کو ترک فرمایا ہے اسلئے کہ اردو میں اس کا استعمال مفرد نہیں ہے
لیکن مرکبات میں مستعمل ہے۔ کھانا کا حاصل بالمصدر۔

(۱) تناول ساختن استعمال صاحب آصفی
(۲) تناول کردن ذکر این کرده
(۳) تناول نمودن از معنی ساکت

مؤلف عرض کند که هر سه بمعنی نواله کردن
و خوردن است (خسرو) تناول گر نسازی
لقمه را زود * پشیمانی خوری کی دارد سود * (نثر عالی شیرازی) دیگری ما تخم خشخاش
ساچمه تناول کرده (نثر صادق شیرازی)
نان سنگک پنیر و نواس استاد تنیر باپیر
یخچالی و ماست جوانی تناول نمایند تخم
که از سند بالا مصادر ساختن و نمایدن
که بجائش می آید **(اردو)** تناول کرنا بقول آصفی کھانا

تنباکو بقول بهار برگ معروف می فرماید که در مآثر رحیمی آورده که از طرف فرنگ آمد
و از انجا در هند و از عهد اکبر بادشاه رواج یافت بہر تقدیر تنباکو قلیان کردن

مستعمل است که در ملحقات می آید. صاحب محیط می فرماید که بفتح تا و سکون نون و فتح بای موحده
والف و ضم کاف و سکون واو بترکی تتن و در انگریزی ٹوبیکو و بهندی بجر بهنگ گویند و
مشهور تماکو ست سفوف برگ آن جهت زهر کژدم و زنبور دافع. مزاج آن گرم و خشک در
آخر سوم. معطش و مجفف دافع سم اقسام ماهی و زلو و کژدم و مار است و دود کردن آن مصلح فساد
هوای وبائی و تعفن آن و منقی رطوبات دماغ و محرک آن و جهت درد دندان رطوبی و ربو بلغمی
و سرفهٔ رطوبی کشیدن و خوردن آن نافع و دخان آن بجهت ناریت مقوی قوتها و جمله اعضا.
خصوص عضوی که رطب ناک باشد و نافع مرطوب مزاج و درد قولنج. ملین شکم محلل ریاح و
بواسیر که از کثرت رطوبت بود نافع و محلل رطوبات کثیر معده و معین بر هضم و جهت درد بارد
ریحی معده و تحلیل ریاح و رطوبات آن کشیدن و خوردن آن مفید و کذا ضعف بصر را که از
غلبهٔ رطوبت باشد سودمند و هم چنین برای ضیق النفس که بسبب کثرت بلغم و خلط آن باشد یا بسبب
اجتماع رطوبت مائی در سینه و ریش بود نافع و منافع بی شمار دارد که در محیط اعظم دیدنی دارد
کسی گوید که (ص) برگ او به بود بمرد و زن ٭ گر بود رقت منی در تن ٭ تا زگر بهر نزله زد
گیرند ٭ بر رطوبات سر شفا بینند ٭ بادوان راز و شفاست مدام ٭ ناقهان را لعکس دان تو
تمام ٭ آورد گرچه ضعف قلب و دماغ ٭ لیک بهر سیر زدان تو چراغ ٭ کار دی حبس حیض
دان ای دوست ٭ می کند احتراق او تا پوست ٭ ورم انثیین را ببرد ٭ گر کسی برگ او بران
بندد ٭ می کند ضعف معده بهر جوان ٭ مصلح او گلاب و صندل دان ٭ **مؤلف** عرض کند
صاحب ساطع این را لغت هندی گوید و معاصرین عجم لغت فارسی دانند والله اعلم

ما این را مفرس و مبدل تمباکو ی ہندی دانیم چنانکه پام و پان و نجیم و نجین (اردو) صاحب آصفیہ نے تنباکو پر فرمایا ہے کہ اردو اسم مذکر۔ امریکہ کی زبان مین ٹبیکو تھا جسے پرتگالی ہند مین لائے۔ اصل مین ایک قسم کا پودا ہے جس کے پتے حقہ مین پینے اور پان کے ساتھہ کھانے مین آتے ہین۔ ہندوستان مین اس کے ساتھہ گڑ ملا کر قلیان مین پیتے ہین۔ عوام اسے تماکو کہتے ہین اس کا رواج جلال الدین اکبر کے وقت سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین اوّل اوّل دکن مین پھر تمام ہند مین ہوا جس کی مفصل اور دلچسپ کیفیت وقائع اسد بیگ شیر و معتمد شہنشاہ اکبر مین ہے (الخ) آپ ہی نے فرمایا ہے تمباکو اصل لفظ ہے جو اردو مین مستعمل ہے۔ تنباکو بھی کہتے ہین۔

تنباکو سرِ قلیان کردن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی می فرماید که کنایه از مہیا کردن حقه باشد برای کشیدن (فوقی یزدی ؎) وان یکی پہلو زند کاینک سر قلیان ناز ٭ کرده ام تنباکو لطفی که از من نگذری ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) حقه بھرنا۔ بقول آصفیہ چلم پر آگ رکھکر حقہ تیار کرنا حقہ پر آگ رکھنا

تنباکو کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قلیان کشیدن است (از بہار ؎) آن جوانانیکه تنباکو ٭ اولش الله و آخر ہو کشند ٭ (اردو) حقه پینا۔ بقول آصفیہ۔ قلیان نوش کرنا۔

تنبان بقول برہان و جامع بضم اوّل بروزن جنبان زیرجامه و ازار و شلوار را گویند عموماً و تنبان پہر ی کشتی گیران خصوصاً۔ صاحب ناصری به نقل قول برہان گوید که این لغت بین النّاس مشہور است ولی در منتخب اللغته که ترجمهٔ قاموس است تبّان آمده که بالضم شلوار

کوچک باشد کہ ستر عورت مغلظہ کند و آن عربی است می فرماید کہ در اشعار فصحای فرس تنبان [illegible]
نشد استعمال شلوار بیشتر است. بہار گوید کہ تنبان و تنوبان بالضم ازار کشتی گیران است کہ در
عرف حال تنکہ گویند. صاحب انند این را بالفتح لغت فارسی گوید. صاحب مؤید ہم این را از
لغات فارسی آوردہ گوید کہ ازار کوتاہ کشتی گیران است مؤلف عرض کند کہ تبّان بہ صراحت معرّب
تنبان فارسی در محیط المحیط آمدہ و در قاموس ہم تبّان یافتہ می شود و بیش شک نیست کہ تنبان اسم
جامد فارسی است و مخصوص برای شلوار کوچک کہ تا ران باشد و کشتی گیران می پوشند و باعتبار [illegible]
جامع کہ محقق زبان خود است این را بمعنی مطلق شلوار ہم صحیح دانیم و تبّان را معرّب این بشمار آریم
(اردو) تنبان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا ڈھیلا ڈھالا پیجامہ۔ غرارہ۔ [illegible]
میں جانگی اُس کوتاہ پاجامہ کا نام ہے جو صرف ران تک ستر عورت کے لئے ہوتا ہے جس کو پہلوان
استعمال کرتے ہیں۔ مؤنث۔

تنبد | بقول برہان (۱) بفتح اوّل بر وزن ابجد
مستقبل خاموش بودن و لرزیدن یعنی می لرزد و
خاموش می گردد و بضم ثالث (۲) جسم کل ہمچنانکہ
(روانبد) نفس کل است چہ تن بمعنی جسم و روان
بمعنی نفس و بد بمعنی ہمہ و کل باشد. صاحب جامع
بمعنی دوم قانع و صاحبان رشیدی بر معنی اوّل
... این را بمعنی خاموش بودن ...

ادات الفضلا گفتہ و بمعنی لرزد ہم (امیر خسرو رح)
پای بہ تنبد چو ببر می رود چو مستی و ثابت قدمی
کی بود ﴿ (مولوی معنوی رح) خیال خوش رہی
زان دل بنازد ﴿ خیال زشت آرد دل بہ تنبد
و صاحب ناصری در تعریف ہر دو معنی با برہان متفق
و می فرماید کہ مصدر تنبد تنبیدن است کہ آمد
خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی لرزد و بقول صحیح

بمعنی خاموش گردد ولیکن اول صحیح است (و بذکر معنی دوم بحوالۂ برہان) گوید کہ این وقتی درست باشد کہ بمعنی صاحب بضم باشد **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت نداشت کہ معنی اول را بطور اسم جامد ذکر کنند کہ این مضارع تنبیدن است کہ می آید و شامل باشد بر ہمہ معانیش عجب است از برہان کہ این را مستقبل گفت معلوم می شود کہ در مضارع و حال و مستقبل فرق نمیکند نسبت معنی دوم عرض می شود کہ ہمین اصل است و آنچہ تنانبدہ تنامید گذشت مزید علیہ و مبدل این (اردو) (۱) دیکھو تنبیدن یہہ اس کا مضارع اور اس کے تمام معنون پر شامل ہے (۲) دیکھو تنانبد۔

تنبسہ بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری بر وزن مدرسہ قالی را گویند خواہ کرمانی و خواہ جوشقانی و معرب آن طنفسہ صاحب جامع گوید کہ قلافرش **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) قالین یا قالی۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ غالیچہ ایک قسم کا بچھونا۔ فرش پشمین۔ فرہنگ آصفیہ نے اس کو مؤنث لکھا ہے۔ کتابت کی غلطی ہے یا دہلی کا استعمال۔

تنبک بقول برہان بضم اول بر وزن اردک (۱) با انگشت ابہام و سبابہ و وسطی گرفتن چیزی خوردنی یعنی بسر انگشت چیزی برداشتن و خوردن و (۲) دہلی باشد دم دراز کہ از چوب و سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفتہ بنوازند و (۳) جناغ زین اسپ و دامنۂ زین را نیز گویند و باین دو معنی بفتح اول ہم آمدہ و بجای حرف اول طای حطی ہم درست است صاحب جہانگیری معنی اول را ترک کردہ ذکر معنی دوم کند (ملا مقصود دریہجا ملی گوید)
می نشاند مجلسی و بلبانی ہر شب ہا آنکہ ہرگز نشنیدی ز سر کو تنبک ﴾ و بذکر معنی سوم می فرماید کہ

با اول مفتوح وثانی زده (۴) کاہل وبیکار که آن را تنبل نیز گویند و با اول مضموم وثانی زده و بای
مضموم (۵) مکر وحیله و (۶) جادو. صاحب جامع این را مرادف تبنیک گوید و ذکر ہر سه معنی اول الذکر
می کند صاحب سروری بجائی این را مرادف تنبوک گفته و ذکر معنی سوم کرده و بجای دیگر بصراحت
معنی دوم گوید که چنبر عمیق است که یک جانب آن را پوست خام گرفته باشند تا بوقت
کار را جلاف می زنند (حکیم انوری ۵۲) وانجا که فته مال تو در معرض قسمت به تنبک زنند
حق طمعها بگذارد بپای می فرماید که دنبک وطنبک نیز گویند صاحب ناصری بر معنی دوم و
سوم قناعت فرموده وارسته بر معنی دوم قانع. خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و
دوم وسوم نسبت معنی سوم بحوالهٔ سروری صراحت مزید کند که جناغ زین دوال پہن است
که در رکاب زین کشند و می فرماید که (۷) بمعنی دریچهٔ زرگری است که بدان طلا ونقره
گداخته ریزند وبقول قوسی گوید که دریچهٔ زرین است و می فرماید که این تصحیف باشد و
صحیح بدین معنی تبنک به تقدیم با بر نون چنانکه گذشت. بهار بر ذکر معنی دوم قناعت کرده
مؤلف عرض کند که بهمه معانی اسم جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که تنبیک
بزیادت تحتانی می آید اصل است وتنبوک که بواو عوض یا می آید مبدلش چنانکه تاربن و
تاردن وتلنبک مخفف آن وآنچه خان آرزو نسبت معنی هفتم خیال خود ظاهر فرموده اتفاق
داریم با او که آن تبنک به فوقانی وموحده ونون وکاف است واگر سند استعمال این بمعنی
هفتم پیش شود البته تقدیم مصحف دانیم (اردو) (۱) کسی کھانے کی چیز کو دو انگلیون سے
پکڑ کر اٹھانے کی حرکت. مؤنث. دکن مین چٹکی کہتے ہین جیسے ایک چٹکی بھر تنبک عنایت کرو۔

(۲) ایک قسم کا دف جسکو بغل مین تھام کر بجاتے ہین۔ مذکر (۳) زین کا عریض تسمہ جو رکاب مین باندہتے ہین۔ مذکر (۴) کاہل۔ بیکار۔ دیکھو تنبل (۵) مکر۔ حیلہ۔ مذکر (۶) جادو۔ مذکر (۷) دیکھو تنک کے پہلے معنے۔

(۱لف) **تن بکار دادن** استعمال۔ صاحب (ب) **تن بکار دہی** فدائی مذکر ب گوید کہ بمعنی پشت کار داشتن و شانہ در کار نہی نکردن است **مؤلف** عرض کند کہ ہرچہ بقیاس می آید **الف** است بمعنی مصدری کہ بمعنی سعی کردن در کاری۔ محقق اہل زبان آن را بصورت مقولہ قائم کردہ واین تسامح اوست۔ ب مشتق **الف** است وبس (**اردو**) کسی کام مین کوشش کرنا۔

تنبک تعلیم اصطلاح۔ بقول بحر و بہار تنبکی کہ در وقت تعلیم ورزش کشتی بشاگردان نوازند واین رسم ولایت است (میر نجات ع) در چمن تنبک تعلیم غمت غنچۂ گل ٭ رند باغانی طنبور نوازت بلبل ٭ (سید برہنہ امیر علی شیر

ع) بنگر اگر اینست کہ من می بینم ٭ خوبان دگر تنبک تعلیم کنند ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** گوید کہ مرکب اضافی است موافق قیاس (**اردو**) وہ دف جو کشتی گیر شاگردون کی تعلیم کے وقت بجاتے ہین مذکر

تنبک زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی انگشت زدن است می فرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ سند این بر تنبک گذشت وتعریف بہار خوب نیست مقصودش جز این نباشد کہ انگشت ہا بر تنبک زدن ونواختن تنبک است مخفی مباد کہ سند بالا استعلق بہ مصدر زدن است عیبی ندارد کہ مرادف زدن وبجای خودش می آید (**اردو**) تنبک بجانا انگلیون سے تنبک پر تھاپ مارنا

تنبک مابہ تلنگ است بقول بہار گوید کہ بمعنی ساز است وکوک است۔ صاحب انند نقل نگارش مصداق (نقل نویس را عقل نباشد) **مؤلف** عرض کند کہ لغو است۔ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

تنبک نواز استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ تنبک بنوازد (لاادری ۵) شبی عیسی درین فیروزہ ایوان ٭ شدہ تنبک نواز مہر تابان ٭ (اردو) تنبک نواز اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو تنبک بجاتا ہو۔

تنبل بقول برہان وجامع بروزن صندل (۱) کاہل وبیکارہ وہیچ کارہ و (۲) مسخرہ و (۳) بضم اوّل بروزن بلبل حیلہ ونیرنگ ومکر وفریب و (۴) جادو۔ میفرماید کہ باین معنی بر وزن فرکل ہم آمدہ کہ بضم ثالث باشد صاحب جہانگیری بذیل تنبک گوید کہ آن را تنبل نیز خوانند بمعنی اوّل وسوم وچہارم (کمال اسمعیل ۵۳) درکنج خانہ پشت بہ دیوار دادنش ٭ از خشک زاہدیست نہ از زرق وتنبل است ٭ وصاحبان رشیدی وناصری بہ معنی اوّل وسوم قناعت فرمودہ۔ صاحب سروری بہ معنی سوم وچہارم قانع۔ خان آرزو در سراج ذکر ہرسہ معانی اوّل کردہ۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار معنی اوّل را آوردہ وصاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہم زبانش وصاحب فدائی ہم۔ **مؤلف** عرض کند کہ این لغت ترکی زبان است وصاحب لغات ترکی این را بمعنی آدم فربہ وجاہل آوردہ وصاحب سوار السبیل این را بمعنی اوّل معرب ہم گفتہ ما ہرسہ معنی اوّل این را مفرس دانیم وآنچہ تنبک بمعنی اوّل وسوم وچہارم گذشت صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم کہ ازین

ہیچ تعلق ندارد (اردو) (۱) کاہل سست (۲) مسخرہ (۳) مکر۔ فریب۔ مذکر (۴) جادو۔ مذکر

تنبلیت بقول برہان بروزن عندلیب بار کوچکی را گویند کہ بر بار بزرگ بندند و گاہ بر بالای چاروا نہند و بر بالای آن سوار شوند و یک لنگ بار۔ صاحبان جہانگیری و جامع و سروری و سراج ذکر این کردہ اند۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف تملیت کہ بجایش گذشت و اشارۂ این ہمہ رانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو تملیت۔

تنبو بقول بہار و انند نوعی از خیمہ (سنجر کاشی ؎) باد و روی چو آب در غربال ثؤ خاک بر فرق این کہن تنبو ہا **مؤلف** عرض کند کہ خیمۂ خرد را نام است (اردو) تنبو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ڈیرہ۔ پال۔ شامیانہ۔ نمگیرہ۔ بے چوبہ۔ خرگاہ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ کا تسامح ہے کہ اسکو ہندی کہا اور معنے میں تعمیم بھی غیر صحیح ہے۔ ایک چھوٹے ڈیرے کو تنبو اور پال کہتے ہیں جو شامیانے اور بے چوبے سے سوا ہوتا ہے۔

تنبور بقول برہان و جامع و ناصری بروزن زنبور سازیست مشہور و معرب آن طنبور طنا **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) تنبور۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ ایک قسم کا چھوٹا ڈھول۔ ایک قسم کا باجہ۔ طنبور طائے حطّی سے بھی مستعمل ہے۔

تنبوک بقول برہان و جامع و سروری و ناصری بروزن مفلوک (۱) کبادہ و آن کمانیست بسیار کم زور و (۲) بمعنی جناغ زین کہ دامنۂ زین و تسمۂ رکاب باشد و طاق زین (خواجہ عمید لویکی ؎) در کمان چرخ پیش بیلکت مریخ را ہا ہم کمان تنبوک و ہم شمشیر ساطور آمدہ ہا خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ آنچہ تنبک بمعنی دوم

گذشت مخفف این باشد مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی	دوم بر تنبک اشاره کرده ایم (اردو) (۱) کمزور بکان مؤنث (۲) دیکھو تنبک کے تیسرے معنے۔

تنبول تعول برہان و جامع و جہانگیری و سروری بروزن معقول (۱) برگی باشد که در ہندوستان پان خوانند و با آہک و فوفل خورند و (۲) کباده را نیز گویند و آن کمانی باشد کمزور و (۳) نام قلعه ایست در ہندوستان (شیخ آذری ۱ـه) برگ تنبول خاص ہندستان بود بوزه آمد نصیب ترکستان ﴿ (امیر خسرو ۱ـه) کسی کز تو خورد تنبول امید ﴿ کند بخشش ذخیره برگ جاوید ﴿ (ابو الفرج ۲ـه) کمان رستم دستان بسختی ﴿ کم از تنبول نرم شہریار است ﴿ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می فرماید که تانبول هم گویند و آن بیخ بان بمعنی خولنجان است و بذکر معنی دوم از معنی سوم ساکت ۔خان آرزو در سراج گوید که این لغت ہندی است و مخفف تانبول که آن را تامول بمیم هم گویند به ہمان قاعده بدل باو نون به میم که در ہندی نیز جاریست و چون مخصوص ہندوستان است ہمین نام در فارسی و عربی شائع و بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی سوم گوید که الحال نام و نشان از قلعه مذکور نیست ۔صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم قانع ۔بہار بذکر معنی اوّل قناعت کرده ۔صاحب سوار السبیل این را معرّب داند و تامبول را که بمیم سوم گذشت لغت سنسکرت خواند بمعنی برگ پان ۔صاحب ساطع که محقق سنسکرت است تامبول و تامول ہر دو را نه نوشته ۔پان را سنسکرت گوید ۔صاحب محیط ذکر این کرده می فرماید که تانبول هم گویند که بہندی پان نامند برگ نبات تخمی است بیاره دار مانند لوبیا و انگور برگ آن پہن و نصف بالای آن صنوبری و سر آن

نوک دارد که اہل بلاد عرب بنواحی عمان زراعت آن می کنند و در ہند انواع آن بسیار است ۔
می فرماید که طبیعت آن بلحاظ اقسام فرقی دارد و بہترین آن مطلقاً برگ متوسط سفید نازک اکثر
اطبای یونان مزاج مطلق آن گرم در اول وخشک در دوم نوشته اند وبعضی گرم وخشک
در دوم شک نیست که در تنبول حدت ولطافت ودران قبض است فلہذا واجب که حار در
درجۂ اول باشد واکثر اہل ہند را کثرت تناول آن ضعف حاسۂ ذوق بسیار عارض شود الحاصل
برگ خوش طعم است ودران حدت وقبض وتخفیف باشد ومقوی بن دندان ونافع ورم لہات
ومفرح ومنشط نفس ومقوی بدن ومولد خون جید ونافع بخر وقاطع بوی سیر وپیاز وشراب و
منافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که تامول بجایش گذشت که مخفف تامبول
است بحذف موحدہ وتامبول مبدل تانبول چنانکه بجین وبجیم وتنبول مخفف تاتنبول و
تانبول اصل است یکی از معاصرین عجم گوید که نه خیر تنبول بدون الف اصل است فارسیان
در تلفظ بزیادت الف تانبول ہم استعمال می کنند ولقول شان تنبول لغت فارسی زبان است
وبحدی که در ہند بہ تحقیق می رسد (تمبولمو) لغت سنسکرت می نماید که در تلنگانۂ دکن بعض
برہمنان عالم زبان سنسکرت بر زبان دارند ولیکن صاحب ساطع که محقق سنسکرت است
ازین ساکت اگر (تمبولمو) را لغت سنسکرت دانیم تنبول مخفف آن است که فارسیان استعمال
کردند وتامبول مزید علیہ آن وتنبول مبدلش وتانبول مزید علیہش واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔
فارسیان استعمال برگ پان وپان وتانبول وتنبول وتامبول وتمبول وتمول کرده اند وما
این ہمه را معرّب دانیم ولغت سنسکرت تمبولمو را اگرچه صاحب ساطع ننوشته باشد باعتبار

زبان علمای سنسکرت صحیح دانیم (اردو) تنبول ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کا پتا جو ہندوستان مین عورتین کثرت سے کھاتی ہین ۔ پان ۔

تنبہ بقول برہان وجہانگیری وجامع ورشیدی بروزن انبہ چوبی گندہ و بزرگ کہ در پس در نہند تا در گشودہ نگردد (امیرخسرو ؎) ز نفس شوم آن روہای منکر ہو تبہ گردیدہ ہر یک تنبہ در ۔ چو شان آمدہ در سراج گوید کہ آن را کلندرہ نیز گویند مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم این را بزبان ندارند و فارسی قدیم گویند و این چوبی باشد ناتراشیدہ و ناہموار و لک و بیک کہ آن را گاہی در پس در اندازند تا در گشودہ نگردد (اردو) دو ناہموار اور موٹی لکڑی جو دروازہ بند کرنے کے بعد اُس کا ٹیکا دیتے ہین تا کہ دروازہ کھلنے نہ پاے ۔ مؤنث ۔

تنبیدن بقول برہان وجامع بروزن خندیدن بمعنی (۱) لرزیدن و (۲) طپیدن و (۳) حرکت کردن و (۴) کمین کردن ۔ صاحبان رشیدی وسروری ولوادر بر معنی اوّل قانع ۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل ودوم وسوم گوید کہ (۵) بمعنی خاموش بودن ہم ۔ ہی فرماید کہ سالم التصریف کہ غیر از ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد بذکر ہر پنج معانی گوید کہ اینا کامل التصریف است از ینکہ مضارع این تنبد باشد کہ بجایش مذکور شد ۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل وسوم وچہارم قناعت فرمودہ و بر مضارع این معنی پنجم را ہم نوشتہ صاحب ناصری بذیل تنبد اشارۂ این ہم کردہ مؤلف عرض کند کہ بقول معاصرین عجم اصل این تپیدن بود تای دوم حذف شد وبای فارسی بہ عربی بدل شدہ تنبیدن باقی ماند و معنی اوّل ودوم اصلی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) لرزنا (۲) تڑپنا (۳) حرکت کرنا (۴) گھات مین

بٹھنا۔ دیکھو پس نشستن کے چوتھے معنے (۵) خاموش رہنا۔

تنبیک بقول برہان و جامع و رشیدی و سراج بضم اوّل و سکون ثانی مرادف ہمان تنبک که گذشت بمعنی دوم و سوم۔ صاحب برہان گوید که بای فارسی ہم آمده **مؤلف** عرض کند و خان آرزو در سراج ہم که این اصل می نماید و تنبک که گذشت مخفف این و ما اشارۂ این ہمہ را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو تنبک کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

تنبیه بقول بہار بیدار نمودن و آگاہانیدن می فرماید که بالفظ افتادن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است بالفتح و کسر موحده فارسیان بمعنی اسمی و حاصل بالمصدر استعمال این با مصادر خود کنند که در ملحقات می آید (اردو) تنبیه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ عبرت۔ نصیحت جھڑکی۔ تہدید۔ چشم نمائی۔

تنبیه افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی واقع شدن تنبیه است (معزی۔ نیشاپوری ۵) سی سال گذشت آخر از غفلت؛ تنبیه فتاد چرخ گردان را؛ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر فتادن پیداست که مخفف افتادن است عیبی ندارد (اردو) تنبیه واقع ہونا۔ چشم نمائی واقع ہونا۔

تنبیهه شدن استعمال۔ بمعنی بعمل آمدن تنبیهه و چشم نمائی و نصیحت و عبرت شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ۵) ہیچ تنبیهی ظہوری را نشد؛ این ہمه کر دست این مردم کشید؛ (اردو) چشم نمائی ہونا۔ تنبیهه ہونا۔ سزا ہونا۔ عبرت ہونا۔ (۱۰۰۲۰)

تنبیهه کردن استعمال۔ بمعنی چشم نمائی کردن و آگاہانیدن است **مؤلف** عرض کند که (۱۰۰۲۱)

موافق قیاس است (ظهوری ے) ساد گیہای جنونش نکند تنبیهی ٭ خرد این خیرگی خود ز سر ما ببرد ٭ مخفی مباد که از سند بالا مصدر گندن پیداست که بجایش می آید (اردو) تنبیہ کرنا سرزنش کرنا۔ سزا دینا۔

تنبیه یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حاصل کردن تنبیه باشد (ظهوری ے) دلم یافت تنبیه دیگر بس است ٭ لبم سوخت در هجر ساغر بس است ٭ (اردو) تنبیہ پانا سزا پانا نصیحت پانا۔ عبرت پانا۔

تن پرست اصطلاح۔ بقول بهار و بحر و سروری در ملحقات مرادف تن آسای و تن پرور (صائب ے) آنچه میدانند ماتم تن پرستان سور ماست ٭ داغ دل دیگران و رایت منصور ماست ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو تن آسا۔

تن پرستیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بسند این همان شعر صائب رایش کرد که بر تن پرست گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی تن آسائی کردن و خود را از زحمت و مشقت نگاه داشتن است (اردو) تن پرستی کرنا کہہ سکتے ہیں یعنی مشقت اور زحمت سے اپنے آپ کو بچانا آرام میں رکھنا

تن پرش اصطلاح۔ بقول انند بر وزن ورزش در فارسی زبان بمعنی جستن اندام و بپارسی آن را پکیر چه هم خوانند و بعربی اختلاج و این پرش اگر در روی بود مقدمهٔ لقوه باشد و در شکم مقدمهٔ صرع و در پهلو آماس سپرز و در تمام اندام مقدمهٔ سکته مؤلف عرض کند که اگرچه صاحب انند حوالهٔ ناصری داده است ولیکن در ناصری نیافتیم و معاصرین عجم این را غلط ندانند که پرش حاصل بالمصدر پریدن است و پرش تن وجسم پریدن اعضای تن است که انسان

را بحالت مرضی بوقوع آید (اردو) اعضا
کا پھڑکنا۔ پھڑکنا۔

(الف) **تن پرور** اصطلاح۔ بقول بحر وبہار
مرادف تن پرست وتن آسا **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس۔ صاحب
آصفی گوید کہ بمعنی آنکہ تن وی معبود او باشد ما ہی
گوئیم کہ این ترجمہ لفظی تن پرست است کہ پرستش
کنندہ تن باشد وتن پرور بمعنی حقیقی پرورش
کنندہ تن یعنی آرام طلب وبہ آرام زندگی
بسر کنندہ واز زحمت ومشقت گریزندہ وہم
او مصدر

(ب) **تن پروردن** قائم کردہ عیبی ندارد
کہ بمعنی تن آسا بودن است (سعدی شیرازی ؎)
اگر تن پرورست اندر فراخی ٭ چو تنگی بیند از
سختی بمیرد ٭ (اردو) الف تن پرور۔
وہ شخص جو آرام طلب ہو۔ دیکھو تن آسا (ب)
تن پروری کرنا۔

تنپک بقول برہان وجامع بدیلی تنبک مرادف
بمعنی چہارم **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش چنانکہ
تب وتپ واسب واسپ (اردو) دیکھو
تنبک کے چوتھے معنے۔

تن پوش اصطلاح۔ بقول فدائی ہر جامہ
کہ پوشش تن کسی باشد **مؤلف** عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو)
ہر وہ کپڑا جس سے تن ڈھانکا جاے۔ مذکر۔

تنتاک بقول برہان وجامع وسروری و
جہانگیری نام مردی بود بروزن غمناک نام پادشاہی
بود ونام مردی ہم **مؤلف** عرض کند کہ ازین
اجمال بیان ترکش تفوق داشت (اردو)
تنتاک ایک پادشاہ اور ایک مرد کا نام تھا جس
کی تعریف مزید کسی محقق نے نہیں کی۔ مذکر۔

تن تن بقول بہار کنایہ از نغمہ وسرود۔
(انوری ؎) در خانہ تن مزان کہ زد دستان
عندلیب ٭ در ہر دمت ز باغچہ صد جاے

تن تن است ۔ صاحب بحر ہم بر بانش **مؤلف** عرض کند کہ غیر از اسم صوت نباشد (اردو) نغمہ و صدا کی آواز کو فارسیون نے تن تن کہا ہے ۔ مؤنث ۔

تنتنہ بقول برہان در ملحقات بر وزن ارتنہ بمعنی بانگ و صدا و شور و غوغا و جنگ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین لغت ساکت و ہرچہ بخیال ما میرسد ہمین کہ فارسیان لغت عرب طنطنہ را کہ بقول منتخب بالفتح و بفتح طای دوم و نون بمعنی حکایت آواز طنبور و مانند آن بود مفرس کردہ اند یا عربان تنتنۂ فارسی را معرب فرمودہ و از انکہ اشارہ تعریب در لغات عرب نیست خیال اول را قرین بقیاس دانیم (اردو) صاحب آصفیہ نے طنطنہ کو اردو مین بمعنی شان و شوکت ۔ رعب و داب و دبدبہ و تحکم و تمکنت لکھا ہے اسم مذکر ۔ لیکن اس کا ترجمہ شور و غل ۔ مذکر ۔ جنگ ۔ مؤنث ۔

تن تنہا اصطلاح ۔ بقول بہار و انند بمعنی واحد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است بمعنی مجرد و بذات خود بلا شرکت غیری بعضی برانند کہ محاورۂ ہند است ولیکن استعمال صائب دلیل محاورۂ فارسی است (ص)

اگر دو یار موافق زبان یکی سازند ؎ فلک بہ یک تن تنہا چہ می تواند کرد ؎

(اردو) تن تنہا کا استعمال ہمین بعنون دکن مین ہے اور بہ لحاظ محاورۂ فارسی اردو مین مستعمل ہو سکتا ہے ۔ تنہا ۔ مجرد ۔ صرف اپنی ذات سے جیسے "مین نے یہ کام تن تنہا کیا ہے"

تنتہ بقول برہان و جامع و سراج بفتح اول و فوقانی و سکون ثانی (۱) تنیدہ و پردۂ عنکبوت را گویند و بضم اول و فتح ثالث (۲) زنبور سرخ ۔ صاحب رشیدی گوید کہ این

مخفف تنسته است که بمعنی تنیده عنکبوت می آید صاحب سروری بر معنی اول قانع (شاعر ع)

عشق او عنکبوت را ماند ۞ که تنیدست تنته گرد دلم ۞ صاحب نوادر بذیل تنستن و تنودن و

تنیدن گوید که تنسته و تنیده و تنته و تنه و تنده همه مرادف یکدیگر است بمعنی اول مؤلف عرض

کند که این بحذف سین مهمله مخفف تنسته باشد که اسم مفعول است و بمعنی دوم بنفسه اسم جامد

اردو (۱) مکڑی کا جالا۔ مذکر (۲) زنبور سرخ۔ مؤنث۔

تنج بقول برهان بفتح اول بر وزن رنج بمعنی (۱) درهم پیچیدن و (۲) فراهم فشردن و (۳) از

پی درآمدن و (۴) فراهم نشاندن می فرماید که هر فاعل را نیز گویند یعنی پیچنده و فشارنده و از پی

درآینده و امر باین معنی هم یعنی درپیچ و بیفشر و از پی درای و بعضی گویند که تنج بمعنی از پی درآمده

و ترنج فشارنده و بکسر اول نیز گفته اند صاحب جامع گوید که بمعنی اول و دوم است و مصدر

آن تنجیدن باشد و بذکر معنی سوم و چهارم فرماید که اسم فاعل و امر نیز صاحب سروری می طرازد

که بمعنی پیچیده و فراهم فشارنده و بمعنی امر نیز آمده (شمس فخری ع) گهی همی زند به پای کین و

می کشش ۞ گهی میکشش بپای قهر و مرتنج ۞ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی درهم پیچیدن و فراهم

فشردن میفرماید که برهان بمعنی از پی درآمدن هم نوشته و صحیح اول است چه مشتق است از تنجیدن

و امر هم و تنجیدن که می آید مخفف ترنجیدن نیست چه درین صورت بضم تا می بود و حالانکه با گنج و رنج

قافیه کرده اند و برین قیاس جمیع این باب صاحب نوادر این را بذیل تنجیدن آورده گوید

که مثله و امر بدین معنی و درهم افشرده مؤلف عرض کند که از جمیع محققین بالا یکی هم بحقیقت

پی نبرد سیما خان آرزو۔ وای مبر و که او هم سکندری خورد تنجیدن مصدر نیست مرکب

کہ بمعنی (۱) پیچیدن و (۲) درہم افشردن و (۳) درہم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراہم
نشاندن می آید و تنج زیر بحث اسم ہمان مصدر است کہ مصدر بترکیب آن با علامت مصدر
و یای معروف وضع شد پس این مشتق از مصدر نیست چنانکہ خان آرزو گفتہ بلکہ مصدر مرکب است
ازین چنانکہ ما گفتہ ایم و معنی این غیر از پیچ نیست و دیگر ہمہ معانی مصدر بسبیل مجاز است و معاصرین
عجم گویند کہ الحق ہمین است و لغت فارسی قدیم محض بمعنی پیچ۔ الا درین صورت معانی مصدری را
بیان نکردہ برہان و خان آرزو ہیچ است و ہیچ معنی فاعلی و مفعولی بیان کردہ بعض محققین و آنکہ
ترکیب است کہ مخصوص اسم فاعل و اسم مفعول ترکیبی است و بمعنی امر۔ امر حاضر ہمان تنجیدن
شامل بر ہمہ معانیش۔ این است حقیقت این اسم جامد فارسی کہ در تعریفش ہمہ محققین بترکستان
رفتہ اند۔ قائل (اردو) پیچ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ لپیٹ۔ بل۔ تاب۔ دیکھو پیچ۔

(الف) تنجیدن
(ب) تنجیدہ

الف بقول برہان بروزن رنجیدن (۱) بمعنی پیچیدن
و (۲) بمعنی درہم فشردن و ہم او نسبت ب گوید کہ
بروزن سنجیدہ بمعنی ترنجیدہ کہ درہم کشیدہ و فشاردہ
گردیدہ و پیچیدہ باشد۔ صاحب جامع الف را
ترک کرد و نسبت ب ہمزبان برہان صاحب
سروری نسبت الف با برہان متفق و نسبت ب
گوید کہ پیچیدہ و فراہم فشردہ صاحب ناصری ہم

الف را ترک کرد و بر ب می فرماید کہ درہم کشیدہ
بود کہ آن را ترنجیدہ ہم خوانند و تنجیدن مصدر
آنست صاحب رشیدی بترک الف نسبت ب
می طرازد کہ مرادف ترنجیدہ صاحب جہانگیری ہم
الف را گذاشت و ب را بمعنی درہم کشیدہ نگاشتہ
خان آرزو در سراج بترک ب نسبت الف می نگارد
کہ مرادف ترنجیدن است بوزن رنجیدن بمعنی
درہم کشیدن صاحب نوادر ہم بر درہم افشردن

فائع۔ و صاحب موارد بهر دو معنی متفق با برهان صاحب بحر که محقق مصادر فارسی است بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۳) در هم کشیدن و (۴) از پی آمدن و (۵) فراهم نشاندن (کامل التصریف) و مضارع این تنجد۔ **مؤلف** عرض کند که ب اسم مفعول این است و در معانی لازم اگر مفعول نگوئیم توانیم گفت که فارسیان بر ماضی مطلق این های هوز زیاده کرده اند که افادهٔ معنی مفعولی کند و این مرکب است از همان اسم مصدر تنج که تحتانی گذشت و یای معروف و علامت دن و به اصول ما مصدر اصلی است که اسم این مصدر هم لغت فارسی زبان است بعضی از محققین این را مخفف ترنجیدن دانند شامل بر همهٔ معانی او و اسم جامد این تنج را هم مخفف ترنج می گویند بر خلاف شان ہم و تنج را اسم جامد و غیر متعلق از ترنج دانیم معنی اوّل حقیقی است و دیگر همه معانی مجاز آن (اردو) الف (۱) دیکھو سمیٹنا (۲) نچوڑنا (۳) کشیدہ ہونا خفا ہونا (۴) تعاقب کرنا (۵) جمع کرنا ایک جگہ بٹھانا (ب) الف کا اسم مفعول۔

تنجیر بقول ناصری بالکسر بمعنی پاتیله است و پاتیله دیگی است که در ان حلوا و طعام پزند و معرب این طنجیر بطای حطی بفتح طا است بصاحب انند نقل نگارش بصراحت مزید که این لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر همهٔ محققین ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتبار صاحب ناصری که محقق زبان خود است ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) پتیلا۔ مذکر۔ دیکھو پاتیلہ۔

تنچه بقول ملحقات برهان مرادف تنچه که بمعنی توشه دان گذشت **مؤلف** عرض کند که همین اصل است و آنچه به جیم گذشت مبدل این چنانکه کنجین و کنجیم۔ و ظاهر ا مرکب معلوم می شود از تن که بمعنی آسایش گذشت و چه که افادهٔ معنی تصغیر کند چنانچه طاقچه معنی لفظی این آسایش قلیلی و کنایه از توشه دان که در غذا از ان آسایش قلیلی بهم رسد و در اسم جامد فارسی بودن این شکی نیست

لغات ترکی باز این ساکت بعضی از معاصرین عجم گویند که اصل این تانچه بود بمعنی حقیقی اپنا کوچک دہان است که تان بمعنی فم و دہان بجایش گذشت و کنایه باشد از تنخواه این مخفف آنست والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو تمچه۔

تن خریدن در چیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار و آنند لازم تن گرفتن در چیزی (خواجه نظامی ؎) کلاه کیان هم کیان را سزد پاژن خز تن رومیان کی خزد ؎ **مؤلف** عرض کند که خزیدن تن بمعنی گنجیدن تن است (اردو) جسم سمانا۔ یعنے کسی لباس کا جسم پر تنگ نہونا۔

تنخواه بقول بہار (۱) معروف می فرماید که بالفظ دادن و کردن و گرفتن مستعمل۔ خان آرزو در چراغ ہدایت هم برهمین معروف قانع و صاحب فرهنگ فدائی می فرماید که بمعنی پولی است که سالانه یا ماهانه بپاداش چاکری می دهند یعنی مواجب و مشاهره و مستمری **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی تن پرور و تن پسند اندرین صورت این را اسم فاعل ترکیبی دانیم یعنی خواهنده تن و سند این از میرزا داراب جویا ہے (بزرگی تنخواه کردن) مذکور شد۔ محقق مباد که بمعنی اول اسم مفعول ترکیبی دانیم بمعنی خواسته شده تن یعنی چیزی که تن او را خواسته برای پرورش خود (اردو) (۱) تنخواه۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث مشاهره۔ درماهه۔ مواجب۔ ماہانہ۔ ماہیانہ (۲) دیکھو تن پرور۔

تنخواه دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مشاهره ادا کردن است (سلیم طهرانی ؎) غیر داغ از حاصل دنیا نصیب ما نشد ؎ ہمچو ماہی خوش زری ما را جہان تنخواه داد ؎ (اردو) تنخواه دینا۔

تنخواه کردن استعمال۔ صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی مقرر کردن مشاهره باشد (حویای کشمیری سے) کند بر رهروان این کوه تنخواه ٭ بهر گام سے بزرگیهای این راه ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گردن پیداست که بجایش می آید و ما ازین سند مصدر تنخواه کردن راهم متعلق نموده ایم ازینکه تنخواه بصفت کوه واقع شده چنانکه صراحتش بر مصدر (بزرگی تنخواه کردن) کرده ایم - باقی حال تنخواه کردن بمعنی بالا درست است اگرچه این سند متعلق باو نباشد (اردو) تنخواه کرنا ٭ مشاهره مقرر کرنا -

تنخواه گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت - صاحب بحر گوید که (۱) بمعنی حقیقی است و باصطلاح لوطیان (۲) اغلام کردن وارسته هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که معنی اول موافق قیاس است و معنی دوم را طالب سندیم (مخلص کاشی سے) بهای بوسه سیم قلب کی آن ماه می گیرد ٭ اگر تن خواه از کس نقد جان تنخواه می گیرد ٭ مخفی مباد که از سند بالا استعمال مصدر گیردن پیداست نه گرفتن و هر دو مرادف یکدیگر است که بجایش می آید (اردو) (۱) تنخواه لینا - حاصل کرنا - (۲) اغلام کرنا -

تنخواه گشتن استعمال بمعنی تنخواه قرار یافتن و مشاهره شدن است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری سے) آورده است به دل صاف نظر روان ٭ عکسش بر آب در آیینه تنخواه گشته است ٭ (اردو) تنخواه هونا ٭ تنخواه قرار پانا -

تن خود اصطلاح - بقول بهار باضافت (۱) آنچه از آن خود باشد و از دیگری نبود و (۲) گاهی بمعنی جزو تن هم می آید (سعید اشرف سے) غیر از بت هندوی فرنگی نگهم ٭ دیداست کسی کافر جنبت تن خود ٭ (واله سے) ای ترک

(ارد علم)

سگکار از فلک شاهین تن خود ٭ تهانه کنونم از تو غمگین تن خود ٭ در عشق ندانسته بگو در کی ماند دم ٭ چون طفل مهر شک اشک خونین تن خود ٭ صاحب بحر بمعنی اول قانع خان آرزو در چراغ هدایت ذکر معنی دوم هم کرده و از رباعی بالا سند گرفته مؤلف عرض کند که بخیال ما تن خود بمعنی خود است نه بجز و تن چنانکه از سند بالا پیداست و همین است معنی دوم فتامل (اردو) (۱) اپنا مال اپنی ملکیت (۲) خود

تند القول برهان و جامع بضم اول و سکون ثانی و دال ابجد (۱) معروف است که مرادف تیز باشد و (۲) هر چیز که از جائی برجهد و جهنده ٭ (۳) خشم و (۴) خشمگین و خشمناک و غضبناک و (۵) درشت و (۶) توانا و فربه و (۷) غول بیابانی و (۸) دیو و (۹) سر کوه و (۱۰) بلند و (۱۱) بلندی (سراج الدین راجی [illegible]) دم تیغ او آنچنان تیز و تند ٭ که با تیزیش تیغ برق است کند ٭ (ظفر نامه [illegible]) روان از پیش لشکری شمار ٭ همه صفدر و تند و خنجر گذار ٭ (مولوی معنوی [illegible]) وان دگر گفتی که پریانند و تند ٭ اندر و جهان کشان با تیغ کند ٭ (فردوسی [illegible]) تو با شاه بر شو ببالای تند ٭ ز پیران و لشکر مشو هیچ کند ٭ (فرخی [illegible]) گهی از کنار فرود آرد و بیرون آرد ٭ ز کوه تند پلنگ و ز آب ژرف نهنگ ٭ (نور بهای جامی [illegible]) چشم او سخت تنگ چون کس تر ٭ تند پیشانیش چو خانه خر ٭ صاحب جهانگیری ذکر معنی اول و سوم و چهارم و هشتم تا یازدهم کرده صاحب رشیدی بمعنی اول و چهارم و هشتم تا یازدهم قناعت فرموده صاحب سروری ذکر معنی اول و چهارم و نهم و دهم کرده صاحب ناصری معنی اول و سوم و چهارم و هشتم و نهم و دهم را آورده بهار ذکر معنی اول گوید که معنی جلد هم داخل معنی اول است و بمجاز بمعنی شوخ ذکر اسناد استعمال این با مصادر فارسی که پیش کرده همه در ملحقات می آید

خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل فرموده گوید که تحقیق آنست اگرچه ظاہراسم جامد می نماید لیکن در واقع مشتق است وتندیدن مصدر این باشد بمعنی تیز شدن ومعنی چہارم ہفتم گرفتنی مجاز است و می فرماید که (۱۲) بمعنی شگوفه آوردن درختان نیز چنانکه در تحفه مسطوراست ازینجاست که صاحب جہانگیری بمعنی خشمگین آورده وذکر معنی ہشتم کرده گوید که غایتش بمعنی دیو که مزاجش آتشین است مجازتواند بود ومعنی نہم ویازدہم را ہم آورده **مؤلف** عرض کند که فضولی اوست که تندرا مشتق از تندیدن خیال کرده۔ نمی داند که تند اسم مصدر واصل است وتندیدن که می آید وضع شد ازہمین تند وبه تحقیق ما معنی اوّل ویازدہم اصل است ودیگر معانی مجاز آن ومعنی دوازدہم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (**اردو**) (۱) دیکھو تیز (۲) کوندنے والا (۳) غصه۔ مذکر (۴) غضبناک (۵) سخت (۶) توانا (۷) دیکھو غول بیابانی۔ مذکر (۸) دیو۔ مذکر (۹) پہاڑ کی چوٹی مؤنث (۱۰) بلند (۱۱) بلندی۔ مؤنث (۱۲) درختوں کا پھولنا بمعنی حاصل بالمصدر۔

تنداب اصطلاح۔ بقول ناصری دوائی است روان وسیّال که ہرچه دران اندازند گداخته گردد وآن را تیزاب نیز گویند ومعروف است۔ صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب سفرنگ بشرح صد وپنجاه وچارمی فقرهٔ (دساتیر) آسمانی یفرزاباد (خشوران وخشور) گوید که آبی که از دواہای تند وتیز سازند ہرچه دران افتد بگدازد **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت آب تند است (**اردو**) تیزاب۔ بقول آصفیه مذکر۔ فارسی۔ نہایت تند عرق۔ ایک قسم کا کیمیائی مرکب۔ ایسڈ۔ نہایت ترش۔

(۲ الف) **تن داد**
(ب) **تن دادن**
(ج) **تن دادن بچیزی**

اصطلاح۔ صاحب مؤید مطبوعه مذکور

(د) **تن وادن چیزی را** | الف گوید که (۱) بمعنی
(۵) **تن دادن در چیزی**
راضی و فرمان بردار شد و (۲) پوشیدن
و در نسخ قلمی همین معنی بر (تن درداد) نوشته
و در نسخهٔ معنی دوم را بصورت مصدر
نه نوشت یعنی (پوشید) صاحب آصفی بذکر
ب گوید که با چیزی و در چیزی و چیزی را بمعنی
رضا دادن و قبول کردن (سنجر کاشی ب ۵)
سنجر بسرم بازنه تیغ و تبر آمد ٭ تن میدهم امروز
که کارم بسر آمد ٭ (ظهوری ج ۵) سینه‌ها
گر تنی گاهی به کتان ٭ از کتان ماهتاب می‌ریزد
٭ (وله ج ۵) ننهد تن بمرهم ریشی ٭ سینه
کز داغ برگزیده شود ٭ بهار ذکر ب و ج و
د کرده (واله هروی ج ۵) صبر آمد و زور
شوق را دید ٭ نا داده تنی بکار برگشت ٭ (سلمان
ساوجی ۵ ۵) بر قامت بزرگی او ملبس
گشت ٭ می زیبد از بزرگی او تن در ان دهد ٭
صاحب بحر ذکر (ج) کرده معنی با آصفی متفق
و می فرماید که تن دردادن بچیزی هم بهمین معنی آمده
که مرادف این است **مؤلف** عرض کند که
از بعضی امثله استعمال مصدر رهیدن پیداست
که بجایش می آید مخفی مباد که الف ماضی مطلق بسا
باشد ولی ضرورت نداشت که ذکر مشتقات کند
معنی دوم الف غلط است (اردو) الف
ب کا ماضی مطلق راضی ہوا۔ (ب تا ۵) راضی ہونا

تند افتادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی تند واقع شدن و تند و تیز شدن است
(کلیم همدانی ۵) مبادا آتش سودای کس
زین گونه تند افتد ٭ ز جوش گریه‌ام چشمی است
چون دیگی بسر رفته ٭ (اردو) تند و تیز ہونا
تند واقع ہونا۔

تند باد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ باد تند و تیز۔ صاحب فدائی گوید که بتازی

هر هر نامند **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت
همان باد تند است که بجایش گذشت (ظهوری
۵) نشد از تند باد آه ماه و هفته طولانی بسر
تو که گر دادی کنم امروز فردا را (**اردو**)
دیکھو باد تند۔

تندبار اصطلاح - بقول برهان و جامع (۱)
موذیات را گویند مانند شیر و پلنگ و مار و عقرب
و زنبور و مورچه و امثال آن و (۲) هر جانور
که جانور دیگر را بخورد - صاحب ناصری ذکر
معنی اول گوید که برخلاف زند بار است
که حیوانات بی آزار را نام است صاحب فدائی بر
معنی دوم قانع - صاحب سفرنگ به شرح هفتان و دهمی
فقرهٔ (دساتیر آسمانی لغز زاباد و خشور ۲ وخشور)
ذکر این معنی اول کرده گوید که بالضم باشد۔
خان آرزو در سراج بحوالهٔ ... همان ذکر این هر دو
معنی کرده **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی
این تند بنیاد یا تند ثمره یا سخت گناه یا تند حاصل
و سخت نتیجه باشد و کنایه از هر دو معانی بالا و
معنی اول مجاز معنی دوم (**اردو**) (۱)
وہ موذی جانور جو انسان کو نقصان پہنچائیں
یا کاٹ کھائیں - مذکر (۲) وہ جانور جن کی
غذا دوسرے ضعیف جانوروں سے ہے۔

تندباری اصطلاح - بقول فدائی معنی
خونخواری و درندگی و سبعیت است **مؤلف**
عرض کند که از همان تند بار بترکیب یای
مصدری است بر سبیل مجاز - اگرچه دیگر همه
محققین ازین ساکت اند ولیکن قول فدائی
پایهٔ اعتبار دارد که از علمای معاصر عجم بود۔
(**اردو**) خونخواری - درندگی - مؤنث -

تندبور اصطلاح - بقول برهان و جامع
و رشیدی و مؤید بضم بای ابجد و سکون واو
مجهول و رای قرشت جستن و برجستن و پایین
معنی بجای بای ابجد یای حطی هم آمده که می آید
خان آرزو در سراج می گوید که یکی ازین هر دو

تصحیف است مؤلف عرض کند که اصل
این تندی و ربود بمعنی صاحب تندی و در
کثرت استعمال یای ساکن مفتوح شده و واو
متحرک ساکن از قبیل گنجور و گنجور و رنجور
و رنجور و این مبدّل آنست چنانکه پاکند و
باکند محققین بالا در عرض معنی از غور کار نگرفته اند
و بمعنی مصدری بیان کردند معنی این برجستگی
و برجهنده باشد نه برجستن - معاصرین عجم با ما
اتفاق دارند که مرادف جهنده باشد و بر زبان
شان نیست (اردو) کوندنے والا - کوند
جیسے بجلی کی کوند -

تندخو استعمال - کسی که خوی او تند باشد
بدخو - مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است موافق قیاس (ظهوری ۵) کسی را
گر کسی نامهربان و تندخو گوید ما ستمگار مرا بشناس
اینها را باو گوید ما صاحب بحر بر تندخوی گوید
که آنکه بسهل چیزی ناخوش و بی دماغ شود و
کوته اندیش بهار هم ذکر این کرده و صاحب فدائی
این را بمعنی مرد تنک راغر و خشمناک گفته یعنی کسی
که زود بخشم آید و دشمنان آن خوش خوی - ما هم
گوئیم این مزید علیه تندخوست بزیادت تحتانی
در آخر (اردو) تندخو - بدمزاج - بداخلاق -

تندخیال استعمال - بهار ذکر این کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف
همان تندخواست که گذشت و مرادف تند
رای که می آید (ملا طغرا در زیب لوائح) اگر دون
رکابی که ناطقهٔ تندخیالان از بلند پایگی مناقبش
در مقام نفس شماری است (اردو) دیکهو
تندخو - تندخیال اور سخت رائے بهی اردو
مین بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے هین -

تندر بقول برهان بضم اول و فتح ثالث و
سکون ثانی و رای قرشت (۱) بمعنی غرنده
عموماً و رعد را گویند خصوصاً و بضم ثالث هم
آمده و (۲) بلبل را نیز گویند که عربان عندلیب

خوانند صاحب جهانگیری این را مرادف تندر
گفته که می آید و بر معنی اول قناعت فرموده ـ
(فرخی در صفت اسپ ۵) نه چرخ است
و اجزای او چون ستاره ٭ نه ابر است آواے
او همچو تندر ٭ (شرف شفروه هم بصفت اسپ
آورده (۵) از بانگ او چو بازان زهره
همی چکد ٭ زیرا که خود چو برق و صهیلش چو تندر
است ٭ صاحب رشیدی هم بر معنی اول قناعت
کرده مرادف تندر گوید صاحب سروری
هم بانش ـ صاحب ناصری بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که اگرچه برهان ذکرش
کرده ولیکن ما در هیچ فرهنگی نیافتیم ـ صاحب
فدائی گوید که آسمان غرنبش است و آن آواز
بیمناک که هنگام بارش از شگافتن ابر ها بر می آید
خان آرزو در سراج گوید که این مخفف تندر
باشد می فرماید که بمعنی مطلق رعد است و
غرنده هم نام رعد است **مؤلف** گوید که
برای معنی دوم بیان کرده برهان باشتاق سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم هم از بین بیخبر اند
و همه محققین دیگر ساکت و نسبت معنی اول
اتفاق داریم با خان آرزو و صراحت ما غلط
بر تندر بباید (اردو) (۱) دیکهو تندر
(۲) دیکهو بلبل ـ

تندرای اصطلاح ـ بقول بحر و بهار ـ
ناعاقبت بین و کوته اندیش (شیخ شیراز ۵)
مکن مردم آزاری ای تندرای ٭ که ناگه رسد
بر تو قهر خدای ٭ **مؤلف** عرض کند که بمعنی
تندخیال و تندخو و مرد سخت طبیعت است
و بمجاز معانی بالا توان گرفت ولیکن ضرورت
ندارد (اردو) دیکهو تندخو او تندخیال ـ

تن در دادن مصدر اصطلاحی ـ بقول
بهار و رشیدی و (ناصری و جهانگیری در ملحقات)
(۱) کنایه از راضی شدن و قبول کردن ـ
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که

(۲) بمعنی سعی کردن ہم چنانکہ "فلان درین کار تن نمیدہد" می فرماید کہ این ہم گویا از معنی اول ماخوذ است۔ صاحب فدائی ہمزبان برہان **مؤلف** گوید با خان آرزو در معنی دوم ہم اتفاق داریم بعض محققین بالا (بچیزے) را با این مرکب کردہ اند معنی ۔۔۔۔۔۔

تن در دادن بچیزی وہمین مصدر بدون کلمۂ در ہم گذشت واین مرادف آن است صاحب سروری ذکر مضارع این کردہ (انوری سے) پایۂ قدر ترا از سہ نشان می خواستم ٭ گفت اوکی در دہد تن را باین خلقان خام ٭ (سعدی سے) چو گاو ار ترا بایدت فربہی ٭ چو خر تن بجور کسان در دہی ٭ مخفی مباد کہ از اسناد بالا مصدر دہیدن پیداست کہ بجایش می آید (اردو) (۱) راضی ہونا۔ قبول کرنا۔ (۲) سعی کرنا۔ دیکھو تن دادن بسعہ ملحقات۔

تندرست اصطلاح۔ بقول بہار وانند (۱) مقابل بیمار واطلاق آن بر دولت نیز آمدہ (نظامی سے) بشکرانہ دولت تندرست ٭ ہر ان رشتہ بنیاد افگند جست ٭ **مؤلف** گوید کہ معنی اول حقیقی ومجاز (۲) چیزی کہ نقصی ندارد وسند بالا متعلق بہمین معنی مجازیست اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) تندرست بقول آصفیہ۔ فارسی۔ نکھی۔ بھلا چنگا صحیح سالم (۲) بے نقص۔ کامل۔

تندرستان را نباشد درد ریش مثل صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل راجع کسی زنند کہ ہیچ فکری ندارد از درد ورنج دیگران (اردو) دکن میں کہتے ہیں "دولت مند کو کیا غم" "بھلے چنگے درد کیا جانیں"

تندرستی استعمال۔ بقول فدائی بجیم

بد رو دو است کہ صحت و استقامت مزاج باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) تندرستی ۔ مؤنث صحت ۔

تن در گمان دادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و (ملحقات برہان) احاطۂ گمان کردن و محیط ظن شدن و صاحب ظن و گمان گردیدن۔ صاحب مؤید قلمی ذکر مضارع این کردہ بحوالۂ صاحب شرف نامہ گوید کہ محاط احاطت ظن شود و در نسخۂ مطبوعہ تسامح است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) گمان اور شک میں مبتلا ہونا ۔

تندرو بقول برہان و جامع و رشیدی و بحر و سروری بروزن تندخو بمعنی (۱) بخیل و ممسک و (۲) ترش رو ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید کہ این مجاز است چہ تند بمجاز بمعنی تیز باشد کہ عبارت از سرکہ بود (سعدی شیرازی ۵) بنالید درویشی از ضعف حال پیش تندروئی خداوند مال ﴿ **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن کہ ممسک و بخیل ہم دائم تندرو می باشد نمیدانیم کہ خان آرزو سرکہ را بچہ ضرورت آوردہ شک نیست کہ تندرو بمعنی ترشرو است (اردو) (۱) بخیل ۔ ممسک (۲) ترشرو وہ شخص جو بدمزاج ہو اور بد اخلاق ۔ صاحب آصفیہ نے ترش رو پر فرمایا ہے ۔ ناخوش ۔ مکدر ۔ بدمزاج ۔ بیدماغ ۔ چڑچڑا ۔

تندزبانی استعمال ۔ بمعنی بدزبانی و تیز زبانی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) دروغ ہای ظہوری چہ راست مانند است ﴿ لبش بہ تندزبانی در افتادہ ﴿ (اردو) بدزبانی ۔ تندزبانی مؤنث ۔ دونو کا استعمال ۔ بقاعدۂ فارسی اردو میں ہو سکتا ہے ۔

(دو لم)

تندس بقول برہان وجامع وجہانگیری
ورشیدی وناصری بفتح ثالث بروزن ہرکس
بمعنی تن مانند چہ وس بمعنی شبیہہ ونظیر و مانند
باشد تفسیر تمثال وبکسر ثالث مخفف تندیس کہ
آنہم تن مانند باشد چہ دیس ہم بمعنی شبیہہ ونظیر
و مانند است (حکیم فرخی ؎) فرو وکاخ یکی
بوستان چو باغ بہشت ٭ ہزار گونہ درو
شکل تندس دلبر ٭ خان آرزو در سراج ہم
ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تندیسہ
کہ ہمین معنی می آید اصل است وتندیس وتندسہ
وتندس ہمہ مخففش (اردو) دیکھو تمثال۔

تندساختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی تیز کردن وبلند کردن صدا (نجات
اصفہانی ؎) آنگو نیم بجانان غم تنہائی را
٭ تند سازید دف وتنبک غوغائی را ٭ مخفی
مباد کہ از سند بالا استعمال مصدر سازیدن
پیدا است کہ بجایش می آید (اردو) تیز کرنا
بلند کرنا (آواز کا)

تندسہ بقول برہان وجہانگیری وجامع
وسروری وناصری وسراج ہمان تندس کہ
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این
ہمہ را انجا کردہ ایم کہ مخفف تندیسہ باشد
(اردو) دیکھو تندس۔

تندفہم اصطلاح۔ بقول بہار وبحر وانند
آنکہ سخن را زود دریابد (حکیم زلالی ؎)
ایا نہ تندفہم تیز بینش ٭ نگار کارگاہ آفرینش ٭
مؤلف عرض کند کہ مرادف تیزفہم۔ اسم
فاعل ترکیبی است موافق قیاس (اردو)
تیزفہم۔ چالاک۔ بات جلد سمجھنے والا۔

(الف) **تندکردن** استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف تیزکردن (رشیدا ؎)
ہر لحظہ خیرہ می کنم اندر خطش نگاہ ٭ چون کودکے

نکردہ سواد کتاب تند ۂ صاحب بحر ----

(ب) تند کردن سواد کتاب را بمعنی مطالعہ خوب کردن وملکۂ خواندن بہم رسانیدن قائم کردہ واستنادش غالباً از سند بالا باشد بخیال ما خیال او درست است (اردو) الف تیز کرنا ب مطالعہ کرنا۔ پڑھنے کا ملکہ حاصل کرنا۔

تندو بقول برہان وجامع ورشیدی وجہانگیری بفتح اول وضم ثالث بروزن بد رو عنکبوت را گویند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ آن را تنندو ہم گویند (شمس فخری ۵) شہا غنقای قاف فتح ونصرت ۂ بود بر طاق ایوان تو تندو ۂ صاحب سروری گوید کہ تنندو ہم بہمین معنی می آید۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ تنندہ اصل است وتنندو ابدالش چنانکہ اوسہ واوسو واین مخفف آن بحذف یک نون (اردو) مکڑی۔ مؤنث۔

(الف) تند وتیز استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند نقلش بر داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است تکرار تند است بامرادفش برای قوت بیان (اوحدی ۵) چہ تند وتیز بدل بر دن من آمدۂ ۂ نشتاب چیست بہ آتش گرفتن آمدۂ ۂ واز مصدر ــ

(ب) تند وتیز آمدن پیداست کہ بمعنی آمدن بہ تیزی تمام وبعجلت تمام است (اردو) الف تند اور تیز۔ جلد جلد۔ بہت تیزی کے ساتھہ (ب) بہت تیزی کے ساتھہ آنا۔

تند وخند اصطلاح۔ بقول برہان وجامع وسروری وبہار بضم اول وخای نقطہ دار این لغت از اتباع است وبمعنی تار ومار کہ زیر وزبر شدہ واز ہم پاشیدہ و بہ این معنی بہ فتح اول وخاے نقطہ دار ہم آمدہ۔ صاحب جہانگیری (خند) را بہ واو (خوند) نوشتہ (شمس فخری ۵) از مہر

فنا همه گشتند تار و مار ٭ و ز تند باد قهر و اجل
جمله تندوخند ٭ **مؤلف** عرض کند که همهٔ
محققین بالا واو را در خند داخل نکرده اند
تصحیف کتابت جهانگیری بیش نباشد و تصفیهٔ
آخر این بجایش کنیم (**اردو**) دیکھو تار و مار۔

تندوخوند اصطلاح۔ بقول جهانگیری و
رشیدی و خان آرزو در سراج همان (تند
و خند) که بدون واو بعد خای معجمه گذشت۔
مؤلف عرض کند که تصحیف کتابت می نماید
که باظهار ضمهٔ خای معجمه واو را در کتابت
داخل کردند و ظاهرا بدون واو صحیح می نماید
(**اردو**) دیکھو تند و خند۔

تندور بقول برهان و سروری بضم اول
و ثالث بروزن پر زور (۱) بمعنی رعد
باشد و بفتح ثالث هم به این معنی آمده و
(۲) بلبل را هم گویند که عرب عندلیب
خوانند۔ صاحب جهانگیری بر معنی اول
قانع۔ صاحب جامع نسبت معنی اول گوید که
مطلق غرنده و خصوصاً رعد و ذکر معنی دوم هم
فرموده۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قناعت
کرده از منوچهری سند دهد (ب) خروشی
بر کشیدی تند و تندور ٭ که موی مردمان کردی
چو سوزن ٭ خان آرزو در سراج گوید که تندو
که به تخفیف رای مهمله گذشت مخفف همین است
و هردو بفتح دال اند و تنها بمعنی رعد و غرنده
هم رعد را نام است **مؤلف** عرض
کند که اصل این بفتح واو بود مرکب از لفظ
تند و کلمهٔ ور همچون تاجور و ورا فادهٔ
معنی فاعلی کند پس معنی لفظی این تندی دارنده
و کنایه از رعد و به کثرت استعمال دال ساکن
متحرک شد و واو متحرک ساکن چنانکه گنجور و رنجور
و امثال آن و برای معنی دوم طالب سند
می باشیم که استعمالش از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند و به تحقیق ما و اتفاق

معاصرین عجم ضم دال صحیح است نه فتح آن (اردو)	دیکھو تند ... ـ

تنده بقول برهان و جامع بضم اول بر وزن عمده (۱) چیزی باشد که مانند غنچه مرتبه اول از درخت سر زند و بعد از آن برگ از میان او برآید و (۲) زنبور سرخ را نیز گویند ـ می فرماید که بمعنی اول بجای دال ابجد زای هوز هم آمده ـ صاحب جهانگیری به قناعت معنی اول می فرماید که سر بر زدن تنده را تندیدن هم گویند ـ صاحب سروری گوید که بمعنی غنچه و صاحب رشیدی هم زبانش ـ صاحب ناصری بذکر معنی اول معنی دوم را بحواله برهان آورده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول بیان کرده همان می فرماید که آنچه به زای هوز آید البته تصحیف باشد و هم او در چراغ هدایت گوید که (۳) همان تند بلکه مزید علیه اوست ـ (اشرف ﷺ) سمندی کو برفتن تنده نبود دل که بپای مردکم ازکنده بشود بازله بر داشت بهار به معنی سوم قناعت فرموده **مؤلف** عرض کند که این معنی اول شگوفه باشد که در هندی آن را کوپل گویند و همین کوپل چون سخت و دراز شود صورت برگ گیرد و همین است اسم مصدر تندیدن که می آید و معنی دوم مجاز آن که زنبور سرخ هم مشابه شگوفه باشد و معنی سوم مزید علیه تند (اردو) (۱) کوپل ـ اسم مذکر ـ دیکھو انگور رم (۲) زنبور ـ مذکر (۳) دیکھو تند

تندی بقول ملحقات برهان درشتی و تیزی و جلدی و بلندی صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاجار گوید که تیز روی باشد ـ صاحب مؤید بر درشتی و بلندی قانع **مؤلف** عرض کند که یای مصدری بر تند زیاده کرده اند و شامل باشد بر همه معانی مصدری آن (اردو) تندی ـ مؤنث ـ سختی ـ تیزی ـ جلدی ـ (بلندی ـ مؤنث)

(الف) تندید
(ب) تندیدن

الف - بقول برہان بروزن خبید ماضی تندو درخشم رفتن یعنی تند گردید و درخشم شد و غنچہ برگ و شگوفہ برآوردن درخت چہ ہرگاہ درخت شروع در برگ و شگوفہ برآوردن کند گویند تندید یعنی برگ و شگوفہ برآورد و ہم او نسبت ب گوید کہ بروزن خبیدن (۱) غنچہ و برگ و شگوفہ سر زدن از درخت و (۲) درخشم شدن و (۳) اعراض کردن می فرماید کہ بمعنی اوّل بفتح اوّل ہم بنظر آمدہ۔ صاحب سروری برالف ذکر معنی اوّل و دوم کردہ و ہم او ب را بمعنی اوّل مصدری آوردہ صاحب رشیدی الف و ب ہر دو را بمعنی اوّل و دوم آوردہ صاحب بحر نسبت ب متفق با برہان بہر سہ معنی می فرماید کہ سالم التصریف است کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ہم زبانش ولیکن این کامل التصریف گوئد و تندد را مضارع این داند۔ صاحب نوادر ہم ذکر این بمعنی اوّل و دوم کردہ معنی سوم را ترک کرد (حکیم عنصری ۵۱) بصد جای تخم اندر آورد بخت ؛ بہ تندید شاخ و برآورد رخت ؛ (و لہ ۵۲) بہ تندید عذرا چو شیر نژند ؛ بزد دست و چشم اد انوش کند ؛ مؤلف عرض کند کہ الف ماضی ب باشد بہر سہ معنیش و ب را اسم مصدر بمعنی اولش تندہ است کہ بمعنی اولش گذشت ہای ہوز را حذف کردند و بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند و اسم مصدر بمعنی دوم ہمان تندی کہ گذشت پس معنی اوّل و دوم ہر دو اصل است و معنی سوم مجاز معنی دوم باشد حیف است کہ سند استعمالش بدست نیامد و با صاحب موارد اتفاق داریم در کامل التصریف بودن این از ینکہ تندد مضارع این موجود است (اردو) (۱) کلا پھوٹنا

کونپل نکلنا۔ صاحب آصفیہ نے کلّا بمعنی کونپل لکھا ہے لیکن کلّا پھوٹنا کو نہین بیان فرمایا اور صاحب موارد نے لکھا ہے (۲) غنچے ہونا (۳) دیکھو اعراض کرون۔

(الف) **تندیس** الف و ب بقول (ب) **تندیسہ** برہان و جہانگیری و جامع و رشیدی و ناصری و سروری ہمان تندس و تندسہ کہ گذشت (دقیقی الف ۵) نگارند تندیس اوگر بکوہ بکوز رنگ و قارش شود گہ ستوہ ؎ (معروف ب ۵) بیارا ست آن را بہ پیکران ؎ باشکال تندیسہ بیکران ؎ **مؤلف** عرض کند کہ الف اصل است و ب فرید علیہ آن و تندسہ مخفف ب و تندس مخفف الف ما در انجا ہم اشارۂ این کردہ ایم و صراحت ماخذ ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو تندس اور تندسہ۔

تندیور بقول برہان بضم اول و یای حطّی

دسکون واو و رای قرشت بمعنی جستن و برجستن صاحب سروری بذکر معنی بالا گوید کہ بعد از دال بای موحدہ نیز بنظر رسیدہ کذا فی المؤید **مؤلف** عرض کند کہ طرز تعریف ناخوشنما است این ہمان تندور است بمعنی رعد و مرکب است از تندی بمعنی خودش و کلمۂ ور کہ افادۂ معنی فاعلی کند بمعنی صاحب تندی و کنایہ از رعد دیگر ہیچ (اردو) دیکھو تندور کے پہلے معنے۔

تندیہہ بقول ملحقات برہان بر وزن تنقیہ بمعنی تندیسہ کہ صورت و تمثال باشد **مؤلف** عرض کند کہ مبدلش باشد کہ سین مہملہ بدل شد بہ ہای ہوز چنانکہ خروس و خروہ (اردو) دیکھو تندیسہ۔

تن ربودہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ دستور سخن و لاف **مؤلف** عرض کند کہ تنستان تن

سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) لاف مسخرگی مختلف فیہ۔

تنزہ بقول سروری بضم تا و سکون نون و فتح رای مہملہ بمعنی غنچہ کہ برگ از آن بیرون آمدہ باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم باعتبار صاحب سروری کہ محقق زبان خود است و سکوت دیگران تعجب خیز و تکمیل بحث این بر تنزہ شود کہ بہ زای ہوز بعوض رای مہملہ می آید (اردو) کونپل جس سے پتیاں ظاہر ہوں۔ مؤنث۔

تن زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و جامع و بحر با زای ہوز بر وزن کر گدن (۱) بمعنی خاموش بودن و خاموش شدن و (۲) صبر و تحمل کردن و (۳) آسودن۔ صاحب رشیدی بمعنی اول آوردہ و بہار ہم بر معنی اول قانع (قاضی نوری سہ) می خواستم کہ آہ کشم باز تن زدم با خنجر بر و کشیدم و بر خویشتن زدم۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معانی دوم و سوم مجاز آن (اردو) (۱) خاموش ہونا۔ خاموش رہنا (۲) صبر و تحمل کرنا (۳) آرام پانا۔

تن زدہ اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی خاموش شدہ (شاعرسہ) از بد و نیک خلائق تن زدہ با نفس بدفرمای راگردن زدہ کہ صاحب رشیدی بر تن زدن گوید کہ ہمچنین تن زن و تن زدہ **مؤلف** عرض کند کہ ہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی کند بر ماضی مطلق تن زدن زیادہ کردہ اند و این قائم مقام مفعول است و معنی این خاموش۔ اسم جامد نیست بلکہ مشتق است از مصدر مذکور و شامل ہم معانی مفعولی مصدر (اردو) خاموش۔ ساکت۔

تنزغہ بقول صاحب فرہنگ فدائی مرادف تنزغہ کہ بہ زای فارسی می آید بمعنی تن پرشا

دریا دراست که اقلیج ولغوه باشد **مؤلف** عرض کند که تنزغه اسم جامد فارسی زبان است واین مبدل آن چنانکه ژند و زند و در وضع این وآن لفظ تن داخل می نماید و ژغه بمعنی پرسش باشد قیاس همین می خواهد دیگی از دستوران معاصر تصدیق لغت ژغه بمعنی پرسش کند که لغت زند و پازند است (اردو) دیکھو تن پرسش۔

تنزّل لغت عرب است بقول منتخب بفتح اول و دوم و زای شدد مضموم بمعنی فرود آمدن به درنگ فارسیان بمعنی زوال استعمال این کنند **مؤلف** عرض کند که درست می نماید واستعمال فارسیان بمعنی کمی باشد مقابل ترقّی و باصاد در فارسی هم که در ملحقات می آید و بدین معنی مفرس باشد (ظهوری ــه) خیره ترمی شوند نازوغرور ؎ عجز را صرفه در تنزّل شد (اردو) تنزّل۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ زوال۔ گھٹاو۔ کمی۔ تخفیف۔

تنزّل کردن استعمال۔ بمعنی کم شدن مقابل ترقی کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ــه) در ترقی ست ظهوری القناعت نازم ؎ حکم فقر است که از خرج تنزّل نکند ؎ (وله ــه) خرد و عشق هم سبق بودند ؎ این ترقی وآن تنزّل کرد ؎ مخفی مباد که سند اوّل متعلق به مصدر کندن است که بجائیش می آید (اردو) تنزّل کرنا۔ ترقی کرنا کا مقابل۔

تن زن استعمال۔ بقول سروری بمعنی۔ خاموش شو (فرخی ــه) ای ابر بهمنی نه بچشم من اندرای ؎ تن زن زمانکی و برآسا و کم گری ؎ می فرماید که بمعنی خاموش شونده هم آمده که بمعنی فاعلی باشد (حکیم سنائی ــه) تن مزن پاس دار مرتن را ؎ زانکه بر سر زنند تن زن را ؎ صاحب رشیدی بر تن زدن گوید که همچنین تن زن **مؤلف** عرض کند که تسامح رشیدی

است کہ بمصدر را امر اردف امر حاضر گفت مقصودش
جز این نباشد کہ تن زن از مشتقات تن زدن است
و در ینجا ہمین قدر قابل بیان است کہ تن زن
(۱) بمعنی خاموش آمده و ما این را بدین معنی
اسم فاعل ترکیبی دانیم کہ تن بمعنی خاموشی
ہم آمده (۲) امر حاضر مصدر تن زدن است
(اردو) (۱) خاموش (۲) خاموش رہ۔

تن زند استعمال۔ صاحب سروری گوید
کہ بمعنی خاموش شود (شیخ عطار ؒ) عشق
آتش در ہمہ خرمن زند؛ ارّه بر فرق نہند
و تن زند؛ **مؤلف** عرض کند کہ مضارع
تن زدن است بمعنی حال کہ زند بمعنی می زند
آمده و ضرورت بیان این نداشت کہ از مشتقات
تن زدن است شامل بر ہمہ معانیش (اردو)
خاموش رہتا ہے۔

تنزوی خطائی اصطلاح۔ بقول محیط بفتح
اوّل و سکون ثانی و ضمّ زای معجمه و سکون واو
عصارهٔ حنای صینی وگویند کہ آن دو نوع باشد
یکی مصنوعی بشکل شیاف طولانی کلان کہ بقدر دو
تولہ کم و زیاد می سازند۔ مائل بہ زردی و دوم
شیافی است کوچک اغبر رنگ مائل بسبزی
و شاه چینی غیر آنست و صاحب مخزن گوید کہ
آن را شاه صینی نیز گویند و آن قرصی است مصنوع
مرکّب القوی مائل بحرارت و رادع و محلّل
و قابض وجہت اورام حارّه و بارده و گزیدن
ہوام و تسکین درد سر و اوجاع سائر اعضا
نافع (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ این مرکّب
فارسی زبان است و تنزد در فارسی قدیم بمعنی
عصاره مستعمل بود و حالا عوض آن عصاره بر
زبان دارند (اردو) تنزوی خطائی۔ فارسی
مین ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی مین عصارۂ
حنائے صینی کہتے ہین۔ مؤنّث۔

تنزه بقول برہان و جامع بضمّ اوّل و فتح
ثالث بروزن غنچہ چیزی باشد کہ نخست

از درخت سر زنند و بعد ازان برگ از میان آن
بر آید۔ صاحب ناصری گوید کہ تبدیل ہمان تندہ
است کہ در برہان مکرر کردہ است صاحب
سروری این را بہ رای مہملہ عوض زای معجمہ
آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ یکی معاصرین
عجم گوید کہ اصل این تنہ زا بود یعنی زائیدۂ تنہ
فارسیان بحذف ہای ہوز و تبدیل الف آخر
باہا چنانکہ (یاسا و یاسہ) تنزہ کردند و تبدیل
اعراب ہم تصرف محاورہ باشد (اردو)
کونپل۔ مؤنث۔ دیکھو تنزہ و تندہ۔

تنزیب اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث
بر وزن ترتیب جامۂ کوچکی باشد کہ در زیر
قبا پوشند و ترکان (ارخالق) گویند صاحب
جامع بر نوعی از کرپاس نازک قانع۔ صاحب
بحر با برہان متفق صاحب ناصری می فرماید کہ
بافتہ ایست ریسمانی و ذکر قول برہان ہم کردہ
خان آرزو در سراج بذکر قول برہان می فرماید
کہ در ہندوستان نوعی از قماش نفیس کہ
از ملک بنگالہ آرند۔ صاحب فدائی می طرازد
کہ پارچۂ نازکی را گویند کہ گاہ پوشیدنش تن
از زیرش نمایان باشد و ازینرو می بہ تن
زیبی می فزاید **مؤلف** عرض کند کہ از ہمہ
محققین بالا جامع و فدائی اہل زبانند و تعریف
ہر دو قریب یکدیگر است و ما اتفاق داریم
با ہر دو کہ ہمین است۔ اسم فاعل ترکیبی۔
(اردو) تن زیب دکن میں ایک باریک
اور نازک کپڑے کو کہتے ہیں جس کے پہننے
سے جسم نمایاں ہوتا ہے۔ موسم گرما میں اس
کا استعمال کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک کیا ہے۔ مذکر۔ اور بلحاظ قول
برہان ایک لباس کوچک جو قبا کے اندر
پہنتے ہیں۔ مذکر۔

تن زیبیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ تن زیب جامۂ کوچکی است

که در زیر قبا پوشند **مؤلف** عرض کند که سبحان الله چه خوش تعریف مصدر مرکب است معنی این زیب و زینت دادن تن را **(اردو)** جسم کو زیب دینا ۔

تنزغه بقول فدائی همان تنزغه که بجای خودش گذشت و ما آن را مبدل این و این را اسم جامد فارسی زبان قرار داده ایم **(اردو)** دیکھو تنزغه ۔

تن سالار اصطلاح ۔ بقول سفرنگ بشرح پنجمی فقرهٔ (نامهٔ شت حی افرام) بمعنی فلک الافلاک که سالار همهٔ اجسام است ۔ است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و قلب اضافت سالار تن **(اردو)** دیکھو اورهٔ افلاک ۔

تنستان بقول سفرنگ بشرح بست و سومی فقرهٔ (نامهٔ سوم شت شای کلیو) بمعنی عالم اجسام است **مؤلف** عرض کند که از قبیل گلستان و شبستان باشد **(اردو)** عالم اجسام ۔ یعنے عالم سفلی ۔ مذکر ۔

تنستن بقول موارد مرادف تنیدن و تنودن بمعنی تار و پود را قائم کردن است (خواجه عمید لویکی ۵) همان سراچه و خرگه که اوج مهی سود * کنون حضیض نشین شد چو سایه در بن چاه * فراش بوقلمون شد یکی پلاس درشت * تتق تنستهٔ آن عنکبوت جولاه * صاحب نوادر هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که از طرز بیان صاحب موارد سالم التصریف ظاهر است که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعولش نیامده ازینجاست که او مضارع این ترک کرده صاحب بحر که محقق مصادر است این را نیاورده تنسته بمعنی پردهٔ عنکبوت می آید و این هر دو محققین غالباً از همین تنسته این مصدر را قائم کرده اند که بزیادت های هوز بر ماضی مطلق

افادهٔ معنی مفعولی کرده است یعنی بافته شده
ظاهر این مبدل تنیدن معلوم می شود بخیال ما
اسم مصدر تنیدن تن است و آن مخفف تان
و تان در سنسکرت بمعنی پردهٔ سرود و تاب آمده
و تانا مصدر ہندی از ہمین تان است و فارسیان
ہمین تان را بہ حذف الف تن کردند و
بقاعدهٔ خود بترکیب یای معروف و علامت
مصدر دن مصدر تنیدن ساختند که می آید
و جا دارد که اسم مصدر لغت فارسی تان است
که بمعنی تار گذشت و این بہتر است از ان
که لغت سنسکرت را گیریم فارسیان بحذف
الف از ہمین اسم مصدر تنیدن وضع کردند
و سین در آخر تن زیاده کرده اسم مصدر تنستن
قرار دادند چنانکه بینا را بیناس کردند بزیادت
سین و یکی از معاصرین عجم گوید که تنستن را
مرکب گیریم از تنسته که اسم مصدر باشد بمعنی
تنیدهٔ عنکبوت فارسیان ہای ہوز این را
حذف کرده علامت مصدر تن بزو زیاده
کردند و یک فوقانی را از دو فوقانی مجتمعه حذف
کرده تنستن مصدری ساختند ما می گوئیم
که اندرین صورت ضرورت وضع این مصدر
باقی نمی ماند که سند استعمال این مصدر غیر از ین
تنسته یافته نمی شود از ینجاست که صاحب بحر
این را ترک کرده و بہ تحقیق ما تنسته را اسم مصدر
گفتن خوش نمی نماید که وضع لغت تقاضای
آن می کند که این را از مصدر تنستن مشتق
گیریم و ماخذ این مصدر ہمین که بالا مذکور
شد (اردو) دیکھو تنیدن ۔

تنسته بقول برہان و جہانگیری و جامع
و رشیدی و سروری و ناصری با سین بی نقطه
و تای قرشت بر وزن طبقچه بافتهٔ عنکبوت
را گویند خان آرزو در سراج گوید که تنته که
ہمین معنی گذشت مخفف این است مؤلف
عرض کند که ما حقیقت این را بر مصدر تنستن

بیان کردہ ایم (اردو) مکڑی کا جالا۔ مذکر
تنسخ بقول برہان و سروری و ناصری
بضم سین بر وزن مہ رخ (۱) ہر چیز را
گویند کہ بسیار نادر و کمیاب و بیمثل و مانند
و در نہایت نفاست باشد و معرب آن
تنسوق است صاحب جہانگیری ہر بان شاہ
(ابن یمین سہ) دل سوال یک نظری کرد
زان فرخ رخش ٭ کہ از لب شیرین نیامد
جز بہ تلخی پاسخش ٭ گاہ مہر م کین نماید و قت
صلح آید بجنگ ٭ دور باد اچشم بد زان
شیوہ ہای تنسخش ٭ صاحب جامع معرب
این تنسوخ بہ خای معجمہ گوید صاحب رشیدی
سیفرماید کہ (۲) در ہند پارچہ الیست لطیف و
معنی ترکیبی این خوش آیندہ تن چہ سخ بالضم
بمعنی خوش است۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ تنسکہ در ہندوستان نوعی از قماش
نفیس و لطیف است چون نوع مذکور از

تحفہ ہای نفیس ہندوستان است و تلفظ کا مخفی
کہ در اواخر لفظ مذکور است بر غیر ہندی دشوار
بمجاز ہر نفیس را می گفتہ باشند و فارسیان آن
را تنسخ بخا گویند و تازیان تنسوخ۔ ہذا ہو التحقیق
مؤلف عرض کند کہ۔ لاواللہ۔ سخ بالضم
در فارسی زبان ہم بمعنی خوش و خوشی می آید
پس معنی اول را اصل و معنی دوم را مجازش۔
گفتن البتہ بجاست جا دارد کہ فارسیان ہمین
پارچہ ہند را بزبان خود تنسخ گفتہ باشند یا ہر
پارچۂ لطیف را بدین اسم موسوم کردہ باشند
و در ہندوستان تنسکہ پارچہ نیست البتہ
نین سکہ پارچۂ لطیف را نام است کہ معنی بلفظی
آن آرام بخشندۂ چشم است یعنی در چشم خوشنما
و تکمیل این بحث بر تنسوقات می آید (اردو)
(۱) ہر لطیف چیز۔ مؤنث (۲) نین سکہ بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کپڑا
جو عمدہ اور باریک ہوتا ہے۔ غفص ململ یا

باریک لمّا۔ خاصہ۔

تن سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ از سندش تن سوزیدن پیدا است و این ہمان عمل ہندو زنان است کہ با شوہر مردہ خود را در آتش انداختہ ہلاک کنند (اسدی طوسی ؎) بہ آتش اندر سوزد زن فخر ہندو تن ؎ بہ پیش آتش بندند موبدان زنّار ؎ ما درین شعر عوض (ہندوتن)۔ ہندو زن شنیدہ ایم (اردو) ستی ہونا۔ بقول آصفیہ اپنے مرے ہوے خاوند کی چتا مین زندہ جل کر مرنا۔ (بحر ؎) ستی شمع پروانہ کے ساتھہ ہوگی ؎ جلائیگا اس کو جلانا ہمارا ؎

تنسوقات بقول انند بالفتح۔ عجائبات و اشیای کمیاب از برہان و در لغات ترکی بمعنی نادرات نوشتہ کہ این جمع تنسوق است کہ لفظ ترکی است بمعنی نادر **مؤلف** عرض کند کہ صاحب لغات ترکی تانسوق را بمعنی نادر لغت ترکی گوید ہمین را عربان معرّب کردہ تنسوق کردہ باشند چنانکہ بر تنسخ اشارۂ این گذشت و فارسیان بہ تبدیل قاف بہ خا۔ چنانچہ برق و برخ و حذف واو استعمال آن بمعنی چیز نادر کردہ اند۔ اندرین صورت ضرورت ندارد کہ تنسخ را بمعنی پارچۂ خاص اصل گیریم (اردو) عجائبات۔ مذکر۔

تن شناس اصطلاح۔ بقول ناصری و انند (۱) طبیب عموماً و (۲) نام یکی از اطبا کہ در خدمت جمشید جم تقرب و ملازمت داشتہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (۱) طبیب (۲) ایک خاص طبیب کا لقب جو جمشید جم کا طبیب تھا۔ مذکر۔

(الف) **تن شوی** اصطلاح۔ بقول۔

برہان وجامع وبحر وبہار وسراج بضم شین بروزن بدخوی (۱) حوض وجوی آب وچشمہ وامثال آن راگویند عموماً (۲) تختہ کہ میت رابر بالای آن شویند خصوصاً صاحب سروری بہ معنی اوّل قانع (امیرخسرو دہلوی) ؎ تن شوی جامہ زتن دورکردہ بشب تیرہ درچشمہ نورکردہ صاحب ناصری نذکرمعنی گوید کہ (۳) امرنیز چنانکہ تن بشوی مؤلّف عرض کند کہ بمعنی اوّل ودوم اسم فاعل ترکیبی بمعنی سوم امر مصدر تن شوئیدن صاحب آصفی ازہمین مرکّب مصدر ـــــــ

(ب) **تن شوئیدن** را قائم کردہ ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی غسل کردن وغسل دادن است یعنی تن شستن مخفی مباد کہ بمعنی اوّل الف چشمہ وحوض مخصوص است برای غسل نہ بمعنی عام (اردو) الف را حوض یا چشمہ جس کو نہانے سے مخصوص کرین ۔ مذکر ۔ (۲) وہ تختہ جس پر مردے کو غسل دین ۔ مذکر ۔ (۳) ب کا امرحاضر ب نہانا ۔ غسل دینا ۔

تنظیم مردم اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار انتظام استادن مردمان بجائی صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم تہذیب مردم گفتہ **مؤلّف** گوید کہ تسامح تعریف اوست صاحب رہنما درست گوید معاصرین تصدیق آن می کنند (اردو) آدمیون کے کھڑے ہونے کا انتظام ۔ مذکر ۔

تنعّم بقول بہار بناز ونعمت زیستن وسخن نرم گفتن می فرماید کہ بالفظ راندن وکردن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است بفتحتین وضم عین مہملۂ مشدّد صاحب منتخب گوید کہ پروردہ شدن بناز ونعمت ۔ فارسیان استعمال